Urdu Novels Ghar

یارِ من

از: کتاب چہرہ

(مکمل ناول)

Urdu Novels Ghar

وہ جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی جب دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا اس نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے اور مڑ کر دیکھا سرخ آنکھوں کے لیے وہ اندر داخل ہوا تھا

"چلو ایک سیکنڈ میں کھڑی ہو" اس کا چاند سا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھا جو بلکل سرخ ہو رہی تھیں

"میں۔۔۔میں نہیں جا سکتی میں انہیں نہیں دیکھ سکتی پلیز آپ جائیں" اپنے آنسو رگڑ کر کہا وہ تو پہلے ہی غصے میں تھا اس کی بات سے اس کا دماغ گھوم گیا بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا وہ اس پہاڑ جیسے وجود کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی آنسو زارو قطار آنکھوں سے گر رہے تھے "پلیز چھوڑیں مجھے" وہ مُسلسل مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ کان بند کیے کار کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے پٹخ چکا تھا خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی

"تمہیں ذرا احساس نہیں ایک شخص تمہیں پکار رہا ہے اور تم سفاک بنی بیٹھی ہو" اس نے غصے سے اسے دیکھا جو سر جھکائے رونے میں مگن تھی

"رونا بند کرو اب" اس پر دھاڑا اٹھا جس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں غصے سے اسٹئرنگ پر ہاتھ مار کر اسپیڈ بڑھا دی تھی۔ہاسپٹل کی پارکنگ میں جھٹکے سے کار روکی تھی خود اتر کر اسے بھی زبردستی کار سے اتارا ہاسپٹل کی جانب اٹھتا اس کا ہر قدم من من بھر کا ہو رہا تھا۔۔۔

****

اسکی آنکھ کھلی تو اپنے برابر میں لیٹے ننھے وجود کو دیکھ کر فوراً چونک کر اٹھ گئی احتیاط سے اسے اٹھا کر گود میں لیٹا لیا اپنی بیٹی کا پہلا لمس محسوس کیا تو آنکھیں خود بخود نم ہونے لگیں

"یا اللہ کیا یہ بھی میری طرح باپ کی شفقت سے محروم رہے گی کیا یہ بھی میری جیسی زندگی گزارے گی" اسے اپنے سینے سے لگائے سسک اٹھی تھی وہ شخص ایک بار بھی نہ آیا تھا اپنی اولاد سے ملنے بھی نہیں

"میں کیسے تمہاری پرورش کروں گی میری جان کیا وہ میرا بدلہ تم سے لے گا" اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کو چوم کر اس سے ہمکلام ہوتی اس کے نقوش دیکھنے لگی سیاہ آنکھیں سیاہ بال گلابی رنگت وہ کوئی ننھی سی گڑیا معلوم ہو رہی تھی اس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے سینے میں جذب کر لیا۔۔۔

****

"کیا مسئلہ ہے دعا اٹھو بھئی کالج نہیں جانا کیا" اس نے اپنی چھوٹی بہن کو جھنجھوڑا اور خود اجلت میں اپنے لمبے چمکدار بالوں میں برش پھیر رہی تھی.

"آپی عمر نے کتنا پیارا نیو موبائل لیا ہے نا" دعا اسے کل سے اب تک دس مرتبہ یہ بات بتا چکی تھی اور اب بھی اٹھتے ہی یہی بات ذہن میں آئی تھی

"ہاں بہت اچھا ہے" اور اس نے ہر بار کی طرح اس بار بھی بہت تحمل سے کہا

"چلو اب ریڈی ہو کر نیچے آئو" اس نے مصروف انداز میں کہا

"آپی بابا کو بولوں میں بھی ایک موبائل کے لیے؟" وہ بہت آس سے بہن کو دیکھ رہی تھی

"دعا تم جانتی ہو سب پھر بھی" اپنی چھوٹی بہن کو بہت تاسف سے دیکھا

"پلیز....."

"اوکے"

"آئی لو یو آپی" وہ یکدم خوشی سے جمپ مار کر اس کے پاس آئی

"چلو جلدی کرو اب" بہت ضبط سے مسکراتی کمرے سے نکل گئی جانتی تھی کہ اسکی معصوم بہن کا مان ایک بار پھر ٹوٹنے والا تھا...

"مناہل اتنی دیر سے نیچے کیوں آئی ہو اور وہ دعا کہاں ہے" یہ وہ آواز تھی جو وہ بلکل نہیں سننا چاہتی تھی.

"جی ماما آرہی ہے وہ بھی آپ بیٹھیں" فاطمہ بیگم کو مختصر جواب دے کر کچن میں چلی آئی جہاں سومیہ بیگم پہلے ہی موجود تھیں

"بیٹا تم کیوں آگئیں جاؤ باہر بیٹھو بس ناشتہ تیار ہے، جاؤ صغرا یہ سب باہر رکھ کر آؤ" ملازما کو سامان لے جانے کا اشارہ کیا

"سوری چچی جان آج لیٹ آنکھ کھولی" وہ شرمندہ سی ہو گئی

"کوئی بات نہیں روز تم ہی تو کرتی ہو آج صغرا اور نعمت بھی تھیں ہو گیا سب چلو آئو" انہوں نے ملازماوں کا حوالہ دیا اور اسے باہر لے آئیں..

"تم کب تک ایسے ہڈ حرامی کرو گی بی بی ہم نوکر نہیں بیٹھے ہوئے ان کے منہ میں نوالے دیں کام چور" فاطمہ بیگم نے اک بار پھر زہر اگلا تھا

"کیا ہو گیا ہے فاطمہ بچی روز ہی تو کرتی ہے اب زرار دا کو دیکھ لو اب سو رہی ہے میں تو تنگ آ گئی ہوں اس لڑکی سے" سومیہ بیگم کی یہ طرفداری انہیں ایک آنکھ نہیں بھائی تھی اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھیں جسے ان کی گھوریوں کی پرواہ نہ تھی، ڈائننگ ہال میں سب ہی موجود تھے وہ بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی دعا بھی اس کے برابر میں ہی تھی دونوں خاموشی سے ناشتہ کر کے اٹھ گئیں تھیں بڑے اپنی بزنس کی باتوں میں لگے تھے..

"جلدی چلو دعا میرا پوئینٹ مس ہو جائے گا" دونوں مین روڈ کی طرف جا رہی تھیں، وہ فارمیسی کے فرسٹ ائیر میں تھی جبکہ دعا کا ابھی کالج میں ایڈمیشن ہوا تھا۔۔

"آپی اب کیا اُڑنا شروع کر دوں بھئی میں تھک جاتی ہوں آپ کے ساتھ چلنے میں" اس کے ساتھ قدم ملانے کے چکر میں وہ ہانپ گئی تھی. اس کے خوبصورت لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی

"جاؤ اب چلو اللہ حافظ" اس کا کالج آ گیا تھا

"اب میں خود آیا کرو نگی" اپنی سانسیں درست کرتے ہوئے اس نے ناراضی سے اپنی سورج کی کرن سی چمکتی ہوئی بہن کو دیکھا تھا جو سورج کی کرنوں سے بچنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھی ہوئی تھی

"اچھا جاؤ اب" وہ کالج کے اندر داخل ہوئی تو وہ بھی اسٹاپ کی طرف چل دی..

****

"حیدر پیلس" جو کہ حیدر حیات نے اپنی زندگی میں بہت محبت کے ساتھ بنایا تھا ان کی چار اولادیں تھیں سب سے بڑے مرتضٰی حیدر جن کی شادی اپنی کزن فائقہ سے ہوئی تھی ان کی دو اولادیں تھیں "زیان حیدر" اور اس سے چار سال چھوٹی رامین، ان کے بعد ابرار حیدر تھے جن کی شادی ماں کی مرضی سے عائشہ سے ہوئی تھی اور شادی کے پانچ سال بعد "مناہل حیدر" ان کی گود میں آئی تھی اس کے تین سال بعد دعا پیدا ہوئی تھی لیکن ساتھ ہی عائشہ بیگم کی زندگی کی ڈور ٹوٹ گئی تھی اور دعا کی پیدائش کے ایک سال بعد ابرار حیدر نے فائقہ کی چھوٹی بہن فاطمہ سے شادی کر لی تھی اور شادی کے ایک سال بعد عمر انکی کل کائنات کے طور پر دنیا میں آیا تھا، ان سے چھوٹے وہاب حیدر جنھوں نے مرتضٰی حیدر کے چھ ماہ بعد ہی شادی سومیہ سے کر لی تھی ان کی دو اولادیں تھیں راحم جو "زیان حیدر" سے چار ماہ چھوٹا تھا اور ردا مناہل کی ہم عمر تھی، ٹیکسٹائل انڈسٹری میں حیدر انڈسٹری کا جانا مانا نام تھا جسے "زیان حیدر" نے کامیابی کی نئی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا وہ حال ہی میں LBS سے MBA کی ڈگری لے کر لوٹا تھا، ان کے بعد شگفتہ تھیں جن کی شادی مراد سے ہوئی تھی ان کی تین اولادیں تھیں حنا جس کی منگنی راحم سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی تھی اس کے بعد بلال اور پھر اقراء، سب ہی خوشحال اور پر سکون زندگیاں گزار رہے تھے۔۔۔۔

*****

"کیا ہوا تمھارا منہ کیوں سوجا ہوا ہے" اس نے طوبا کو چھیڑا تو وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی اور غصے سے اپنی بک اس کے

کندھے پر ماری

"مناہل تم نے پرومس کیا تھا تم میرے ساتھ گھر چلو گئ"

"یار میں علی سے سوری کر لونگی اور مامی کو بھی بتا چکی ہوں تم بھی تو ماما کو جانتی ہو نا" مناہل نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی

"دفع ہو جاؤ تمھاری ماما کا تو کسی دن گلہ دبا دونگی بلکل سینڈریلا کی ماں ہیں" اس نے اتنے غصے سے کہا جیسے وہ سامنے کھڑی ہوں

"ہمممم" اس نے طوبا کو گھورا

"آؤ کینٹن چلتے ہیں" اسے کینٹن لے آئی

"اس ردا کی بچی نے ایڈمیشن کیوں نہیں لیا؟"

"اس نے گریجویشن میرے قسمیں دینے پر کیا ہے" اس نے مسکرا کر طوبا کو بتایا اور پھر دونوں ہنس دیں..

"کھڑی بھی ہو جاؤ اب کلاس اسٹارٹ ہونے والی ہے" بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے طوبا کو کہا جو چاٹ سے انصاف کر رہی تھی. مناہل کے بس ایک ہی ماموں تھے جن کی دو اولادیں تھیں علی اور طوبا وہ حیدر فیملی کی طرح بہت رئیس تو نہ تھے مگر ایک خوبصورت اپارٹمنٹ میں مطمعن زندگی گزار رہے تھے علی کی ایک ملٹینیشنل کمپنی میں جاب لگی تھی جس کی خوشی میں ان لوگوں کو ٹریٹ دے رہا تھا لیکن مناہل نے ماما کے ایک اور تماشے سے بچنے کے لئے کینسل کر دی تھی...

****

"اور بھئی راحم کب آرہے ہیں برخوردار کچھ خبر کی؟" تمام افراد ڈنر کر رہے تھے جب مرتضیٰ صاحب نے پوچھا

"جی بڑے پاپا کہہ رہا تھا ڈیل فائنل ہو چکی ہے بس دو تین دن میں گھر پر ہو گا" اس نے مسکراتے ہوئے بتایا

"بابا نیسٹ ٹائم بھائی جائیں گے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گی" رامین نے بہت لاڈ سے باپ سے کہا

"نہیں رامین آپی اب میری باری ہے بڑے پاپا میں جاؤں گا" عمر سے بھی صبر نہ ہوا

"کیوں بھئی پڑھنا نہیں ہے" ابرار صاحب نے اپنے لختِ جگر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا.. مناہل کی نظریں باپ پر اٹھی تھیں اور ان کے چہرے پر بیٹے کے لئے محبت دیکھ کر دوبارہ اپنی پلیٹ پر جھک گئیں دل میں ایک ابال سا اٹھا جی چاہا یہاں سے بہت دور چلی جائے مگر سپاٹ چہرہ لیے وہیں بیٹھی رہی۔

"بلکل ٹھیک کہا چاچو" رامین نے ہنستے ہوئے عمر کو دیکھا تھا جو اسے گھور رہا تھا

"اب تم دونوں پھر جنگ نہ شروع کر دینا خیر میں نے تو زیان بھائی کو اپنی لسٹ بنا کر دیدی تھی اور انہوں نے فون پر کہا ہے وہ تمام چیزیں خرید چکے ہیں" ردا نے خوشی سے چہک کر بتایا

"آپی آپ نے بھائی سے پوچھا میں نے پرفیوم کا کہا تھا وہ لیا؟" دعا نے پرجوش ہو کر ردا سے پوچھا تو تائی امی، ماما اور رامین نے بہت ناگواری سے اسے دیکھا

"تم پرفیوم کا کیا کرو گئ" رامین نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس سے پوچھا

"رامین پرفیوم کا کیا کیا جاتا ہے ظاہر ہے یوز کرے گی" ردا نے فوراً دعا کا دفاع کیا اور دعا مناہل کی نظریں خود پر محسوس کر کہ یکدم چپ ہو گئی اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا

"تمہیں برینڈڈ پرفیوم کی کیا ضرورت کوئی بھی لوکل یوز کر لو" جب سارے بڑے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ گئے تو عمر نے استہزائیا انداز میں کہا

"بکواس بند کرو عمر میں تمہارا منہ توڑ دونگی" وہ ہمیشہ کی طرح بھڑک اٹھی تھی

"دعا یہ کیا طریقہ ہے بھائی سے بات کرنے کا" فاطمہ بیگم فوراً بیٹے کی حمایت میں آ گئیں

"ماما وہ بھی تو.."

"شٹ اپ نہ جانے کب تمیز آئے گی" انہوں نے نفرت سے اسے دیکھا وہ لب کاٹتی انہیں دیکھنے لگی

"دعا روم میں جاؤ" مناہل نے اسے روم میں جانے کو کہا تو وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے وہاں سے نکلتی چلی گئی عمر نے مسکراتے ہوئے رامین کو دیکھا تھا وہ بھی مسکراتی ہوئی اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

******

وہ بیڈ پر اندھا پڑا سو رہا تھا خوبصورت سلکی بال بے ترتیبی سے اس کے ماتھے پر پڑے تھے جو اس کی وجاہت کو اور بڑھا رہے تھے اچانک کمرے میں موبائل کی آواز گونجی تھی اس کے مغرور نقوش پر اک تناؤ آیا تھوڑی دیر تو وہ اگنور کرتا رہا مگر شاید دوسری طرف بھی کوئی ڈھیٹ تھا اس نے تنگ آکر ادھر اُدھر ہاتھ مار کر فون ڈھونڈا اور کان سے لگایا آنکھیں ہنوز بند تھیں

"ہیلو زیان حیدر اسپیکنگ" خمار آلود نیند سے بھری آواز میں اگلے بندے کا دل دھڑکا گیا تھا

"ہیلو زیان تم اب تک سو رہے ہو" شاکنگ لہجے میں کہا گیا تھا

"Who are you کیا مسئلہ ہے" انتہائی بدتمیز لہجے میں کہا گیا

"زیان حیدر میں عشاء ابراہیم بات کر رہی ہوں آپ کے ایک عدد ماموں کی بیٹی" شدید غصیلے انداز میں جواب آیا زیان نے فون کان سے ہٹایا اور نمبر دیکھ اپنی ہلکی بڑھی داڑھی کو ہلکا سا کھجایا اور فون کان سے لگا دیا اس کے لبوں پہ ہلکی مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی

"ہاں میں پہچان گیا" اب وہ اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کر رہا تھا

"کب آرہے ہو پھوپو بتا رہی تھیں ایک دو دن میں آرہے ہو"

"جب پتا ہے کہ آرہا ہوں تو مجھ سے ائیر لائن کا نمبر لینے کے لئے کال کی ہے" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"ہی ہی ویری فنی"

اچھا چلو آئی ہیو ٹو گو فری ہو کر بات ہو گی" اس نے وال کلک کی طرف دیکھ کر اجلت میں جواب دیا تھا.

"ہاں بس بھاگنے میں لگے رہا کرو کبھی فرصت میں بھی بات کر لیا کرو" اس ناراضی سے شکوہ کیا

"ارے۔۔۔۔ تو جب میں فرصت میں ہوا کروں تب بات کر لیا کرو" کبڈ سے اپنا ڈریس سلیکٹ کرتے ہوئے کہا

"مطلب تم خود کبھی بات نہیں کرو گے نا ٹائم دو گے" وہ اس کے شکوں پر ہلکا سا ہنسا تھا

"اچھا چلو آ جاؤں تو تمھارے شکوں پر بھی غور کریں گے" مسکرا کر کہتے اس نے خدا حافظ کہا اور فون رکھ کر واشروم میں گھس گیا..

******

"تمہیں کیا ضرورت پڑی تھی اس شخص سے فرمائشیں کرنے کی ہاں" وہ روم میں آئی تو دعا سر جھکا کر بیٹھی تھی

"میں کچھ پوچھ رہی ھوں جواب دو" اس نے سر اٹھا کر بہن کو دیکھا تھا جو کافی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی

"وہ آپی... زیان بھائی کو ردا آپی اپنی چیزیں بتا رہی تھیں تو زیان بھائی نے مجھ سے خود کہا کہ تم کچھ نہیں منگواؤ گی" اس نے ایک نظر بہن کو دیکھا

"میں نے منع کیا کہ مجھے کچھ نہیں چاہیئے لیکن پھر انھوں نے کہا دیکھ لو پھر میری پسند پر گزارا کرنا پڑھے گا تو میں نے پرفیوم کا کہہ دیا" اپنے جرم کا اعتراف کرتے لب کاٹتی مناہل کو دیکھنے لگی جو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"تم وہ گفٹس نہیں لو گی اوکے" اس نے اسے وارن کیا

"اوکے" دعا نے جلدی سے سر ہلایا

"چلو سو جاؤ اب بارہ بج گئے ہیں" ایک نظر اسے دیکھ بیڈ پر بیٹھ گئی

"کوئی بات نہیں آپی کل ویسے بھی سیٹرڈے ہے چھٹی ہے" اطمینان سے کہتی اقراء سے واٹسایپ پر بات کرنے لگی۔

"پڑھائی کرنے کا بھی سوچ لیا کرو" اس کے سر پر کشن مار کر اپنا اسائنمنٹ بنانے لگی جو اسے منڈے کو سبمٹ کروانا تھا..

****

وہ فجر کی نماز پڑھ کر لان میں واک کرنے آ گئی تھی اسے بچپن سے ہی گھاس پر ننگے پیر چلنا بہت پسند تھا۔۔۔ خیر پسند تو اسے بہت کچھ تھا بارشوں میں نہانا سردیوں میں سنسان سڑک پر دور تک چلنا کسی سے اپنی باتیں شیئر کرنا خوش ہو تو اپنی خوشی سب کو بتانا اداس ہو تو کسی اپنے کی آغوش میں منہ چھپا کر رونا لیکن اس کی قسمت نے یہ موسم دل تک ہی محدود کر دیے تھے. وہ قدم بڑھاتی لاؤنج میں آئی تو سامنے ہی ابرار صاحب بیٹھے تھے وہ انہیں دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی جب انہوں نے اسے پکارا

"جی" اس نے بس اتنا کہا

"یہاں آؤ" وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئ

"رات کو دعا نے عمر اور فاطمہ سے بدتمیزی کی تھی" وہ اس سے استفسار کر رہے تھے

"ماما آپ کو سب بتا چکی ہو نگی تو اب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں مجھ سے" اسکا موڈ جو تھوڑی دیر پہلے تک بہت خوشگوار تھا مگر اب چہرے پر صرف ناگواری تھی۔۔

"میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں اب ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہیئے" اس نے محض سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ گئ کوئی وضاحت کوئی بحث نہیں کی تھی یہ باتیں تو تب ہوتی ہیں جب آپ کو سامنے والے سے کوئی امید ہو، ابرار صاحب نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سر جھٹک کر اخبار پڑھنے لگے۔

*****

"نہیں ماما بلکل پوسیبل نہیں ہے اب بس شاور لے کر سونا چاہتا ہوں آپ پھوپھو سے ایکسکیوز کر لیجیے گا" وہ 11 بجے کی فلائٹ سے ابھی پہنچا تھا گھر آیا تو ہر طرف تاریکی تھی سب لوگ شگفتہ بیگم کے گھر گئے ہوئے تھے پورچ میں کار پارک کر کے کیز سے گیٹ ان لاک کے گھر میں اینٹر ہو گیا۔۔۔۔

***

اسے اپنا اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنا تھا اسی لیے وہ گھر پر رک گئی تھی کافی دیر پڑھنے کے بعد اسے کوفی کی طلب ہوئی تھی سب نوکر اپنے کوارٹرز میں چلے گئے تھے اسی لیے اس نے کچن میں آ کر بڑے ریلیکس انداز میں دوپٹہ چیئر پر رکھا اور کوفی بیٹ کرنے لگی پرپل لونگ شرٹ اور چوڑی دار پاجامہ میں اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی بالوں کو فولڈ کیا ہوا تھا اس کے باوجود کچھ آوارہ لٹیں اسے مسلسل تنگ کر رہی تھیں۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ گھر پر کوئی موجود نہیں مگر کچن سے آتی آوازوں سے فوراً متوجہ ہوتا کچن کی طرف آیا تو مناہل کو بہت مگن انداز میں کوفی بناتے دیکھا تھا لبوں پر مسکراہٹ آ کر معدوم ہوئی تھی وہ کیبنٹ کھولے کچھ ڈھونڈ رہی تھی اس نے ہلکے سے نوک کیا وہ جو چینی کا جار ڈھونڈ رہی تھی فوراً پلٹی ایک لمحے کے لئے دل خوف سے دھڑکا تھا پھر سامنے کھڑے زیان کو دیکھ کر سکون کا سانس خارج کیا

"شاید میں نے تمہیں ڈرا دیا" اس کے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ اس کے ڈرنے پر کافی محفوظ ہوا ہے.

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں" اک نظر اسے دیکھ کر چیئر کے پاس آ کر غیر محسوس انداز میں دوپٹہ گلے میں ڈال لیا خود پر اس کی نظریں محسوس کر کے چہرے پر ہلکی سی سرخی آ گئی

"تم کیوں نہیں گئیں پھوپھو کے گھر اس طرح اکیلے کیوں رکیں" اسے اس کا گھر میں اکیلے رکنا ناگوار گزرا تھا

"مجھے اسائنمنٹ بنانا تھا" اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا

"تو کسی کو روک سکتی تھیں آئندہ خیال رکھنا" اس کا لہجہ تھوڑا سخت تھا، اس نے مہز سر ہلایا چاہتی تو جواب میں بہت کچھ کہ سکتی تھی مگر سامنے والا بھی الٹی کھوپڑی کا تھا اور دوسرا غلطی بھی اس کی تھی۔۔

"کسی چیز کی ضرورت ہے آپ کو" اس نے پوچھا کیونکہ اس کا ماما اور تائی امی کا لیکچر سننے کا کوئی موڈ نہیں تھا

"ہاں یہ کوفی میرے روم میں دے جانا" اس کی کوفی کی طرف اشارہ کرتا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

"ہاں نوکر ہوں نا جیسے ان کی" غصے سے بڑبڑاتی کپ میں اور کوفی ایڈ کرنے لگی...

****

ٹاول سے بال رگڑتا واشروم سے باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنانے لگا وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹراوزر پہنے کیجول ڈریسنگ میں تھا شیشے میں نظر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر فل سائیر کوفی کے کپ پر پڑی تو طبیعت پر خوشگوار اثر پڑا اس وقت اسے کوفی کی اشد ضرورت تھی، "ہمم ٹیسٹی" پہلے سپ لیتے ہی داد دیے بغیر نہ رہ سکا کوفی پی کر بیڈ کے بیچ و بیچ دراز ہو گیا ٹف اسکیجول کی وجہ سے دو راتوں سے نیند پوری نہ کر سکا تھا اسی لیے تھوڑی دیر میں ہی نیند کی وادیوں میں اتر گیا..

***

"اے پاگل لڑکی کیا میری بہن کے سر میں درد کرتی رہتی ہو" اس نے قریب آکر دعا کی لٹ کھینچی جو اقراء سے مسلسل دو گھنٹے سے باتوں میں لگی تھی..

"کیا ہے بلال بھائی" اس نے بال ٹھیک کرتے ہوئے بلال کو گھورا انگوری کلر کے سوٹ میں بھورے بالوں کی پونی ٹیل بنائے چند لٹیں چہرے پر نکالے بہت پیاری لگ رہی تھی.

"ارے میں تو یہ دیکھنے آیا تھا کہ آخر ایسا کیا پکا رہی ہو جو پک کر نہیں دے رہا ہم لوگ تمہاری باتوں سے وہاں بیٹھے بیٹھے پک گئے "اس نے شرارتی نظروں سے دعا کو دیکھا

"بھائی آپ میری دوست کو تنگ نہ کریں ویسے بھی اتنے دن بعد تو یہ آئی ہے "اقراء نے فوراً اس کی سائیڈ لی

"اب اتنا کم آئے گی تو ظاہر ہے زیادہ تنگ کروں گا"

"اچھا اگر میں زیادہ آؤنگی تو آپ تنگ نہیں کریں گے ؟"اس نے اتنی معصومیت سے پوچھا تو بلال قہقہہ لگا گیا جبکہ برابر میں بیٹھی اقراء نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا دعا نے دونوں کو ناگوار نظروں سے دیکھا تو اقراء کی ہنسی کو فوراً بریک لگا

"پھر شاید ایسا ہو جائے لیکن کوئی گیرینٹی نہیں ہے..

"دعا بھئی گھر نہیں چلنا کیا"راحم ان لوگوں کو ڈھونڈتا وہیں آ گیا

"بھائی دعا رک رہی ہے آج"اس کے کہنے پر دعا نے حیرت سے اسے دیکھا

"نہیں بھئی میں تو نہیں رک رہی آپی مار لگا دیں گی میری"وہ فوراً انکار کر گئی

"ہاں تم بڑی ننھی کاکی ہو نا جسے ڈنڈے سے مارا جائے"بلال نے ہنستے ہوئے کہا تو راحم بھی مسکرا دیا

"چلیں بھائی یہ تو پکاؤ ہیں بھیجا خالی کر دیں گے "راحم کا ہاتھ پکڑ کر چل دی

"جو چیز پہلے ہی خالی ہو اسے کیا خالی کروں گا ہو سکتا ہے کچھ زرخیز ہو جائے میرے مشوروں سے "اس کی بات پر راحم بھی اپنا قہقہہ نہ روک سکا تھا وہ بیچاری پیر پٹختی خود ہی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

****

اس کا موبائل مسلسل بج رہا تھا وہ واشروم سے وضو کر کے اجلت میں نکلی اور کال رسیو کی.

"ہیلو کی بچی غدار آئیں کیوں نہیں "علی کی غصیلی آواز اسپیکر میں گونجی

"میں ہیلو کی نہیں ابرار حیدر کی بچی ہوں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"بکواس نہ کرو میں نے آج اسپیشلی امی سے تمھارے لیے دال اور ٹنڈے بنوائے تھے اب وہ کون کھائے گا" اس نے اتنا سیریس ہو کر کہا جیسے واقعی بہت بڑا نقصان ہو گیا ہو مناہل دانت پیس کر رہ گئی

"علی۔۔۔۔۔میں تمہیں چھوڑ نگی نہیں اب دیکھنا نا میں نے تم سے 7 سٹار میں ڈنر لیا ہو" اسکی جھنجھلاتی آواز پر ائیر پیس میں علی کا قہقہ گونجا تھا..

"گڈ نائٹ ٹنڈی اب مجھے بہت اچھی نیند آنے والی ہے بائے بائے" اس نے ہنستے ہوئے کال کاٹ دی

"پاگل" بڑبڑاتے ہوئے فون کو گھورتی مسکرا دی۔۔۔

****

آج سنڈے تھا اس لیے سب ہی آرام سے اٹھے تھے مناہل اور ردا کچن میں موجود سب کی پسند کا ناشتہ بنا رہیں تھیں

"کل حنا کو تم پر اتنا غصہ تھا وہ تو میں نے کہا بچی پڑھ رہی ہے" ردا نے حلوا بھونتے ہنس کر کہا تو کڑاہی میں پوریاں تلتی وہ بھی مسکرا دی

"جاؤ نعمت یہ باہر دے آؤ اور کسی چیز کی ضرورت ہے تو پوچھ لینا" اس نے پوریوں کی پلیٹ اس کے ہاتھ بھیجی

"تو کب کی ڈیٹ فکس ہوئی پھر"

"اگلے مہینے کی دس کی بارات رکھی ہے زیان اور راحم اپنے کام ختم کر لیں پہلے سب ہی گھر پر ہونگے تو اچھا رہے گا" سومیہ بیگم نے میوے کاٹتے ہوئے اسے بتایا

"اور بھئی دولہے صاحب کیا حال ہیں" زیان راحم کی کمر پر ہاتھ مارتا اس کے برابر میں ہی بیٹھ گیا

"کیا بکواس ہے یار" اس تخاطب پر وہ جھینپ سا گیا

"بڑی ماما اس کی بھی شادی کرائیں یہ کب تک بیچلر لائف انجوائے کرے گا جبکہ مجھ سے چار ماہ بڑا ہے" راحم نے بھی اسے نشانہ بنایا

"تو یہ تیری اپنی مرضی تھی میرڈ لوگوں میں شامل ہونے کی اب خود ہی جل رہا ہے سینگل لوگوں سے" اس نے مسکراتے ہوئے جوس کا گلاس اٹھایا

"ہاں بھئی میں بھی راحم سے اتفاق کرتا ہوں برخوردار کو جلد کھونٹے سے باندھیں" مرتضیٰ صاحب فائقہ بیگم سے مخاطب ہوئے تھے ان کے ساتھ سب ہی مسکرا دیئے جبکہ راحم کا جاندار قہقہ گونج اٹھا

"کیا ہو گیا ہے بابا آپ کو اب آپ کی بیگم میرے پیچھے پڑھ جائیں گی ابھی میں سنگل ہی خوش ہوں" اس نے جیسے علان کیا ہو

"یار ماہی اتنی اچھی خبر پر تو حلوہ بنتا ہے بلکل صحیح وقت پہ آئی ہو زیان کو کھونٹے سے باندھا جا رہا ہے" مناہل نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا باقی سب ہنس دیئے تھے زیان نے اک دھموکا اس کی کمر پر جڑا

"بیٹا ہمیں باندھنے والا ابھی کوئی پیدا نہیں ہوا" ایک نظر وہاب صاحب کو حلوہ دیتی مناہل پر ڈال کر اپنی پلیٹ پر جھک گیا

"ہاں مگر ہمیں تو باندھنے والی چاہیئے" وہ اب بھی باز نہیں آیا

"تو اگر اپنی شادی پر صحیح سلامت دکھنا چاہتا ہے تو چپ کے ناشتہ کر لے" اس کے وارن کرنے پر سب ہی مسکرا دیئے تھے کیونکہ یہ دونوں جب بھی ساتھ ہوتے ایسی ہی نوک جھوک کرتے تھے۔۔۔۔۔

****

"بابا" اس نے نوک کر کے آہستہ سے ابرار صاحب کو پکارہ تو انہوں نے سر اُٹھا کر اسے دیکھا جو دروازے پر کھڑی تھی

"آجاؤ"

"وہ بابا مجھے آپ سے بات کرنی تھی" کچھ اٹک کر بولی

"بولو" اسے ایک نظر چشمے کے پار سے دیکھ کر دوبارہ فائل کی طرف متوجہ ہو گئے

"وہ۔۔۔۔وہ مجھے۔۔۔۔۔۔۔ بھی عمر جیسا موبائل دلا دیں پلیز۔۔۔۔۔" اس نے بہت آس سے اپنے باپ کو دیکھا آنکھوں میں امید لیے ابرار صاحب کو اس وقت وہ بہت معصوم سی بچی لگی تھی

"میں راحم سے۔۔

"کتنی حاسد ہو تم بھائی کی چیزوں پر نظر جما کر بیٹھی ہو" ابرار صاحب نے بات مکمل بھی نہیں کی تھی کہ وہ کمرے میں آتے ہی اسے سنانے لگیں تھیں

"نہیں ماما میں تو بس بابا سے" اس نے صفائی دینی چاہی

"رہنے دو بس اگر ایسی ہی بات تھی تو مجھ سے کہہ دیتیں میں منگوا دیتی لیکن آ گئیں باپ کے پاس جیسے میں نے تو ظلم کے پہاڑ توڑ رکھے ہیں تم بہنوں پر" منہ پر دوپٹہ رکھ کر رونے لگیں وہ فوراً پریشان ہو کر کھڑی ہوئی

"نہیں ماما میں نے کچھ نہیں کہا بابا سے میں تو بس موبائل کا کہنے آئی تھی" آنکھوں میں ڈھیروں آنسو بھرے تھے

"فاطمہ تم کیوں رو رہی ہو میں جانتا ہوں تم نے انہیں سگی ماں سے زیادہ چاہا ہے" ابرار صاحب سے ان کے آنسو نہ دیکھے گئے.

"رہنے دیں بس ایسی بات ہوتی تو یہ میرے پاس آتی عمر کے پاس اتنے موبائل ہیں ایک اسے بھی دلوا دیتی" دعا نے اس مکار عورت کو دیکھا تھا اور ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھے

"آئی ایم سوری ماما میں نے آپ کو ہرٹ کیا" اسے شدت سے یہاں آنے کا افسوس ہوا

"عمر تمہارا بھائی ہے اس سے کسی بات میں بحث نہیں کیا کرو اگر موبائل چاہیئے تو اس سے لینے میں کوئی برائی نہیں ہے" ابرار صاحب نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

"بابا مجھے ایسی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی موبائل کی بس ایسے ہی کہہ دیا تھا" لب کاٹتے اپنے بے حس باپ کو دیکھا

"اب اس بات کو بھی مجھ پر ڈال دینا کہ ماں تمھاری خواہشیں پوری نہیں ہونے دیتی" دوپٹے سے آنسو صاف کرتیں انتہائی رنج سے بولیں

"نہیں ماما عمر کا جو پرانا موبائل ہے میرے پاس وہ صحیح ہے ابھی جب ضرورت ہو گی آپ سے کہہ دونگی" اس نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر کہا

"ٹھیک ہے چلو جیسی تمہاری مرضی" اپنے جھوٹے آنسو صاف کرتے اس کا گال تھپتھپا کر بولیں تو وہ باپ کو بغیر دیکھے کمرے سے نکلتی دوڑتی اپنے کمرے میں آ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"کیا ہوا دعا میری جان کیوں رو رہی ہو" مناہل واشروم سے ہاتھ لے کر نکلی تھی۔

"ماما نے کچھ کہا ہے؟" اس نے سر اثبات میں ہلا دیا

"میں بابا سے موبائل کا کہنے گئی تھی" اس نے روتے ہوئے ساری بات بتا دی مناہل کی آنکھوں میں دکھ اور غصہ بیک وقت آیا تھا اس نے دعا کو خود سے الگ کیا اور اس آنسو صاف کرے.

"میں نے تمہیں پہلے ہی وارن کیا تھا کہ یہ سب ہو گا تم جانتی ہو ماما کی فطرت وہ ہمیں ناخوش دیکھ سکتی ہیں اور نا ہی بابا کے قریب اب چلو چپ ہو جاؤ شاباش"

"مجھے بابا بھی نہیں پسند" اس نے رخ موڑ کر اداسی سے کہا تو مناہل اسے بے بسی سے دیکھ کر رہ گی

"اچھا چھوڑو یہ سب اور منہ دھو کر آؤ بلکل ٹماٹر لگ رہی ہو" اس نے ہنستے ہوئے اسے کھڑا کیا

"کیا ہے بھئی آپی" وہ جھنجھلا کر واشروم چلی گئی جبکہ وہ ایک گہری سانس خارج کرتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔

****

"دعا" وہ زیان کے کمرے کے آگے سے گزر رہی تھی جب زیان نے اسے آواز دی

"جی بھائی" کمرے میں آکر پوچھا

"کیا بات ہے بھئی کہاں غائب ہو صبح سے" وہ کبرڈ سے کچھ نکال رہا تھا۔

"یہیں ہوں" ہلکے سے جواب دیا

"یہ لو اپنی امانت" اس کے آگے ایک خوبصورت سا باکس کیا اس نے نظر اٹھا کر حیرت سے زیان کو دیکھا باکس دیکھ کر یقین نہ آیا

"بھائی یہ تو بہت ایکسپینسو ہے" Ghost sweetheart کا پرفیوم دیکھ کر حیران ہو گئی تھی.

"اتنا بھی نہیں ہے اب پکڑو اسے" اس کے ہاتھ میں تھمایا

"نہیں بھائی میں یہ نہیں لے سکتی اور ویسے بھی میرے پاس ہے پرفیوم آپی نے کل ہی لا کر دیا ہے" اس نے فوراً وجہ بتائی کیونکہ وہ اتنا قیمتی پرفیوم لے کر مناہل سے مار نہیں کھانا چاہتی تھی.. جس طرح وہ ڈر رہی تھی وہ سمجھ گیا کہ کوئی بات ضرور ہے

"دعا پکڑو اسے" اس نے سخت لہجے میں کہا مگر وہ خاموشی سے لب کاٹنے لگی

"مناہل نے منع کیا ہے ہے؟" اس کے اچانک سوال پر دعا یکدم سٹپٹا گئی

"نن۔۔۔ نہیں تو وہ کک۔۔۔ کیوں منع کریں گی" اس نے فوراً وضاحت دی

"تو پکڑو اسے ورنہ میں ابھی جا کر تمہاری آپی کی خبر لے لونگا" اس نے مصنوعی روب جماتے ہوئے کہا تو اس نے گھبرا کر اسے دیکھا اور باکس لے لیا..

"میں نے لے لیا آپ انہیں کچھ مت کہیے گا" معصومیت سے بولی تو وہ بھی مسکرا دیا

"ہمممم اوکے"

"ویسے۔۔۔ تھینک یو بھائی" اس نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا

"یور ویلکم چھوٹی" اس کے سر پر چپت لگا کر کہا تو وہ بھی مسکرا کر روم سے نکل گئی جبکہ اُس نے پر سوچ نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا...

****

"ہاں کل رات کو آ گئے تھے بھائی ہم پھوپھو کی سائیڈ تھے" اپنے ہاتھوں پر نیل پالش لگاتے ہوئے عشاء کو تفصیل بتائی

"پھر ڈیٹ کب کی فکس ہوئی؟"

"نیکسٹ منتھ کی ٹین" ایک ہاتھ سے اپنے شولڈر کٹ بال آگے کئے اور مرر میں اپنا جائزہ لیا تھا

"اور موحد کدھر ہے آج کل" عشاء کی بات پر اسکے لبوں پر ایک مسکراہٹ آئی تھی

"بزی ہے لندن گیا ہوا ہے تب تک آ جائے گا اسے بھی انوائیٹ کرنا ہے" تصور میں اسے سوچتے ہوئے بولی

"اوہ بیسٹ اوف لک" وہ ہنس دی

"میں شام تک عبدال کے ساتھ چکر لگاؤنگی پھوپھو کو انفورم کر دینا.

"اچھا ٹھیک ہے" کال کٹ کر کے اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر نیچے آ گئی جینز اور سرخ رنگ کے ٹوپ میں اس کی گندمی رنگت چمک رہی تھی.

"کہاں جا رہی ہو رامین" لاؤنج میں بیٹھی فائقہ بیگم نے اسکی تیاری دیکھ کر پوچھا

"پہلے پارلر جاؤں گی پھر ایک فرینڈ سے ملنا ہے" آنکھوں پر گوگلز لگاتے ہوئے بتایا

"یہ بھائی کہاں ہیں" ادھر ادھر دیکھتی بولی

"وہ اور راحم کسی دوست کے پاس گئے ہیں" گھٹنو پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے اسے بتایا

"ہمم اوکے بائے" جاتے جاتے اچانک موڑی.

"اوہاں شام میں عشاء آئے گی بات ہوئی ہے اس سے" ماں کو بتاتی ہوئی باہر نکل گئی جبکہ ماں کو وس کی فکر ستائے جارہی تھی جو کسی بھی وقت گھر سے نکل جاتی تھی۔۔۔۔۔

*****

شام سے ہی عشاء اور عبدال آئے ہوئے تھے اور اس نے کمرے میں بیٹھنا ہی مناسب سمجھا تھا کیونکہ عشاء کی کڑوی باتیں اور عبدال کی ایکسرے کرتی نظروں کو برداشت کرنے کی بلکل بھی ہمت نہ تھی دعا شام کو ماموں کے ہاں چلی گئی تھی لہٰذا اس نے پڑھنے کا سوچا تھا ابھی مشکل سے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب فاطمہ بیگم چلی آئیں

"تمہیں ذرا خیال نہیں باہر مہمان آئے بیٹھے ہیں اور تم یہاں کمر ابند کر کے پڑی ہو کھانا آسمان سے اترے گا" اسے مصروف دیکھ برس پڑیں

"اگر آپ ایک بار کچن میں جھانک لیتیں تو شاید یہاں آنے کی ضرورت نہیں پڑتی میں بریانی بنا چکی ہوں ردا نے پاستہ بنا دیا ہے میٹھا آپ کے مہمان کھانا پسند نہیں کرتے تو اب آپ کیا چاہتی ہیں" اس کا اس قدر اطمینان انہیں پتنگے لگا گیا

"زیان کو سوئٹ ڈش پسند ہے شاید تم بھول گئیں فوراً باہر آؤ" اسے حکم دیتیں مسکراتی ہوئی باہر نکل گئیں

"بھاڑ میں جائے زیان اور سوئٹ ڈش" اس نے غصے میں رجسٹر پٹخا مگر پھر خود کو کوستی سامان سمیٹ کر لاؤنج سے گزرتی کچن میں چلی گئی زیان اور راحم بھی آچکے تھے

"اوہو یہاں تو بیوٹیز جمع ہیں" راحم نے لاؤنج میں بیٹھی عشاء اور رامین کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس دیئں، وہ بھی وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گئے..

"تم کہاں غائب تھے ہم کب سے ویٹ کر رہے تھے" عشاء نے زیان سے کہا

"بائے گوڈ عشاء اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ تم ہمارا انتظار کر رہی ہو تو ہم آتے ہی نہیں" راحم بڑے سیریس انداز میں کہا تو زیان اپنا قہقہ نہ روک سکا رامین کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی جبکہ وہ اسے گھور کر رہ گئی

"تم اپنے بینڈ بجنے کی تیاری کرو بس" اس نے بھی جوابی کاروائی کی..

"شادی سے یاد آیا تم کب کر رہی ہو"

"کیا"

"ارے بھئی خانہ آبادی" لاؤنج میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے

"یہ عمر کہاں ہے" اس نے راحم کی بات کو اگنور کرتے اا کے بارے میں پوچھا

"آپ نے بلایا ہم چلے آئے" عمر بھی وہیں اسکے برابر میں آکر بیٹھ گیا

"کہاں تھے تم" زیان نے روب سے پوچھا عمر اگر گھر میں کسی سے ڈرتا تھا تو وہ بس زیان حیدر تھا اس کی سب سے زیادہ فرمائشیں بھی یہ ہی پوری کرتا تھا اور غلط بات پر سیدھا بھی کر دیتا تھا، عمر ایک دم گڑبڑا گیا۔

"بھائی اکیڈمی سے دوست کے گھر کمبائن اسٹڈی کے لئے گیا تھا" فوراً وضاحت پیش کی کیونکہ آج کل وہ زیان کی نظروں سے دور تھا

"ہاں میں چیک کرونگا کتنا پڑھ کر آئے ہو" عمر میٹرک میں تھا مگر اسے پڑھائی میں ذرا دلچسپی نہ تھی حسبِ عادت اب بھی اس کا منہ بن گیا تھا.. ایک نظر اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

"کہاں" عشاء جو رامین سے باتوں میں لگی تھی اس کے اٹھنے پر فوراً پوچھا

"فریش ہو کر آتا ہوں باتیں کرو تم لوگ" اپنا موبائل اٹھاتا سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عشاء نے اس کے غائب ہونے تک اسے دیکھا تھا..

***

"ہیلو" وہ کسٹرڈ پر گارنیشنگ کر رہی تھی جب عبدال اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہو گیا اس وقت وہ بلیک قمیض شلوار پر بلیک دوپٹے میں بہت دلکش لگ رہی تھی اس کے متناسب سراپے میں اس کی نظریں بار بار الجھ رہی تھیں "کیسی ہیں آپ میں نے سوچا آپ تو آئیں گی نہیں میں خود ہی حال چال پوچھ لوں" نظریں اب بھی اس کے دمکتے چہرے پر تھیں.

"کچھ چاہیئے آپ کو" اس نے کافی ناگواری سے پوچھا اسکی یہی بے نیازی اسے اور اٹریکٹ کرتی تھی

"اچھا تو آپ دیں گی" اسکی ذو معنی بات پر مناہل نے غصے سے اسے دیکھا.

"ایک گلاس پانی" ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا وہ مڑی اور فریج سے بوتل نکال کر پانی سے بھرا گلاس اس کے سامنے رکھا جو بڑے اطمینان سے سلیپ سے ٹیک لگائے اس کا جائزہ لے رہا تھا

"تھنک یو" مسکرا کر گلاس تھام لیا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو" زیان کی گرجدار آواز نے دونوں کو متوجہ کیا سوال وہ عبدال سے کر رہا تھا مگر نظریں مناہل پر تھیں، وہ جو پانی پینے کچن میں آیا تھا اسے مناہل کا جائزہ لیتے دیکھ اپنے اندر شدید غصے کا ابال اٹھتا محسوس ہوا تھا، اس کی آواز پر کسٹرڈ فریج میں رکھتی مناہل نے مڑ کر اسے دیکھا وہ اسے ہی غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا

"کچھ نہیں پانی پینے آیا تھا ساتھ ہی ان سے دعا سلام بھی ہو گئی" اس کی نظریں اب بھی اسی پر تھیں زیان کو اپنا ضبط چھوٹتا محسوس ہوا اس نے سختی سے ہاتھ کی مٹھیاں بنا کر بھینچیں

"جاؤ یہاں سے چچی جان بلا رہی ہیں تمہیں"سخت آواز میں مناہل کو اورڈ دیا تو اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا جو چہرے پر انتہائی سخت تاثرات لیے اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ گھبرا کر اس کی سائیڈ سے نکل گئی

"آئندہ کچھ بھی چاہیئے ہو تو کسی سے کہہ دینا یہاں آنے کی ضرورت نہیں"وہ ایک تیز نظر عبدال پر ڈالتا باہر نکلا تو وہ بھی سیٹی بجاتا مسکراتا ہوا کچن سے نکل گیا۔۔

***

سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے مناہل نے کمرے میں رہنا ہی بہتر سمجھا زیان کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر وہ اندر ہی اندر گھبرا گی تھی مگر اسے چھچھورے عبدال پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا اس پر لعنت بھیج کر وضو کرنے چلی گئی..

"یہ تم نے میٹھا کھانا کب سے شروع کر دیا"عشاء نے حیرت سے بھائی کو دیکھا تھا"بس یار آج دل چاہ رہا ہے اب دل کے معاملے میں میں کومپرمائز نہیں کرتا"زیان نے بہت ناگواری سے اسے دیکھا تھا

"ہمم ٹیسٹی لگتا ہے بہت دل سے بنایا ہے"عبدال نے ایک نظر زیان کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

"اور لو نا بیٹا"چچی جان نے محبت سے کہا زیان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"زیان بیٹا سوئٹ ڈش تو کھالو تمھارے لیے بنوائی تھی"اسے اٹھتا دیکھ سومیہ بیگم نے روکنا چاہا

"نہیں چچی موڈ نہیں آپ کھائیں"انہیں مسکرا کر جواب دیتا لان میں چلا گیا اسے اس وقت سگریٹ کی شدید طلب ہو رہی تھی..

****

"تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں"عشاء کو دیکھ کر اس نے ایک گہرا کش لیا اور سگریٹ کو پاؤں تلے مسل دیا

"کیوں ڈھونڈ رہیں تھیں"بے تاثر لہجے میں پوچھا

"تم نے کہا تھا تم مجھے ٹائم دو گے" اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتی برابر میں بیٹھ گئی

"تو یہ 3 گھنٹے سے اور کس کے ساتھ ٹائم گزار رہا تھا" آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے نکالا

"ہاؤ روڑ زیان تم نے پروموس کیا تھا"

"اوکے کل ڈنر جہاں تم کہو گی وہاں کریں گے بٹ پلیز یار ابھی سر میں درد ہو رہا ہے تھوڑی دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں" کنپٹیاں دباتے ہوئے بولا تو عشاء نے مایوسی سے اسے دیکھا

"ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو ابدال بھی ویٹ کر رہا ہے بائے کل ملیں گے"

"ہمم" اس نے مہز سر ہلایا اور آنکھیں بند کر کے بینچ کی پشت سے سر ٹکا دیا..

****

لاؤنج کی لائٹس اوف کر کے وہ کوریڈور سے گزر رہی تھی سب سو چکے تھے اس کا ارادہ بھی سونے کا تھا جب وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

"کیا کہہ رہا تھا وہ"

"کون" اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو اور تمہیں اچھی طرح پتہ ہے میں کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں" ایک قدم آگے بڑھ کر اس کے قریب آیا وہ یکدم پیچھے ہوئی

"ایسی کوئی خاص بات نہیں جس کے بارے میں آپ کو بتاؤں" اس کے قریب سے گزرنے لگی جب اس نے جارحانہ انداز میں اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دوبارہ پوچھا اس کے جسم میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی دل تیز تیز دھڑک رہا تھا

"چھو۔۔۔چھوڑیں مجھے میں آپ کے کسی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں"اک لمحہ لگا تھا غصے کو خوف پر غالب آنے میں

"I said give me answer damn it"نہایت سرد آواز میں کہتا تھوڑا اور اس کے چہرے پر جھکا اسے اس لمحے اس سے خوف محسوس ہوا تھا

"کچھ بھی..کچھ بھی نہیں کہا تھا بس پانی مانگا اور پوچھا تھا کیسی ہو"اس نے زبان پھیر کر اپنے خشک لبوں کو تر کیا اور ساری بات بتادی وہ قریب سے اس کے نقوش دیکھتا رہا اس کی نظروں سے ایک دم گھبرا گئ..

"اب چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے"اس نے غصے سے کہا چند لمحے اسے یوں ہی دیکھتا رہا...

"دور رہنا اس سے اور نہ ہی بات کرنے کی ضرورت ہے"اس کے بازو چھوڑتے ہوئے بولا

"کیا مطلب ہے آپ کے کہنے کا مجھے اس سے بات کرنے کا شوق ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کچھ بھی سوچتے رہیں"انتہائی غصے میں اسے دھکا دیتی وہاں سے چلی نکلتی گئ زیان نے اس کے غائب ہونے تک اسے دیکھا تھا۔۔۔

****

روم میں آکر دروازہ لاک کیا اور گہرے گہرے سانس لینے گی دل تیز تیز دھڑک رہا تھا

"سمجھتے کیا ہیں خود کو آئے بڑے مجھ سے بازپرست کرنے والے اس گھٹیا کمینے سے میں کیوں بات کرنے لگی"غصے سے کمرے کے چکر کاٹتے کاٹتے تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا تو بازوؤں پر جلن کا احساس ہوا

"اتنی زور سے پکڑا تھا اپنے لوہے جیسے ہاتھوں سے۔۔۔جنگلی کہیں کے"بازو پر سے آستین ہٹا کر دیکھا تو اس کی انگلیوں کے نشان پڑے تھے آنکھوں میں نمی لیے دونوں بازوؤں کا جائزہ لینے لگی..

*****

"بھئی میں تو پورے پانچ سوٹ خریدوں گی" دعا نے چہک کر کہا

"کیوں نہیں بھئی تمھارے بھائی کی شادی ہے" چچی نے مسکرا کر شفقت سے کہا تھا مناہل اور ردا بھی مسکرا دی تھیں، شادی کے دن قریب آرہے تھے وہ سب لاؤنج میں بیٹھی ضروری چیزوں کی لسٹ بنا رہی تھیں

"ہاں میں نے تو سوچا ہے حنا کے بارات کے سوٹ جیسا ایک تمھارے لیے بھی لے لینگے اور وہیں کسی سے.." ردا نے آنکھ مار کر مناہل سے کہا تو دعا نے گھور کر اسے دیکھا

"کیا ہے بھئی ردا آپی میں بلکل سیریس ہوں" روٹھ کر بیٹھ گئی

"ارے تو ہم کونسا مزاق کر رہے ہیں"

"چچی جان ان کے لیے دولہا ڈھونڈیں آپ جلدی سے یہ کہنا یہی چاہ رہی ہیں" دعا نے بھی جوابی کارروائی کی تھی

"اے لڑکی" ردا نے گڑبڑا کر دعا کی کمر پر ہاتھ مارا تھا اور وہ ہنستی چلی گئی فاطمہ بیگم اور فائقہ بیگم جو ادھر ہی آرہی تھیں بہت ناگواری سے ان کے خوشی سے چمکتے چہروں کو دیکھا تھا

"تمہیں کب آئے گی تمیز ایسے منہ پھاڑ کر ہنستی ہیں لڑکیاں" اس کے سر پر کھڑیں ناگوار نظروں سے دونوں بہنوں کو دیکھتی بولیں

"کیا ہو گیا فاطمہ بچی ہے رہنے دو" چچی نے انہیں ٹوکا

"کب تک عقل نہیں آئے گی زبانیں تو گز بھر کی ہیں" مناہل کو دیکھتے ہوئے طنزیہ بولیں

"اور تم اور کتنا آرام کرو گی رات کا کھانا نہیں بنانا کیا" مناہل سے مخاطب ہوئی تھیں

"ارے میں نے ہی روکا تھا لسٹ بنوانے کے لئے، حنا کی پسند کی چیزیں تو ان بچیوں کو ہی پتا ہیں" سومیہ بیگم پھر بول پڑیں مناہل نے ایک ناگوار نظر ان پر ڈالی تھی وہ جتنا ان کے طنز اور طعنوں سے بچنے کی کوشش کرتی تھی وہ کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ ہی لیتی تھیں

"آج شامی کباب اور پلاؤ بنالو میٹھے میں رس ملائی بنالینا" فائقہ بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلاتی اٹھ گئی وہ ماما کی طرح زہر تو نہیں اگلتی تھیں مگر وہ اچھی طرح جانتی تھی ان کی فطرت کو.

"جاؤ ردا بہن کی ہیلپ کراؤ اور دعا تم یہ سامان سمٹواؤ ذرا" ردا اٹھ کر چلی گئی تو دعا بھی چچی کی مدد کرانے لگی

"یہ رامین کہاں ہے بھابھی" چچی جان نے فائقہ بیگم سے پوچھا

"فرینڈ کی برتھ ڈے میں گئی ہے آجائے گی ابھی" انہوں نے وال کلک پر نظر ڈالتے بتایا تو وہ بھی سر ہلاتی اٹھ گئی تھیں لیکن وہ پریشان ہو گئی تھیں کیونکہ زیان اور مرتضیٰ صاحب کے آنے کا وقت ہو رہا تھا

"آپی ذرا معلوم تو کریں یہ ہے کہاں" فاطمہ بیگم نے بھی پریشانی سے کہا

"کیا کروں میں اس لڑکی کا کب سے کال کر رہی ہوں فون بند جا رہا ہے زیان اور اس کے بابا کے آنے کا ٹائم ہو رہا ہے" فکر مندی سے بولتیں کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔

*****

"ماما رامین کہاں ہے وہ کھانا نہیں کھا رہی وہ" تمام افراد ڈائننگ ٹیبل پر جمع تھے رامین ان لوگوں کے آنے سے پہلے گھر آگئی تھی جس پر فائقہ بیگم نے اطمینان کا سانس لیا تھا

"اپنے کمرے میں ہے آرام کر رہی ہے آج اس کی فرینڈ کی برتھ ڈے تھی وہاں سے آکر تھک گئی ہے"

"کس کے ساتھ گئی تھی" اس نے فوراً فکر سے پوچھا وہ گھر کی لڑکیوں کے معاملے میں بہت پوزیسو تھا اکیلا کہیں نہیں جانے دیتا تھا.

"ڈرائیور چھوڑ کر آیا تھا اور دوست چھوڑ کر گئی تھی" ان کے تفصیل بتانے پر اس نے مہز سر ہلا دیا..

"بیٹا یہ رس ملائی لو" چچی جان نے اسے ڈش دی

"تھینک یو چچی جان سچ میں بہت موڈ ہو رہا تھا یہ کھانے کا آج" اس نے مسکرا کر تھامتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیں

"ٹیسٹی بھئی چچی جان آپ تو ریسٹورنٹ کھول لیں" اس نے دل کھول کر تعریف کی

"یہ مشورہ تو ہماری ماہی کو دو کیوں کہ یہ اسی نے بنائی ہے" چچی جان نے محبت سے مناہل کو دیکھا تو فائقہ بیگم نے ناگواری سے پہلو بدلا مناہل کی نظر ایک پل کے لئے اس سے ملی تھی پھر فوراً سر پلیٹ پر جھکا لیا کل والے واقعے کے بعد وہ اسے اب نظر آ رہی تھی زیان کے ذہن میں وہ واقعہ بھی آ گیا لبوں پر ایک مسکراہٹ آ کر غائب ہوئی تھی

"بھئی واقعی بیٹا بہت مزے کی ہے" وہاب صاحب نے بھی تعریف کی تو وہ ہلکا سا مسکرا دی

"بابا پلیز تھوڑی تو احتیاط کر لیا کریں شگر لیول بڑھ جائے گا آپ کا" ردا نے ان کے آگے سے رس ملائی کی پلیٹ اٹھالی

"ایک یہ میرے سر پر ڈنڈا لے کر کھڑی رہتی ہے" انہوں نے خفگی سے اسے دیکھا

"صحیح کہہ رہی ہے ردا بلکل" مناہل نے مسکرا کر کہا تو زیان نے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا اور فوراً ہی نظریں پھیر لیں

"تم بھی میرے خلاف ہو جاؤ" وہ کھل کر مسکرائی تھی

"اوہو یہ لڑکی تو مسکراتی بھی ہے" راحم نے اسے چھیڑا تھا وہ چھینپ گئی تھی..

*****

"اسلام وعلیکم آنٹی آپ ایسے کیوں کھڑی ہیں" وہ تینوں چچی کے ساتھ شاپنگ پر آئی تھیں میکڈونلز کے قریب کار میں کوئی مسئلہ ہو گیا تھا علی کو گزرتے ہوئے سومیہ بیگم نظر آئیں تو وہیں آ گیا

"وعلیکم سلام بیٹا بس کار خراب ہو گئی رشید میکینک کو بلانے گیا ہے" انہوں نے پریشانی سے بتایا

"علی بھائی کیسے ہیں آپ" دعا نے کار کے اندر سے سر نکال کر چہکتے ہوئے بولی

"اچھا تو تم بھی ساتھ ہو" دعا کو جواب دیتا مناہل کے برابر میں بیٹھی ردا کو بھی دیکھ چکا تھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی یکدم نظریں ملنے پر گڑبڑا کر نظریں جھکا گئی

"آئیں آنٹی میں آپ لوگوں کو گھر چھوڑ دیتا ہوں" اس نے خوش دلی سے کہا

"نہیں بیٹا خوامخواہ تمہیں زحمت ہو گی" انہوں نے منع کرنا چاہا

"ارے کیسی زحمت مناہل تم بولو نا"

"ہاں چچی جان علی ٹھیک کہہ رہا ہے" اس نے بھی کہا

"چلو ٹھیک ہے جیسی تمھاری مرضی" مسکرا کر کہتیں کار میں آ کر بیٹھ گئیں علی نے ایک نظر ردا کو دیکھا دھانی کلر کے سوٹ میں نروس سی اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی..

"ویسے آپ لوگ جا کہاں رہے تھے" اس نے بیک ویو مرر میں ایک نظر اسے دیکھا

"ان بچیوں کو شاپنگ کرنی تھی بس وہ ہی کر کے واپس آ رہے تھے" وہ اسے تفصیل سے بتانے لگیں

"موبائل دینا ذرا کال تو کر دوں بھابھی کو" انہوں نے ردا سے کہا جو سر جھکائے بیٹھی تھی اس نے چونک کر ماں کو دیکھا

"بیگ تو گاڑی میں رہ گیا" اس نے گھبرا کر کہا

"کب آئے گی تم میں عقل اتنی بڑی ہو گئیں مگر ذمہ داری نام کی نہیں ہے" انہوں نے علی کا لحاظ کئے بغیر اسے جھاڑ پلا دی ردا نے کن آکھیوں سے بیک ویو مرر میں دیکھا وہ اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"کیا مسئلہ ہے بھئی ذہن سے نکل گیا بس" دھیرے سے منمنائی

"ذہن ہوتا کہاں ہے تمھارا" انہیں پھر غصہ آ گیا

"چھوڑیں نا چچی جان ویسے بھی گھر آنے ہی والا ہے" مناہل نے جلدی سے انہیں ٹھنڈا کیا جبکہ ردا کا موڈ علی کے سامنے اتنی عزت افزائی پر اوف ہو چکا تھا..

"بیٹا اندر آؤنا" علی انہیں گھر ڈروپ کر کے واپس جا رہا تھا جب سومیہ بیگم نے اسے روکنا چاہا

"نہیں آنٹی ابھی جانا ہے پھر آؤنگا" سلیقے سے ٹال گیا

"علی آجاؤنا چائے تو پی لو" مناہل اور دعا نے بھی روکنا چاہا

"نہیں یار ایک ضروری کام سے جانا ہے پھر آؤنگا اور کھانا کھا کر جاؤنگا" مسکرا کر کہتا واپس گاڑی میں بیٹھ گیا

"چلو ٹھیک ہے بیٹا احتیاط سے جانا" سومیہ بیگم کو سلجھا ہوا سوبر سا علی بہت اچھا لگا تھا..

ایک نظر دعا کے برابر کھڑی اس پیاری سی لڑکی پر ڈال کر خدا حافظ کہتا گاڑی اسٹارٹ کر گیا۔۔۔

******

وہ ابھی یونی سے آئی تھی صبح سے سر میں درد تھا عجیب چڑچڑی سی ہو رہی تھی شاور لے بال بغیر سلجھائے ایسے ہی فولڈ کیے کچن میں آگئی دوائیوں کے کیبنٹ سے پیناڈول نکال کر کھالی دعا روم میں سو رہی تھی اس کا ارادہ بھی تھوڑی دیر ریسٹ کرنے کا تھا انگلیوں سے کنپٹیاں دباتی کچن سے نکل رہی تھی جب عمر سامنے آگیا

"مجھے پاستا بنا کر دو بھوک لگی ہے" تحکم بھرے لہجے بولا اس نے ناگواری سے خود سے پانچ سال چھوٹے بھائی کو دیکھا

"جاؤ کھانا کھالو تو" اسے نظر انداز کرتی اوپر جانے لگی

"نہیں مجھے پاستا کھانا ہے بنا کر دو" مناہل کو اس کی بات سے زیادہ لہجہ زہر لگا تھا

"تو صغرا سے کہو وہ بنا دے گی "خود پر پہرے بیٹھاتے بہت ضبط سے بولی

"نہیں تم بنا کر دو "اس کے خود سر انداز پر مناہل کا دماغ گھوم گیا

"دفع ہو جاؤ یہاں سے نوکر نہیں ہوں تمھاری "غصے سے کہتی جانے لگی مگر فاطمہ بیگم سامنے آ گئیں

"مر نہیں جاؤ گی اتنا سا کام کر کے جو وہ کہہ رہا ہے بنا کر دو اسے "انہیں تو جیسے موقعہ مل گیا تھا

"نوکر نہیں ہوں اس کی جو یہ جب حکم دے گا اس کو پیش کر دونگی اتنی ہی اپنے لال کی فکر ہو رہی ہے تو خود بنا کر دے دیں "اس نے بھی غصے سے کہا

"تمھاری اتنی ہمت مجھ سے زبان چلاؤ گی "ان کا غصے سے ہاتھ اٹھا تھا جسے مناہل نے چہرے پر پڑنے سے پہلے ہی روک لیا

"سوچیئے گا بھی مت، اب میں وہ پانچ سال کی بچی نہیں ہوں جسے آپ مار کر اسٹور میں بند کر دیتی تھیں۔۔۔ آئندہ اس بات کو ذہن میں رکھیئے گا "غصے سے ان کا ہاتھ جھٹکا

"مناہل!!" سیڑھیوں سے اترتا زیان دھاڑا تھا

"یہ کس لہجے میں تم آنی سے بات کر رہی تھیں "قریب آ کر کڑی نظروں سے اسے دیکھا، وہ فائل لینے گھر آیا تھا مگر مناہل کے اس انداز پر اس کا خون کھول اٹھا

"میں سگی ماں نہیں ہوں نا اس کی اسی لیے ایسا کہہ رہی ہے "دوپٹہ منہ پر رکھتیں آنسو بہانے لگیں

"بند کریں یہ ڈرامہ "مناہل نے ناگواری سے انہیں دیکھا جانتی تھی یہ ڈرامہ وہ کیوں کر رہی ہیں

"شٹ اپ!!! معافی مانگو آنی سے ابھی "غصے سے دھاڑ کر اس کا بازو پکڑا

"آہ۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ ہوتے کون ہیں مجھے ڈکٹیٹ کرنے والے چھوڑیں مجھے "اس نے اپنا بازو چھڑوانا چاہا

"معافی مانگو ابھی "گرفت مضبوط کرتا سرد لہجے میں بولا

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ میرے باپ نہیں ہیں آپ، سمجھتے کیا ہیں خود کو "بازو میں شدید تکلیف ہونے لگی تھی

"زیان کیا کر رہے ہو یہ کونسا طریقہ ہے بات کرنے کا "چچی جان اور ردا بھی شور سے بھاگتی ہوئی آئیں تھیں

"ہاں باپ نہیں ہوں اور نہ ہی ان کی طرح ڈھیل دونگا "اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا تمام افراد کو خاموش کرا گیا درد سے اسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی

"معافی مانگو فوراً "اس کی بلند ہوتی آواز پر مناہل نے نم آنکھوں سے اسے پھر فاطمہ بیگم کو دیکھا

"آئی۔۔۔ آئی ایم سوری "آنسو آنکھوں کی باڑ توڑ کر نکلتے چلے گئے، زیان نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا

"کوئی بات نہیں بیٹا یہ تو میری بیٹی ہے "شفقت بھرے انداز میں اس کا ہاتھ پکڑا جسے وہ جھٹک کر دوڑتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

زیان نے ایک نظر انہیں دیکھا اور تیز قدموں سے باہر کی طرف بڑھ گیا، فائقہ بیگم اور رامین ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیں کیونکہ وہ اوپر کھڑی سارا تماشہ دیکھ چکی تھیں..

*****

"آپی کیا ہوا آپ کو، کیوں رو رہی ہیں؟" مناہل بیڈ پر اوندھی پڑی سسک رہی تھی جب وہ واشروم سے نکل کر پریشانی سے اس کے پاس آئی۔

"پلیز آپی بتائیں نا۔۔" اپنی پیاری آپی کو اس طرح روتے دیکھ کر وہ یکدم ہی روہانسی ہو گئی۔

"کچھ نہیں ہوا دعا بس سر میں درد ہو رہا ہے اسی لیے رونا آ گیا۔" ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتے بولی کیونکہ وہ اس معصوم کو بتا کر مزید دکھ نہیں دے سکتی تھی۔

"سچ کہہ رہی ہیں؟" اس نے غور سے بہن کو دیکھا۔

"ہاں بابا تم یہ لائٹ آف کر دو تھوڑی دیر ریسٹ کرو نگی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔" منہ تکیے میں دیتے خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کا سر دبا دوں" اس کے سر پر دھیرے سے ہاتھ پھیرا۔

"نہیں جان، تھوڑی دیر سوؤں گی تو ٹھیک ہو جائے گا" اس کا ہاتھ ہٹا کر چومنے آزردہ سی مسکرائی۔

"ٹھیک ہے آپی۔" وہ لائٹ آف کر کے روم سے نکل گئی جبکہ مناہل ایک بار پھر ضبط کھو بیٹھی تھی۔

"یا اللہ! کیا پہلے زندگی کم مشکل تھی جو اب یہ شخص بھی میرے صبر کا امتحان لینے لگا۔۔ یا اللہ! مجھے ان لوگوں سے بہت دور کر دے، ان کی شکلیں کبھی نظر نہ آئیں۔" آنکھوں سے آنسو نکلتے چلے گئے۔

"بابا آپ نے ایسا کیوں کیا، کیوں ہمیں ایسی عورت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جسے کبھی ہم پر رحم نہیں آتا۔ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی بابا کبھی بھی نہیں۔" خیالوں میں اپنے باپ سے مخاطب ہوتی ایک بار پھر سسک اٹھی تھی۔

<< ٭٭٭٭

<< سب ہی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے سوائے اس کے جسے زیان نے بہت شدت سے محسوس کیا تھا

<< " بھئی یہ مناہل کدھر ہے جب سے آئے ہیں نظر ہی نہیں آئی " مرتضیٰ صاحب نے بھی اس کی کمی محسوس کی تھی

<< " وہ بڑے پاپا آج شام میں آپی کے سر میں درد تھا اس لیے سوگئی تھیں میں نے ابھی اٹھانے کی کوشش کی مگر انہیں فیور ہورہا تھا تو انہوں نے نیچے آنے کو منع کر دیا کہہ رہی تھیں اٹھ کر دوائی کھالونگی " دعا کے تفصیل بتانے پر ردا نے تاسف سے زیان کو دیکھا تو اسے اپنے دل پر ایک بوجھ سا محسوس ہوا جگہ سے اٹھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

<< " پاگل لڑکی !! تو پہلے بتانا تھا نا وہ کبھی نارمل فیور کو لے کر ایسے کمرے میں نہیں پڑتی ' ماما آپ اسے لے کر نیچے آئیں میں گاڑی نکالتا ہوں " راحم نے اجلت میں چئیر سے اٹھتے ہوئے کہا

<< " ہاں جلدی جاؤ بیٹا " وہاب صاحب بھی فکر مندی سے بولے تو فاطمہ بیگم نے بےچینی سے پہلو بدلا جبکہ ابرار صاحب بھی سر اثبات میں ہلاتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

<< ٭٭٭٭

<< " کب آرہے ہو تم "

<< " بس یار مے بی ففٹین تک "

>> " کیوں تم تو کہہ رہے تھے آٹھ تک آجاؤ گے " وہ غصے سے چیخی موحد نے موبائل کان سے دور کیا

>> " پاگل ہوگئی ہو کان پھاڑوگی میرا " اس نے ہنستے ہوئے کہا

>> " دھوکے باز انسان دس کو راحم بھائی کی شادی ہے میں تمہیں شادی میں سب سے انٹروڈیوس کرواتی " اس نے ناراض ہو کر کہا

>> " تو کوئی بات نہیں اپنی شادی میں کروادینا ابھی تو میں یہاں بہت مزے میں ہوں " اپنے ٹور کے بارے میں تفصیل سے بتانے لگا جتنا وہ اس کے آگے بچھی جاتی تھی اتنا ہی وہ اس کی باتوں اس کے جذبوں کو اگنور کرتا تھا۔یہ تو ممکن نہ تھا کہ اس کے جذبات سے بے خبر ہو

>> " اچھا رامین آئی ہیو ٹو گو پھر بات ہوگئ فرصت سے " موحد نے اجلت میں کہا تو اس نے بے دلی سے بائے کہتے کال کاٹ دی جبکہ موڈ بلکل اوف ہوچکا تھا۔۔۔

>> *****

>> ایک عجیب سی بےچینی نے اس کا احاطہ کیا ہوا تھا بار بار آنکھوں کے سامنے اسکی آنسوؤں سے بھری آنکھیں آرہی تھیں بالکنی میں کھڑا سگریٹ پر سگریٹ سلگا رہا تھا

>> " شاید میں آج کچھ زیادہ ہی اوور ری ایکٹ کرگیا۔۔۔لیکن اگر وہ بدتمیزی نہ کرتی تو اتنا سب ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی اگر میں ہارش ہوا تھا تو وہ کون سا خاموش رہی تھی ہونہہ "... خود کو مطمعن کرنے کی کوشش کرتا انہی سوچوں میں الجھا تھا جب عشاء کی کال نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

>> " ہیلو کیا حال ہیں "

>> " کچھ نہیں تم سناؤ "

>> " ابھی دوست کی طرف سے آئی ہوں تم نے تو پارٹیز اٹینڈ کرنا ہی چھوڑ دیں " نروٹھے انداز میں بولی

>> " تم جانتی ہو میں بزی ہوتا ہوں اب ٹائم ہی نہیں ملتا " مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا

>> " لیکن تمہیں روحا کی پارٹی میں چلنا ہے اس نے اسپیشلی کہا ہے مجھ سے " اس نے جتاتے ہوئے کہاجب ہی واچ مین نے مین گیٹ کھولا اور راحم کی کار اندر آئی تھی چچی جان کا ہاتھ پکڑ کر وہ باہر نکلی تو پورچ کی لائٹ میں اس کا کملایا ہوا اداس چہرہ صاف نظر آرہا تھا وہ اپنے لب بھینچ کر رہ گیا

>> " ہیلو زیان کہاں گئے .. زیان " وہ یکدم ہوش میں آیا

>> " ہاں سن رہاہوں چلو بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ٹیک کیئر " اپنی بات کہہ کر کال کاٹتا آسمان کی تاریکیوں کو دیکھنے لگا ...

>> *****

>> اسے سومیہ بیگم دوائی اور دودھ دے کر گئی تھیں آنکھیں رو رو کر سوجھ چکی تھیں دوائی لے کر لیٹنے لگی جب ہی ابرار صاحب کمرے میں آگئے اس نے بہت حیرت سے انھیں دیکھا بہت ہی کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ ان کے کمرے آئیں

>> " کیسی طبیعت ہے اب " اس کی جانب دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں پوچھا

>> " ٹھیک ہوں " اپنی حیرت پر قابو پاتے مختصر جواب دیا

>> " دوائی لی؟"اس نے مہز سر ہلایا۔دونوں باپ بیٹی میں ایسا کوئی تعلق نا تھا کہ وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کی خیریت دریافت کرتے اور وہ ان کی گود میں سر رکھ کر سارے غم اور تکلیفیں بھول جاتی

>> " چلو تم ریسٹ کرو ٹھیک ہوجاؤ گی انشاءاللہ " اسے کہتے کمرے سے باہر نکل گئے اس نے ایک بار پھر بے دم سی ہو کر تکیے میں سر دے دیا۔۔۔

>> ****

>> دن پر لگا کر اُڑے تھے گھر میں راحم کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں شام میں حنا کی مہندی جانی تھی دونوں کی مایوں کا فنکشن ساتھ ہی تھا چچی جان منہل کے ساتھ مسعود صاحب (منہل کے ماموں) کے گھر انویٹیشن دے آئیں تھیں ان دنوں وہ جتنا زیان حیدر کے شر سے دور رہ سکتی تھی رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے اب کوئی تماشا ہو .

>> " بیٹا ہوگئی سب کے کپڑوں پر پریس " وہ آج کے فنکشن کے کپڑوں پر پریس کر رہی تھی

>> " جی چچی جان "

>> " جاؤ شاباش تیار ہو جلدی ردا تمہیں اوپر بلارہی ہے " وہ بھی مکمل تیار تھیں

>> " یہ زیان ناجانے کہاں رہ گیا ہے راحم کب سے فون کر رہا ہے بچہ صبح سے کاموں میں لگا ہے تیار بھی ہوگا آکر " اسے کہتی باہر تائی امی کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں وہ بھی تیار ہونے چلی آئی

>> " یار جلدی کرو نا لو کپڑے چینج کر کے آؤ فوراً"اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی یلو غرارے شرٹ میں تیار ردا نے اسے کپڑے تھمائے

>> " اوے ہوے آج تو کوئی دیوانہ ہی ہوجائے گا " مناہل نے معنی خیزی سے نگاہیں گھمائیں

>> " بیہودہ کہیں کی " ردا نے بلش ہوکر اس کی کمر پر ہاتھ مارا وہ ہنستی ہوئی چینج کرنے چلی گئی

>> " یار آپی میرا ہیئر اسٹائل بنادیں مجھ سے نہیں ہو رہا " دعا منہ بسورتی ہوئی کمرے میں آئی تو ردا مسکرا کر اس کے بال بنانے لگی دعا نے بھی ردا جیسے کپڑے بنائے تھے جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

>> " تمہیں تیار ہونے کا اتنا شوق ہے ایک وہ تمہاری بڑی بہن بلکل بوڑھی روح ہے ابھی دیکھو کیسے پکڑتی ہوں آج اسے "

>> " بلکل ٹھیک ردا آپی " اس نے ہنستے ہوئے کہا

>> " دعا جاؤ شاباش جلدی گجروں کا تھال تائی امی کو دے کر آؤ گاڑی میں رکھوانے ہیں " چچی جان اجلت میں کمرے میں آئی تھیں

>> " مناہل تیار نہیں ہوئیں ابھی تک بیٹا جلدی کرو شاباش " وہ واشروم سے نکل کر جلدی سے بال سلجھانے لگی چچی جان ہدایت کرتی دعا کے ساتھ تھال لیے نیچے چلی گئیں تھیں

>> " تم ادھر بیٹھو جلدی " ردا اس کی نا نا پر بھی تیار کرنا شروع ہوگئی مگر اس نے بھی بس لائنر اور لائٹ پنک لپ اسٹک کے علاوہ کچھ نہ لگنے دیا اس میں بھی وہ اتنی دلکش لگی رہی تھی کہ دیکھنے والے کی نظر کو خیرہ کر دیتی اس کے نازک سراپے پر گرین رنگ کا کرتا پاجامہ اور اورگینزہ کا دوپٹہ جچ رہا تھا ردا کے اسرار پر بال پشت پر کھلے چھوڑ دیے تھے

>> " اماں جان چلیں اب " مناہل نے چڑھ کر کہا تو ردا کھلکھلا کر ہنس پڑی

>> " ہاں یہ لو گجرے آج تو سب دل تھام لینگے " مسکرا کر آنکہ ماری تو منال نے اسے گھوری سے نوازا

>> " آپی زیان بھائی کب سے اپنی ویس کورٹ ڈھونڈ رہے ہیں نہیں مل رہی تائی امی بلا رہی ہیں آپ کو زیان بھائی کے کمرے میں ' اور ردا آپی رامین آپی آپ کو نیچے بلا رہی ہیں " دعا نے دونوں کو پیغام دیا اور واپس نیچے چلی گئی وہ دونوں بھی اس کے پیچھے کمرے سے نکلی تھیں

>> " اب مجھے کیاپتہ ان کی ویس کورٹ کہاں ہے " غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا ردا نیچے جاچکی تھی وہ بھی زیان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں زیان الماری کے پاس جھنجھلایا کھڑا تھا

>> " کہاں تھیں تم کب سے بلا رہی ہوں دیر ہورہی ہے کدھر رکھی ہے مل کر نہیں دے رہی " تائی جان نے انتہائی ناگوار نظروں سے اسے دیکھ کر کہا زیان بھی فوراً پلٹا مگر اس کے اس انوکھے روپ کو دیکھ کر ایک پل کے لئے ٹھہر گیا تھا مگر اگلے ہی پل نظروں کا زاویہ بدل گیا ایک گھر میں رہتے ہوئے آج نجانے کتنے دن بعد سامنا ہوا تھا

>> " تائی جان میں نے خود صغرا سے رکھنے کو کہا تھا " اس نے فوراً صفائی دی

>> " تو دیکھو کہاں ہے اب اور آئندہ نوکروں پر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں رامین کو دیکھوں ذرا " اسے ڈپٹتی ہوئیں باہر نکل گئیں وہ بھی الماری کی طرف بڑھ گئی بس جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی ایک عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہورہی تھی زیان کی نظریں اس کے بالوں پر تھیں جو کمر سے بھی نیچے جارہے تھے اس نے زندگی میں شاید پہلی دفعہ اس کے بال دیکھے تھے

جو بہت حسین تھے وہ اچانک مڑی زیان نے فوراً نظریں آئینے پر کر کے خود پر پرفیوم کرنا شروع کر دیا

>> " وہ شاید صغرا نے راحم بھائی کے کمرے میں رکھ دی میں دیکھ آتی ہوں " لب کا کونہ کانٹتے ہوئے پریشانی سے بولی مگر اس کا انداز اسے ڈسٹرب کر گیا

>> " ضرورت نہیں اب نیچے جاؤ سب ویٹ کر رہے ہیں " زیان نے رخ پھیر کر تھوڑے نرم لہجے میں کہا تو وہ بھی بغیر کچھ کہے خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

>> *****

>> بلیک کرتا شلوار میں اجلت میں کیز لے کر نیچے آیا تو سب جا چکے تھے منال واپس آ رہی تھی

>> " کیا ہوا چلے گئے سب " اس کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اس نے اک ناگوار نظر زیان پر ڈالی اور اندر کی طرف بڑھنے لگی

>> " آؤ بیٹھو " اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

>> " نہیں بہت شکریہ میں رشید بھائی کے ساتھ چلی جاؤں گی " ناگواری سے کہتے ہوئے مڑ گئی زیان کا تو دماغ ہی گھوم گیا یہ لڑکی سیدھی طرح کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی

>> " میں تم سے پوچھ نہیں رہا سمجھیں چلو فوراً "بہت ضبط سے بولا وہ اس وقت کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا

>> " مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا اس سے بہتر ہوگا میں گھر پر ہی رک جاؤں " نخوت سے کہہ کر اوپر جانے لگی زیان نے اس کی کلائی پکڑی اور جھٹکا دیا

نتیجتاًوہ لڑکھڑا کر اس کے سینے سے ٹکرا گئی دونوں میں انچ بھر کا فاصلہ بھی نہ بچا تھا مناہل نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا

>> " کیا بکواس کی پھر سے کہنا " اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

>> " مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ اپنے کام سے کام رکھیں نہیں جاؤں گی میں آپ کے ساتھ دور ہوں مجھ سے " اپنی کلائی چھڑاتے ناگواری سے بولی اس کی اتنی قربت سے گھبراہٹ ہو رہی تھی

>> " تم کار میں جاکر خود بیٹھو گی یا میں تمہیں اٹھا کر ڈالوں " ٹھہرے ہوئے لہجے میں بول کر اس کے شرم اور غصے سے سرخ پڑھتے چہرے کو بہت دلچسپی سے دیکھا اس کی بیہودہ بات پر مناہل کی نظریں اٹھی تھیں لیکن اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر دوبارہ پلکوں کی باڑ گرا لی

>> " چھوڑیں۔۔۔نہیں جانا مجھے " اس نے کسمسا کر خود کو چھڑانا چاہا مگر زیان نے اس کے ایک ہاتھ کو کلائی سے جکڑا جبکہ دوسرے ہاتھ کو اسکی پشت سے لگایا دیا اس نے تڑپ کر الگ ہونا چاہا مگر اس مسلسل مزاحمت سے دوپٹہ پاؤں میں گر چکا تھا

>> " اچھا مطلب میں لے کر جاؤں " معنی خیزی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ہلکی سی نمی آگئی تھی زیان کو کچھ ہوا تھا

>> " چھوڑیں پلیز " نظریں جھکا کر نم لہجے میں بولی تو زیان کو اس پر ترس آگیا

>> " جلدی آؤ " آہستہ سے اسے چھوڑتا جھک کر دوپٹہ اس کے کندھے پر ڈال کر باہر نکل گیا

>> وہ بھی آنسو صاف کرتی ناچاہتے ہوئے اس کے پیچھے آگئی پورے راستے دونوں کے درمیان ایک معنی خیز خاموشی رہی تھی ہوٹل آتے ہی وہ سرعت سے

کار سے نکل کر اندر کی جانب بڑھ گئی وہ سختی سے لب بھینچ کر کار لاک کرتا ہوٹل کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

>> *****

>> " کہاں رہ گئی تھیں کب سے ویٹ کر رہے ہیں ہم " ردا اسٹیج سے اتر کر اس کے پاس آئی

>> " دفع ہوجاؤ مجھے اکیلا چھوڑ کر سب یہاں آگئے " اس پر غُراتی ہوئی بولی

>> " اگر میں نہ ہوتا تو گھر پر اکیلی بیٹھی رو رہی ہوتیں محترمہ " اپنے اتنے قریب سے آواز سن کر دونوں اچھل پڑیں

>> " شکر اللہ کا زیان بھائی آپ اسے لے آئے ورنہ یہ مجھے بھائی کی شادی اٹینڈ کرنے سے پہلے ہی اوپر پہنچا دیتی " ردا نے ہنستے ہوئے کہاوہ دانت پیستی آگے بڑھ گئی

>> " راحم بھائی کب سے بلا رہے ہیں چلیں جلدی " دونوں اسٹیج پر آگئے جہاں سب ہی راحم کو گھیرے کھڑے تھے

>> " زیان کہاں رہ گئے تم کب سے ویٹ کر رہی تھی " عشاء اپنی میکسی سنبھالتی اس کے پاس آئی وہ مناہل کو اس کے ساتھ آتے دیکھ چکی تھی ' یہ لڑکی اسے شروع سے ہی زہر لگتی تھی عجیب سا خوف تھا جو اس کے دل میں پنجے گاڑھے بیٹھا تھا

>> " بس یار بزی تھا بہت " موبائل چیک کرتے سرسری لہجے میں بولا

>> " اچھا بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں میں " لیمن کلر کی میکسی جس کی فٹنگ کچھ زیادہ ہی تھی اس پر ڈارک لپ اسٹک لگائے کافی بولڈ لگی زیان نے بس ایک نظر اسے دیکھا

>> " ہمم نائس " انداز بہت عام سا تھا مگر اسے اس شخص کا ہر انداز پسند تھا اس پر مغروریت ججتی تھی اب بھی کھل اٹھی تھی

>> " یہ تمھارے ساتھ کیوں آئی ہے؟"ایک ناگوار نظر مناہل پر ڈالی جو ردا اور اقراء کے ساتھ حنا کو لیے اسٹیج کی طرف ہی آرہی تھی زیان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اسکی نظروں کے تعاقب میں قریب آتی مناہل کو جس کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی زیان کے لبوں کو ایک ہلکی مسکراہٹ نے چھوا اور نظریں ہٹا لیں

>> " کیوں وہ کیوں نہیں آسکتی میرے ساتھ " ایک آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا

>> " نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی " وہ یکدم ہی گڑبڑا گئی زیان کی نظر سامنے کھڑے عبدال پر پڑی جو بہت گہری نظروں سے مناہل کا جائزہ لے رہا تھا اس نے جبڑے سختی سے بھینچے آنکھوں میں ناگواری سی دوڑ گئی عبدال کی نظر اس پر پڑی تو ایک دم سیدھا ہوگیا

>> " یار زیان بھائی یہاں آئیں نا " بلال نے اسے راحم کے برابر میں بیٹھا دیا پہلے سب بزرگ افراد نے رسم کی پھر چھوٹوں نے ہنگامہ مچا دیا اقراء اور دعا راحم کی انگلی پکڑ کر بیٹھ گیں

>> " چلیں نکالیں پیسے جلدی سے "

>> " کیسے پیسے دعا تم تو ہماری ٹیم کی تھیں " راحم نے حیرت سے کہا

>> " نہیں ابھی میں آپ کی سالی ہوں گھر جا کر بہن " سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

>> " چل راحم فوراً نکال پیسے پتہ چلا سالیوں کی تعداد بڑھ جائے " زیان نے باقی کزنز کو دیکھ کر اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا،مناہل اس سب شور شرابے کو چھوڑ کر نیچے اتر چکی تھی کیونکہ عبدال کی بےباک نظریں وہ خود پر اچھی طرح محسوس کرسکتی تھی

>> " نہیں بھائی میں تو راحم بھائی کے ساتھ ہوں مجھے مانگنے کی عادت نہیں

دعا تو اکسپرٹ ہے اس کام میں " نخوت سے ناک چڑھا کر دعا پر طنز کیا سب ہی کو اس کا انداز ناگوار گزرا تھا دعا ایک دم چپ ہوگئی

>> " چلیں نا بھائی نکالیں پیسے ہم ایسے بلکل نہیں چھوڑیں گے " اقراء نے فوراً کہا

>> " ہاں بھائی ہمارا تو حق ہے ہم تو لینگے " دعا نے رامین کو جتاتے ہوئے راحم سے مسکرا کر کہا

>> " تو کچھ ڈیمانڈ بھی تو ہونی چاہیئے " راحم بھی ڈیل پر اتر آیا

>> " بھئی ہماری دلہن اتنی قیمتی ہے اب ہم کیا بتائیں آپ نکالیں جو بھی آپ کے پاس ہے "

>> " میرے پاس تو ایک دل تھا جو آپ کی دلہن کو دے چکا اب کڈنی اور جگر لینا چاہیں تو لے لیں " راحم نے شریر انداز میں کہا تو حنا کا دل دھڑک اٹھا

>> " نہیں بھئی یہ سب ہے ہمارے پاس " ناک سے مکھی اڑاتے بولی

>> " چلو چلو جمعرات کو آنا " ردا نے بھائی کی سائیڈ لی اقراء اور دعا نے اسے زبردست گھوری سے نوازا جبکہ باقی سب ہنس دیئے

>> " راحم بھائی مجھے نہیں پتا تھا اتنے کنجوس ہیں " دعا غصے سے بولی

>> " یہ آپی نجانے کہاں چلی گئیں " دعا نے آہستہ سے اقراء کے کان میں کہا مگر زیان سن چکا تھا اس نے نظر دوڑا کر دیکھا تو وہ ماموں کی فیملی کے ساتھ بیٹھی تھی

>> " راحم نکال پیسے نہیں تو حنا کی شکل بھی دیکھنے نہیں دونگا " زیان نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا تو راحم نے دانت پیس کر اسے دیکھا جو اچانک ہی پارٹی بدل گیا تھا پھر دعا کو لفافہ تھمادیا سب کے چہرے ہی خوشی سے کھل اٹھے تھے۔۔۔

>> " مناہل ماما بلا۔۔۔اسلام و علیکم " ردا مناہل کو بلانے آئی تھی ان لوگوں کو دیکھ کر جھٹ سلام کیا وہ بھی سامنے ہی بیٹھا تھا اس لیے کچھ جھجھک گئی

>> " ماشاءاللہ ادھر آؤ بیٹا " مامی نے ردا کو اپنے پاس بیٹھا لیا مناہل نے ایک نظر علی کو دیکھا شک تو اسے پہلے ہی تھا لیکن آج علی کی نظروں اور ردا کی جھجک نے سب سمجھا دیا

>> " کیا کرتی ہو بیٹا "

>> " امی ابھی تو فراغت میں ہیں بی بی " طوبا چھیڑتے ہوئے بولی

>> " آنٹی مجھے ماما بلا رہی تھیں " اسے علی کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں تو اٹھنا چاہا لیکن طوبا نے واپس بیٹھا لیا مناہل بھی وہیں علی کے برابر والی چئیر پر بیٹھ گئی

>> " اہم اہم کیا ہو رہا ہے " مناہل نے نظریں گھماتے ہوئے کہا

>> " کیا " وہ انجان بن کر موبائل میں لگ گیا

>> " ہم نے اڑتے طوطے کے پر گن لیے ہیں بس " معنی خیز اندازی سے بولی تو علی نے گھور کر اسے دیکھا

>> " کیا بکواس ہے میں تمہیں طوطا نظر آرہا ہوں " غصے سے بولا تو مناہل کھلکھلا کر ہنس دی کسی نے بہت غور سے اس کے کھلکھلاتے چہرے کو دیکھا تھا

>> " دیکھا مجھ سے چھپا رہے تھے " اسے گھور کر بولی

>> " یار کچھ ہے ہی نہیں جو چھپاؤں " علی نے مسکین سی شکل بناتے ہوئے ردا کو دیکھا جو ان دونوں کی معنی خیز نظروں سے بچنے کے لئے اٹھ گئی تھی مناہل نے مسکرا کر اسے دیکھا

>> " فکر نہ کرو اس کا ابھی شادی کا کوئی موڈ نہیں " مناہل نے شرارت سے کہا

>> " حد ہے یار " وہ غصے سے دانت پیس کر رہ گیا تھا۔۔۔

>> *****

>> اس کے علاوہ سب لڑکیاں پھوپھو کے گھر رات رکنے چلی گئیں تھی لیکن ماما نے اسے جانے نہ دیا وہ فاطمہ بیگم کی فطرت کو اچھی طرح جانتی تھی وہ دونوں بہنوں کو خوش دیکھ ہی نہیں سکتی تھیں مناہل نے دعا کو بھیج دیا تھا حنا کی کئی کالز اور میسج آچکے تھے مگر وہ بھی کیا کرتی اس لیے صبح سے کچن میں ہی مصروف تھی

>> " مناہل شگفتہ کی طرف نہیں جارہیں؟"

>> " نہیں چچی جان پھر یہاں کا کام کون سنبھالے گا ویسے بھی مجھے مہندی وغیرہ میں خاص انٹرسٹ نہیں " اس نے مسکراتے ہوئے ڈالا

>> " لڑکی تم نا میرا دماغ خراب مت کرو میں ابھی زیان سے کہتی ہوں تمہیں چھوڑ کر آئے " انہوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا لیکن مناہل کا دم تو زیان کے نام پر خشک ہونے لگا کل کا منظر پھر سے ذہن میں میں آگیا

>> " نہیں۔۔نہیں چچی جان اگر جانا ہوگا تو شام تک چلی جاؤں گی ابھی بہت سر میں درد ہورہا ہے پلیز " اس نے فوراً بہانہ تراشا

>> " تو جاکر آرام کرنا تھا یہ کام صغرا وغیرہ دیکھ لیتیں لڑکیاں پارلر جارہی ہیں اور تم کچن میں گھسی ہو " وہ اسکی آدم بیزاری سے سخت پریشان تھیں

>> " بس بن گئی بریانی اب باہر ہی آرہی ہوں " اس نے رائتہ فریج میں رکھتے ہوئے مسکرا کر ان غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا اور ان کے ساتھ ہی باہر نکل گئی

>> " یار ماہی پلیز زبردست سی چائے پلا دو " وہ دونوں کہیں سے تھکے ہوئے واپس آئے تھے

>> " کوئی ضرورت نہیں کھانا کھانا ہے تو بتاؤ بچی صبح سے کچن میں گھسی ہے " چچی جان نے بیٹے کو بھی ڈانٹ پلادی زیان نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی جو چولہے کی ہیٹ کی وجہ سے سرخ ہورہا تھا

>> " کوئی بات نہیں گھر کے کام یہ نہیں کرے گی تو اور کون کرے گا " فاطمہ بیگم نے ناگواری سے کہا تو سومیہ بیگم انھیں دیکھ کر رہ گئیں

>> " ہاں یار کھانا کھلا دو بھوک بھی لگی ہے " راحم نے فوراً کہا وہ سر ہلا کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔ڈائننگ ٹیبل پر بس زیان راحم وہ اور چچی جان تھے

>> " واہ یار تمھارا ہسینڈ بڑا لکی ہوگا روز اعلیٰ کھانے کھاے گا " راحم کی بے ساختہ تعریف پر وہ جھینپ گئی چچی جان نے بھی اسکی تائید کی تھی جبکہ زیان نے خاموشی سے کھانے پر توجہ رکھی

>> " آپ بھی لکی ہیں حنا کے ہاتھ میں بھی بہت ٹیسٹ ہے " اس نے بھی مسکرا کر چھیڑا

>> " لیکن تم شادی کے بعد بہت یاد آؤگی پتا نہیں تمھارا شوہر ہمیں ملنے دے بھی یا نہیں اپنی پری کو قید کرکے ہی نہ رکھ لے " مناہل کا رنگ یکدم سرخ ہوگیا زیان نے ایک ناگوار نگاہ ان دونوں پر ڈالی

>> " چچی جان دیکھیں انہیں " مناہل کے چڑنے پر راحم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

>> " ارے وہ کیا دیکھیں گی میں دیکھوں گا تمھارے لیے رشتہ "

>> " نہیں شکریہ بہت بہت " مناہل بھی تپ اٹھی

>> " اچھا تو خود ڈھونڈو گی۔۔۔"اسے پھر شرارت سوجھی مناہل کو اپنا چہرہ اناری پڑھتا محسوس ہوا

>> " تو اپنی بکواس بند کرے گا یا نہیں۔۔۔خاموشی سے کھانا کھا نہیں تو اٹھا کے پھینک دونگا تجھے یہاں سے " ایک ترش نظر مناہل پر ڈالتا دانت پیس کر بولا تو وہ خوامخواہ ہی گڑبڑا کر اٹھنے لگی جبکہ راحم کا قہقہہ ایک بار پھر گونج اٹھا

>> " یار تم بیٹھو ایک بات بتانی تھی تمہیں اور ماما کو " اسے اٹھتے دیکھ اس نے سیریس انداز میں کہا تو سومیہ بیگم بھی اس کی جانب متوجہ ہوگئیں

>> " تمہارے لیے دو تین آنٹیاں میرے پاس آئیں تھی رشتے کی بات کرنے " وہ جو اسکی بات سننے رک گئی تھی اسکی شرارت پر اسکے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی

>> " چچی جان شادی کی خوشی میں ان کا دماغ خراب ہوگیا ہے " وہ ہنس کر کہتی وہاں سے نکلی تو اسکی غصیلی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

>> ******

>> آج راحم کی بارات تھی سب بارات لے کر ہوٹل پہنچے تو نکاح کی رسم کے بعد حنا کو راحم کے برابر میں لا کر بیٹھادیا گیا تھا دونوں کا کپل بہت پیارا لگ رہا تھا سب نے ہی خوب سراہا ایک شور اسٹیج پر ایک شور سا مچا تھا دودھ پلائی کی رسم چل رہی تھی

>> " یو آر لوکنگ گورجیئس " مناہل نے آج پنک کلر کی سلک کی فراک پہنی تھی جس پر ہلکا ہلکا نازک سا کام ہوا تھا بال ڈھیلے جوڑے کی شکل میں بنائے تھے جس میں اس کا حسن اور نکھر رہا تھا مگر وہ ہمیشہ کی طرح اپنے حسن سے بے نیاز تھی،وہ بھیڑ سے الگ آکر کھڑی ہوئی تو عبدال بھی پیچھے ہی آگیا اس کی بات پر مناہل نے ناگواری سے اسے دیکھا اور بغیر جواب دیے جانے لگی

>> " تم بات کیوں نہیں کرتیں مجھ سے " وہ پھر سامنے آگیا

>> " ہٹو میرے سامنے سے " اسے اتنا قریب کھڑا دیکھ بھڑک اٹھی

>> " یہ تم مجھ سے کہہ رہی ہو۔۔۔میں کب سے تم سے دوستی کرنے میں لگا ہوں اور تمھارا نخرہ ہی ختم نہیں ہوتا " غصے سے کہتا اس کاہاتھ تھام گیا مناہل نے حیرانگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیکھا

>> " اپنی حد میں رہو عبدال۔۔۔چھوڑو مجھے " انتہائی غصے کے عالم میں ہاتھ چھوڑانا چاہا مگر وہ گرفت مزید سخت کرگیا

>> " نہیں تو کیا کروگی ! اپنے بابا کو بلاؤگی جو تمھاری شکل تک نہیں دیکھتے " مسکراتے ہوئے اسکے خوف سے زرد ہڑھتے چہرے کو دیکھا مناہل کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا

>> " میں تمہارا منہ توڑ دونگی سمجھے " خود کو سنبھال کر اسے دھکا دینا چاہا اور مدد کے لیے آس پاس دیکھنے لگی مگر کوئی موجود نہ تھا

>> " اچھا لو توڑو " انتہائی گھٹیا پن سے مسکراتے اپنا منہ آگے کیا وہ یکدم پیچھے ہوئی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے یہ جگہ تھوڑا کونے میں تھی اسٹیج اور مہمانوں کی ارینجمینٹ سے تھوڑی الگ

>> " چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔عبدال " اس بار تھوڑا چیخ کر بولی تو زیان جو ارینجمینٹس چیک کرنے آیا تھا یہاں کا منظر دیکھ کر آنکھوں میں ایک آگ سی بھڑک اٹھی غصے کے مارے ماتھے کی رگیں تن گئی تھیں مناہل کی نظر جب اس پر پڑی تو جیسے کسی نے اسکے جسم میں روح پھونک دی ہو

>> " زیان بھائی " چیخ کر اسے پکارہ عبدال جیسے ہی مڑا اک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا ابھی وہ سنبھالا بھی نا تھا جب زیان نے اس پر مکوں کی بارش کرتا کچھ بھی کہنے کا موقعہ دیے بغیر اس کی درگت بنا چکا تھا

>> " تیری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر کی عزت کو میلی آنکھ سے دیکھنے کی " اسے گریبان سے پکڑتا دھاڑ اٹھا

>> " میری بات سنو زیان اس نے مجھے خود یہاں۔۔۔"مناہل جو زیان کے پیچھے ڈری سہمی کھڑی تھی اس کے جھوٹ پر آنکھوں سے آنسو نکل پڑے

>> " شٹ اپ " منہ پر ایک اور مکاہ مار کر اسے فرش پر پھینکا

>> " دفع ہوجا یہاں سے نہیں تو اسی وقت تجھے زندہ زمین میں گاڑ دونگا " گانے چلنے کی وجہ سے ان کی آوازیں باہر نہیں گئں تھیں

>> " بہت پچھتائے گا اس حرکت پر تو " ہاتھ کی پشت سے لبوں کا خون صاف کرتا دونوں کو گھور کر باہر نکل گیا زیان نے ایک غصیلی نظر سہمی ہوئی مناہل پر ڈالی

>> " منع کیا تھا نا کہ دور رہنا اس سے " غصے کے عالم میں اکی طرف بڑھا

>> " میں۔۔میں یہاں " اسے اتنے غصے میں دیکھ کر مناہل کی آواز گلے میں ہی گھٹ گئی

>> " کیا ہاں بولو کیوں ملیں اس سے " سختی سے اسکا بازو پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مناہل کا حشر بگاڑ دے

>> " آپ۔۔آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں میں۔۔۔میں نے نہیں بلایا تھا اسے وہ۔۔وہ خود یہاں آیا تھا " اچانک آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اس نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے

>> " احتیاط بھی کوئی ہوتی ہے۔۔۔اس طرح اکیلے کیوں گھوم رہیں تھی " اس کی بیوقوفی پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا

>> " مجھ۔۔مجھے کیا پتا تھا وہ۔۔۔وہ یہاں آجائے گا۔۔۔۔۔اور اور آپ نے میری مدد کی ہے مگر ایسے بات نہیں کر سکتے مجھ سے سمجھے آپ " اسے اپنی بےبسی پر رونا اور غصہ ساتھ آرہا تھا جھٹکے سے بازو چھڑا کر آنسو رگڑتی وہاں سے دوڑتی ہوئی چلی گئی اس نے ایک ترش نظر اس پر ڈالی اور باہر کی طرف نکلنے لگا جب ہی بلال سامنے آگیا

>> " زیان بھائی مامی بلا رہی ہیں آپ کو " اسے فائقہ بیگم کا پیغام دیا تو اسٹیج کی جانب بڑھ گئے جہاں دعا اور اقراء جوتا چھپائی کی رسم کر رہی تھیں جبکہ رامین اور ردا راحم کی سائیڈ تھیں ایک شور سا مچا ہوا تھا سب کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے قہقہے اور شوخیاں عروج پر تھیں لیکن اس ہنگامے میں وہ کہیں نظر نہ آئی اس نے پورے ہال میں ایک نظر دوڑائی وہ اپنے ماموں کی فیملی کے ساتھ بیٹھی نظر آئی وہ بھی سر جھٹک کر فائقہ بیگم اور فاطمہ بیگم کی جانب بڑھ گیا

>> " ماشاءاللہ بلکل شہزادہ لگ رہا آپی اس کی نظر اتر دینا " زیان کے دیکھ کر فاطمہ بیگم نے بے ساختہ تعریف کری نیوی بلو شیروانی میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہی تو لگ رہا تھا ان کی بات سن کر وہ بھی مسکرا دیا

>> " ماما آپ نے بلایا "

>> " ہاں بیٹا سومیہ رخصتی کا کہہ رہی ہے سارے انتظامات مکمل ہیں " انہوں نے اس سے استفسار کیا

>> " جی چلیں چچی جان سے بولیں " سعادت مندی سے کہتا انتظامات دیکھنے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔رخصتی کے وقت حنا ماں باپ سے لگ کر روئی تو سب کی آنکھیں نم ہوگئیں مناہل اس سارے وقت میں چپ چپ سی رہی اسے زیان دوبارہ نظر نہیں آیا تھا اس نے بھی اللہ کا شکر کیا واپسی پر مناہل اور ردا حنا کے ساتھ تھیں جبکہ دعا دوسری گاڑی میں آئی تھی وہ لوگ حنا اور راحم کو کمرے میں چھوڑ کر نکلیں تو بڑوں نے چائے کی فرمائش کردی سب لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے ردا اور مناہل بھی کچن میں آگئیں

>> " یہ عشاء کچھ زیادہ ہی بولڈ ہے ہر وقت زیان بھائی سے چپکنے میں لگی رہتی ہے " ردا نے منہ بنا کر کہا تو وہ بس آنکھیں گھما گئی

>> " تو انہیں دور رہنا چاہیے پھر۔۔۔وہ حوصلہ دیتے ہوں گے تبھی تو وہ اتنا فری ہوتی ہے " اس نے عام سے انداز میں کہتے ہوئے چائے کا پانی رکھا

>> " جی نہیں اسے خود ہی چپکنے کا شوق ہے " " ویسے آج اس کا چھچورا بھائی نظر نہیں آیا " ردا نے حیرت سے کہا مناہل کو وہ سب ایک بار پھر سے یاد آگیا

>> " اچھا ہی ہوا نا یہ بھی " ماتھے سے پسینہ صاف کرتے دھیرے سے بولی

>> " یار ایک بات ہے تمھاری مامی بہت نائس ہیں کتنے اچھے سے بات کرتی ہیں " ردا ان سے بہت متاثر نظر آرہی تھی مناہل نے چونک کر اسے دیکھا اور کچھ سوچ کر مسکرادی

>> " ہاں وہ پوری فیملی ہی بہت لونگ ہے خاص طور پر علی " ردا نے گڑبڑا کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

>> " ہاں تو مجھ۔۔مجھے کیوں بتارہی ہو " اس کے اس طرح گڑبڑانے پر مناہل نے بمشکل اپنی ہنسی روکی

>> " اچھا بابا جاؤ یہ چائے دے آؤ سب کو " سب کے کپوں میں چائے نکال کر ردا کو دی اور خود اوپر اپنے روم کی جانب بڑھ گئی

>> " اگر وہ نہ آتے تو عبدال نجانے کیا کرتا اس کے ساتھ۔۔۔"یہ سوچ کر ہی دل لرز اٹھا جو بھی تھا وہ زیان حیدر کی احسان مند تھی کہ اسے اس مشکل سے بچایا تھا مگر اس کا اس شخص کو تھینکس کہنے کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

>> * * * * *

>> راحم اور حنا ولیمے کے اگلے دن ہی پاکستان ٹور پر نکل گئے تھے سب کی زندگیاں بھی معمول پر آگئی تھیں راحم کے جانے سے زیان پر آفس کا لوڈ بڑھ گیا تھا اس لیے اب وہ دیر رات آفس سے آتا تھا ردا فیشن ڈیزائننگ کورس اسٹارٹ کرچکی تھی جبکہ مناہل اور دعا اپنی پڑھائی میں بزی تھیں عمر کی بھی آج کل کمبائن اسٹڈیز کچھ زیادہ ہی بڑھی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے ول اکثر غائب ہی رہتا تھا۔

>> آج یونیورسٹی میں اسکا دن بہت بزی گزرا تھا پیپرز قریب تھے اس لیے ہر پروفیسر سلیبس کمپلیٹ کرانے میں لگا تھا طوبا نے بھی چھٹی کرلی تھی وہ

لائبریری سے کچھ بکس اشو کروا کر نکل رہی تھی جب کوئی بہت زور سے اس سے ٹکرایا

>> " اوہ ایم سو سوری مس آپ کے لگی تو نہیں " لڑکا فوراً جھک کر اس کی کتابیں سمٹوانے لگا وہ مہز سر ہلا گئی

>> " آپ کے لگی تو نہیں " اس نے پھر پوچھا

>> " نہیں اٹس اوکے " اپنی بکس سمیٹتے اسپاٹ لہجے میں بولی

>> " ارے آپ تو میری موم کے ڈیپارٹمنٹ سے ہیں " اس نے میم فائزہ ملک دیکھ کر کہا تو مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " ارے ایسے کیا دیکھ رہی ہیں سچ کہہ رہا ہوں " وہ اسکی حیرانی بھانپ چکا تھا

>> " اچھا آپ سے مل کر خوشی ہوئی " اس نے مروتاً کہا کیونکہ میم فائزہ اس کی فیورٹ ٹیچر تھیں لیکن اب وہ ان کے بیٹے سے کیا بات کرتی

>> " خیر یہ تو آپ جھوٹ بول رہی ہیں مس مناہل کیوں کہ آپ کے فیس

ایکسپریشنس بتا رہے ہیں جیسے ابھی یہ بکس میرے سر پر دے ماریں گی " وہ اس کے منہ سے اپنے نام پر چونکی جو اس نے نوٹ بک پر دیتے ہوئے پڑھا تھا

>> " نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تھوڑا جلدی میں ہوں اِف یو ڈونٹ مائینڈ آئی

ہیو ٹو گو " وہ کیوں اس باتونی شخص سے بیٹھ کر باتیں کرتی اس لیے یہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی

>> " ایک شرط پر آپ دوبارہ ملیں گی " وہ فری ہی ہوگیا مناہل نے حیرانگی سے اسے دیکھا

>> " میرا دماغ خراب ہے میں کیوں ملوں گی آپ سے " ساری مروت کہیں جا سوئی اور اسے سنا کر دانت پیستی ہوئی آگے بڑھ گئی

>> " آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا " وہ بھی اس کے پیچھے ہی آگیا اس نے چڑ کر اسے دیکھا

>> " اٹس اوکے " مسکرا کر کہتی تیزی سے وہاں سے نکل گی کہ کہیں پھر کوئی بات نہ شروع کر دے جبکہ وہ اس کے غائب ہونے تک اسے دیکھتا رہا اور مسکرا کر سر جھٹکتا لائبریری میں گھس گیا۔۔۔۔

>> ******

>> آپ یہاں کیا کر رہی ہیں " وہ جو اس کے کمرے میں دودھ رکھنے آئی تھی ٹیبل پر اون لیپ ٹاپ اور سائیڈ میں پڑی سی ڈیز کو دیکھ کر دنگ ہی تو رہ گئی تھی عمر واشروم سے نکل کر تیزی سے قریب آیا اور لیپ ٹاپ بند کرکے سی ڈیز دراز میں ڈال دیں

>> " تو یہ تھی وہ کمبائن اسٹڈیز جو تم کرنے جارہے تھے " وہ چاہئے جیسا بھی تھا تھا تو بھائی ہی نا گھر میں کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کمبائن اسٹڈیز کی آڑ میں یہ حرکتیں کر رہا ہوگا

>> " آپ اپنے کام سے کام رکھیں میرے معاملوں میں بولیں تو اچھا نہیں ہوگا " وہ شرمندہ ہونے کے بجائے اسے دھمکیاں دینے لگا

>> " اچھا نہیں تو کیا کرو گے یہ ویڈیوز بابا کو دیکھاؤ گے۔۔۔"بازو لپیٹتے طنزیہ بولی تو وہ یکدم نظریں چرا گیا

>> " یہ کیا کر رہے ہو عمر اگر بابا کو پتا چل گیا نا تمہیں جان سے مار دیں گے " اس نے پیار سے سمجھانا چاہا

>> " مجھے اب آپ کے لیکچرز کی تو قطعی ضرورت نہیں لہذا نکلیں یہاں سے " انتہائی بدتمیزی سے کہتے اسے دروازے کا راستہ دیکھایا

>> " جتنی بھی سی ڈیز ہیں میرے حوالے کرو ابھی فوراً"اسکی بات کو نظر انداز کر کے سخت لہجے میں بولی

>> " نہیں ہے میرے پاس کچھ جائیں یہاں سے آپ " نظریں چراتا ماتھے سے پسینہ صقف کرنے لگا

>> " کیا چاہ رہے ہو زیان بھائی کو لے کر آؤں " اس بار تیر نشانے پر لگا تھا زیان کا نام سنتے ہی اس کا چہرہ فق پڑھ گیا

>> " آآپ دھمکی دے رہیں ہیں مجھے " ہمت کرکے اسکی آنکھوں میں دیکھا جو ملامتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

>> " نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں کیونکہ کہ تم انہی کی سنتے ہو " اسے ایک نظر دیکھ کر باہر نکلنے لگی مگر وہ اچانک ہی راستے میں آگیا

>> " میں سب دونگا پہلے وعدہ کریں آپ انہیں کچھ نہیں بتائیں گی " اس نے گھبراتے ہوئے کیا تو وہ ٹیبل کی جانب بڑھ گئی

>> " باقی کہاں ہیں " دراز سے ساری سیڈیز نکال کر پوچھا اور الماری کھنگالنے لگی آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد پوری سترہ سی ڈیز نکلیں تھیں

>> " اور ہیں تو ابھی بتا دو " اس نے نفی میں سر ہلایا

>> " بس اتنی ہی تھیں۔۔۔۔۔اب آپ پرومس کریں نہیں بتائیں گی کسی کو " عمر کے چہرے پر اس بار خوف تھا جو مناہل کو واضح نظر آیا

>> " پہلے تم پرومس کرو ایک "

>> " کیا " اس نے چونک کر دیکھا

>> " دوبارہ نہ ایسی گیدرنگ میں جاؤ گے اور نہ ہی ایسی کوئی چیز اس روم میں آئے گی "

>> " پکا پرومس آپ۔۔آپ دوبارہ کبھی بھی آکر روم چیک کر لیجیے گا " اس نے فوراً وعدہ کیا

>> " ٹھیک ہے لیکن یہ لاسٹ وارننگ ہے " اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تو اس نے ساری سی ڈیز اس کے سامنے توڑیں اور ڈسٹ بن میں ڈالتی ایک نظر اسے دیکھ کر کمرے سے نکل گئی عمر اب تک حیران تھا وہ چاہتی تو ہنگامہ بھی کر سکتی تھی اسے سب سے پٹوا بھی سکتی تھی لیکن اس نے کچھ نہ کیا جو بھی تھا اس نے سکون کا سانس لیا کہ بات زیان تک نہیں پہنچی تھی۔۔۔۔

>> *****

>> " تم کل سے آئے ہوئے ہو مجھے بتا نہیں سکتے تھے " رامین یونی آئی تو موحد کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی

>> " کیوں تم میرا استقبال کرتیں " موبائل سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

>> " نہیں ایٹلیسٹ تمھارا ایک دن اور ویٹ تو نہ کرنا پڑھتا " منہ بنا کر اس کے برابر میں بیٹھ گئی

>> " اچھا ایم سوری چلو اب کھڑی ہو تمھاری کلاس بھی اسٹارٹ ہوگئی ہے مجھے بھی جانا ہے میں مزید اپنا نقصان نہیں کرسکتا " وہ کلاس کی طرف بڑھنے لگا مگر وہ بیٹھی رہی

>> " تم نے یہ بھی نہیں پوچھا میں کیسی ہوں " وہ روٹھ کر بولی

>> " مجھے کیا ضرورت ہے پوچھنے کی اتنی پیاری تو لگ رہی ہو " ایک منٹ لگا تھا موحد کو اس کا موڈ ٹھیک کرنے میں وہ ایک دم کھل اٹھی سفید ٹوپ اور بلو جینز پر پونی ٹیل بنائے بہت پیاری لگ رہی تھی

>> " ہاں وہ تو میں ہوں " اترا کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

>> " کلاس کے بعد ملوگے نا "

>> " نہیں یار ایک ضروری کام سے جانا ہے کل ملیں گے "

>> " کیوں " وہ چینخی

>> " بے وقوف چیخ کیوں رہی ہو " اس نے ڈپٹ کر کہا تو وہ منہ بنانے لگی

>> " ضروری کام سے جانا ہے کل لنچ ساتھ کریں گے اوکے "

>> " اوکے " اس نے بھی ناراضی سے کہا پھر دونوں اپنی اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئے۔۔

>> رامین کی موحد سے ملاقات عشاء کی پارٹی میں ہوئی تھی جس کے بعد اس نے ضد کر کے MBA ڈیپارٹمنٹ میں ایڈمیشن لیا وہ اس سے سینئر تھا اس کا لاسٹ ائیر تھا رامین کو پڑھائی میں کوئی دلچسپی نہ تھی وہ تو بس موحد ملک سے ملنے آتی تھی وہ اس کی محبت میں دن بدن دیوانی ہوتی جارہی تھی جبکہ موحد اسے بس دوستی سمجھتا تھا رامین کے جذبات سمجھتا تھا مگر ان کی پزیرائی نہیں کرنا چاہتا تھا شاید اس نے ہمیشہ اسے دوست کی نگاہ سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

>> ******

>> وہ اور طوبا کینٹن میں بیٹھی تھیں جب وہ ان کی ٹیبل پر آکر بیٹھ گیا

>> " کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں "

>> " لیکن کیوں یہاں بہت ساری ٹینلز خالی ہیں آپ کہیں بھی بیٹھ سکتے ہیں "
طوبا نے حیران ہو کر کہا جبکہ مناہل اسے پہچان گئی تھی یہ وہی لائبریری والا تھا

>> " میں اکچولی ان سے معذرت کرنے آیا تھا " اس کی آنکھیں مناہل پر تھیں جو الجھی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

>> " کیسی معذرت " طوبا نے مناہل کو دیکھا

>> " کچھ نہیں۔۔۔اور مسٹر آپ ! بات اسی دن ختم ہوگئی تھی پھر کیا مسئلہ ہے "
طوبا کو جواب دے کر اس کو گھورا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا براؤن چادر میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا

>> " اگر ایسی بات ہے تو کیا ہم فرینڈ بن سکتے ہیں " طوبا اور مناہل نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

>> " اٹھو طوبا یہ بندہ پاگل ہے " وہ غصے سے کہہ کر سامان اٹھانے لگی

>> " طوبا آپ کا نام طوبا ہے بیوٹی فل نیم آئی ایم موحد۔۔۔موحد ملک آپ کی میم فائزہ کا اکلوتا سپوت " اس نے طوبا کو اپنا پورا انٹروڈکشن دیا

>> " کیا آپ میم فائزہ ملک کے بیٹے ہیں " طوبا مناہل کو نظرانداز کر کے واپس بیٹھ گئی

>> " جی بس ابھی ان ہی سے ملنے آیا تھا پھر مجھے مناہل نظر آگئیں تو یہیں آگیا

" اس نے مسکرا کر مناہل کو دیکھا اور مناہل سے ملاقات کا پورا واقعہ طوبا کے گوش گزار کرا دیا

>> " اب دیکھیں میں ان سے دوستی کرنا چاہتا ہوں بٹ یہ بھاگنے میں لگی ہیں " اس نے طوبا سے اس کی شکایت کی تو طوبا اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکی

>> " دیکھیں مسٹر۔۔۔۔"اس نے غصے سے اسے مخاطب کیا

>> " موحد " وہ بیچ میں بول پڑا

>> " مسٹر موحد میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی اس لیے پلیز ہمیں ڈسٹرب نہ کریں " اس نے تحمل سے واضح کرنا چاہا

>> " اوکے نہ کریں میں آپ سے کرلیتا ہوں " اس نے کندھے اچکا کر کہا تو دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " یہ بندہ پاگل ہے " اسنے آہستہ سے طوبا کو وارن کیا جو آرام سے بیٹھی تھی

>> " اور یہ پاگل خانے سے بھاگی ہیں " اس نے بھی اسی انداز میں طوبا سے کہا تو طوبا کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی

>> " تم بھی پاگل ہوگئیں کیا " اسکی ہنسی پر مناہل نے حیرت سے مسکرا کر اسے دیکھا

>> " ارے ارے طوبا یہ تو مسکراتی بھی ہیں " وہ یکدم ہی جھینپ سی گئی

>> " ہاں ایک بات تو ہے اس لڑکی کے پاس مسکراہٹ کا اسٹاک بہت کم ہے " طوبا نے بھی اسکی تائید کی مناہل نے زور سے بک اس کے کندھے پر ماری

>> " زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھیں " ان دونوں کو آپس میں لگا دیکھ موحد ان کی چاٹ کھانے لگا مناہل نے ایک نظر طوبا کو پھر موحد کو دیکھا جو ان کی چاٹ سے انصاف کر رہا تھا

>> " پلیز پانی دینا " مناہل کی پانی کی بوتل اٹھانی چاہی جسے اس نے فوراً جھپٹ لی

>> " کوئی ضرورت نہیں ایک تو ہماری چاٹ کھالی اور اب پانی " اس نے غصہ سے اسے گھورا

>> " اوہ آئی ایم سوری مجھے پتا ہی نہیں چلا یہ لو کھالو " اس نے آفر کی

>> " نہیں شکریہ آپ کھائیں ہماری کلاس ہے " طوبا ہنستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی مناہل بھی اپنا بیگ اٹھانے لگی

>> " چلیں ٹھیک ہے پھر ملیں گے " اس نے مسکرا کر خدا حافظ کیا تو دونوں خاموشی سے نکل گئیں جبکہ اس نے دور تک انہیں جاتا دیکھا تھا۔۔۔

>> *****

>> اسے آج جلدی آفس پہنچنا تھا ایک ڈیلیگیشن سے میٹنگ تھی ابھی وہ گھر سے کچھ دور ہی آیا تھا جب دعا اور مناہل پیدل کہیں جاتی نظر آئیں دعا کالج یونیفارم میں تھی جبکہ مناہل چادر اوڑھے بیگ لٹکائے ہوئی تھی وہ حیران رہ گیا اس نے کبھی اپنی فیملی کے کسی بھی فرد کو کار اور ڈرائیور کے بغیر کہیں آتے جاتے نہیں دیکھا تھا اس نے کار ان کے پاس لا کر روکی

>> " گاڑی میں بیٹھو دونوں " آنکھوں سے سن گلاسز ہٹاتے ہوئے بولا

>> " نہیں زیان بھائی ہم چلے جائیں گے " دعا مسکرا کر بولی جبکہ وہ خاموش ہی رہی

>> " دعا بیٹا میں کیا کہہ رہا ہوں شاباش جلدی آؤ مجھے آفس پہنچنا ہے "

>> " دعا تم جاؤ میں چلی جاؤں گی " زیان نے اسے گھورا

>> " میں دونوں کو کہہ رہا ہوں بیٹھو تم بھی " اس نے سخت لہجے میں کہا تو منال نے ایک نظر اسے دیکھا اور بیٹھنے میں ہی بہتری سمجھی دعا زیان کے ساتھ آگے اور وہ پیچھے بیٹھ گئی

>> " اب بتاؤ ڈرائیور کے ساتھ کیوں نہیں گئیں آج " دعا نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " لیکن ہم تو روز ایسے ہی۔۔۔"اس سے پہلے دعا کچھ کہتی وہ بول پڑی

>> " دعا خاموش بیٹھو " منال نے اسے وارن کیا تو وہ بھی چپ ہوگئی زیان نے ایک سخت نظر بیک ویو مرر سے اس پر ڈالی جو ونڈو سے باہر دیکھنے لگی تھی

>> " تو کیا روز پیدل جاتی ہو کالی ہوجاؤ گی اتنی دھوپ میں " دعا کو چھیڑتے ہوئے بولا

>> " جی نہیں ایسے کالے نہیں ہوتے سب جھوٹی باتیں ہیں آپی تو روز اتنی دور پوائنٹ میں یونی جاتی ہیں اب تک تو کوئلہ ہو جاتیں " اس نے زور سے ہنستے ہوئے کہا تو منال کا دل چاہا اپنی بہن کے منہ پر ٹیپ لگا دے جبکہ زیان حیرت سے کنگ کچھ بول ہی نہ سکا اس کے گھر والے اس قدر بےخبر تھے ان دونوں سے کہ ایک پیدل کالج جاتی اور دوسری پوائنٹ میں سفر کرتی تھی۔اس کی اپنی بہن روز نئی نئی کاروں میں کالج جاتی تھی اگر اس کی فیورٹ کار میں کوئی مسئلہ ہوجاتا تو ڈرائیور کی شامت آجاتی تھی

>> " لیکن پھر بھی میں نہیں چاہتا تم کوئلہ بننے کی کوشش کرو لہٰذا کل سے تم دونوں ڈرائیور کے ساتھ جاؤگی اور ویسے بھی جیسے حالات ہیں میں بلکل بھی رسک لینا نہیں چاہتا اوکے " زیان نے اسے پیار سے سمجھایا جبکہ منال کان

لپیٹے بیٹھی کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی دعا کا کالج آیا تو اسے ڈروپ کر کے کار ریورس کرنے لگا

>> " میں چلی جاؤں گی خود آپ آفس جائیں " اس نے عام سے انداز میں کہا مگر زیان کو لگا وہ اس پر طنز کررہی ہے اچانک ہی اسٹیررنگ پر گرفت مضبوط ہوگئی

>> " آگے آکر بیٹھو " سرد لہجے میں بول کر ایک نظر اس پر ڈالی

>> " میں نے کہا میں چلی جاؤں گی آپ کو اتنا بڑا احسان کرنے کی ضرورت نہیں "

>> " آگے آؤ تمھارے نخرے دیکھنے کا ابھی میرے پاس بلکل بھی ٹائم نہیں ہے " اس بار لہجہ سخت تھا وہ دانت پیستی اتر کر آگے آئی اور دروازہ زور سے بند کر کے کھڑکی کی طرف رخ موڑ کر بیٹھ گی

>> " آئندہ نہ دیکھوں میں تمہیں پوائنٹ میں جاتے ہوئے " اس نے تحکم بھرے انداز میں کہا تو مناہل کو تپ چڑھ گئی

>> " میں تو جاؤں گی " اپنے ازلی ضدی لہجے میں بولی نجانے کیوں جب بھی وہ سامنے آتا تھا وہ اپنا ٹیمپر لوز کر جاتی اور لڑ پڑتی تھی

>> " میں ٹانگیں توڑ دونگا تمھاری " وہ تو تھا ہی سر پھرا اس نے خوامخواہ ہی شیر کے منہ میں ہاتھ دے دیا تھا

>> ایویں میں توڑ دینگے " وہ بڑبڑا کر رہ گئی

>> " کسی نے کچھ کہا تھا یا روکا تھا بتاؤ مجھے " وہ چاچو کی ان سے دوری جانتا تھا وہ رخ موڑے چپ رہی

>> " کچھ پوچھ رہا ہوں میں " ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر رخ موڑا

>> " آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔کیوں آپ ہر معاملے میں گھس کر ہماری زندگیوں کو اور قفص بنانے میں لگے ہیں جب ہمیں کوئی مسئلہ نہیں تو آپ بھی نہ بولیں " وہ ایک دم ہی پھٹ پڑی زیان نے تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھا

>> " مطلب تم میری بات نہیں مانو گی "

>> " بلکل نہیں " اس نے پھر ضدی لہجے میں کہا تو زیان نے یکدم گاڑی کی اسپیڈ تیز کردی مناہل کو زوردار جھٹکا لگا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا

>> " اوئچ۔۔۔۔"اسپیڈ کچھ اور بڑھائی تھی

>> " تمھارا دماغ تو میں ٹھکانے لگاتا ہوں ابھی " تیزی سے موڑ کاٹا

>> " یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ پلیز اسپیڈ کم کریں " مناہل نے بے ساختہ اپنا گلابی ہاتھ اس کے بازو پر رکھا اس نے ایک نظر اسکے ہاتھ پر ڈالی اور غصے سے جھٹک دیا وہ خفیف سی ہوگئی دونوں سائیڈ سے سیٹ مضبوطی سے پکڑ لی

>> " مجھے چیلنج مت کیا کرو مناہل حیدر کسی دن بے موت ماری جاؤ گی " کار مین روڈ پر فل اسپیڈ سے دوڑ رہی تھی نہ اسے اس وقت اس کی چیخوں کی پرواہ تھی اور نہ ہی دونوں کی جان کی،موڑ کاٹتے کار سامنے سے آتی کار سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تو مناہل آنکھیں میچ کر زور سے چیخی

>> " آپ۔۔آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا " رندھی ہوئی آواز بولی تو جھٹکے سے گاڑی روکی اور اس کو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا وہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اس کی حرکت پر دل اور تیزی سے دھڑکنے لگا

>> " کیوں کرتی ہو مجھے چیلنج جب میرا ری ایکشن دیکھنے کی ہمت نہیں ہے

" اس کی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھا وجود ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا لگ رہا تھا ابھی بے ہوش ہو جائے گئی اس نے اپنے مسلسل بجتے موبائل کو اگنور کرکے ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل اٹھائی

>> " لو پانی پیو " اس کا بازو چھوڑ کر بوتل کھول کر اسے دی

>> " نہیں چاہئیے۔۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے بس " اس کا ہاتھ دور کیا مگر زیان نے زبردستی اسے تھوڑا سا پانی پلا دیا ایک بار پھر موبائل بج اٹھا اس بار اس نے فون کان سے لگا لیا

>> " ہاں میں پندرہ منٹ میں پہنچ رہا ہوں آپ رحمان صاحب سے بولیں انہیں

رسیو کریں " سیکرٹری کو ہدایت دے کر موبائل ڈیش بورڈ پر ڈالتا بوتل میں بچا پانی پینے لگا مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا گالوں پر سرخی سی آگئی اس نے فوراً رخ موڑ لیا زیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پورا پانی پی گیا لبوں پر ایک مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی،پھر اسے یونی ڈروپ کرتا آفس روانہ ہوگیا۔۔۔

>> ****

>> " مے آئی کم ان میم " میم فائزہ کے روم میں داخل ہوئی تو وہ کسی کے ساتھ بزی تھیں

>> " کم ان مناہل " مسکرا کر بولیں تو چیئر پر بیٹھے شخص نے فوراً مڑ کر اسے دیکھا مناہل بھی اسے دیکھ چکی تھی

>> " میم اسائنمینٹ کے بارے میں پوچھنا تھا ' اگر آپ بزی ہیں تو میں بعد میں آجاؤنگی " دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی

>> " کوئی بات نہیں بیٹا ' کم اینڈ میٹ مائی سن موحد " مسکرا کر بولیں تو وہ بھی اسے دیکھ کر مروتاً مسکرا دی

>> " مناہل ! نائس نیم " اس نے مسکرا کر کہا تو اس نے چڑ کر اسے دیکھا ایکٹ ایسے کر رہا تھا جیسے پہلی بار دیکھا ہو

>> " صرف نام ہی اچھا نہیں یہ میری سب سے برائٹ اسٹوڈینٹ ہے " انہوں نے فخر سے اسے دیکھا جو موحد کی شرارتی نظروں سے سخت جھنجھلائی ہوئی لگ رہی تھی

>> " میم یہ پوائنٹ سمجھادیں " اس نے جلدی سے فائل آگے کی کیونکہ کل اسائنمینٹ سبمٹ کروانا تھا اور وہ ماں بیٹے کی باتیں ختم ہونے کا گھنٹوں انتظار نہیں کرسکتی تھی پانچ منٹ میں سمجھ کر فارغ ہوئی تو موحد بھی اٹھ چکا تھا

>> " میں پک کرلوں گا آپ کو۔۔۔ابھی جانا ہے " انہیں کہتا باہر نکلا تو وہ بھی سر ہلاتی اس کی طرف متوجہ ہوئیں

>> " طوبا نہیں آئی آج " اپنے پیپرز سمیٹ رہی تھی جب میم نے پوچھا

>> " وہ میم فیور ہو رہا ہے کہہ رہی تھی کل آؤنگی " کھڑے ہوتے بتایا تو وہ بھی سر ہلا گئیں۔۔۔۔

>> " یہ تمہاری پارٹنر کہاں ہے آج " اس کے روم سے نکلتے ہی اُس کے پیچھے آیا جس پر مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " ہاں فیور تھا اسے " عام سے انداز میں کہتی کلاس کی طرف بڑھنے لگی

>> " تم کیا چیز ہو ہر وقت پڑھ پڑھ کر تھکتی نہیں ہو " اسے کلاس میں جاتے دیکھ چڑ کر بولا

>> " اور تم ہر وہ ادھر اُدھر پھرتے نہیں تھکتے۔۔۔پڑھ بھی لیا کرو کبھی " وہ بھی دوبدو ہوئی موحد نے مسکرا کر اسکے معصوم سے مھکڑے کو دیکھا

>> " ناشکری لڑکی ملنے آتا ہوں موم اور تم دونوں سے " مصنوعی خفگی سے بولا تو مناہل بس آنکھیں گھوما کر رہ گئی

>> " مل لیے۔۔۔جاؤں اب " اسے خود کو تکتا پاکر اکتاکر بولی

>> " میں منع کردونگا تو کونسا تم رک جاؤگی " مسکرا کر گھورتا ہوا بولا

>> " صحیح بات ہے۔۔۔"اس بار اسکے لبوں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی اسے بائے کہتی کلاس کی جانب بڑھ گئی موحد کو لگا وہ اسکی حسین مسکراہٹ پر اپنا دل ہار بیٹھا ہو۔۔۔۔

>> ******

>> وہ انسٹیٹوٹ سے واپسی پر آئس کریم پارکر آگئی تھی اپنے اور دعا وغیرہ کے لیے آئیس کرم لینے۔کاؤنٹر پر پے مینٹ کے لیے کھڑی تھی جب کوئی اس کے برابر میں آکھڑا ہوا

>> " پلیز فور کپ چاکلیٹ آئس کریم " علی کو یہاں دیکھ کر حیران ہو گئی علی کی نظر ابھی اس پر نہیں پڑی تھی

>> " ٹیک آوے سر "

>> " یس " وہ مڑا تو بلو ٹاپ بلیک جینز پر وائٹ اسٹول لیے ردا کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی

>> " آپ یہاں اکیلی آئی ہیں "

>> " جی بس انسٹیٹیوٹ سے واپس جارہی تھی تو آئس کریم لینے کا موڑ ہوگیا " اس نے کچھ جھجک کر جواب دیا

>> " میم آپ کا اورڈر " وہ پے مینٹ کے لیے پرس سے پیسے نکالنے لگی جب ہی علی نے اپنا کریڈٹ کارڈ دے دیا

>> " یہ لیں "

>> " آپ نے کیوں " ردا نے بولنا چاہا

>> " اٹس اوکے ردا " اپنا والٹ واپس پوکٹ میں رکھتے ایک نظر اسے دیکھا جو گم صم سی کھڑی تھی اس کے منہ سے اپنا نام سن کر دل زور سے دھڑکا زندگی میں پہلی بار اسے اپنا نام اتنا خوبصورت لگا تھا وہ چند پل اسے دیکھتی رہی پھر فورا نظریں جھکا لیں

>> " تھینکس "

>> " آپ اس قدر فارمل نہ ہوں مجھ سے ہضم نہیں ہوگا " اس نے آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھا

>> " کیا " وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

>> " کچھ نہیں آئیں " علی نے بھی اپنا اورڈر لیا اور باہر نکلنے لگے دونوں کا کا ہاتھ ایک ساتھ ڈور ہنڈل پر پڑا تو وہ یکدم سٹپٹا گئی اور فوراً اس کی گرفت سے ہاتھ نکالا لگ رہا تھا دل ابھی باہر نکل آئے گا علی نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا بس ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ملیں اگلے ہی لمحے وہ پلکوں کی باڑ گرا کر باہر کی طرف نکلنے لگی جب زور سے گلاس ڈور سر سے ٹکرایا

>> " آہ ... " وہیں سر پکڑ کر کھڑی کراہ اٹھی علی جلدی سے اس کے قریب آیا

>> " دکھایں زیادہ تو نہیں لگی " اسے ہنسی تو بہت آئی مگر ابھی ضبط لازم تھا ردا نے گھور کر اسے دیکھا نجانے اسے اس سحر انگیز شخص کے سامنے کیا ہوجاتا تھا اپنے ہوش ہی کھو بیٹھتی تھی

>> " اتنی زور سے لگا ہے " ناراضگی سے ماتھا سہلاتی باہر نکل گئی

>> " گھر جا کر برف لگا لیجئے گا " مسکرا کر مشورہ دیا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور نظریں جھکا لیں کیونکہ مسکراتے ہوئے وہ اور بھی اٹریکٹو لگ رہا تھا

>> " چلیں آپ کا ڈرائیور ویٹ کر رہا ہے " اسے گاڑی تک چھوڑنے آیا تو بغیر اسے دیکھے خداحافظ کرتی کار میں بیٹھ گئی وہ بھی مسکرا کر سر جھٹکتا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

>> *******

>> " ماما آپ نے پھوپھو سے بات کی یا نہیں " وہ جھنجھلاتا ہوا سدرہ بیگم کے سامنے آکر بیٹھا

>> " تمھارا دماغ ٹھیکانے نہیں آیا اب تک " انہوں نے گھور کر اسے دیکھا

>> " آپ کو کیا لگ رہا ہے میں مزاق کر رہا ہوں " اس نے غصے سے کہا وہ راحم کی بارات والے واقعے کے بعد جیسے پاگل ہوگیا تھا اسے بس کسی بھی طرح مناہل سے بدلہ لینا تھا

>> " یہ تمہیں اچانک ہو کیا گیا ہے کہیں محبت وحبت تو نہیں کر بیٹھے اس ڈرامہ کوین سے " عشاء نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا اس کی بات پر اس نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا

>> " اونہہ۔۔۔۔اس کی میرے جوتے جتنی بھی اوقات نہیں ہے ' بس اپنی مٹھی میں کرنا چاہتا ہوں بہت پہنچی ہوئی چیز سمجھتی ہے خود کو " کچھ سوچتے ہوئے زہرخند لہجے میں بولا

>> " عبدال تم میرا بلکل دماغ خراب نہ کرو ابرار کبھی نہیں مانے گا " وہ اس کی ضد سے بیزار ہوگئی تھیں

>> " کیوں عبدال میں کیا کمی ہے بلکہ انکل تو خوش ہو جائیں گے کہ بلا ٹلے گی " تمسخر اڑاتے ہوئے بولی

>> " ویسے بھی انہیں کونسی فکر ہے ان کی وہ آگ میں جائیں یا کھائی میں آپ تو پھر ایک طرح سے احسان ہی کریں گی " دونوں بہن بھائی کھل کر ہنسے تھے

>> " تو ان کی بلا میں اپنے سر لے لوں " سدرہ بیگم بلکل اس کے حق میں نہ تھیں

>> " کیوں یہ آپ کا جن کس لیے ہے " اس نے عبدال کو دیکھا جو صوفے پر لیٹا کسی گہری سوچ میں تھا وہ خود بھی یہی چاہتی تھی کہ مناہل جلداز جلد اس گھر سے نکلے

>> " ماما آپ بس اسے میرے نام کرایں باقی میں سنبھال لونگا " انہیں کہتا اٹھ کھڑا ہوا

>> " ابھی نہیں دبئی سے واپس آجاؤ پھر بات کریں گے اس ٹاپک پر " انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

>> " ہاں عبدال ویسے بھی ابھی کونسا شادی کررہے ہیں انکل اسکی تم اپنی وکیشنس انجوائے کرو ابھی " عشاء نے بھی ماں کی بات سے اتفاق کیا تو وہ

دونوں پر ایک نظر ڈالتا سر ہلا کر باہر نکل گیا ویسے بھی وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔

>> *****

>> راحم اور حنا واپس آچکے تھے راحم کی محبت اور چاہت نے اسے مزید نکھار دیا تھا مناہل اور ردا اسے مسلسل چھیڑ رہی تھیں گھر میں ایک بار پھر چہل پہل شروع ہو چکی تھی آج پھوپھو آئی ہوئی تھیں حنا نے کھیر بنائی تھی عمر بھی اب زیادہ تر گھر پر ہی پایا جانے لگا تھا اور یہ بات تمام گھر والوں کے لیے حیرت کا سبب تھی اس وقت بھی سب خوش گپیوں میں مصروف کھانا کھا رہے تھے مناہل سب کو کھیر سرو کر رہی تھی

>> " بھائی جان اب تو مجھے اپنے زیان کی دلہن کے ہاتھ کی کھیر کھانی ہے اس کا بھی سوچیں جلدی " پھوپھو نے مسکراتے ہوئے زیان کو دیکھا جو کھیر کھا رہا تھا

>> " صحیح کہا پھوپھو اب اس کے ہاتھ پیلے ہو جانے چاہئیں " راحم کو تو جیسے ٹاپک ہاتھ لگ گیا تھا زیان نے دانت پیستے اس کی کمر پر دھپ لگائی جبکہ مناہل بھی اپنی مسکراہٹ ضبط نہ کر سکی

>> " کیوں پھوپھو آپ صرف کھیر کی ایک پلیٹ کے لیے مجھے بلی کا بکرا بنا رہی ہیں " اس نے دوہائی دیتے ایک نظر اس پر ڈالی

>> " زیادہ مسکین بننے کی ضرورت نہیں ہے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں بس منہ سے ہی نہیں پھوٹ رہے جناب " راحم نے شرارت سے آنکھیں گھمائیں زیان نے خشمگین نگاہوں سے دیکھا

>> " چپ ہوجا نہیں تو تو پہلا نیانویلا دلہا ہوگا جو اپنے سسرالیوں کے سامنے پٹے گا " اس نے بھی وارننگ دی

>> " یار زیان بھائی آج یہ ریکارڈ بھی بنا ہی لو " کھیر سے انصاف کرتے بلال کی زبان پر بھی کھجلی ہوئی

>> " پھوپھو اس کو اب دوپٹہ پہنادیں ہمیشہ عورتوں کی طرح فساد کی سوچتا ہے " راحم نے مزے سے کھیر کھاتے بلال کو گھورا

>> " دیکھ لو راحم بھائی اب بھی اپنی اسٹیٹمینٹ واپس لے لو کیونکہ اکثریت یہاں خواتین کی ہی ہے یہ نہ ہو شروعات آپ کی بیوی سے ہی ہو " بلال نے مدبرانہ انداز میں کہا جبکہ باقی سب کا قہقہہ گونجا اٹھا سوائے راحم کے جس نے ایک نظر حنا کو دیکھا تھا جو اسے ہی گھور رہی تھی

>> " میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا " راحم نے فوراً بات بنائی جبکہ باقی سب اس کے ایسے گڑبڑانے پر لطف اندوز ہوئے تھے۔۔

>> ******

>> کچن کا کام سمٹوا کر کمرے میں آئی تو دعا کو سوتا پایا وہ خود بھی وضو کر کے نماز پڑھنے لگی ابھی دعا مانگ رہی تھی جب اس کا موبائل بجنے لگا دعا مختصر کرکے اس نے موبائل اٹھایا تو موحد کالنگ لکھا آرہا تھا وہ کبھی کبھی اس شخص سے چڑ جاتی تھی موحد نے اس کا نمبر طوبا سے لیا تھا جس پر مناہل نے طوبا کی اچھی خاصی کلاس بھی لی تھی پھر اس شخص کے مسیجز کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا تھا کبھی پوئیٹری کبھی فنی کاڈز کبھی ہیلو ہائے وہ حیران رہ جاتی تھی کہ پڑھائی کے ساتھ بزنس کرنے والے شخص کے پاس اتنا فالتو ٹائم آ کہاں سے جاتا ہے۔

>> " ہیلو "

>> " یار اتنی دیر میں فون اٹھایا تم نے " آواز میں ہلکی سی بے چینی تھی

>> " کیوں فون کیا اس ٹائم آپ کو ذرا مینرز نہیں رات کے دو بجے آپ ایک لڑکی کو فون کر رہے ہیں " اس کی بات نظر انداز کر کے انتہائی ناگوار لہجے میں بولی

>> " آئی ایم سوری مجھے اندازہ نہیں تھا آپ کو برا لگے گا میں نے تو بس ایسے ہی کال کر لی تھی آپ سے بات کرنے کا دل چاہ رہا تھا " وہ نادم ہوا مناہل نے اپنی آنکھیں بند کر کے گہری سانس خارج کی

>> " پلیز مجھے کال مت کیا کریں " اس بار لہجہ بلکل سپاٹ تھا

>> " اچھا یہ بتائیں کل یونی آئیں گی "

>> " ہاں ظاہر ہے "

>> " ٹھیک ہے پھر آپ سو جائیں گڈ نائٹ کل ملیں گے " اس نے بھی اللہ حافظ کہہ کر فون کاٹ دیا وہ بچی تو نہ تھی جو موحد کی نظروں اور باتوں کا مفہوم نہ سمجھ سکے مگر وہ ایسا کوئی مسئلہ اپنی زندگی میں برداشت نہیں کر سکتی تھی جو اس کی زندگی میں مزید پریشانیاں لے آئے۔۔۔

>> *****

>> وہ اور دعا کب سے مین گیٹ پر کھڑی تھیں کیونکہ زیان نے واچ مین کو ان دونوں کے اکیلے جانے پر گیٹ کھولنے سے منع کر دیا تھا

>> " آپ گیٹ کھولیں رشید بھائی " مناہل نے واچ مین سے کہا

>> " مناہل بی بی زیان بابا نے ہم کو منع کیا ہے مہربانی کر کے چلی جائیں ورنہ زیان بابا ہمیں نوکری سے نکال دیں گے " اس نے مسکین سی شکل بنا کر کہا جبکہ لون میں بیٹھی فاطمہ بیگم کھول کر رہ گئی تھیں انہیں زیان کی ان دونوں کے لیے پرواہ ایک آنکھ نہ بھائی تھی مگر اب بول بھی کچھ نہیں سکتی تھیں کیونکہ بات زیان تک پہنچ گئی تھی اس لیے اٹھ کر اندر چلی گئیں

>> " آپی چلو نا پلیز ورنہ زیان بھائی بھی ڈانٹیں گے اکیلے جانے پر " دعا نے بھی جھنجھلا کر کہا

>> " ڈرتی نہیں ہوں میں تمہارے زیان بھائی سے " اسے گھور کر واپس دراوزے کی طرف مڑی وہ کیوں اس کا احسان لیتی " اگر آپ نے گیٹ نہ کھولا تو میں راحم بھائی سے شکایت کروں گی " اس نے اپنے طور سے بہت بڑی دھمکی دی تھی

>> " ٹھیک ہے بی بی آپ ان سے کہہ دیجئیے گا مگر زیان بابا ہمیں نہیں چھوڑیں گے " واچ مین نے اطمینان سے کہہ کر ہری جھنڈی دکھائی تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی " ایسی کیا توپ چیز ہیں تمہارے زیان بابا ہاں " دانت پیس کر بولی تو دعا نے اسے ہاتھ پکڑ کر چپ ہونے کا اشارہ کیا

>> " کیا ہے چھوڑو نا " جھنجھلا کر مڑی تو زیان صاحب اسے ہی خشمگین نگاہوں سے گھور رہے تھے وہ یکدم ہی گڑبڑا گئی دعا نے مسکین سی شکل بنا کر اسے دیکھا

>> " کیا بات ہے کیوں کھڑی ہو یہاں جانا نہیں تم دونوں نے کیا آج " کرخت لہجے میں بولا کیونکہ وہ اسکی گل افشانیاں سن چکا تھا

>> " کیوں آج بھی آپ چھوڑنے جائیں گے ہمیں " تپ کر بولی تو دعا نے حیرت سے بہن کو دیکھا

>> " اتنا فالتو ٹائم نہیں میرے پاس جاؤ دونوں ڈرائیور کے ساتھ ویٹ کر رہا ہے

وہ " ڈپٹتے ہوئے بولا تو ایک نظر التجائیایہ نظروں سے دیکھتی دعا کو دیکھا اور پیر پٹختی کار میں جاکر بیٹھ گئی دعا بھی سکھ کا سانس لیتی ساتھ ہی بیٹھ گئی ان کے بیٹھتے ہی وہ بھی فاتحانہ انداز میں اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

>> ****

>> " مناہل " وہ ابھی کلاس سے نکلی تھی جب موحد نے اسے پکارا مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " تم اس وقت یہاں " اس کے کہنے پر وہ قریب آگیا

>> " مجھے بات کرنی ہے تم سے " وہ کافی سنجیدہ لگا

>> " بولو۔۔۔"وہ اسے دیکھنے کے بجائے سامنے لگے درختوں کو دیکھ رہی تھی

>> " آؤ وہاں بیٹھتے ہیں " اس نے درخت کی چھاؤں کی طرف اشارہ کیا وہ اس شخص کو مسلسل نظر انداز کر رہی تھی لیکن وہ بھی بلکل ڈھیٹ ہڈی تھا ہر بار سامنے آکر اس کا صبر آزماتا تھا

>> " کیا کہنا ہے " دونوں چھاؤں میں آکھڑے ہوئے

>> " مناہل میں نہیں جانتا کہ تم میری بات کا کیا ری ایکشن دو گی یا مجھے کیا سمجھو گی لیکن بس میرے دل میں جو ہے وہ تم سے شیئر کرنا چاہتا ہوں " ایک پل کو رکا اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

>> " جب میں نے تم کو پہلی بار دیکھا تھا محبت تو شاید اسی وقت ہوگئی تھی مگر اس کا احساس اب ہوا ہے میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں اور زندگی کے آخری لمحے تک تمہارا ساتھ چاہتا ہوں " وہ اپنا حالِ دل سنا کر مناہل کو بہت غور سے دیکھنے لگا مناہل کے چہرے پر کچھ بھی نہ تھا نہ اس کے اظہارِ محبت پر خوشی اور نہ ہی غصہ وہ بلکل بے تاثر چہرہ لیے بیٹھی تھی

>> " کچھ کہو گی نہیں " اس نے بہت آس کے ساتھ پوچھا

>> " میں کچھ نہیں کہہ سکتی نہ ہی میں تم کو اس راہ پر لائی ہوں اور نہ ہی کبھی تمہیں کوئی ایسا اشارہ دیا میں صرف اتنا کہوں گی تم نے محبت کے لئے غلط لڑکی کو چنا ہے۔۔۔بہتر ہے یہیں سے اپنے قدم موڑ لو۔۔۔تم میرے لیے ایک دوست کی حیثیت رکھتے ہیں میری زندگی میں پہلے ہی بہت مسائل ہیں پلیز ان میں اضافہ نہ کرو " وہ اس سے ریکوسٹ کر رہی تھی جبکہ موحد اب تک شاک میں تھا اس جیسے خوبرو شخص کو اس کے دل کے مکین نے ٹھکرایا تھا

>> " میں رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں مناہل تم سمجھ کیوں نہیں رہیں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے " اس نے بےبسی سے کہا مناہل اٹھ کھڑی ہوئی

>> " یہ نہیں ہوسکتا "

>> " کیوں !! بتاؤ مناہل تمھیں کیوں نہیں پاسکتا میں " اس بار وہ چیخ اٹھا اس نے یکدم گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھا وہ تو شکر تھا یہاں زیادہ اسٹوڈینٹس نہ تھے

>> " بی ہیو یور سیلف موحد یہ تمہارا قصور ہے تم کیوں انوالو ہوئے میں نے تمھیں نہیں کہا تھا اس لیے اب مجھ سے بات کرنے کی یا میرا راستہ روکنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے " وہ جانے لگی جب موحد نے اسے ہاتھ پکڑ کر روکا وہ

حیرانی سے اپنے ہاتھ پر اس کا ہاتھ دیکھنے لگی پھر انتہائی غصے کے عالم میں اس کا ہاتھ جھٹکا

>> " حد میں رہو اپنی "

>> " تو تم کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا " وہ بھی غصے میں آگیا مناہل نے ایک نظر اسے دیکھا اور قدم قدم پیچھے ہٹتی بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی وہ سر تھام کر وہیں بیٹھتا چلا گیا اسے مناہل کے اتنے سخت ری ایکشن کی امید نہ تھی۔۔۔۔

>> ******

>> " تم ایک جگہ ٹک کر کیوں نہیں بیٹھ جاتیں " عشاء نے اسے مسلسل کمرے کے ایک کونے سے دوسرے کونے چکر کاٹتے دیکھ کر کہا

>> " میں کیسے بیٹھ جاؤں عشاء اس نے تین دن سے مجھ سے کونٹیکٹ نہیں کیا اور نہ ہی یونی آرہا میں پاگل ہوجاؤں گی " کان سے موبائل ہٹاکر بیڈ پر پھینکا عجیب دیوانوں سی حالت ہورہی تھی

>> " رامین یار اتنی ٹینشن نہ لو کہیں بزی ہوگا یا ہوسکتا ہے آؤٹ اف سٹی ہو تمہیں انفارم نہ کیا ہو " عشاء نے اسے مطمئن کرنا چاہا

>> " نہیں عشاء وہ۔۔۔وہ کب سے ایسا ہی کر رہا ہے کلاس لیتے ہی پتا نہیں کہاں چلاجاتا تھا۔۔۔پہلے مجھے کبھی لنچ پر لے بھی جاتا تھا مگر کچھ منتھس سے بلکل ہی چینج ہوگیا ہے " آنکھوں میں اچانک نمی جمع ہونے لگی تھی

>> " اچھا تم پلیز خود کو سنبھالو اور ایک بار پھر کال کرو شاید اب اٹھالے "
عشاء نے ہاتھ میں موبائل پکڑایا تو وہ ایک بار پھر کال کرنے لگی اور اس بار واقعی فون اٹھالیا گیا تھا

>> " ہیلو۔۔ہیلو موحد " بیقراری سے اسے پکارا

>> " کیوں فون کیا ہے " اس کی سنجیدہ آواز سن کر چونک گئی

>> " تم۔۔تم مجھے سے اتنے دن سے بات نہیں کر رہے مسلسل اگنور کر رہے ہو نہ یونی آرہے تو مجھے تمھاری فکر ہورہی تھی " اس نے بہت بے بسی سے کہا

>> " رامین میرا دماغ خراب مت کرو میں کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہوں جس کی تمہیں فکر ہورہی تھی اب فون کر کے ڈسٹرب مت کرنا " بری طرح جھاڑتے کال کٹ کردی جبکہ وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ عشاء کو دیکھنے لگی

>> " کیا ہوا " اس نے فکرمندی سے پوچھا مگر اسکی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے

>> " بتاؤ تو کیا کہہ رہا ہے " اسے جھنجھوڑ کر بولی

>> " کہہ رہا ہے اب کال نہ کروں اسے " ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا عجیب سکتے کے عالم میں بیٹھی تھی

>> " رامین تم ابھی اسے کال مت کرو شاید کسی وجہ سے اپ سیٹ ہو اور اسکی فرسٹریشن تم پر نکال دی ہو " اس نے سمجھانا چاہا مگر وہ بلکل خاموش بیٹھی تھی

>> " پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو تھوڑی دیر " بیڈ پر اوندھی لیٹ گئی عشاء نے بھی مزید کچھ نہ کہا اور خاموشی سے روم سے نکل گئی

>> " موحد اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو سوچا تو میں قسم کھاتی ہوں اس وجود کو ہی ختم کردوں گی " اس کی آنکھوں میں اس وقت صرف جنون تھا موحد ملک کو حاصل کرنے کا۔۔۔

>> *****

>> " یار بیوی میکے کیا جاتی ہے بندے کا اپنے خالی کمرے سے ہی دل گھبرانے لگتا ہے " راحم نے بڑے بیزار انداز میں کہا وہ اس وقت زیان کے کمرے میں موجود تھا ڈنر کے بعد دونوں آفس کی فائلز ڈسکس کر رہے تھے زیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور سگریٹ سلگائی

>> " تو جا کر لے آ " اس نے حل بتایا

>> " کل ہی تو گئی ہے جان سے مار دےگی اگر چار پانچ دن سے پہلے لینے بھی پہنچ گیا تو " اس نے برا سا منہ بنایا

>> " تو اب مجنوع بننے کا کیا فائدہ پہلے روکنا تھا " ایش ٹرے میں سگریٹ کی راکھ جھڑتے ہوئے کہا

>> " بیٹا تو ابھی سنگل ہے ایک بار شادی ہوجائے پھر پوچھوں گا کہ تیری چلتی ہے یا بیوی کی "

>> " ظاہر ہے میری چلے گی تجھے کیا لگتا ہے اسکی چلے گئی میرے آگئے " آنکھوں میں معنی خیزی لیے اسے دیکھا

>> " نہایت ہی کوئی بیہودہ انسان ہے تو " کشن اٹھا کر اسے دے مارا جسے اس نے بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا

>> " بیہودہ تو نہیں ہاں صاف گو کہ سکتا ہے " لمباکش لے کر مسکرایا

>> " ہاں تیری انہی صاف گوئیوں سے ہی تیری بیوی لال پیلی ہوا کرے گئی بس " اس نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ زیان نے نفی میں سر ہلایا

>> " میں باتوں پر نہیں عمل پر یقین رکھنے والا مرد ہوں " دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے کہا جبکہ اس کی باتوں سے راحم کے کانوں سے بھی دھواں نکلنے لگا

>> " مجھے تو لگتا ہے تیری پہلی بیوی یہ سگریٹ ہے ہر وقت تو اس میں مگن رہتا ہے کیا ہوگا تیری بیوی کا " اس نے چڑھ کر اسے دیکھا جو اب تیسری سگریٹ سلگا رہا تھا

>> " جب دوسرا نشہ پاس ہوگا تو کون کافر اسے پیے گا " اسکی بے باک گفتگو پر وہ بھی جھینپ سا گیا

>> " خبیث تو شادی سے پہلے ہی بڑا بے غیرت ہے بعد میں تو ہم کان پر ہاتھ رکھ کر گھومتے پھریں گے "

>> " پھر تجھ سے باتیں کرنے کا ٹائم کس کمبخت کے پاس ہوگا " اس نے مزے سے قہقہ لگاتے ہوئے کہا اسے اور تنگ کیا

>> " تو کب لا رہا ہے یہ نشہ اپنا " راحم نے اسے غور سے دیکھا

>> " جب بھی لاؤں گا بس تیری طرح دنوں تو کیا ایک دن کے لئے بھی دور نہیں کروں گا " گہری مسکراہٹ کے ساتھ اسے تپا گیا

>> " ہاں دیکھیں گے تجھے بھی اور تیری والی کو بھی " وہ اس کی باتوں سے جھنجھلا اٹھ کھڑا ہوا جبکہ زیان نے آنکھیں بند کرلیں لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔

*****<<

<< " مناہل فارغ ہو تم " اپنے گیلے بالوں کو سلجھارہی رہی تھی جب وہ کمرے میں چلی آئیں

<< " جی بولیں تائی امی " اسے پتا تھا ضرور کوئی کام ہی ہوگا

<< " زیان کی واڑروب سیٹ کردو جاکر وہ کب سے کہہ رہا ہے صغراں وغیرہ سے کہہ دیتی مگر اس کے امپورٹینٹ ڈوکومینٹس ہیں اس لیے تم سے کہا " وہ کھول کر رہ گئی تو خود کرلیں یہ جملہ وہ محض اپنے دل میں ہی کہہ سکتی تھی

<< " تائی امی وہ میں ابھی کھانا بنانے جارہی تھی بعد میں کردونگی " اس نے کمزور سی آواز میں ٹالنا چاہا

<< " بحث مت کیا کرو پہلے جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو " اس بار سخت لہجے میں بولتیں کمرے سے نکل گئیں وہ دانت پیستی زیان کے کمرے میں آگئی شاید وہ ابھی آفس سے نہیں آیا تھا وہ شکر ادا کرتی الماری کی طرف بڑھ گئی

<< " کل میٹنگ فکس کر لیں وہیں ڈسکس کرلیں گے باقی پوائنٹس۔۔۔ہممم۔۔اوکے اللہ حافظ " کال کٹ کرتا کمرے میں آیا تو لیمن کلر کے سوٹ میں آدھ بند کلی کی طرح نظر آتی مناہل کو دیکھ کر حیران رہ گیا وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی

<< " تائی امی نے بھیجا تھا واڈروب سیٹ کرنے کے لیے " اسے بتانا ضروری سمجھا وہ بھی سر ہلا کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر کیز اور موبائل رکھنے لگا

<< " یہ سائیڈ سیٹ کر دو دوسری سائیڈ میں خود آکر سیٹ کرواؤں گا " کوٹ بیڈ پر ڈال کر کف لینگ کھولیں اور کبڈ سے ٹاول نکال کر واشروم میں گھس گیا وہ اسے دیکھ کر رہ گئی لب بھینچ کر اپنی بےبسی پر ماتم کرتی کام میں لگ

گئی۔ابھی واڈروب کی ایک سائیڈ سیٹ کرکے پلٹی ہی تھی جب وہ صرف ٹراؤزر میں ٹاول سے بال رگڑتا واشروم سے باہر نکل آیا مناہل کی نظر جب اس پر پڑی تو آنکھیں یکدم پھٹ گئیں اس نے فوراً رخ بدلہ

>> " یا میرے اللہ۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ بغیر کپڑوں کے کیسے باہر آسکتے ہیں " وہ دبی دبی آواز میں چیخی تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا

>> " محترمہ شاید آپ اندھی ہوگئی ہیں یہ میں کپڑے نہیں پہناہوا تو کیا پتے پہنا ہوا ہوں " اسے رخ موڑے دیکھ کر بولا

>> " ہاں مگر پورے تو نہیں پہنے ہوئے نا " اس بار دانت پیس کر کہا زیان کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آگئی

>> " اوہ تو یہ کہو نا ورنہ میں ابھی تمہیں اندھی سمجھ بیٹھتا " مناہل کو اب غصہ آنے لگا

>> " آپ کپڑے پہن رہے ہیں یا میں جاؤں " اس کی الماری سے ٹی شرٹ نکال کر ہاتھ پیچھے کر کے اسے دی جسے مسکراتے ہوئے اس نے تھام کر پہنی اور اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوگیا

>> " چلو اب ان شرٹس کی میچنگ کی ٹائی ان کے ساتھ لگاؤ " واڈروب کھول کر ساری ٹائی اس کے ہاتھ میں تھمائیں تو مناہل نے حیرت سے اسے پھر ساری ٹائی کو دیکھا

>> " لیکن مجھے کیا پتا آپ کس شرٹ کے ساتھ کون سی ٹائی پہنتے ہیں " اس نے لب کا کونہ دباتے ہوئے کہا

>> " کیا مطلب تمہیں یہ بھی نہیں آتا " زیان نے اس کی عقل پر ماتم کیا

>> " کیا مطلب ہے آپ کا یہ بھی نہیں آتا اب مجھے کیا پتہ میل ڈریسنگ کے بارے میں " اسے تو غصہ ہی آگیا

>> " ادھر آؤ پاگل لڑکی " اسے کھینچ کر واڈروب کے سامنے کیا اور اس کے ہاتھ سے ایک ٹائی لی اور الماری سے وائٹ کلر کی شرٹ نکالی

>> " یہ دیکھو اٹس وائٹ اور اس کے ساتھ کونسی ٹائی سوٹ کرے گی " وہ اس کو سمجھا رہا تھا جبکہ اس کی ساری توجہ اپنی پشت پر تھی جو بار بار زیان کے سے ٹکرا رہی تھی ایک ہاتھ میں شرٹ پکڑے دوسرے ہاتھ سے شرٹ پر ٹائی لگاتا مناہل کو مکمل اپنے حصار میں لے چکا تھا اس کے وجود سے اٹھتی خوشبو نے بھی مکمل طور پر اسے اپنے حصار میں لے لیا وہ یکدم اس کے حصار سے نکل کر الناری کے دروازے سے لگی

>> " دیکھیں اگر آپ کو واڈروب سیٹ کروانی ہے تو بولیں ورنہ میں جارہی ہوں " اس نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا بس جلد از جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی

>> " تو یہ کام کون کرے گا اگر اتنا ہی مسئلہ تھا تو کہہ دیتیں،ماما کسی اور سے سیٹ کروا دیتیں " اسے بھی غصہ آگیا مناہل نے تھوک نگلا

>> " اچھا دیں " اس سے شرٹ لے کر جیسے تیسے ٹائی میچ کرنے لگی وہ بھی رخ موڑ کر مسکراتا دوسری کبڈ سے شرٹس نکالنے لگا تقریباًدس منٹ کے اندر اندر وہ تمام شرٹس ارینج کرچکی تھی

>> " یہ ڈرور کھولو اور واچز اور پرفیومز چیک کرو کر کے رکھو " مناہل نے ایک ترش نظر اس پر ڈالی اور ڈروئر کھولنے لگی مگر شاید کوئی چیز اٹک رہی تھی جس کی وجہ سے نہیں کھل رہی تھی جب ہی اُس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر

رکہ کر ہلکہ سا جھٹکا دے کر کھول دی مناہل نے فوراً اپنا ہاتہ کھینچا زیان کی نظریں اس کی صراحی دار گردن سے ہوتی گالوں پر گئیں جو ہلکے ہلکے گلابی ہو رہے تھے اپنے نازک لبوں کو بار بار کاٹ رہی تھی سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکہ رہا تھا اس کی آنکھوں میں نجانے کیا تھا وہ یکدم گڑبڑا گئی

>> " مجھے چچی جان بلا رہی تھی " جلدی سے بولی تو وہ بھی جیسے نیند سے جاگا اور نظریں پھیر کر سائیڈ میں ہوگیا وہ روم سے تیزی سے نکل رہی تھی جب کسی سے زور کی ٹکرائی

>> " اوچ۔۔۔۔اندھی ہو نظر نہیں آتا تمہیں " عشاء غصے سے چیخی وہ اس کے کندھے سے ٹکرائی تھی

>> " سوری " ایک نظر اس پر ڈال کر تیزی سے نکل گئی

>> " ایڈیٹ " نخوت سے کہتی زیان کے پاس آگئی جو واڈروب بند کر رہا تھا

>> " یہ یہاں کیا کررہی تھی " اس نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو نجانے کن سوچوں نیں تھا

" کون مناہل " اس نے چونک کر اسے دیکھا وہ اب بھی اسے ہی دیکہ رہی تھی

" ہاں وہی " اس نے برا سا منہ بنایا

" واڈروب سیٹ کرنے آئی تھی " وہ بھی عام سے انداز میں کہہ کر بیڈ پر بیٹہ گیا

" ویسے آج آپ یہاں کیسے تشریف لے آئیں " اس نے مسکراکر اسے دیکھا وہ یکدم کھل اٹھی

" تم تو زحمت نہ کرنا میں ہی آجاتی ہوں بس " اس نے مصنوعی خفگی سے کہا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی

" جب تم آجاتی ہو تو مجھے کیا ضرورت ہے آنے کی " عشاء نے کشن اس کندھے پر مارا

" میں نہ آؤں تو تم تو بھول ہی جاؤ کہ میں کون " روٹھ کر بولتی اسکے برابر میں بیٹھ گئی

" تو تم یاد دلانے آتی ہو کہ تم کون ہو " اس نے تعجب سے پوچھا

" زیان۔۔۔"ناراضگی سے اسے دیکھا تو وہ ہنستا ہوا کھڑا ہوگیا

" آؤ چلو تمھیں اچھا سا لنچ کراؤں آج بھی بزی اسکیجوول کی وجہ سے لنچ نہیں کرسکا " کیز اُٹھاتے ہوئے کہا جبکہ عشاء اس کی آفر پر سرشار سی اٹھ کھڑی ہوئی،وہ بس ابھی یہاں سے دور جاکر اپنا ذہن بٹانا چاہتا تھا۔دونوں ساتھ نیچے آئے تو لاؤنج میں تینوں خواتین بیٹھی تھیں

" زیان بھائی چائے پیں گے " چائے سرو کرتی حنا نے اس سے بھی پوچھا

" نہیں یار فلحال تو ان میڈم کو لنچ پر لے کر جارہا ہوں " زیان کی بات پر فائقہ بیگم نہال ہوگئی تھیں حنا بھی سرہلا کر چچی جان کو چائے دینے لگی اسے یہ فیشن کی پڑیا ذرا پسند نہ تھی

" ہاں جاؤ بیٹا " فائقہ بیگم نے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں خداحافظ کہتے باہر نکل گئے۔۔۔

*****

جب سے اس نے مناہل کو اپنا حالِ دل بتایا تھا اس کے بعد تو وہ اس سے بلکل ہی تعلق توڑ گئی تھی نا اس کی کالز اٹینڈ کرتی اور نہ ہی یونی میں کہیں نظر آتی اس نے باتوں باتوں میں طوبا سے بھی پوچھا تو اس نے یہی بتایا کہ اسکا ڈرائیور

جلدی لینے آجاتا ہے اسکی بے اعتنائی نے موحد کو تھکا دیا تھا دو دن سے کمرے میں بند پڑا تھا فائزہ ملک بھی پوچھ پوچھ کر تھک گئی تھیں مگر اس نے اگزیمز کا اسٹریس کہہ کر ٹال دیا تھا،رامین کی مسلسل کالز نے اسے جھنجھلا کر رکھ دیا تھا نتیجتاًوہ پھٹ پڑا جبکہ کال کاٹنے کے بعد اسے افسوس بھی ہوا تھا وہ بھی تو اس ہی کے مرض میں مبتلا تھی تھک ہار کر سر تکیے میں دے دیا آج اسے رامین کے درد کا اندازہ ہوا تھا مگر اسے اپنے مرض کی دوا چاہیے تھی وہ رامین کے مرض کی دوا نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

******

آج پھر پورے ایک ہفتے بعد فارمیسی ڈیپارٹمنٹ میں کھڑا تھا اس کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے اس سے بات کرنے کے لیے کہ شاید آج وہ نظر آجائے اور وہ واقعی اس کے سامنے تھی بلیک چادر میں اپنے سراپے کو ڈھانپے چہرے پر آئی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتی طوبا کے ساتھ سیڑھیاں اتر رہی تھی موحد اسے تکتا چلاگیا مناہل کی نظر اس پر پڑی تو ایک پل کے لیے وہ حیران رہ گئی یہ شخص وہ تو نہ تھا

" کیسی ہو " وہ دونوں پاس آئیں تو اس نے پوچھا نظریں بھٹک بھٹک کر اس کے صبیح چہرے پر جارہیں تھیں جو اسے دیکھنے کے بجائے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

" یہ تمہیں کیا ہوا اتنے بیمار کیوں لگ رہے ہو " طوبا نے اس کے حلقے دیکھ کر فکرمندی سے پوچھا

" بس یار فلو تھا کچھ دن سے " ہاتھ جینز کی پوکٹس میں ڈالتے عام سے لہجے میں بولا مناہل نے بھی ایک نظر دیکھا وہ واقعی بیمار لگ رہا تھا اسے اپنے

گزشتہ رویے پر ندامت محسوس ہوئی لیکن وہ اسے کوئی امید نہیں دلانا چاہتی تھی اس لیے فوراً نظریں پھیر گئی

" اونو تم لوگ بیٹھو یہاں میں سارا سے نوٹس لے کر آئی " طوبا نے بیگ چیک کرتے ہوئے اجلت میں کہا

" ہاں میں بھی چلتی ہوں " اس نے بھی یہاں سے نکلنا چاہا

" روکو تم میں آئی ابھی " طوبو اپنی بکس اسے تھما کر چلی گئی وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی

" مجھ سے بھاگنا چاہ رہی ہو "

" تو یہاں ٹھہرنے کا بھی کوئی جواز نہیں ہے " اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا موحد کی آنکھوں میں کرب سمٹ آیا تھا اس وقت وہ اسے بہت سفاک لگی

" میں صرف وہ وجہ جاننا چاہتا ہوں جس وجہ سے تم نے مجھے ریجیکٹ کیا " بہت کرب سے پوچھا تھا مناہل کو اسے دیکھ کر دکھ ہوا اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ یہ سب ہو

" میں کون ہوتی ہوں تمہیں ریجیکٹ کرنے والی موحد تم بہت اچھے ہو تمہیں تو کوئی بھی اچھی لڑکی مل جائے گی "

" تو وہ اچھی لڑکی تم کیوں نہیں ہوسکتیں " اس کی بات کاٹ کر بےتابی سے کہا

" کیونکہ۔۔۔۔کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں " قدرے توقف سے کہا جبکہ نظریں زمین پر تھیں وہ اس محبت کرنے والے شخص کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ نہیں بول سکتی تھی شاید جبکہ موحد یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا لفظ جیسے ختم ہوگئے تھے اس کا محبوب کسی اور سے محبت کرتا تھا اتنا دکھ تو شاید اسنے جب اسے ٹھکرایا تھا تب بھی نہیں ہوا تھا

" جھوٹ بول رہی ہو نا مجھ سے پیچھا چھڑانے کیلئے " اسے اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی

" نہیں موحد یہ سچ ہے " اس کا لہجہ بلکل ٹھہرا ہوا اور مستحکم تھا وہ چند پل ساکت سا کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر موڑ کر تیز قدموں سے نکلتا چلاگیا مناہل نے ایک نظر دور جاتے اس شخص پر ڈالی پھر ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی وہ جانتی تھی اس نے اسے ہرٹ کیا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا جیسی زندگی اس نے گزاری تھی وہاں موحد کا ذکر صرف اسکے دامن کو داغدار کرتا سر جھٹکتی کلاس کی طرف بڑھ گئی،وہ جو موحد کا پیچھا جرتی یہاں آئی تھی اسے مناہل کے ساتھ کھڑا دیکھ اب تک شاک کی سی کیفیت میں کھڑی تھی اس کی آنکھیں یقین کرنے سے انکاری تھیں وہ جس شخص سے محبت کرتی تھی وہ مناہل کا دیوانہ تھا بچپن سے آج تک ہر چیز مناہل سے لاکھ درجے اچھی پہننے والی اسے ہر معاملے میں کمتر سمجھنے والی آج اپنے محبوب کو اس کے قدموں میں دیکھ کر کھڑے قد سے گری تھی

" نہیں مناہل کبھی بھی نہیں وہ صرف میرا ہے اسے پانے کے لیے میں کچھ بھی کرسکتی ہوں تم ہو کیا چیز " آنکھوں سے آنسو رگڑتی پارکینگ ایریا کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

******

" عشاء میں۔۔۔میں پاگل ہوجاؤں گی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا " آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا تو عشاء نے اس کا ہاتھ تھام لیا وہ یونیورسٹی سے سیدھا یہیں آئی تھی اور اسے سارا قصہ سنایا تو وہ بھی اب تک شاک میں بیٹھی تھی

" رامین یار مجھے تو یقین نہیں آرہا وہ اتنی معصوم سی لگتی تھی اور کہاں موحد کو پھنسا کر بیٹھ گئی " اسکے آنسو دیکھ کر حیرانی سے بولی

" میں نہیں چھوڑوں گی اسے۔۔۔۔اوقات کیا ہے اسکی میرے آگے " آنسو رگڑتی جنونی کیفیت میں بولی تو عشاء نے چونک کر اسے دیکھا

" کیا کرو گی تم " غور سے اسے دیکھا

" میں۔۔۔میں جان سے مار دونگی اسے عشاء " ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

" پاگل لڑکی بند کرو رونا۔۔۔بدلا لینا ہے نا تمہیں بس مجھ پر چھوڑ دو سب " اسکے اتنے اطمینان سے کہنے پر رامین نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" رکو ابھی بتاتی ہوں۔۔۔یہ کام بس ایک بندہ کرسکتا ہے " اسنے مسکراتے ہوئے کال ملائی

" کون " سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

" عبدال " مسکراتے ہوئے اسکا آنسو صاف کیا

" کیا مگر وہ کیوں ایسا کرے گا وہ تو خود رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہے اسکا " اس نے غصے سے کہا تو عشاء نے نخوت سے سر جھٹکا

" تمہیں کیا لگتا ہے میرا بھائی اس آوارہ کا دیوانہ ہے !! وہ تو خود اس سے بدلے کی تلاش میں ہے " تمسخرانہ انداز میں کہتی ہنس پڑی

" کیسا بدلہ " اس نے ناسمجھی سے کہا کیونکہ سب ہی راحم کی بارات والے قصے سے لاعلم تھے عشاء نے ایک نظر اسے دیکھا اور تمام واقعہ اس کے گوش گزار کردیا وہ حیرت زدہ سی اسے تکتی چلی گئی

" یہ منہوس ہماری زندگیاں برباد کر رہی ہے۔۔۔عشاء میں اسے برداشت نہیں کرسکتی " نفرت سے موبائل بیڈ پر پھینکا

" ارے ارے۔۔۔جس بات پر اتنا غصہ کیا جارہا ہے " کمرے میں داخل ہوتے عبدال نے اسے چھیڑا تو اس نے ناگواری سے سر جھٹک دیا

" عبدال ہمیں بہت اہم بات کرنی ہے تم سے " عشاء نے پرسرار انداز میں کہا تو عبدال نے ناسمجھی سے دونوں کو دیکھا

" اتنا سسپینس کیوں کری ایٹ کر رہی ہو بولو بھی اب " اس کے خاموش ہونے پر وہ متجسس ہوا

" کچھ بھی کر کے مناہل کو گھر والوں کی نظروں میں ذلیل کرو اتنا کہ وہ اپنے کمرے تک محدود ہوجائے " اسکی بات پر عبدال نے حیرت سے دونوں کو دیکھا

" کیا بول رہی ہو دماغ ٹھیک ہے "

" کیوں تمہیں بدلہ نہیں لینا راحم بھائی کی بارات والا اس کی وجہ سے بھائی نے تم پر ہاتھ اٹھایا تھا " رامین نے طنزیہ کہا تو عبدال کی آنکھیں اچانک سرخ ہوگئیں یعنی اسکو بھی معلوم تھا

" تم جانتی ہو میں بدلہ سود سمیت لیتا ہوں "

" تو تمہیں موقعہ دے رہے ہیں لو اس سے بدلہ " اس کے لہجے میں حسد کی چنگاری تھی عبدال نے غور سے اسے دیکھا

" پوچھ سکتا ہوں تم دونوں کیوں ایسا چاہتی ہو " مسکراتا دونوں کے چہرے کے تاثرات دیکھے

" ہے ایک وجہ وقت آنے پر بتائنگے۔۔۔تم بتاؤ کیا کرسکتے ہو " چیلینجنگ انداز میں اسے دیکھا وہ کمینگی سے مسکرا دیا

" وہ مجھ پر چھوڑ دو بس ایک ہفتہ اسے جی بھر کر جینے دو پھر وہ بس روئے گئی یہ میرا وعدہ ہے " آنکھوں میں شطانیت لیے کچھ سوچ رہا تھا

" اور جو شادی کا سوچے بیٹھے ہو اس سے تم " عشاء نے منہ بناکر کہا تو وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑا

" خود سوچو ایسی لڑکی سے کون شادی کرے گا ایسے کرتوت کے بعد ظاہر ہے میں ہی احسان کرونگا پھر " خباثت سے ہنستا آنکھ مار کر اٹھ گیا ان دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے مطمئن سی ہوگئیں۔۔۔

*****

" واہ بھئی بڑی پیاری لگ رہی ہے ہماری دعا تو " اوف وائٹ کرتا پاجامہ میں لائٹ سا میک اپ کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی آج اسکی فرینڈ کے گھر برتھ ڈے پارٹی تھی مناہل ردا حنا اور سومیہ بیگم لاؤنج میں بیٹھیں تھیں وہ بھی تیار ہو کر وہیں آگئی سب نے اسکی کھل کر تعریف کی تھی

" دعا موبائل اون رکھنا اور ٹائم پر آجانا " مناہل نے ذہن نشین کروایا تو اس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا

" اقراء تو پہنچ بھی گئی میں اتنا لیٹ ہوگئی " اپنے پرس میں موبائل رکھتے اجلت میں بولی

" کہاں جارہی ہو " فاطمہ بیگم نے انتہائی ناگواری سے پوچھا وہ کہیں سے لوٹیں تھی

" ماما فرینڈ کے گھر آج اس کی برتھ ڈے ہے " دعا انہیں دیکھ کر کچھ ڈر گئی

" کس کی اجازت سے " ایک کڑی نظر مناہل پر ڈالی

" فاطمہ یہ مجھ سے پوچھ چکی ہے " سومیہ بیگم اسکی سہمی ہوئی شکل دیکھ کر بولیں

" لیکن اسے مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا نہ جانے کس دوست کے پاس منہ اٹھا کر جارہی ہے "

" آپ گھر پر ہوتیں تو وہ پوچھ لیتی لیکن آپ نے کونسی اجازت دینی تھی،دعا تم جاؤ دیر ہو رہی ہے " ایک نظر انہیں دیکھ کر دعا سے مخاطب ہوئی

" تم ہوتی کون ہو میری بات سے انکار کرنے والی میں منع کرتی ہوں تو میری بات ماننا تم دونوں پر فرض ہے سمجھیں اور ابھی بھی نہیں جائے گی دعا " وہ پھنکاری ہوئی بولیں

" آپ کون ہوتی ہیں اس بات کا فیصلہ کرنے والی " مناہل کے اندر ایک لاوا سا پکنے لگا تھا یہ عورت ان دونوں کی خوشی دیکھ ہی نہیں سکتی تھی

" ماں ہے وہ تمھاری " ابرار صاحب جو ابھی لوٹے تھے مناہل کو اس طرح بات کرتے دیکھ تیش میں آگئے فاطمہ بیگم نے ایک طنزیہ نگاہ مناہل پر ڈالی

" اچھا نئی اطلاع ہے کہ یہ عورت جو آپ کی بیوی ہیں ہماری ماں بھی ہیں لیکن شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ہماری ایک ہی ماں تھی جو مر چکی ہے " وہ بھی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کررہی تھی جبکہ دعا حنا کے پاس زرد چہرہ لیے کھڑی تھی

" ہاں وہ مر چکی مگر تم نے کبھی اس عورت کو ماں کا درجہ نہ دیا "

" اور انہوں نے ہمیں دیا اولاد کا درجہ؟"وہ سراپا سوال بنی کھڑی تھی جبکہ فاطمہ بیگم رونا شروع ہوگئیں

" میں نے ہمیشہ تم دونوں کو عمر سے بھی عزیز سمجھا ہے " مناہل کے چہرے پر ایک زہرخندہ مسکراہٹ تھی دعا روتی ہوئی اوپر چلی گئی اور اس کے دل میں آج اس عورت کے لئے نفرت کچھ اور بڑھ گئی تھی

" کبھی ان کی نظر سے سوچنے کے بجائے ایک باپ بن کر بھی سوچ لیجئے گا " ایک نظر باپ کو دیکھ کر وہ بھی نکل گئی ابرار صاحب نے بس خاموشی سے اسے جاتے دیکھا

" فاطمہ ایک پارٹی کی ہی تو بات تھی جانے دیتں بچی کو " سومیہ بیگم کو بھی ان کی یہ حرکت ناگوار گزری تھی

" میں اس کا برا تو نہیں چاہتی سومیہ " وہ ابرار صاحب کے سامنے صافی دینے لگیں جبکہ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلے گئے اوپر کھڑے زیان نے اس پورے منظر کو دیکھا تھا اسے اس وقت صرف دعا کی فکر تھی قدم بڑھتا دعا اور مناہل کے کمرے کی جانب بڑھ گیا ناک کر کے اندر آیا تو وہ حسبِ توقع بیڈ پر اوندھی پڑی رو رہی تھی اور مناہل اسے چپ کرانے میں لگی تھی اس نے بہت حیرت سے زیان کو اپنے کمرے میں دیکھا تھا شاید پہلی بار ہی وہ ان کے کمرے میں آیا تھا جبکہ زیان ان کے روم کی حالت دیکھ کر کنگ سا کھڑا تھا کمرے میں اےسی کے بجائے صرف سیلنگ فین تھا اور فرنیچر بھی شاید کئی سال پرانا تھا نظروں کے سامنے گھر کے باقی لوگوں کے کمرے آئے تو لب بھینچ کر رہ گیا

" آپ یہاں کیا کر رہے ہیں " مناہل نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے پوچھا جبکہ دعا نے بھی جھٹ آنسو صاف کیے

" جاکر ایک گلاس پانی لے کر آؤ " اسے کہتا دعا کے پاس آگیا اس نے چند پل اسے دیکھا پھر کمرے سے نکل گئی

" بلکل چھوٹی سی بچی لگ رہی ہو ایسے روتے ہوئے " ٹشو بوکس سے ٹشو نکال کر اسے کے آنسو صاف کیے اتنی اپنائیت پر اسے اور رونا آنے لگا

" دعا بس کرو بیٹا اتنی سی بات پر اتنا روگی " دعا نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا

" میں اتنا تیار ہوئی میری ساری فرینڈز آرہی تھیں کتنا مزا آتا " اس نے روتے ہوئے کہا

" تو اس میں کیا مسئلہ ہے تم اپنی برتھ ڈے پر بلالینا ان سب کو " زیان نے حل بتایا مگر وہ خوش نہ ہوئی

" میری برتھ ڈے تھوڑی سیلیبریٹ ہوتی " اس نے روٹھ کر وجہ بتائی

" لیکن اس بار جہاں تم چاہو گئی وہیں سیلیبریٹ کریں گے " زیان کو بس اس معصوم سی بچی کو چپ کرانا تھا چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑتا

" سچ کہہ رہے ہیں " دعا نے حیرت سے اسے دیکھا اس نے سر اثبات میں ہلایا

" بلکل سچ " دعا ایکدم خوشی سے کھل اٹھی اور زیان کے گلے لگ گئی

" تھینک یو زیان بھائی " زیان نے مسکرا کر اس کا سر تھپکا جبکہ دروازے پر کھڑی مناہل نے حیرت سے دعا کے خوشی سے کھلتے چہرے کو دیکھا زیان نے پیار سے اسے الگ کیا

" نہیں جب کام ہوجائے تب کہنا یہ اب اٹھو جلدی اچھی سی آئس کریم کھا کر آتے ہیں " خود اٹھ کر دعا کو بھی کھڑا کیا جب اس کی نظر مناہل کے حیرت زدہ چہرے پر پڑی

" لو پانی پیو اور چلو جلدی " مناہل کے ہاتھ سے پانی لے کر دعا کو دیا

" کہاں جارہی ہو دعا " مناہل نے اسے نظرانداز کر کے دعا سے پوچھا

" آئسکریم کھانے کیوں مسئلہ ہے کوئی " تھوڑا اس کے قریب جھک کر بولا تو اس نے یکدم گھبرا کر دعا کو دیکھا جو مرر میں اپنا حلیہ درست کر رہی تھی پھر اسے دیکھا جو گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا اس نے جلدی سے سر نفی میں ہلادیا وہ دعا کے سامنے اس سے پنگا لینے کی غلطی نہیں کرسکتی تھی وہ بھی مسکرا کر پیچھے ہوگیا

" آپی آپ چلیں گی " دعا نے اس سے بھی پوچھا مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی

" چھوڑو دعا اس کے لیے مرچوں والی آئسکریم کہاں سے ڈھونڈیں گے اب ہم " اس پر مسکراتی نگاہ ڈال کر ہنستی ہوئی دعا کو لے کر کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔۔

******

تم آخر کر کیا رہے ہو ایک ہفتہ ہونے والا ہے اور وہ آرام سے مزے کرتی پھر رہی ہے " غصے سے عبدال پر چیختی تو اسپیکر میں اسکا قہقہ گونجا

" اتنا بےتاب کیوں ہورہی ہو تھوڑا صبر سے کام لو " عبدال کی ہنسی اسے مزید تپا گئی

" تم ہو ہی ناکارہ اس سے اچھا میں خود ہی کچھ کر لیتی خوامخواہ عشاء کے چکر میں تم جیسے لوزر کو یہ کام سونپ دیا " زہریلے لہجے میں کہتی مسلسل کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی

" اچھا تو کیا کرتیں رامین بی بی آپ اسے یونی سے اٹھوا لیتیں " اسے سلگاتے ہوئے بولا تو رامین کا دل چاہا اس شخص کو ختم کردے

" ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے کہو تو اسے اٹھوا لوں " رازدارانہ انداز میں خباثت سے بولا

" جہنم میں جاؤ کیونکہ مجھے نہیں لگتا تم جیسے سے کچھ ہو سکتا۔۔صرف مار کھانے کے لیے پیدا ہوئے ہو تم " اس پر طنز کرتی بولی تو عبدال کی فون پر گرفت مضبوط ہوگئی

" اپنی حد میں رہو آئی سمجھ۔۔۔"غصے سے دھاڑتا فون کاٹ گیا اس نے جھنجھلا کر موبائل بیڈ پر پھینکا اور سر پکڑ کر بیٹھ گئی دل کی آگ بڑھتی چلی جارہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا اس فساد کی جڑ کو کیسے ختم کرے

" کیا بات ہے میری پرنسس اتنی پریشان کیوں بیٹھی ہے " آج کافی دن بعد زیان نے اس کے کمرے کا رخ کیا تھا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ دروازے پر کھڑا تھا

" بھائی۔۔۔۔نہیں تو۔۔۔میں تو پریشان نہیں آپ آئیں نا " خود کو نارمل کرتی یکدم کھڑی ہوگئی

" ایسی بات ہے تو شکل پر بارہ کیوں بجے ہیں " اسکی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر بولا

" بس پیپرز چل رہے ہیں انہی کی وجہ سے ڈسٹرب ہوں تھوڑا سا " اس کے بازو کے حلقے میں صوفے پر آکر بیٹھ گئی زیان نے حیرت سے اسے دیکھا

" یہ میری نکمّی بہن کو پڑھنے کا شوق کب سے چڑھ گیا " چھیڑتے ہوئے بولا تو اس نے گھور کر بھائی کو دیکھا

" جی نہیں اب پڑھتی ہوں میں۔۔۔آپ تو بزی رہتے ہیں پتہ ہی نہیں ہوتا میرے بارے میں اب " روٹھ کر بولی تو وہ اس کے شکوے پر ہنس پڑا

" بس اب شکوے مت شروع کرو اور اٹھو کھانا کھاؤ پھر اچھی سی چائے پلاؤ

اتنے دن سے جوشاندہ نہیں پیا میں نے " اسکی ناک دبا کر بولا تو اس نے خفگی سے اسے دیکھا

" بھائی کیا ہے مجھ سے نہیں بنتی یہ چائے " منمناتی ہوئی بولی

" اے کام چور لڑکی کھڑی ہو جلدی " اسے اپنے ساتھ اٹھایا تو وہ بھی منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی کام کی بات پر اسکی ایسے ہی جان جاتی تھی بس زیان ہی اس سے کبھی کبھی چائے بنوا کر پیتا تھا۔۔۔

****

" اللہ کا شکر یہ پیپرز ختم ہوئے Now I can take a perfect sleep" طوبا نے لمبی سانس خارج کرتے کہا تو وہ بھی مسکرا دی تھی آج اس کا موڈ بھی کافی اچھا تھا

" آؤ کینٹن چلیں " دونوں کینٹن کی کونے کی مخصوص ٹیبل پر بیٹھ کر اپنی فیورٹ چاٹ اورڈر کرنے لگیں

" یہ بتاؤ ٹائم کیا ہورہا ہے "

" پونے چار بجے ہیں " مناہل نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر بتایا

" یہ موحد نظر نہیں آیا بڑے دنوں سے " طوبا نے کچھ تعجب سے پوچھا مناہل نے محض کندھے اچکا دیے

" بزی ہو شاید " چارٹ کھاتے ہوئے عام سے لہجے میں بولی مگر جانتی تھی وہ کیوں نہیں آیا اس نے بھی سر ہلادیا

" چلو اٹھو اب ڈرائیور آگیا ہے کھڑی ہو تمھاری بھی وین آگئی ہوگئی " مناہل نے موبائل چیک کرتے ہوئے کہا تو دونوں پارکنگ میں آگئیں

" گھر چکر لگا لینا کوئی بہانہ نہیں ہے اب تمہارے پاس " طوبا گھور کر بولی تو اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئی

" اوکے آجاؤں گی " اسے اللہ حافظ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی اس وقت دل چاہ رہا تھا کہ بس گھر جائے اور لمبی تان کر سو جائے سیٹ پر سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی آج موسم بھی کافی خوشگوار ہورہا تھا اس کا ارادہ آج ہی ماموں کی طرف جانے کا تھا۔۔

" بی بی جی۔۔۔بی بی جی گھر آگیا " اسے آنکھیں موندے سفر کا پتا ہی نہ چلا تھا جب ڈرائیور نے ونڈو کا شیشہ ناک کیا تو وہ سر ہلاتی اترگئی بابا اور بڑے پاپا کی کاریں اس وقت گھر پر دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ لوگ صرف چھٹی کے دن ہی اس ٹائم گھر پر ہوتے تھے لاؤنج میں داخل ہوئی تو تمام افراد وہیں بیٹھے تھے مگر پھر بھی ایک عجیب سی خاموشی چھائی تھی اس نے سب کو مشترکہ سلام کیا مگر صرف وہاب صاحب نے ہی جواب دیا اس کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا سگنل دے رہی تھی

" کہاں سے آرہی ہو " فاطمہ بیگم کے سوال پر اس نے حیرانی سے انہیں دیکھا

" یونی سے " ابھی اس کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا جب انہوں نے زور دار تھپڑ مارا

" جھوٹ بول رہی ہو " اس نے سن ہوتے دماغ کے ساتھ اپنے منہ پر ہاتھ رکھا جبکہ سومیہ بیگم اور ردا دوڑی چلی آئیں

" فاطمہ بیٹھ کر بات کرو یہ کونسا طریقہ ہے اسے کچھ بولنے کا موقع تو دو " مناہل نے حیران نظروں سے سب کو دیکھا

" کیا کیا ہے میں نے " سومیہ بیگم کی طرف دیکھا جب ہی تائی امی نے اس کے آگئے کچھ تصویریں پھینکیں

" یہ کیا ہے تم نے۔۔۔یہ ہیں تمہارے کرتوت جو تم یونیورسٹی کرنے جاتی تھیں " تائی امی نے بھی دل کی بھڑاس نکالی رامین کونے پر کھڑی مسکرا رہی تھی ایک نظر سب کو دیکھا اور لرزتے ہاتھوں سے ساری تصویریں اٹھایں تو سماغ چکراتا ہوا محسوس ہوا نجانے کون لڑکا تھا جس کے ساتھ وہ انتہائی قریب بیٹھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی لڑکے کی شکل کسی بھی تصویر میں واضح نہ تھی یہ تصاویر مختلف جگہوں کی تھیں اس کی آنکھوں میں خودبخود آنسو جمع ہونے لگے

" تائی امی یہ جھوٹ ہے یہ۔۔۔یہ نقلی تصویریں ہیں " اس نے تصویریں پھینک کر ان سب کو یقین دلانا چاہا آنسو گزاروقطار اس کی آنکھوں میں گرنے لگے

" چچی جان آپ تو جانتی ہیں نہ میں ایسی نہیں ہوں " وہ ان کی طرف مڑی ان کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے

" تو یہ تصویریں کوئی کیوں بنائے گا یہی بتادو " اس کے بال پکڑ کر فاطمہ بیگم ایک بار پھر پھنکاری تھیں

" آہ۔۔۔ماما چھوڑیں " درد سے چینخ اٹھی زیان کی ضبط سے آنکھیں سرخ ہورہی تھیں

" مناہل کو میں نے بھی ایک لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا اسے سمجھنا چاہا مگر اس نے مجھ سے بہت بدتمیزی کی تھی " رامین کی بات سن کر ابرار صاحب اٹھ کھڑے ہوئے

" کیوں جھوٹ بول رہی ہو رامین اللہ سے ڈرو " مناہل نے بے یقینی سے اسے دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کیوں جھوٹ بول رہی ہے

" توبہ توبہ شکل سے کتنی معصوم لگتی ہے اور کرتوت،خود تو ڈریں نہیں میری بیٹی کو اللہ سے ڈرنے کا کہہ رہی ہیں " تائی امی نے کانوں کو ہاتھ لگائے تو

مرتضیٰ صاحب نے انہیں تنبیہی نگاہوں سے دیکھا وہ روتی ہوئی باپ کی کے پاس آئی

" بابا میرا یقین کریں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں " گڑگڑاتے ہوئے انہیں یقین دلانے لگی

" بکواس بند کرو کیا کرتوت ہیں تمہارے سب کے سامنے آچکے ہیں،مجھے شرم آرہی ہے تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے " انتہائی جلال میں کہتے ان کا ہاتھ اٹھا تھا۔زیان کا ضبط جواب دے گیا اور وہ اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

" ابرار۔۔۔۔۔کیا کر رہے ہو جوان بچی ہے " مرتضیٰ صاحب گرجتے ہوئے کھڑے ہوئے

" ایسی ہوتی ہیں بیٹیاں۔۔۔اس سے تو اچھا تھا یہ بھی اپنی ماں کے ساتھ مرجاتیں

" ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتے نکلتے چلے گئے

تمام نفوس خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہے تھے جبکہ وہ زمین پر پڑی منہ پر ہاتھ رکھ کر سسک رہی تھی آج اس کی ذات آبرو مان سب ختم ہوگیا تھا لانج اس کی سسکیوں سے گونج رہا تھا۔تمام افراد ایک افسردہ نگاہ اس پر ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے

" آپی اٹھو پلیز کمرے میں چلو " دعا نے روتے ہوئے اسے اٹھایا حنا اور ردا بھی اس کے پاس بیٹھ گئیں ہونٹ سے خون رس رہا تھا اس کے نڈھال وجود کو اٹھا کر کمرے میں لے آئیں تو وہ ایک بار پھر تڑپ تڑپ کر رونے لگی ردا اور حنا کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے

" ماہی ہم جانتے ہیں کسی نے تمہیں پھنسانے کی کوشش کی ہے پلیز میری بہن چپ ہوجاؤ " حنا نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا مگر وہ چکرا کر اس کی گود میں ہی لڑھک گئی

" ماہی۔۔۔ماہی " ردا نے اس کا چہرا تھپتھپایا مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی

" دعا پانی لاؤ جلدی " حنا نے دعا سے پانی منگوا کر چھڑکا مگر وہ نیم غنودگی میں تھی

" بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔میں۔۔۔بے قصور۔۔"وہ لوگ بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

******

" اور سناؤ کیا حالات ہیں " وہ تینوں اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے

" بس سب جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہورہا ہے کمرے تک محدود ہوگئی ہے " رامین نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی مسکرا اٹھے

" ویسے تم نے بتایا نہیں کہ تم نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا " عبدال نے پاستا کھاتے ہوئے اس سے پوچھا

" کچھ پرانے حساب نکلتے تھے اس سے " مسکراتے ہوئے ایک نظر عشاء کو دیکھا اور جوس پینے لگی

" میں نے سنا ہے مارا بھی ہے پھوپھو نے " عشاء نے ہنستے ہوئے بولی

" ہاں کافی مار پڑی ہے اب یونی جانے کا تو کیا کنرے سے نکلنے کا بھی نہیں‌سوچے گی " زہریلے انداز میں بولی تو عبدال نے بہت غور سے اسے دیکھا وہ اسکی مناہل سے دشمنی کی اصل وجہ سے ابھی تک واقف نہ تھا

" ہم تو کچھ دن کے لیے دبئی جارہے ہیں چلو گی تم " اس نے اپنا پروگرام بتایا

" نہیں تم لوگ جاؤ ابھی گھر کا ماحول بھی ایسا نہیں کہ میں پکنک کرتی پھروں " اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو وہ بھی سر ہلا کر جوس پینے لگا

" میں آؤنگی آج ذرا دیکھوں تو کہ کیا حال ہیں " عشاء نے مزے لیتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس پڑے لیکن رامین کو ابھی کسی اور بات کی فکر تھی جو اسے چین نہیں لینے دے رہی تھی کیونکہ وہ کب سے موحد کو کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کا فون مسلسل بند جارہا تھا بےچین سی بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں الجھی تھی۔۔۔۔

****

" توبہ ہے پھوپھو شکل سے کتنی معصوم لگتی ہے اور کرتوت " اس نے حیرانگی سے فائقہ بیگم کو دیکھا

" بس بیٹا میں تو خود حیران ہوں ہم سب کے سروں میں خاک ڈال کر بیٹھ گئی " فائقہ بیگم نے چائے پیتے دکھ سے کہا

" یونیورسٹی جائے گی اب وہ " عشاء متجسس ہوئی

" کس بات کی یونیورسٹی اتنے کرتوت کر لیے بس بھاگنے کی دیر تھی شکر ہے وہ تو کسی اللہ کے بندے نے اس کے کرتوت کی تصویریں کھینچ لیں اور ہمیں بھیجوا دیں " فاطمہ بیگم نے نہایت حقارت آمیز انداز میں کہا تو رامین بیٹھی مسکرا رہی تھی عشاء کو بھی ہنسی آگئی اسے ایک انجانی سی خوشی ہورہی تھی مناہل کے کردار کو دغدار دیکھ کر۔۔۔۔

" چلو یہ بلا گھر والوں کی نظروں میں بری بنی ورنہ اس کی پارسائی کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے تھے " جوس کا سپ لیتی اسی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کو ہر وقت خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوتی رہتی تھی۔۔۔

*****

مسلسل ایک ہفتے سے وہ اسے فون کرنے کر رہی تھی مگر اس سے اب تک کوئی رابطہ نہ ہوسکا تھا عشاء سے بھی معلوم کرانا چاہا مگر وہ دبئی جاچکی تھی آج وہ خود موحد کے گھر پہنچ گئی تھی ملازمہ نے اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھادیا

" موحد کہاں ہے " اس نے فوراً پوچھا

" میڈم جی موحد صاحب تو ایک ہفتے پہلے انگلینڈ چلے گئے اور بیگم صاحبہ باہر گئی ہیں بس آنے والی ہونگی " ملازمہ تفصیل بتارہی تھی اور وہ بلکل سن بیٹھی تھی اسے یقین نہ آیا وہ اسے بغیر بتائے چلاگیا

" کب واپس آئیں گے " خود کو سنبھال کر پوچھا

" یہ تو نہیں پتا میڈم جی " اس نے لاعلمی کا اظہار کیا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی ملازمہ نے روکنے کی بھی کوشش کی مگر وہ اسے نظرانداز کرتی باہر نکل گئی

" موحد تم میرے ساتھ کیوں کررہے ہو ایسا پلیز نہ تڑپاؤ مجھے میں مر جاؤں گی

" گاڑی میں بیٹھتے ہی آنسوؤں کا ریلہ بندھ توڑ گیا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کر جائے مناہل کے لیے دل میں مزید نفرت ابلنے لگی تھی

" سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے مناہل اللہ کرے مر جاؤ تم " آنکھوں میں غصہ و بے بسی لئے ڈرائیونگ اسپیڈ تیز کردی۔۔۔۔

*****

وہ بلکنی میں کھڑا سگریٹ پر سگریٹ سگا رہا تھا سر پھوڑے کی طرح دکھنے لگا تھا باربار وہی تصویریں اسکی آنکھوں کے سامنے آرہی تھیں دل و دماغ یقین کرنے کو تیار نہ تھا کہ مناہل جیسی لڑکی اس حد تک گرسکتی ہے اوپر سے رامین کی باتوں نے ان تصاویر کی سچائی پر مہر لگادی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ وہ کیا کردے جب راحم ناک کر کے کمرے میں آیا تھا اس پورے ہفتے میں اس کی حالت بھی اس سے مختلف نہ تھی پورے گھر میں ایک تناؤ کی سی کیفیت تھی

" تمھیں کیا لگتا ہے مناہل ایسا کچھ کر سکتی ہے؟"راحم نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

" میں نہیں جانتا مگر ان تصاویر کو دیکھنے کے بعد سب کچھ واضح ہے " بے تاثر انداز میں کہا جب کہ اندر اُبال اٹھ رہے تھے

" میری بہن ایسی نہیں ہے زیان حیدر۔۔۔۔وہ مجھے ردا کی طرح عزیز ہے " راحم نے سخت لہجے میں کہا تو زیان نے ایک نظر اسے دیکھا

" میں جانتا ہوں راحم لیکن اگر یہ جھوٹ تھا تو اسے اسطرح خود کو کمرے میں بند نہیں کرنا تھا " اسکی بات پر راحم کی بےبسی سے گرل پر گرفت مضبوط ہوگئی

" زیان یہ تصویریں فیبکریکیٹڈ بھی ہو سکتی ہیں ایسا کام کرانا مشکل نہیں " اس نے بھی ہار نہ مانی

" اور کوئی کیوں کرے گا ایسا اسکی کونسا کسی سے دشمنی ہے " اس نے سر جھٹکا

" کیوں نہیں ہوسکتی جب کوئی کورئیر سے ایسی پکچرز بھجوا رہا ہے اس کا اور کیا مطلب ہوگا " زیان بھی اسکی بات سے متافق تھا وہ واقعی غلط نہیں کہہ رہا تھا

" تو تم اب کیا چاہتے ہو " وہ اس ساری بحث کی وجہ جاننا چاہ رہا تھا

" میں ان پکچرز کو ایک بار چیک کروانا چاہتا ہوں ویسے تو مجھے اس پر پورا یقین ہے لیکن گھر والوں کی تسلی کے لیے ایسا چاہتا ہوں " زیان نے اس کے چہرے پر مناہل کے لیے تکلیف دیکھی تھی پھر بھی سر اثبات میں ہلاگیا

" ٹھیک ہے میں ایک بندے کو جانتا ہوں ایک ہفتے تک وہ رپورٹ دے دے گا " سگریٹ کو پیروں سے مسل کر آسمان کی تاریکی کو دیکھنے لگا راحم بھی اس کا کندھا تھپکتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

*****

اس نے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تھا نہ سب کے ساتھ بیٹھ کر کھاتی تھی نہ ہی کسی سے بات کرتی ردا وغیرہ خود ہی اس کے پاس جاکر بیٹھ جاتیں لیکن اس پر ایک چپ تاری ہوگئ تھی سومیہ بیگم بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتیں لیکن وہ خود کو زندہ لاش تصور کرنے لگی تھی کبھی کبھی دل چاہتا کہ خودکشی کر لے اور اس خیال کے آتے ہی ایکدم گھبرا جاتی پھر نماز میں خوب رو کر اللہ سے سکون مانگتی وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا کون کرسکتا ہے علاوہ موحد کے کیا اس نے ریجیکشن کا اتنا بھیانک بدلہ لیا تھا اس کا فون بھی شاید کہیں بند پڑا تھا لیکن اسے اب کسی چیز کی پرواہ نہ تھی اور رامین کا اس سے کیا تعلق تھا جو اس نے اتنی بڑی تہمت اس پر لگائی اس

نے تو کبھی رامین کی زندگی میں مداخلت نہیں کی تھی کیا صرف تھوڑی سی انٹرٹیمینٹ کے لیے اسکی ذات کی دھجیاں اڑا دیں تھی،نجانے کب سے اکیلی چھت پر بیٹھی تھی جب کسی کے قدموں کی آہٹ پر ایکدم چونک گئی مڑ کر دیکھا تو سامنے گرین ٹی شرٹ اور ٹراؤز میں زیان کھڑا تھا وہ شاید جم میں ایکسرسائز کرنے آیا تھا وہ اس کے برابر سے نکل کر جانے لگی جب اس نے پکارا وہ رکی مگر پلٹی نہیں

" مجھے بات کرنی ہے تم سے " اس کی پشت دیکھ کر کہا مناہل مڑ کر بےتاثر نظروں سے اسے دیکھنے لگی

" لیکن مجھے نہیں کرنی " کہہ کر جانے لگی جب زیان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور جم میں لے آیا

" چھوڑیں مجھے " اس نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا اور غصے سے اسے دیکھنے لگی وہ اس کے قریب آگیا

" مجھے بس اتنا بتادو یہ کس نے کیا ہے تمھارے ساتھ " اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بہت نرمی سے پوچھا تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

" مجھے بتاؤ مناہل کس نے بنوائی ہیں وہ فیک پکس " اس نے ایک بار پھر پوچھا مگر وہ تو جیسے سکتے کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی اس کی ماں اور بہن اس پر الزام لگا رہی تھیں اور یہ۔۔۔اسے ایکدم غصہ آنے لگا

" کیوں آپ کو نہیں پتہ میرا بوئے فرینڈ تھاوہ اس۔۔۔۔"ابھی نے بات مکمل بھی نہیں کی تھی جب زیان زور سے دیوار پر پنچ مارا

" جسٹ شٹ اپ مناہل حیدر " وہ دھاڑ اٹھا مناہل سہم کر دیوار سے لگ گئی

" آئندہ ایسی بکواس کی تو زبان گدی سے کھینچ لونگا " انتہائی دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا مناہل کو اپنی ہتھیلیاں بھگتی محسوس ہوئیں

" آپ نے شاید اپنی بہن کے منہ سے سنا نہیں وہ مجھے روز کسی نہ کسی لڑکے کے ساتھ دیکھتی تھی حیرت ہے آپ کو اب بھی شک ہے " وہ خود اذیتی کا شکار ہونے لگی زیان نے اسے بازو پکڑا

" سچ کیا ہے وہ تو ویسے بھی چند دن میں سامنے آجائے گا لیکن میں اس شخص کو اس کے انجام تک پہنچا کر چھوڑوں گا جس نے اس گھر کی عزت سے کھیلنے کی کوشش کی ہے " زیان کی سرخ آنکھیں دیکھ کر مناہل کو خوف محسوس ہونے لگا ایک نظر اسے دیکھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا وہ سن سی دیوار پکڑے کھڑی تھی

" موحد اللہ تمھیں برباد کرے تمھاری وجہ سے میری زندگی جہنم ہوگئ ہے " وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔۔۔

******

" تم نہیں ہو تو بلکل مزا نہیں آرہا۔۔بہت مس کر رہی ہوں تمہیں " اداسی سے بولی تو وہ ہنس پڑا

" کیوں میں گانے سناتا تمہیں " لائٹر سے سگریٹ سلگاتا ہوا بولا اس وقت وہ باتھ لے کر روم میں لیٹا تھا آج ہی اسلامباد کے دس دن کے ٹور سے لوٹا تھا۔

" ہاں تم صرف کھری کھری سنا سکتے ہو بس " چڑ کر بولی وہ اس شخص کے کھدرے مزاج کو اچھی طرح جانتی تھی

" اچھا تو عقلمند ہو " دلکشی سے ہنس پڑا جبکہ دوسری جانب اسکی ہنسی پر اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

" اچھا پھوپھو کیسی ہیں مناہل کی وجہ سے کافی ڈپریشن میں تھیں " فکرمندی سے بولی تو وہ لب بھینچ گیا

" ٹھیک ہیں وہ۔۔۔"بس اتنا ہی بولا کیونکہ وہ اس ٹاپک پر بلکل بات نہیں کرنا چاہتا تھا

" عبدال تو صدمے میں ہے وہ تو ماما سے اپنے اور مناہل کے رشتے کی بات کررہا تھا " وہ افسوس سے تفصیل بتارہی تھی جبکہ زیان کی فون پر گرفت مضبوط ہوگئی

" عشاء بعد میں بات کرونگا ابھی مجھے کام ہے " ناگواری سے کہتا بغیر اسکی سنے فون کاٹ گیا،سگریٹ کے گہرے گہرے کش لیتا کسی گہری سوچ میں تھا جب موبائل پر بیپ ہوئی ایک نظر میسج پر ڈال کر سگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتا تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

*****

گھر آیا تو تمام افراد لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے چہرے پر پتھریلے تاثرات لی وہ بھی وہیں آگیا

" مجھے بات کرنی ہے آپ سب سے " اسکے سخت لہجے پر سب ہی اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے

" کیا بات ہے بیٹا " مرتضیٰ صاحب کے کہنے پر وہ ابرار صاحب کے پاس چلا آیا

" چاچو میں نے پکچرز کی انویسٹیگیشن کروائی تھی یہ اس کی ڈیٹیلز ہیں " ان کے سامنے ایک لفافہ رکھا تھا لاؤنج میں بیٹھے تمام افراد چونک اٹھے

" کیسی ڈیٹیلز " وہاب صاحب لفافہ کھول کر کر ڈیٹیلز دیکھنے لگے ابرار صاحب بھی حیران ہوئے تھے جیسے جیسے تفصیل پڑھ رہے تھے ان کے تاثرات بدلتے جارہے تھے

" ابرار میں نہ کہتا تھا وہ تصویریں جھوٹی ہیں ہماری مناہل ایسا کر ہی نہیں سکتی " وہاب صاحب نے خوشی سے انہیں پیپر تھمایا تو وہ کنگ ہوتے پیپر پڑھتے یکدم صوفے پر ڈھ گئے آج وہ خود کو زمین میں دھنستا محسوس کررہے تھے ایک حیران نظر انھوں نے وہاب صاحب پر ڈالی

" وہ چیخ چیخ کر کہتی رہی مگر کسی نے اسکی نہ سنی اور چھوٹی تائی آپ تو ماں ہونے کا دعویٰ کرتی تھیں ان دونوں کی کیا مائیں ایسی ہوتی ہیں کہ سب کے سامنے اپنی ہی اولاد کے کردار کی دھجیاں اڑادیں " راحم آج پھٹ پڑا تھا فاطمہ بیگم نظریں چرانے لگیں

" اب ہمیں کیا پتا تھا کوئی جھوٹی تصویریں بنوا کر بھجوا دیے گا " وہ ابرار صاحب کی طرف دیکھ کر بولیں جو بلکل خاموش بیٹھے تھے رامین کو آج اپنے بھائی پر شدت غصہ آیا تھا اسکے کیے کرائے پر پانی پھیر گیا تھا وہ تو شکر تھا عبدال پاکستان میں نہ تھا کہیں وہ بھی پکڑا نہ جاتا

" کیا کل کو عمر کے بارے میں کوئی بھی جھوٹی خبر آئے گی تو آپ تب بھی یہی کہیں گی " وہ ایکدم چپ ہوگئیں

" بیٹا بس رہنے دو ہماری مناہل بے گناہ ثابت ہوگئی ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے " مرتضیٰ صاحب نے ماحول کی کشیدگی کو کم کرنا چاہا تو راحم بس ایک تاسفی نگاہ ان پر ڈالتا کمرے کی جانب بڑھ گیا پلر کے پیچھے کھڑی مناہل بھی ہٹ گئی

تھی وہ جس شخص کو سننے کھڑی تھی اس کے باپ نے ایک لفظ بھی نہ کہا تھا کمرے میں آکر ایک بار پھر اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔۔۔۔
کمرے میں جاتے زیان کی نظریں اس کے کمرے کے بند دروازے پر پڑی تھیں ابھی اسے اس شخص تک پہنچنا تھا جس نے یہ حرکت کی تھی مگر کوئی سراہ ہاتھ نہیں آ رہا تھا سر جھٹکتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

*****

اُس دن کے بعد سے اس نے ابرار صاحب کا سامنا کرنا چھوڑ دیا تھا نہ ہی وہ رات کو سب کے ساتھ کھانے پر ہوتی اور نہ صبح ناشتے پر بس یہ ہوا تھا کہ اب باقی گھر والوں میں مل کر بیٹھنے لگی تھی ماموں کی فیملی میں یہ بات کسی کو پتہ نہ تھی وہ دو دن سے یہاں آئی ہوئی تھی اسکا حیدر پیلس کے در و دیوار سے دل گھبرانے لگا تھا اس لیے وہ ماموں کے پاس آگئی تھی۔

" کیا ہر وقت بوڑھی روحوں کی طرح خاموش بیٹھی رہتی ہو " علی نے پیچھے سے آکر چپت لگائی وہ گھورنے لگی

" میں کیوں ہونے لگی تم ہی ہوگے " چڑ کر اسے کشن مارا

" ویسے بھائی کی بات سے میں بھی اتفاق کروں گی یہ حیدر فیملی والے ہیں بڑے مردہ دل " چائے لے کر آتی طوبا نے بھی ہنستے ہوئے کہا وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے جو بہت بڑا تو نہ تھا مگر خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا

" باقی سب کا تو پتا نہیں لیکن میں بلکل اس لسٹ میں شامل نہیں ہوں " اس نے گردن اکڑ کر کہا تو علی زور سے ہنس پڑا

" بیٹا شروعات آپ سے ہی ہوتی ہے " علی نے مدبرانہ انداز میں کہا

" بہت بول رہے کو میں بولنے پر آئی تو بھاگتے نظر آؤ گے " مناہل نے معنی خیزی سے آنکھیں گھمائیں تو علی یکدم گڑبڑا گیا

" کیا بتاو گی مجھے بھی بتاو " طوبا نے تجسس سے پوچھا علی نے آنکھوں ہی آنکھوں سے اسے وارن کیا

" کچھ نہیں مزاق کر رہی تھی " علی کی شکل دیکھ کر کھلکھلا کے ہنس پڑی

" بھائی لہیں باہر چلیں یہ تو بوڑھی روح گھر میں پڑے پڑے سڑ جائے گی " طوبا نے گھورتے ہوئے کہا تو مناہل نے اسکی کمر پر ہاتھ مارا

" چلو اٹھو دونوں چلتے ہیں باہر امی کو بتا کر آؤ نیچے جلدی " کیز اٹھاتا بولا تو

وہ دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔علی نے پرل کونینینٹل میں ٹریٹ دی تھی کافی خوشگوار ماحول میں تینوں ڈنر کر رہے تھے ساتھ ساتھ نوک جھوک بھی جاری تھی مناہل کی کسی بات پر ہنسی نکلی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی جب دو نگاہوں نے بہت غور سے اسے دیکھا تھا مناہل کی غیر ارادی نظر پڑی تو یکدم ہنسی کو بریک لگی اور فوراً سنبھل گئی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا نہیں شاید گھور رہا تھا غصے سے مناہل نے اپنی نگاہیں جھکا لیں طوبا نے حیرت سے اس کے تاثرات کو بدلتے دیکھا پھر نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو زیان حیدر اپنی شہزادوں کی سی آن بان کے ساتھ کچھ بزنس کولیگز کے ساتھ بیٹھا تھا اسکا شاید اوفشل ڈنر تھا۔

" تمھیں کیا ہوگیا جو ایسے منہ سوجا کر بیٹھ گیں بھوت دیکھ لیا کیا " علی نے حیرت سے اسکے سیریئس چہرے کو دیکھا

" بھوت کو تو نہیں البتہ حیدر پیلس کے دیو کو ضرور دیکھ لیا ہے " طوبا نے ہنستے ہوئے کہا علی نے حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھا پھر مڑنے لگا تو مناہل نے روک دیا

" کیا ہے زیان بھائی ہیں " اس نے کڑواسا منہ بنا کر کہا تو علی کا قہقہہ جاندار تھا

" آؤ مل کر آتے ہیں " علی نے مسکراتے ہوئے کہا

" ہاں تاکہ وہ یہیں سے ہی پکڑ کر گھر لے جائیں " اس نے علی کو گھورا

" ایک تو یہ بندہ بھی بڑا ضدی ہے " اس نے تبصرہ کرنا ضروری سمجھا

" چلو کھڑے ہو اب گیارہ بج رہے ہیں " مناہل نے انہیں کھڑا کرنا چاہا

" ڈر کر بھاگ رہی ہو " طوبا نے ہنستے ہوئے چھیڑا تو وہ گھورنے لگی

" میں کیوں ڈرنے لگی ان سے ہیں کون وہ "

" دیو " طوبا نے برجستہ کہا تو مناہل کو بھی ہنسی آگئی لیکن دل ہی دل میں وہ واقعی اس دیو سے ڈر گئی تھی کہیں ابھی پکڑ کر گھر نہ لے جائے خود پر اب بھی اسکی نظریں محسوس کرسکتی تھی

" چلو اٹھو بھی اب " وہ ان دونوں کو زبردستی اٹھا کر باہر لے آئی تھی مگر شاید آج قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا کار نے اسٹارٹ ہونے سے انکار کردیا تھا

" کیا ہوا " ان دونوں نے پوچھا

" پتہ نہیں آئی تھنک انجن میں پروبلم ہے " اتر کر انجن چیک کرنے لگا ابھی وہ لوگ پارکینگ میں ہی کھڑے تھے جب وہ بھی وہیں آگیا

" اینی پروبلم " علی کو بونٹ پر جھکے دیکھ قریب آگیا

" وہی چیک کر رہا ہوں یار بس " خوشدلی سے ہاتھ ملاتے ہوئے بولا

" چھوڑو اسے اتنی رات کو ایسے کھڑے ہونا ٹھیک نہیں میں مکینک کو فون کردیتا ہوں وہ چھوڑ جائے گا گھر ' تم آؤ " اس نے حل بتا کر چلنے کا اشارہ کیا

" یار تمہیں مسئلہ ہوجائے گا اوٹ اوف وے جانے میں " علی نے اسے منع کرنا چاہا

" نو پرابلم یار چچی جان نے ویسے بھی مناہل کو لانے کا کہا تھا میری میٹنگ کچھ طویل ہوگئی تھی خیر یہ راستے میں ہی مل گئیں " ایک نظر کار میں بیٹھی مناہل کو دیکھا جبکہ طوبا کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا دوبھر ہوگیا تھا مناہل نے زور سے اس کی کمر پر مارا

" تمہارا نا میں یہیں دم نکال دونگی آئی سمجھ " اس نے دانت پیستے ہوئے بولی

" یار میں نے انہیں دیو ایسے ہی نہیں کہا تھا " طوبا نے کھی کھی کرتے ہوئے کہا

" چلو گرلز نیچے اترو " علی کے کہنے پر دونوں اتر کر زیان کی لینڈ کروزر میں آکر بیٹھیں مناہل نے احتجاجاًگاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا اور ونڈو سے باہر دیکھنے لگی علی زیان کے ساتھ آگے بیٹھا تھا وہ دونوں بزنس کی نجانے کونسی باتیں کررہے تھے اور طوبا ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جبکہ وہ باہر کے مناظر کو گھور رہی تھی اسے پتا تھا چچی جان نے نہیں بلایا کیونکہ شام میں ہی اسکی ان سے بات ہوئی تھی

" ایک بار پھر تھینکس یار " علی نے شکریہ ادا کیا تھا جس پر وہ ہلکے سے مسکرایا اور مڑ کر اسے دیکھا طوبا اتر چکی تھی

" جاؤ سامان لے کر آؤ فوراً"اسے اوردڑ دیا

" میں۔۔۔میں کل خود ڈرائیور کے ساتھ آجاؤں گی " اس نے ہونٹ کا کونہ دانتوں میں دباتے ہوئے کہا

" بغیر سامان کے جانا ہے تو بتادو " اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سختی سے کہا
تو وہ جھٹکے سے اتری اور تن فن کرتی اوپر چلی گئی ٹھیک پانچ منٹ بعد اپنا ہینڈ کیری لیے واپس آئی اور پیچھے کی سیٹ پر بیٹھ گئی
" آگے آؤ "
" نہیں تو کیا کرینگے چھوڑ جائینگے یہاں تو چھوڑ جائیں " پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا تو زیان نے اسے گھورتے ہوئے کار اسٹارٹ کردی علی نے دور سے ہاتھ ہلا کر خداحافظ کردیا تھا،پورا سفر خاموشی سے کاٹا تھا گھر پہنچ کر پورچ میں گاڑی رکتے ہی ایک سیکنڈ کی بھی دیر کئے اندر کی جانب بڑھ گئی اسے دور جاتا دیکھ سر نفی میں ہلاتا وہ بھی کار سے اتر گیا۔۔۔۔

******

بیٹا مجھے بات کرنی ہے تم سے " وہ گاڈن میں کھڑی پودوں کو پانی دے رہی تھی جب ابرار صاحب اس کے برابر میں آکھڑے ہوئے وہ بے تاثر چہرہ لیے کھڑی رہی
" جو کچھ ہوا وہ ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا یہاں سب تم سے شرمندہ ہیں " اس نے حلق میں ایک گولہ سا اٹکتا محسوس کیا
" میں نے آپ سے کبھی کوئی ایسی توقع نہیں رکھی کہ آپ کچھ غلط ہوجانے پر مجھ سے معافی مانگیں لہذا اپنے ضمیر پر یہ ذرا سا بوجھ بھی نہ ڈالیں " سپاٹ لہجے میں بولی تو ابرار صاحب نے تڑپ کر اسے دیکھا جو اتنی بڑی بات عام سے انداز میں کر گئی تھی
" ایسا مت کہو مناہل تم بیٹی ہو میری " انہوں نے بہت محبت سے کہنا چاہا جب وہ بیچ میں ہی ٹوک گئی

" نہیں ہوں میں آپ کی بیٹی۔۔۔آپ صرف۔۔۔فاطمہ ابرار کے شوہر اور عمر ابرار کے باپ ہیں بس " آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی

" میں نے کبھی تم لوگوں کا برا نہیں چاہا کبھی فرق نہ کیا " مناہل کے چہرے پر تمسخر سا پھیل گیا

" برا تو بہت چھوٹا ورڈ ہے بابا آپ نے کبھی پلٹ کر ہمیں نہیں دیکھا یہ تک نہیں پوچھا کہ بیٹا کسی چیز کی ضرورت تو نہیں یہ تو بہت دور کی بات ہے آپ نے کبھی ہمارے سر پر شفقت سے ہاتھ نہیں پھیرا کتنے بدنصیب ہیں ہم کہ کبھی باپ کا لمس محسوس نہ کیا " آج اس کے ضبط کی انتہا ہوگئی تھی ابرار صاحب اس آنسوؤں کو دیکھتے خود کو ندامت کی گہرائیوں میں گرتا محسوس کر رہے تھے

" بچپن سے آج تک ماما ناانصافیاں کرتی رہیں اور آپ جان بوجھ کر خاموش رہے میری خواہش تھی ڈاکٹر بننا مگر ماما نے منع کیا اور آپ چپ رہے عمر اور دعا میں ہمیشہ فرق کیا آپ نے اب بھی وہ نودرن ایریاز گیا ہے اسکول کیمپ کے ساتھ اور آپ کی بیوی نے دعا کو ایک برتھ ڈے پارٹی میں بھی جانے کی اجازت نہ دی اسے ایک موبائل کی خواہش تھی وہ بھی پوری نہ کرسکے پھر بھی کہتے ہیں فرق نہیں کیا۔۔۔آپ جانتے ہیں جب سب اے سی کی کولنگ میں سوتے اور ہمیں فین میں سونا پڑتا چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لیے عید کا انتظار کرنا پڑتا وہ بھی ماما کے طعنوں کے بعد تو دعا کہتی آپی اس سے اچھا تو میں بھی مر جاتی ماما کے ساتھ۔۔۔۔"وہ باپ کی طرف سے رخ موڑ گئی اپنے آنسوؤں کو

بےوقتّ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ بت بنے کھڑے اپنی بیٹی کا درد سن رہے تھے کتنے بدنصیب باپ تھے وہ کہ ان کی بیٹیوں کو اپنے باپ سے بھلائی کی توقع نہ تھی کوئی امید نہ تھی۔۔

" ہمیں آپ سے کوئی توقعات یا امیدیں نہیں ہیں آپ کو بھی میرے آنسو دیکھ کر ترس کھانے یا خیرات میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں " اپنے آنسو رگڑتی بغیر انہیں دیکھے نکلتی چلی گئی وہ وہیں کرسی پر ڈھیر ہوگئے تھے ہاں یہ بات سچ تھی کہ انہوں نے عائشہ بیگم کو دل سے نہ چاہا تھا مگر وہ تو ان کی اولاد تھی وہ اپنی اولاد میں انصاف ہی نہ کرسکے ان کی بیٹی کو ان سے کوئی توقع نہیں کتنے سنگدل تھے وہ۔۔۔ایک تکلیف ان کے دل میں اٹھی تھی شاید یہ اس درد کا احساس تھا جو ان کی بیٹیاں بچپن سے محسوس کررہی تھیں پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہوچکا تھا اور وہ وہیں بازو پکڑے تڑپنے لگے

" صاحب جی۔۔۔۔۔کیا ہوا صاحب جی " ملازمہ چائے دینے آئی تھی مگر انہیں درد میں تڑپتا دیکھ اندر کی طرف بھاگی تھی اور آناًفاناًزیان اور راحم لے کر ہوسپٹل پہنچے تھے صبح کا وقت تھا اسلی سب گھر پر ہی تھے انہیں انتہائی نگہداشت میں رکھا گیا تھا سب ہی پریشان تھے کہ اچانک کیا ہوگیا فاطمہ بیگم بھی دوسری گاڑی میں اسپتال پہنچ گئی تھیں سب باری باری چکر لگا رہے تھے مگر وہ کمرے میں بند پشیمان سی جائے نماز پر بیٹھی زاروقطار رو رہی تھی اس میں ہوسپٹل جانے کی ہمت نہ تھی۔

" یا اللہ بابا کو ٹھیک کر دے پلیز میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی " اپنے رب سے ان کی زندگی کی بھیک مانگتی تڑپ رہی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ بابا اسکی باتوں کا اتنا صدمہ لے لیں گے کمرے سے باہر آئی تو فاطمہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں انہیں راحم گھر چھوڑ کر چلاگیا

" اس منحوس کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے ابھی کچھ دیر پہلے ہوش آیا تو اس کا نام پکار رہے تھے وہ " روتے ہوئے فائقہ بیگم کو بتاتیں مناہل کو برا بھلا

کہنے لگیں ان کی بات سن کر وہ واپس کمرے میں آگئی اس میں ان سب کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔

****

مرتضیٰ صاحب اور زیان ان کے پاس کھڑے تھے انہیں ابھی ہوش آیا تھا مگر کچھ حرکت نہیں کر پا رہے تھے آنکھیں ہنوز بند تھیں

" چاچو ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں آپ بہت جلد صحتیاب ہو جائیں گے انشاءاللہ " اس نے ان کا کینولا لگا ہاتھ پکڑ کر بولا مرتضیٰ صاحب بھی بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے

" منا۔۔۔ہل۔۔"انہوں نے ہلکی آواز میں کہا تو زیان کے اندر غصے کا ابال اٹھنے لگا اس لڑکی کو دو بار راحم کے ذریعے بلوا چکا تھا مگر وہ اب تک نہ آئی تھی

" ابرار وہ آجائے گی تم پریشان مت ہو " انہوں نے تسلی دی

" میرے۔۔۔۔بعد۔۔۔۔۔ان۔۔۔ان۔۔کا۔۔۔خیال۔۔۔رکھ۔۔۔رکھنا " وہ اٹک اٹک کر بولے تو مرتضیٰ صاحب نزدیک آگئے

" کیسی باتیں کر رہے ہو ابرار انشاءاللہ تم ٹھیک ہو جاؤ گے " انکی آنکھوں میں بھرے آنسو دیکھ کر پریشانی سے بولے

" میں۔۔۔میں۔۔۔کچھ۔۔۔۔نہ کر سکا۔۔۔ان۔۔۔کے۔۔۔لیے " ندامت سے کہتے ایک بار پھر ان کی حالت بگڑنے لگی

" ابرار۔۔۔۔چاچو کیا ہوا آپ کو۔۔۔چاچو " ان کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات دیکھ کر وہ دونوں فکرمندی سے بولے

" مناہل۔۔۔میری۔۔بچی۔۔۔"بس ان کے منہ پر یہی فریاد تھی۔۔۔

****

" مجھے مناہل کے ماموں کا نمبر دو ان سے بات کرنی ہے مجھے ایک وہ ہی ہیں جن کے قریب ہے بچی " ابرار صاحب کے روم سے نکلتے مرتضیٰ صاحب نے پرسوچ انداز میں کہا

" اور جاؤ مناہل کو لے آؤ " اس کے چہرے کے سخت تاثرات کو دیکھ کر ہدایت کی تو وہ خاموشی سے سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔سارے راستے دماغ میں مختلف سوچیں گھومتی رہیں پورچ میں کار روک کر وہ اندر کی طرف بڑھا تھا اس کا رخ مناہل کے کمرے کی جانب تھا وہ یلو کوٹن کے سوٹ پر باریک سا سفید دوپٹہ باندھے جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی جب دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا اس نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے اور مڑ کر دیکھا سرخ آنکھوں کے لیے وہ اندر داخل ہوا تھا

" چلو ایک سیکنڈ میں کھڑی ہو " اس کا چاند سا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھا جو بلکل سرخ ہو رہی تھیں

" میں۔۔۔میں نہیں جاسکتی میں انہیں نہیں دیکھ سکتی پلیز آپ جائیں " اپنے آنسو رگڑ کر کہا وہ تو پہلے ہی غصے میں تھا اس کی بات سے اس کا دماغ گھوم گیا بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا وہ اس پہاڑ جیسے وجود کے ساتھ کھینچی چلی جارہی تھی آنسو زاروقطار آنکھوں سے گر رہے تھے " پلیز چھوڑیں مجھے " مُسلسل مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ کان بند کیے کار کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے پٹخ چکا تھا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا کار اسٹارٹ کرچکا تھا

" تمہیں ذرا احساس نہیں ایک شخص تمہیں پکار رہا ہے اور تم سفاک بنی بیٹھی ہو " اس نے غصے سے اسے دیکھا جو سر جھکائے رونے میں مگن تھی

" رونا بند کرو اب " اس پر دھاڑا اٹھا جس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں غصے سے اسٹئرنگ پر ہاتھ مار کر اسپیڈ بڑھادی تھی۔ہاسپٹل کی پارکنگ میں جھٹکے سے کار روکی تھی خود اتر کر اسے بھی زبردستی کار سے اتارا تو ہاسپٹل کی جانب اٹھتا اس کا ہر قدم من من بھر کا ہورہا تھا۔۔۔

****

" شکر کرو تمہارا نام نہیں آیا ورنہ بھائی سے ایک بار پھر مار کھاتے " رامین نے انہیں کال کر کہ تمام حالات بتادیے تھے اور وہ دونوں حیران تھے کہ آخر اسے کیا پڑی تھی مناہل کے کردار پر لگا داغ ہٹانے کی عشاء پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی

" تمہارے بھائی کو کچھ زیادہ ہی ہمدردی کا بخار چڑھنے لگا ہے ورنہ اسے کیا تھا کسی سے بھی افئیر چلتا اسکا " عبدال بری طرح بدمزاح ہوا تھا پلان فیل ہونے پر

" صحیح کہہ رہے ہو اب گھر والے اس ایڈیٹ کے آگے شرمندہ ہوتے پھر رہے ہیں اوپر سے چاچو کی طبیعت بھی خراب ہوگئی عجیب ہی ماحول ہوگیا ہے " اس نے اکتا کر کہا

" کیوں انہیں کس بات کا صدمہ ہوگیا ہے " اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا

" پتا نہیں کیا مسئلہ ہے ہوش میں نہیں آئے ابھی وہ " اکتاکر بولی وہ گھر کے ماحول سے تنگ آگئی تھی

" یہ ٹرپ ختم ہوجائے پھر آکر تفصیل سے بات کرتے ہیں " پرسوچ انداز میں بولا تو وہ مسکرا دی

" کیا کرنا ہے بس ڈائریکٹ شادی کی بات کرنا اور کیا " تمسخرانہ لہجے میں بولی تو عبدال مسرور سا ہوگیا

" کیا بات چھیڑ دی یار۔۔۔اسکے لیے تو ابھی اُڑ کر آجاؤں " دل پر ہاتھ رکھتا مجنونانہ انداز میں بولا تو رامین طنزیہ مسکرا دی کیونکہ نجانے کتنی لڑکیوں پر دل ہار چکا تھا وہ

" اچھا چلو انجوائے کرو تم بعد میں بعد کرتی ہوں " اسے بائے کر کے فون رکھ دیا آج پورے پندرہ دن ہوچکے تھے موحد سے کانٹیکٹ نہیں ہوا تھا عجیب جھنجھلائی ہوئی سی پھر رہی تھی

" بس ایک بار چاچو کی طبیعت ٹھیک ہوجائے مناہل دیکھنا میں کیسے تمہارا اس گھر سے نکلنے کا انتظام کرواتی ہوں " اپنی سوچوں میں گم تھی جب فائقہ بیگم چلی آئیں

" رامین جاؤ جاکر ایک کپ چائے بنا کر فاطمہ کو دے کر آؤ " صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں تو رامین نے برا سا منہ بنایا

" میں تو نہیں جارہی ایک تو گھر میں عجیب ماحول ہو رہا ہے اوپر سے کام بھی کرو مناہل سے کہہ دیں " صوفے پر نیم دراز ہوتے ناگواری سے بولی

" اسی سے کہنے گی تھی تو حنا نے بتایا ہاسپٹل گئی ہے وہ۔۔۔جا شاباش چائے دے کر آ آنی کو " انہوں نے پچکارتے ہوئے کہا

" یہ آنی کے بھی نائنٹیز کی ہیروئن کی طرح ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے " غصے سے بڑبڑا کر اٹھ گئی جبکہ ماں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

******

آئی سی یو کے اندر داخل ہوئی تو خودبخود آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اس نے ایسا تو کبھی نہ چاہا تھا کہ اس کا باپ اتنا بےبس پڑا مشینوں کے ذریعے سانس لے رہا ہو وہ یکدم ان کے قریب آئی اور نرمی سے ان کا ہاتھ اپنے ہونٹوں لگا لیا ابرار صاحب نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو ان کی آنکھیں بھی بھیگنے لگیں تھیں

" منا۔۔۔ہل۔۔۔میرا بچہ " انہوں نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا

" مجھے معاف کردیں بابا میں بہت بری ہوں " زاروقطار روتی معافی مانگنے لگی

" نہ۔۔۔نہیں میری۔۔۔۔۔۔۔جان میں برررا۔۔۔ہوں " انہوں نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا

" پلیز بابا ایسا نہ کہیں " وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی

" میں۔۔۔۔میں آآپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی بابا " روتے ہوئے ان کے دونوں ہاتھ تھام گئی

" میں۔۔۔۔انصاف نہ کر۔۔۔۔سکا۔۔۔میرا۔۔۔۔۔رب مجھے۔۔۔۔۔ککیسے

معاف۔۔۔۔کرے گا " درد سے تڑپتے ہوئے بولے تو مناہل بھی ان کے درد پر تڑپ اٹھی تھی

" آآپ ٹھیک ہوجائیں بس بابا پھر۔۔۔پھر ہم ساتھ رہیں گے " ان کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے نم لہجے میں کہا تو انہیں اور شدت سے رونا آنے لگا وہ اللہ کی دی ہوئی رحمتوں کو کیسے نظر انداز کیے ہوئے تھے ان کے آنسوؤں نے اس کے دل پر جمی ناراضگی کو پل بھر میں ہی صاف کردیا تھا وہ اتنی سنگدل اور بے حس نہ تھی کہ باپ کو بسترِمرگ پر دیکھ کر بھی نہ پگھلتی۔۔۔

" مناہل بیٹا ہمیں آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے " مرتضیٰ صاحب اس کے سامنے صوفے پر بیٹھے تو مناہل کو یکدم گھبراہٹ سی شروع ہوگئی

" ککیسی بات بڑے پاپا " اس نے خوف سے پوچھا

" ابرار کی خواہش ہے کہ۔۔۔بلکہ ہم بڑے یہ چاہتے ہیں تمہارا نکاح کر دیا جائے " مرتضیٰ صاحب کی بات اس کے اعصاب پر بم بن کر گری تھی وہ ساکت سی بیٹھی انہیں پھر اپنے باپ کو دیکھنے لگی اس کو یقین نہیں آیا تھا وہ کیا کہے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے اس کی چپ دیکھ کر ابرار صاحب اس کے آگے ہاتھ جوڑنے جارہے تھے مناہل کا اسی وقت سکتا ٹوٹا اور ان کے ہاتھ پکڑ لیے

" بابا آآپ مجھے یوں گناہگار نہ کریں پلیز۔۔۔۔۔۔۔جو۔۔۔جو آپ چاہیئں گے وہی ہوگا بس آپ ٹھیک ہوجائیں " روتے ہوئے ان کے ہاتھ چومتی ہوئی بولی

" میں۔۔۔تمہیں۔۔۔محفوظ ہاتھوں۔۔۔۔میں دینا چاہتا۔۔۔ہوں " انہوں نے بہت مشکل سے کہا تھا وہ خاموش بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

" بیٹا مولوی صاحب کو اندر بلا رہے ہیں سر سے دوپٹہ اوڑھ لو " وہاب صاحب نے اسے پیار سے کہا تو وہ حیرت سے ان سب کو دیکھنے لگی مطلب وہ اسی وقت کسی اور کے نام لکھی جارہی تھی مگر اسے یہ تک معلوم نہیں تھا کہ وہ ہے کون ایک نظر باپ کو دیکھا جو زرد پڑھتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے پھر اس نے تمام سوچوں کو جھٹک کر سب کچھ اپنے رب پر چھوڑدیا۔ماموں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا علی بھی ان کے ساتھ ہی کھڑا تھا جو مرتضیٰ صاحب کے کہنے پر ماموں کو یہاں لایا تھا " تو کیا بابا نے۔۔۔"ایک خیال ذہن سے گزرا تو اسکی آنکھیں ایک

بار پھر سے نم ہونے لگیں وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ نکاح واقعی اس کا مضبوط سہارا تھا یا ایک اور آزمائش .... گھر کے تمام مرد موجود تھے اور ایک دو لڑکے مولوی صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے اسے بھی ماموں نے اپنے برابر میں بیٹھالیا

مناہل ابرار ولد ابرار حیدر کیا آپ کو زیان حیدر ولد مرتضیٰ حیدر سے بعوض

دس لاکھ روپے حق مہر یہ نکاح قبول ہے " مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا تو مناہل نے چونک کر بابا کو دیکھا اور پھر زیان کو جو سر جھکائے بیٹھا تھا مولوی صاحب نے ایک بار پھر دوہرایا

" بولو بیٹا " ماموں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکنے لگا اس کے پاس اب کوئی راستہ نہ تھا وہ خود کو ایک بند گلی میں جاتا محسوس کررہی تھی

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

کہتے سر جھکا گئی تھی تمام ایجاب و قبول کی رسم کے بعد سب مبارکباد دینے لگے ماموں نے اسے گلے لگالیا علی نے بھی زیان کو گلے لگایا تھا

" مبارک ہو برادر ہماری برادری میں شامل ہوگئے آج آپ بھی " راحم نے گلے لگاتے ہوئے چھیڑا

" نہیں میں ابھی گدھا تو بلکل نہیں بنا " زیان نے کافی سیریس انداز میں کہا تو راحم اسے گھور کر رہ گیا جبکہ تمام افراد مسکرادیے

" ابرار اب تم جلدی سے ٹھیک ہوجاؤ پھر ہم دھوم دھام سے اپنی بیٹی کی

رخصتی کریں گے " وہاب صاحب نے محبت سے مناہل کو دیکھتے ہوئے

کہازیان نے بھی ایک نظر سر جھکائے بیٹھی مناہل پر ڈالی اور اپنے دوست کو سی اوف کرنے روم سے نکل گیا۔

" میری بہنا بن گئی دلہنیا " علی نے اس کے پاس آکر ہلکے سے چھیڑا جس پر وہ مسکرا بھی نہ سکی

" خوش رہو " ماموں نے اسے پیار کیا اور سب کو خداحافظ کہہ کر چلے گئے۔بابا نے مناہل کو اپنے پاس بلایا

" مجھ۔۔۔سے ناراض۔۔۔۔۔تو نہیں ہو؟"انہوں نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے پوچھا تو اس نے سر جھکائے نفی میں سر ہلادیا وہ انہیں اپنے آنسو نہیں دکھانا چاہتی تھی

" بیٹا آؤ گھر چلیں " وہاب صاحب نے اسے چلنے کو کہا

" میں بابا کے پاس رکنا چاہتی ہوں " وہ ان کے پاس رکنا چاہتی تھی ان کا لمس محسوس کرنا چاہتی تھی

" نہیں بیٹا راحم رکے گا دو دن سے زیان رک رہا تھا اور ویسے بھی ایک گارڈ روم کے باہر کھڑا ہے ہر وقت آپ پریشان نہ ہو " اس نے ایک نظر باپ کو دیکھا اور خداحافظ کہتی باہر نکل گئی باہر دو گاڑیوں کے پاس گارڈ کھڑے تھے وہ وہاب صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی زیان کار ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ مرتضیٰ صاحب دوسری گاڑی میں تھے اس کی وقتاًفوقتاًبیک ویو مرر میں نظریں اٹھ رہی تھیں وہ کھڑکی کے باہر کے مناظر دیکھتی کسی سوچ میں گم تھی چہرہ رونے کی وجہ سے اب تک سرخ ہو رہا تھا اس نے اپنی نظریں ہٹا لیں ایک عجیب سی بے چینی اس نے اپنے اندر محسوس کی تھی جسے نظر انداز کرکے احتیاط سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔

******

جس دن سے ہاسپٹل سے واپس آئی تھی ایک خوف سا دل میں بیٹھ گیا تھا وہ جس شخص سے لڑتی بدتمیزی کرتی تھی وہ شخص اسے تب نہیں بخشتا تھا اب تو اس حاکمیت پسند شخص کو سرٹیفکیٹ مل گیا تھا بابا نے اسے جن محفوظ ہاتھوں میں دیا تھا وہ تو پہلے ہی اسے اپنی جاگیر سمجھ کر اپنا حکم چلاتا تھا،نکاح کے بعد سے وہ اس شخص کی پرچھائی سے بھی بچ کر پھر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اس نے کیوں نکاح کے لیے راضامندی دی جبکہ اسے اپنی ماں بہن اور خاص کر عشاء کے سخت ردِعمل کا اچھی طرح اندازہ ہوگا وہ سب اسے ہی قصوروار ٹھہرایں گئے مختلف سوچوں میں الجھی بیٹھ تھی جب اسے پکارتی دعا کچن میں آگئی

" آپی بابا کا کھانا تیار ہے زیان بھائی لے کر جائیں گے " وہ بابا کا سوپ بنا رہی تھی جب زیان کے ذکر پر اس کا ہاتھ لرز گیا اس نے محض سر ہلادیا۔ان دو دنوں میں بابا کی طبیعت میں کچھ بہتری آئی تھی فاطمہ بیگم بھی ایک دو گھنٹے کے لیے ہاسپٹل چلی جاتی تھیں زیان صبح دس بجے ہی ہاسپٹل سے آیا تھا

" مناہل زیان کے لیے چائے اور کھانے میں کچھ بناکر دے کر آؤ صبح سے بھوکا سورہا ہے " تائی جان نے کچن میں آکر فرمان جاری کیا تو وہ ہونق سی انہیں دیکھنے لگی

" کیا ہوا کیا کہہ رہی ہوں میں سنا نہیں تم نے " اس کی شکل دیکھ کر ناگواری سے بولیں وہ ایکدم سیدھی ہوگئی

" تائی امی۔۔۔میں۔۔۔بابا کا کھانا پیک کررہی ہوں " اس نے ہکلاتا تراشا

" تو کتنی دیر لگتی ہے پیک کرنے میں پہلے جو کہہ رہی ہوں وہ کرو " اسے جھاڑتیں کچن سے باہر نکل گئیں تھی اس نے غصے سے ایپرن کھول کر سلیپ پر پھینکا

" یہ تو پہلے ہی ساس بنی گھومتی ہیں جب پتا چلے گا ان کے لاڈلے سپوت کی بیوی ہوں تب تو گلا ہی دبا دیں گی " غصے سے بڑبڑائی پھر خود پر حیرت ہوئی

" بیوی ! وہ بھی ان کے بیٹے کی " اسے پھر سے غم و غصہ سوار ہونے لگا

" بابا یہ کس عذاب میں پھنسادیا آپ نے " اپنی بےبسی پر وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

****

موبائل میں موجود اس دشمنِ جاں کی تصویریں نجانے کتنی بار دیکھ چکا تھا وہ پاکستان سے صرف اس کے وجود اس کی یادوں سے پیچھا چھوڑانے یہاں آیا تھا مگر اسے کیا معلوم تھا وہ یہاں بھی اسکا پیچھا نہیں چھوڑے گی ہر وقت اسے خیالوں میں آکر تڑپائے گی اسے خود پر غصہ آنے لگا تھا وہ کیوں اسے نہیں بھول پارہا تھا جب وہ تھی ہی نہیں اسکی قسمت میں کیسی بےبسی تھی کہ اسکا محبوب کسی اور سے محبت کرتا تھا۔کسی بات پر مسکراتی اپنی لٹیں کان کے پیچھے کرتی معصوم سی لڑکی اس کے دل میں بڑے دھڑلے سے بیٹھی تھی وہ بار بار اسکی ہر پک زوم کرکے دیکھتا یہ تصویریں اسکی بےخبری میں کرلی گئی تھیں وہ جانتا تھا اگر

مناہل کو پتا چل جاتا کہ اس کی پکس اسکے موبائل میں ہیں وہ دشمنِ جاں اسکا یہ قیمتی اثاثہ بھی چھین لیتی وہ کرب سے مسکرا دیا۔

" میری دعا ہے مناہل تم جس شخص کے ساتھ بھی رہو وہ تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے " اب بھی اس نے اپنے سنگدل محبوب کو دل سے دعا دی تھی باہر برفباری ہورہی تھی مگر اس کے دل میں لگی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ناکافی تھی۔وہ سر صوفے کی پشت سے ٹکائے بیٹھا تھا جب " رامین کالینگ " نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

" ہیلو " آواز کو نورمل رکھا تھا جبکہ دوسری جانب بیٹھی وہ پاگل لڑکی اسکی آواز سن کر جی اٹھی تھی

" ہیلو۔۔۔موحد۔۔موحد تم مجھے بغیر بتائے لندن چلے گئے تم۔۔۔تم مجھ سے اتنا ناراض کیوں ہوگئے ہو " وہ بات کرتے کرتے رونے لگی موحد ایکدم گھبرا گیا

" رامین میں تم سے ناراض نہیں ہوں یار پلیز چپ ہوجاؤ " اس نے رامین کے آنسوؤں پر بندھ باندھناچاہا

" تو تم بات کیوں نہیں کرتے مجھ سے " اس نے روتے ہوئے پھر شکوہ کیا

" اچھا آئی ایم سوری میں نے بہت غلط کیا اب ایسا کچھ نہیں ہوگا تم چپ تو ہو " اس کے اتنے میٹھے لہجے پر اس کے دل میں لگی آگ پر جیسے پانی کے چھینٹے پڑے تھے

" اس طرح کیون چلے گئے اچانک " اپنے آنسو پونچھ کر خفگی سے بولی

" بس یار کچھ دن ویکیشنس انجوائے کرنا چاہتا تھا اس روٹین سے اکتا گیا تھا " عام سے انداز میں بولا تو وہ بھی مطمئن سی ہوگئی

" اچھا واپس کب آرہے ہو " بےتابی سے پوچھا گیا

" نیکسٹ منتھ تک انشاءاللہ " ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا

پھر وہ دونوں کافی دیر تک بات کرتے رہے اسے بھی اپنا ذہن بٹانے کے لیے کسی کی ضرورت تھی۔۔۔

****

" ان۔۔۔ان۔۔کا۔۔۔۔خیال۔۔۔رکہ۔۔۔رکھنا " وہ اٹک اٹک کر کہہ رہے تھے

" میں۔۔۔میں۔۔۔کچھ۔۔۔۔۔نہ کرسکا۔۔۔ان۔۔۔کک ے۔۔۔لیے " ندامت سے کہتے ایک بار پھر ان کی حالت بگڑنے لگی

" ابرار۔۔۔۔۔چاچو کیا ہوا آپ کو۔۔۔چاچو " ان کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات دیکھ کر وہ دونوں فکرمندی سے بولے

" مناہل۔۔۔میری۔۔بچی۔۔۔"بس ان کے منہ پر یہی فریاد تھی۔۔۔۔

" میں ابھی نکاح کرنا چاہتا ہوں مناہل سے " زیان ابرار صاحب کی فکرمندی سمجھ گیا تھا اور لمحو میں فیصلہ کیا تھا مرتضیٰ صاحب نے حیرت و خوشی سے اپنے بیٹے کو دیکھا ابرار صاحب نے زیان کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی تھی

" ہاں ابرار میری بھی یہ دلی خواہش ہے " انہوں نے بھی خوشی سے کہا تو فوری طور پر نکاح کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ کیسے اس نے لمحوں میں فیصلہ کیا تھا شاید چاچو کی بےبسی دیکھ کر یا پھر کچھ اور وجہ تھی وہ سمجھ نا سکا تھا مگر نکاح کے بعد سے وہ بہت مطمئن ہوگیا تھا چاچو بھی ریکور ہونا شروع ہوگئے تھے لیکن اصل مسئلہ ماما کا تھا ان کے ری ایکشن کا ! اسے معلوم تھا وہ اس سے بہت خفا ہونے والی ہیں لیکن وہ انہیں منانا جانتا تھا ان ہی باتوں کو سوچتا واشروم سے نکلا تو سامنے کا منظر دیکھ کر خوشگوار سا احساس ہوا گرین قمیز شلوار پر گرین

شیفون کا دوپٹہ اوڑھے بالوں کا جوڑا بنائے مناہل اس کے لیے چائے اور سینڈوچ لائی تھی اسے وہ کچھ اجلت میں لگی لبوں پر گہری مسکراہٹ لیے بلکل اس کے پیچھے آکھڑا ہوا وہ جو ٹرے رکھتے ہی اجلت میں مڑی تھی بری طرح کسی پتھر سے ٹکرائی

" اوچ۔۔۔۔۔"اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر نظریں اٹھائیں تو آنکھیں پھٹ گئیں فوراً دوسرا ہاتھ آنکھوں پر رکھا کیونکہ رخ موڑنے کی جگہ نہ تھی وہ آج بھی بغیر شرٹ کے تھا اس کی اس حرکت سے وہ آج بھی محفوظ ہوا تھا

" ہٹیں آگے سے ایک تو پتا نہیں کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ہر وقت بے شرموں کی طرح گھومتے رہتے ہیں " اس نے دانت پیستے ہوئے کہا ماتھے کی تکلیف بھولا کر سائیڈ سے نکلنا چاہا

" تمہیں پتا بھی ہے بے شرم کیسے ہوتے ہیں ' من ' " اس کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹاکر اسکی کمر کے پیچھے لے گیا مناہل نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر زیان نے اس کا دوسرا ہاتھ بھی اس کی کمر کے پیچھے باندھ دیا اور اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھنے لگا جو مسلسل مزاحمت کر رہی تھی دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آجائے گا

" چھوڑیں مجھے آپ کو شرم نہیں آتی یہ سب کرتے ہوئے " اس غصے سے اسے دور کرنا چاہا جو مزید قریب ہوگیا اس کی اتنی قربت پر اسے اپنا دم نکلتا محسوس ہوا اور اگر ابھی کوئی کمرے میں آجاتا تو اس سوچ نے ہی اسے پانی پانی کر دیا تھا

" کیسی شرم بیوی ہو میری " اسے غور سے دیکھتا اس کے چہرے پر جھکنے لگا مناہل کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ پڑا آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی

" وہ۔۔۔وہ نکاح مجبوری میں ہوا تھا " اس نے دلیل دینی چاہی ہاتھ مسلسل چھوڑانے کی کوشش میں تھی اس کی بات سے زیان کی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا ایک جھٹکا دے کر انچ بھر کا فاصلہ بھی ختم کردیا

" اب دوبارہ تمہارے منہ سے یہ بکواس سنی نا تو اس کمرے سے باہر نکلنے نہیں دونگا پھر کھانا اگلے دن بیٹھ کر اپنے ولیمے کا کھانا سمجھ آئی یہ ہمارے بڑوں کا فیصلہ ہے تم راضی ہو یا نہ ہو قبول ہر صورت کرنا ہے " اس کے اتنے سخت اور بےباک انداز پر مناہل سے نظریں اٹھانا دوبھر ہوگئیں گال لگ رہا تھا یکدم تپ اٹھے ہوں زیان اپنے غصے کو بھولے اس حسین منظر کو دیکھنے لگا وہ اتنی حسین تھی اس بات کا اندازہ اسے آج ہوا تھا اس پر حیا کی لالی نے قیامت ہی تو ڈھادی تھی مگر اسکا ضبط کمال تھا پھر بھی اسے اس رشتے کا احساس دلانے کے لئے کچھ فاصلے مٹاتااپنا لمس اس کے گال پر چھوڑ کر اسے آزاد کرگیا وہ اسکی بےباکی پر سکتے میں آگئی تھی دل بہت تیزی سے دھڑکا تھا بے بسی سے اپنے لب کانٹتی آنکھوں میں آنسو لیے انتہائی غصے سے اسے دیکھا جو بالوں کو ٹاول سے رگڑتا گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا لبوں پر کوئی شوخ دھن تھی وہ شرم کے مارے تیر کی طرح اس کے کمرے سے نکلی تھی اور سیدھا اپنے کمرے میں آکر دروازہ لاک کرلیا آنسو خودبخود آنکھوں سے باہر آنے لگے تھے اپنے گال کو دوپٹے سے زور سے رگڑ ڈالا سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے اسے سنائی کیوں نہیں ایسی بےہودہ حرکت پہ مگر اسکی بے باک گفتگو ! آنکھوں میں آنسو لیے ایک بار پھر سرخ ہوگئی

" یا اللہ یہ میں کہاں پھنس گئی ہوں " ہاتھ خود بخود اس گال پر چلاگیا تھا جہاں اب بھی اس کا لمس موجود تھا

" اس شخص کو میں کیسے روکوں گی یااللہ ان کی تو شکایت بھی کسی سے نہیں کرسکتی اور کہوں گئی تھی تو کیا " ٹینشن میں آکر اپنا سر پکڑتی بیٹھتی چلی

گئی اس کا بس ایک ہی حل تھا اسے جتنا ہوسکے اس شخص سے دور رہنا تھا۔۔۔۔

*****

ابرار صاحب کو گھر شفٹ کر دیا گیا تھا ان کی طبیعت کافی حد تک سنبھل گئی مناہل ہی ان کے کھانے پینے کا خیال رکھ رہی تھی دعا بھی اب ہر وقت ان کے پاس پائی جاتی تھی کبھی کوئی بک سنا رہی ہوتی تو کبھی اپنی باتیں لے کر بیٹھ جاتی اور وہ بہت توجہ سے اس کی باتیں سنتے وہ اتنے سال سے خدا کی دی ہوئی رحمتوں سے دور رہے یہ سوچ کر ان کا دل دکھ سے بھر جاتا وہ اسے سینے سے لگا لیتے اور وہ باپ کی محبت ملتے ہی نہال ہوجاتی اور اپنے دل کی باتیں ان سے شیئر کرنے لگتی فاطمہ بیگم ان دونوں کو ابرار صاحب کے قریب دیکھ کر اندر ہی اندر پیچ و تاپ کھاکر رہی جاتی تھیں انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اچانک ہوا کیا تھا۔

" بابا یہ پکاؤ آپ کے سر میں درد کردیے گی " مناہل ابرار صاحب کے لیے کھانا لائی تھی اور دعا ان کے برابر میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی

" نہیں میری بیٹی تو مجھے نہیں پکارہی تم یہ سوپ لے کر واپس چلی جاؤ کیوں کہ میرا بلکل دل نہیں چاہ رہا " انہوں نے اکتا کر کہا

" آپ کی کون سن رہا ہے پیئں جلدی پھر میڈیسن بھی لینی ہے " اس نے زبردستی سوپ پلانا شروع کردیا دعا بابا کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی اسکے لبوں پر بھی مسکراہٹ تھی جسے مسلسل روکنے کی کوشش کررہی تھی

" بس لے جاؤ واپس " انہوں نے اسے گھور کر کہا

" اسے فنش کریں پھر کل میں آپ کے فیورٹ چیز پکوڑے بناکر دونگی " اس کی شرط پر بلآخر وہ گھٹنے ٹیک گئے تھے کمرے کے باہر کھڑیں فاطمہ بیگم نے

نفرت سے ان تینوں کی محبت کو دیکھا اور تنتناتی ہوئی نیچے آگئیں سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے سوائے ان تینوں باپ بیٹیوں کے،

" تمام افراد یہاں موجود ہیں تو میرا خیال ہے اب سب کو بتا دینا چاہیے " مرتضیٰ صاحب نے زیان کو دیکھ کر کہا تو وہ محض سر ہلا کر کھانا کھانے لگا

" ایسی کیا بات ہے " فائقہ بیگم نے حیرت سے شوہر اور بیٹے کو دیکھا تمام خواتین بھی متجسس سی مرتضیٰ صاحب کو دیکھنے لگیں

" آج سے ٹھیک ایک ہفتے پہلے ہم بڑوں نے مناہل اور زیان کی راضامندی سے ان کا نکاح کر دیا تھا " مرتضیٰ صاحب نے بہت آرام سے سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا فائقہ بیگم،فاطمہ بیگم اور رامین تو جیسے سکتے میں آگئی تھیں جبکہ باقی تمام افراد کے چہرے حیرت و خوشی سے کھل اٹھے

" یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ " انہوں نے سکتے سے نکل کر پوچھا اور ایک غصیلی نگاہ اپنے بیٹے پر ڈالی جو بڑے آرام سے کھانا کھا رہا تھا

" کیوں تم خوش نہیں ہو " انہوں نے ایک نظر اپنی بیوی پر ڈالی

" آپ نے میرے بیٹے کا نکاح کر دیا وہ بھی بغیر مجھے بتائے اور پوچھ رہے ہیں کہ میں خوش ہوں " وہ غصے سے بولیں

" کیوں یہ صرف تمہارا بیٹا ہے اس کے فیصلے تم کرو گی کیا " اس بار ان کا لہجہ سخت تھا وہ یکدم خاموش ہو گئیں

" لیکن آپ کو ہمیں بتانا تو چاہئیے تھا یہ کوئی طریقہ ہوا بھلا " ان کی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کر جائیں

" ابرار کی حالت اس وقت ایسی نہ تھی کہ تم سب کو ہم بتاتے پھرتے اور کونسا ابھی رخصتی ہوگئی آپ سب اپنے آرمان اگلے ماہ پورے کرلیجیئے گا کیوں کہ ہم نے رخصتی اگلے ماہ کی فکس کی ہے " اپنی بات مکمل کر کے وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے فائقہ بیگم یا کسی اور میں اتنی ہمت نہ تھی کہ ان کی بات سے انحراف کرتے وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئیں

" زیان کھانا کھاکر میرے پاس آنا ذرا " اسے گھورتیں کمرے میں چلی گئیں ان کے پیچھے فاطمہ بیگم بھی اٹھی تھیں

" واہ زیان بھائی ہمیں پتا بھی نہیں لگنے دیا اور میرڈ ہوگئے " حنا نے زیان کو چھیڑا وہ سب بڑوں کے فیصلے سے بہت خوش تھیں

" تمھارے شوہر کو سب پتا تھا یہ گواہوں میں سے تھا " زیان نے توپوں کا رخ راحم کی طرف کردیا حنا نے حیرت سے اپنے شوہر کو دیکھا

" کیا " راحم جو کھیر سے لطف انداز ہورہا تھا یکدم گڑبڑا گیا

" آپ نے بتایا بھی نہیں " وہ اس پر چینخ اٹھی

" ہاں حنا ان کی صحیح طرح سے کلاس لو اتنے دن سے بریکنگ نیوز چھپا کر بیٹھے تھے " ردا بھی ان دونوں کو گھور رہی تھی جبکہ سومیہ بیگم اور وہاب صاحب مسکراتے ہوئے اٹھ گئے

" اسی لیے نہیں بتایا تھا کہ تم لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کردیتیں " اس نے ہنستے ہوئے کہا

" اور وہ دلہن صاحبہ کیسی خاموش ہے اس کو بتاتی ہوں ابھی " حنا غصے میں اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھی تو ردا بھی اسکے ساتھ ہی اٹھی تھی راحم نے شکر کا کلمہ پڑھا تو زیان بھی سر نفی میں ہلاتا مسکراتا ہوا اٹھ گیا۔وہ کب سے

خاموش بیٹھی تھی سمجھ نا آیا کہ یہ سب ہو کیسے گیا وہ تو اسے ہمیشہ کے لیے اس گھر سے بھگانا چاہتی تھی۔

" کیا ہوا تم خوش نہیں لگ رہیں " راحم نے اسے دیکھا جو نجانے کن سوچوں میں گم تھی

" نہیں ایسی بات نہیں بھائی کو مسئلہ نہیں تو مجھے کیا مسئلہ ہوگا " وہ نارمل انداز میں کہتی اٹھ گئی تھی اسے ابھی یہ خبر عشاء کو بھی دینی تھی۔۔۔

****

" بے غیرت لڑکی ذرا شرم نہ آئی اتنی بڑی بات ہم سے چھپاتے ہوئے " وہ جو ابھی باتھروم سے نکلی تھی حنا اور ردا کو غصے میں اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر حیران رہ گئی

" کیا ہوا " اس نے پریشانی سے پوچھا حنا نے اس کے کندھے پر تھپڑ مارا

" میاں والی ہوگئیں اور ہمیں کان و کان خبر نہیں ہونے دی " اس نے گھور کر اسے دیکھا وہ اس کے اس طرح کہنے پر یکدم جھینپ گئی ردا نے اسے ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھالیا

" مجھے تو خود نہیں پتا تھا۔۔۔بابا کی طبیعت کی وجہ سے یہ سب ہوگیا اور پھر جب بڑے پاپا نے کسی کو نہیں بتایا تھا تو میں کیسے بتادیتی " اس نے شرمندگی سے کہا تھا وہ دونوں ہنس دیں

" اب زیادہ بنو نہیں زیان بھائی اور تم نے ہی کوئی پلاننگ کی ہوگی " ردا نے حنا کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

" پلاننگ۔۔"وہ بڑبڑائی پھر گھور کر ردا کو دیکھا

" دماغ خراب ہے تمہارا میں اس دیو کے ساتھ پلاننگ کرونگی جس کا پتہ مجھے مولوی صاحب کے نکاح پڑھاتے ہوئے چلا تھا " دانت پیس کر غصے سے ردا کو دیکھا

" کیا میرے اتنے پیارے بھائی کو دیو کہہ رہی ہو " ردا کی صدمے سے آنکھیں نکل گئیں

" اونہہ۔۔۔پیارا " اس نے ناگواری سے سر جھٹکا

" اگر وہ دیو تو تم پری ہو جسے انہوں نے ہمیشہ کے لیے اپنے پاس قید کرلینا ہے

" حنا معنیٰ خیز نظروں سے دیکھتی مسلسل چھیڑ رہی تھی

" ویسے کوئی بات وات تو ہوئی ہوگی ان گزرے دنوں میں " اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر ٹکا کہ معنی خیز انداز میں کہا تو مناہل کی نظروں کے سامنے وہی منظر لہرا گیا خود پر ان دونوں کی جمی نظریں محسوس کرتی نا چاہتے ہوئے بھی سرخ پڑگئی

" زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہٹو مجھے نیند آرہی ہے " اس نے ان دونوں کے بیچ سے نکلنا چاہا مگر انہوں نے قہقہ لگاتے ہوئے پکڑ لیا

" جتنی نیندیں پوری کرنی ہیں میکے میں ہی کر لو کیونکہ بعد میں دیو اپنی پری کو سونے نہیں دے گا " حنا کے اتنی بےباکی سے کہنے پر اس کا دل بہت زور سے دھڑکا گال بلکل سرخ پڑچکے تھے

" حنا اسے تو شرمانا بھی آتا ہے دیکھو " ردا نے اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہا تو وہ ردا کو ہاتھ مار کر اٹھی اور حنا کو گھورنے لگی

" یہ راحم بھائی کی صحبت کا اثر ہے تم بگڑتی جارہی ہو " دونوں کھل کر ہنسیں وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی

" کبھی غرور نہیں کیا " بال ایک ادا سے پیچھے ڈالتے ہوئے کہا

" چلو ہم بھی تمہیں دیکھیں گے کہ تم پر زیان بھائی کا اثر کیسا ہوگا " حنا نے پھر اسے چھیڑا وہ دانت پیستی کمرے سے جانے لگی جب دعا غصے سے اندر داخل ہوئی

" آپی آپ نے شادی کرلی " وہ صدمے سے بولی اسے بھی ابھی راحم سے اس کے نکاح معلوم ہوا تھا

" کیا بکواس کررہی ہو نکاح ہوا ہے بس " اس نے غصے سے جھنجھلا کر کہا تو ان دونوں کو ہنسے کا ایک بار پھر موقع ملا تھا

" دعا ٹینشن کی کوئی بات نہیں بڑے پاپا نے نیکسٹ منتہ رخصتی فکس کردی ہے " حنا نے مناہل کے سر پر بم پھوڑا تھا وہ صدمے سے اسے دیکھنے نے لگی جبکہ دعا خوشی سے چینخ اٹھی

" واووووو۔۔۔کتنا مزا آئے گا۔۔۔میری پیاری بہنیا بنے گئی دلہنیا " وہ تینوں خوشی سے اپنی بے سُری آوازوں میں گنگنا رہی تھیں اسے رونا آنے لگا تینوں اس کے آنسو دیکھ کر گھبرا گئیں

" ارے پاگل رخصتی آج تھوڑی ہے ایک مہینے بعد ہے " ردا نے پھر اسے چھیڑا تو وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی

" دیکھتی ہوں میں بھی کیسے ہوتی ہے رخصتی " اسے سائیڈ میں کرتی دوبارہ باتھروم میں گھس گئی کیونکہ مزید ان لوگوں سے بحث کرنے کی ہمت نہ تھی اس کے جانے کے بعد تینوں نے حیرت سے بند دروازے کو دیکھا اور پھر ہنس پڑیں۔۔۔

****

زیان کی حسبِ توقع وہ کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہیں تھی اسے کمرے میں آتا دیکھ ناگواری سے دیکھنے لگیں

" مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی " انہوں نے روتے ہوئے کہا تو وہ تڑپ اٹھا اور فوراً ان کے قریب آیا

" پلیز ماما یوں تو نہ روئیں بس ایک بار میری بات سن لیں " انہیں پکڑ کر بیڈ تک لایا اور خود ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

" کیا بتاؤگے تم اب جب باپ کے فیصلے پر سر جھکا کر اس منحوس بدتمیز لڑکی سے شادی کربیٹھے ہو " انہوں نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

" بس ایک بار میری بات سن لیں " بہت محبت سے ان کے ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے

" اس وقت چاچو کی حالت ایسی تھی کہ سب کچھ جلدی میں کرنا پڑا اسے بھی کچھ معلوم نہیں تھا بس چاچو کی حالت کو دیکھ کر سب خاموش ہوگئے " انہوں نے اسے گھورا

" تو ایک تم ہی رہ گئے تھے بلی کا بکرا بننے کے لیے کسی اور سے پڑھا دیتے اسکا نکاح " وہ اب کیا کہتا سوائے صبر کرنے کے

" اچھا آپ یہ بتائیں مسئلہ کیا ہے اس سے نکاح کرنے پر یا بغیر بتائے نکاح کرنے پر "

" دونوں پر " روٹھ کر بولیں تو وہ اٹھ کر ان کے برابر میں بیٹھ گیا

" دوسری بات پر میں آپ سے ایکسکیوز کر چکا ہوں اور پہلی پر میرا اختیار نہ تھا بابا نے کہا تو مجھے کرنا پڑا " وہ باتوں کو گول مول کر کے بتانے لگا

" اور مسئلہ اس بدتمیز لڑکی کا اتنا بڑا ہے نہیں اب تو وہ آپ کے کنٹرول میں ہوگی " اس نے ہنستے ہوئے انھیں آئیڈیا دیا تو انہوں نے غور سے اسے دیکھا اس کے چہرے پر مناہل کے لیے کوئی جذبات نہ تھے وہ کچھ مطمئن ہوئیں

" تو اسے پسند تو نہیں کرتا " انہوں نے مشکوک انداز میں اسے دیکھا

" توبہ کریں ماما میں کیوں اس جنگلی بلی کو پسند کرنے لگا اتنا برا ٹیسٹ نہیں ہے میرا میں نے صرف بابا کا حکم مانا ہے " انہیں بازو کے حلقے میں لے کر مسکراتے ہوئے بولا وہ محبت سے اپنے لاڈلے کو دیکھنے لگیں

" لیکن تیرے لئے میں نے ہمیشہ عشاء کو سوچا تھا " انھیں پھر سے دکھ ستانے لگا زیان نے حیرت سے انہیں دیکھا

" اچھا ہوا آپ نے صرف سوچا مجھے نہیں بتایا " اس نے کڑوا سا منہ بنا کر کہا

" کیوں کیا برائی ہے اس میں " انھوں نے غصے سے کہا

" میں ایسی لڑکی چاہتا تھا جو آپ کی خدمت کرے یہ نہیں کہ آپ اس کی خدمتیں کرتی پھریں " ماں کے کندھے پر سر رکھتا ہوا بولا

" لیکن وہ بڑی پیاری بچی تھی کتنا دکھ ہوگا اسے " انھیں رہ رہ کر اسکے لیے دکھ ہو رہا تھا

" آپ بلکل ٹینشن نہ لیں وہ عقلمند لڑکی ہے سمجھ جائے گی " انھیں تسلی دیتا ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا مگر وہ اس کے سر میں ہاتھ پھرتیں اپنی ہی سوچوں میں الجھی تھیں۔۔۔۔

******

" موم میں مرجاؤں گی موم۔۔۔پلیز واپس چلیں " جب سے رامین نے اسے زیان اور مناہل کے نکاح کی خبر دی تھی وہ تو جیسے پاگل ہی ہوگئی تھی کتنی دیر تک تو اسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ اسکا زیان کسی اور کا کیسے ہوسکتا تھا آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے سدرہ بیگم بھی حیران تھیں کہ یہ اچانک ہوا کیسے گیا وہ تو عبدال کا رشتہ لے کر جانے والی تھیں

" دیکھا آپ نے۔۔۔کہا تھا میں بات کرلیں ان لوگوں سے میرے اور اسکے

رشتے کی نکل گئی نا وہ میرے ہاتھ سے " وہ بھی غصے سے چیخ پڑا تھا کیونکہ

وہ تو آگے کی کتنی پلیننگ کر چکا تھا مگر اب سب برباد ہوگیا تھا۔۔

" ہمیں کیا پتہ تھا کہ اس طرح اچانک نکاح کروادیں گے وہ لوگ " بلکتی ہوئی

عشاء کے برابر میں بیٹھتی ہوئی بولیں،اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اُن دونوں کو گولیوں سے چھلنی کردے

" میری جان پلیز سنبھالو خود کو میں فائقہ سے بات کروں گئی " اسے خود سے لگاکر تسلی دیتے ہوئے بولیں

" وہ۔۔۔وہ کیسے کرسکتا ہے میرے ساتھ ایسا " اس نے روتے ہوئے ماں سے

پوچھا عجیب دیوانوں جیسی حالت تھی۔وہ بھی انتقام کی آگ میں جل رہا تھا مناہل کو اتنے آرام سے اپنے ہاتھ سے نکلتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

" موم میں ٹکٹس کنفرم کروا رہا ہوں آپ پیکنگ کریں " سدرہ بیگم کو کہتا باہر

نکل گیا۔۔۔

******

آپ نے ہم سے پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا اور اتنا بڑا فیصلہ کرلیا " فاطمہ بیگم نے انتہائی ناگواری سے شوہر کو دیکھا،انہیں کہاں گوارا تھا کہ مناہل ساری زندگی ان کے سر پر بیٹھی رہتی اور انہوں نے تو ہمیشہ زیان اور عشاء کو سوچا تھا انہیں رہ رہ کر اس فیصلے پر افسوس ہورہا تھا اور مناہل پر غصہ آرہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ مناہل کا حشر بگاڑ دیتیں۔

" اب میں اپنی بیٹیوں کے لیے فیصلہ تم سے ہوچھ کر کرونگا " انہوں نے غصیلے لہجے میں کہا تو وہ چپ کی چپ رہ گئیں

" اور آئندہ تمھیں میں مناہل یا دعا کے خلاف بات کرتا نہ دیکھوں میری بےخبری کا بہت ناجائز فائدہ اٹھا چکی ہو تم " سختی سے تنبیہہ کرتے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے فاطمہ بیگم کا سر چکرانے لگا یہ وہ اپنے شوہر کے منہ سے کیا سن رہی تھیں۔

" یہ۔۔۔یہ آپ کو ان دونوں نے میرے خلاف ورغلایا ہے نا میں جانتی تھی وہ یہی چاہتی تھیں " انہوں نے رونا شروع کیا تو ابرار صاحب نے ایک بیزار نظر ان پر ڈالی اور کروٹ بدل کر لیٹ گئے اس کایا پلٹ پر ششدر بیٹھی تھیں سب کچھ اپنے ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہورہا تھا

" نہیں مناہل میں تمہیں کبھی بھی جیتنے نہیں دونگی " انتہائی نفرت سے سوچتیں کمرے سے نکل گئیں ان کا رخ مناہل کے کمرے کی جانب تھا۔

" تم نے کیا کہا ہے اپنے باپ سے " دعا سو چکی تھی وہ بھی سونے کے لیے لیٹ رہی تھی جب فاطمہ بیگم تنتناتی ہوئی ان کے کمرے میں آگئیں

" کیا کہا ہے میں نے " اس نے حیرت سے انہیں دیکھا

" زیادہ بھولی بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے خلاف بھڑکاؤ گی تم انہیں تمھاری اوقات ہی کیا ہے " انہوں نے حقارت سے اسے دیکھا

" تو آپ یہاں کیا کر رہی ہیں پھر " مناہل نے چیلنجنگ انداز میں کہا

" بہت اونچا اڑ رہی ہو تمھارے پر کاٹنے جانتی ہوں میں اور زیان سے جو نکاح رچا کر بیٹھی ہو یہ نا سمجھنا کہ تم عشاء سے اسے چھین لو گئی " تمسخرانہ نظر اس پر ڈال کر بولیں

" آپ کو جو سوچنا ہے سوچتی رہیں مجھے نہ آج عشاء کے زیان میں کوئی انٹرسٹ ہے اور نہ ہی کل ہوگا پلیز اب آپ جاسکتی ہیں " بہت تحمل سے کہہ کر چادر سر تک اوڑھ لی وہ اس پر ایک غصیلی نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گئیں تھی۔ان کے جانے کے بعد پریشان سی اٹھ بیٹھی نجانے کیا ہونا تھا اب یہ کس مشکل میں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔۔۔

******

" سر میم عشاء آئی ہیں " زیان اپنے آفس میں تھا جب اسکی سیکرٹری نے کال کر کے اسے بتایا اسے حیرت ہوئی تھی وہ یہاں کیا کر رہی ہے

" اوکے بھیج دیں " اس نے کچھ سوچ کر کہا اور لیپ ٹاپ پر ایمیلز چیک کرنے لگا جب ہی وہ ناک کر کے اندر آئی تھی بلو چھوٹے سے ٹاپ پر جینز پہنے سرخ آنکھیں لیے اس کے سامنے کھڑی تھی وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

" آؤ بیٹھو کیسی ہو " اس نے نارمل انداز میں پوچھا جبکہ عشاء کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

" اب بھی پوچھ رہے ہو کیسی ہوں " رندھی ہوئی آواز میں کہتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیان اس ری ایکشن کے لیے تیار نہ تھا اس لیے فوراً گھبرا کر اس کے پاس آیا

" کیا ہوا یار ایسے کیوں رو رہی ہو " اس کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا

" زیان تم نے۔۔۔تم نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا تم جانتے تھے میں کتنی محبت کرتی ہوں تم سے تم کیسے کسی اور سے نکاح کر سکتے ہو " اس کے کندھے سے لگی رو رہی تھی وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا اتنے سال باہر گزار کر آنے کے باوجود اسے لڑکیوں میں حیا سب سے زیادہ پسند تھی بے باک لڑکیوں نے اس کے ہر قدم پر اپنے دل رکھے تھے مگر وہ اس کے دل کو کبھی نہ بھائیں تھی

" عشاء ہمارے درمیان صرف دوستی تھی اور تم جانتی ہو میں ایسی کسی بات میں تمھارے ساتھ انولو نہ تھا " اسے کندھے سے الگ کرتے سخت لہجے میں بولا

" تو پھر تم نے مناہل سے نکاح کیوں کیا میں جانتی ہوں تم اسے پسند کرتے ہو " روئی روئی آنکھوں سے اس سے شکوہ کر رہی تھی

" تم جانتی ہو یہ سراسر بابا اور چاچو کا فیصلہ ہے صرف ان کی وجہ سے یہ نکاح کیا ہے " اسے سمجھانے والے لہجے میں بولا

" میں مر جاؤں گی تمہارے بغیر زیان میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی " ایک بار پھر سسکنے لگی اس نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے

" یہ نہ کرو عشاء میں تو تمھیں بہت سمجھدار لڑکی سمجھتا تھا کہ تم سمجھو گی مجھے " اسکی طرف دیکھ کر اپنائیت سے بولا

" تم بتاؤ میں کیا کروں " روئی روئی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو وہ گہری سانس کھینچ کر رہ گیا

" تم بتاؤ ایک شخص زندگی اور موت کی دہلیز پر ہو تو تم کیا کرتیں اسے بچانے کےلیے " اس کے سوال پر وہ خاموشی سے نظریں نیچی کیے آنسو بہاتی رہی

" مجھے نہیں معلوم مگر میں یہ سب برداشت نہیں کرسکتی " آنسو رگڑتے ہوئے بےبسی سے بولی

" تو کون کہہ رہا ہے برداشت کرو کھڑی ہو فوراً اس طرح روتی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگ رہیں کسی اچھی جگہ چلتے ہیں تم بھی اچھا فیل کرو گی ویسے بھی زیان حیدر پر دنیا ختم نہیں ہوتی " خود کو نارمل کرتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی کتنا آسان تھا اس شخص کے لیے کسی کے دل کو توڑ دینا

" مگر زیان حیدر میری دنیا تم پر ہی ختم ہوتی ہے اور میں تمہیں حاصل کرکے رہونگی " کھڑی ہوتی اس کے ساتھ باہر نکلتے جنونی انداز میں خود سے ہمکلام ہوئی تھی۔۔۔۔

****

" چلو اچھا ہوا تم بھی موجود ہو کل ہی چھوٹی سے رسم کر کے بچوں کی تاریخ پکی کردیں گے " مرتضیٰ صاحب نے شگفتہ بیگم سے کہا تمام بزرگ افراد لاؤنج میں بیٹھے تھے

" نیکی اور پوچھ پوچھ " انہوں نے مسکرا کر کہا جبکہ فائقہ بیگم اور فاطمہ بیگم کو یہ بات بلکل نہ بھائی تھی

" ایسی بھی کیا جلدی ہے ایک ہی تو بیٹا ہے میرا سب کچھ آرام سے کریں گے " فائقہ بیگم نے بات بنانی چاہی

" کتنا وقت چاہیے ایک مہینا کم تو نہیں ہوتا جو کرنا ہے کر لینا کل بس چھوٹی سی رسم ہے " انہیں فائقہ بیگم کی بات ناگوار گزری تھی

" ہاں بھابھی آپ فکر نہ کریں ہم ہیں نا مل کر سب کرا لیں گے " شگفتہ بیگم نے خوشدلی سے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئیں

" ہاں بھابھی اب تو میری طبیعت بھی بہتر ہے انشاءاللہ سب ہوجائے گا " ابرار صاحب نے بھی ان کی ٹینشن دور کرنی چاہی

" لیکن بچوں سے بھی تو پوچھ لیں وہ کیا چاہتے ہیں " فاطمہ بیگم کا اشارہ زیان اور مناہل کی طرف تھا

" جب ہماری مرضی سے نکاح کرچکے ہیں تو اب کیوں اعتراض کریں گے " ابرار صاحب نے ناگواری سے کہتے فاطمہ بیگم کو چپ کرا دیا

" چلیں بھئی چائے پیئں سب " ردا سب کے لیے چائے لے کر آئی تھی

" بھابھی آپ ابھی کل کی چیزوں کے لئے ردا اور حنا سے لسٹ بنوا لیجیئے گا کل تو سب ویسے بھی دیر سے اٹھتے ہیں " سومیہ بیگم نے فائقہ بیگم سے کہا تو ردا نے حیرت سے انہیں دیکھا

" کیسی لسٹ " اس نے فوراً پوچھا

" کل زیان اور مناہل کی چھوٹی سی رسم کر کے تاریخ پکی کر دیں گے " انھوں نے چائے پیتے ہوئے کہا تو فائقہ بیگم بھی سر ہلا کر رہ گئیں

" واو میں سب کو بتا کر آتی ہوں " ردا تیزی سے اٹھی کر گئی تو تمام افراد مسکرا دیئے علاوہ فائقہ بیگم اور فاطمہ بیگم کے

" مبارک ہو سب کو کل ہماری بی بنو اور زیان بھائی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو رہی ہے سب کل کے فنکشن کے لیے ریڈی رہیں " سب کے چہرے حیرت و خوشی سے کھل اٹھے تھے

" واہ یہ کام کی خبر لائی ہو لڑکی " راحم ردا کے سر پر چپت لگاتا حنا کے برابر میں بیٹھ گیا وہ اسے گھور کر فوراً دور ہوئی

" میں ہوں ہی کمال کی " اس نے فرضی کالر اچکائے

" ردا آپی یہ کمال کون ہے " بلال نے پھر فضول کی ہانکی تو راحم سمیت سب کا قہقہ جاندار تھا

" بہت لیم جوک تھا اس سے اچھا چپ ہی رہا کرو " اس کے بال کھینچتی چڑ کر بولی

" یار میں تو کپڑے بھی نہیں لائی کل کے لیے " اقراء نے فکرمندی سے کہا

" کوئی بات نہیں میرے پہن لے نا " دعا نے فوراً آئیڈیا دیا کہیں وہ کپڑے لینے گھر ہی نہ چلی جائے

" زندگی میں پہلی بار عقل کی بات کی ہے تم نے شاباش " بلال نے کھلے دل سے اس کی تعریف کری ورنہ خواری اسے ہی اٹھانی پڑتی دعا اسے بس گھور کر رہ گئی جو مسلسل اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔کونے میں بیٹھی مناہل کا دم گھٹنے

لگا وہ اٹھ کر باہر آگئی سر میں شدید درد ہو رہا تھا کل سے وہ بہانے سوچ سوچ کر تھک گئی تھی کہ وہ بابا سے کیا کہہ کر رخصتی رکوائے کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا کافی دیر تک جھولے میں بیٹھی سوچتی رہی پھر نیند آنے لگی تو اٹھ کر اندر آگئی بڑوں کی محفل برخاست ہو چکی تھی لاؤنج میں بس تائی امی اور زیان بیٹھے تھے

" اتنی دیر سے کیوں آئے بیٹا " انہوں نے فکرمندی سے پوچھا جو صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھا کافی تھکا ہوا لگا

" بس عشاء کے ساتھ ڈنر کر کے اسے ڈروپ کیا پھر فہد مل گیا اسی کے ہاتھ تھا " آنکھیں بند کیے جواب دیا

" یہ ساؤتھ افریقہ سے کب واپس آیا " انہوں نے حیرت سے پوچھا راحم فہد اور زیان بچپن کے دوست تھے وہ اکثر گھر بھی آتا رہتا تھا

" ابھی ایک دو دن پہلے ہی آیا ہے " آنکھیں کھولیں تو نظر سیڑھیوں کے پاس جاتی مناہل پر پڑیں

" ماما اچھی سے چائے بجھوایں سر میں درد ہو رہا ہے " اپنا کوٹ اٹھاتا کھڑا ہو گیا قریب سے گزرتی مناہل نے بھی بخوبی سن لیا تھا مگر نظر انداز کر کے جانے لگی

" ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ۔۔۔مناہل رکو جاؤ پہلے اس کے لیے چائے بناؤ " زیان کو کہہ مناہل کو اوڈر دیا تھا وہ ایک نظر اس پر ڈال کر سیڑھیاں چڑھ گیا جبکہ وہ خاموشی سے کچن میں چلی گئی۔جلدی جلدی چائے بنا کر دعا کو بلایا وہ دوبارہ اس کے کمرے میں جانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی وہ بھی رات کے اس وقت زیان کی گزشتہ حرکت کو سوچ کر اسکی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں تھی

" جاؤ دے کر آؤ یہ چائے " ٹرے میں کپ رکھتے ہوئے اسے دیا

" مگر کس کو دے کر آؤں " اس نے حیرت سے پوچھا

" انہیں۔۔۔میرا مطلب ہے اپنے زیان بھائی کو " اس نے بے بسی سے کہا عجیب سی جھجھک محسوس ہورہی تھی

" اووووو " دعا آنکھیں گھوماتی ہوئی بولی

" دفع ہورہی ہو یا لگاؤں ایک " اسے گھور کر دانت پیستی ہوئی بولی تو وہ ہنستی ہوئی باہر نکل گئی۔ناک کر کے اندر آئی تو وہ بغیر چینج کیے ایسے ہی بیڈ پر لیٹا تھا

" یہ لیں زیان بھائی آپ کی چائے " چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی وہ جو اس اور کا انتظار کر رہا تھا اس کی اس حرکت پر دانت پیس کر رہ گیا

" اوہو تو تم نے بنائی ہے چائے " کسی بات کا یقین کرنا چاہا

" نہیں میں صرف لائی ہوں بنائی آپی نے ہے " مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی وہ بھی سر ہلا کر رہ گیا

" تمہیں تو میں بتاؤں گا " اس کی حرکت پر غصے میں بیٹھا تھا چائے بھی بے دلی سے پی کر باتھ لینے چلاگیا۔۔۔

******

" بابا آپ بزی ہیں " ابرار صاحب سٹڈی میں بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے جب وہ چلی آئی

" نہیں بیٹا آجاؤ " کتاب بند کرکے اسکی طرف متوجہ ہوگئے

" کیا بات ہے کچھ کہنا چاہتی ہو " وہ انہیں کچھ پریشان لگی

" بابا ! کیا یہ۔۔۔یہ شادی کچھ آگے نہیں بڑھ سکتی " سر نیچے کیے جھجھکتے ہوئے بولی

" ادھر آؤ " انہوں نے برابر میں بیٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا

" تم جانتی ہو مناہل میں نے کیوں فیصلہ کیا زیان کی تم سے شادی کا " ان کی بات پر نفی میں سر ہلا کر آنکھیں موند گئی

" کیونکہ وہ ایک بہترین شخص ہے تمہاری بے گناہی کا ثبوت جب ہمارے سامنے لاسکتا ہے تو وہ ساری زندگی ساتھ نبھاسکتا ہے اس شخص کو اللہ نے تمہارے لیے اتارا ہے تم بھابھی یا کسی اور کے رویے کی سزا اسے مت دینا اسے اپنا سمجھنا میں تو ایک بدنصیب باپ تھا جو تمہارے لئے کچھ نہ کرسکا " اسے سمجھاتے ان کی آنکھ سے آنسو نکل کر مناہل کے بالوں میں جزب ہوگیا

" بابا آپ پلیز خود کو تکلیف نہ دیں میں آپ کے فیصلے سے مطمئن ہوں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگی " ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

" اور جہاں تک شادی کی بات ہے بھائی صاحب اور باقی سب بھی یہی چاہتے ہیں زیان کی رائے لی تو اسے بھی کوئی اعتراض نہ تھا " ابرار صاحب کی بات سن کر وہ حیران سی ہوگئی پھر فوراً ہی سر جھٹک دیا جانتی تھی سب اچھا بننے کے ڈرامے ہیں

" لیکن بابا پہلے آپ ٹھیک ہوجائیں " اداسی سے انہیں دیکھا جو بیماری کے بعد کافی کمزور ہوگئے تھے

" میں بلکل ٹھیک ہوں اب میری فکر نہیں اپنے شوہر کی فکر کیا کرو " بابا نے مسکراتے ہوئے کہا وہ ایکدم جھینپ گئی

" کیا ہے بابا " اس نے روٹھ کر کہا تو انہوں نے ہنستے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا جبکہ وہ آنے والے وقت کو لے کر کچھ اور فکرمند ہوگئی تھی۔۔۔۔

*****

تمام بزرگ افراد نے ان کا منہ میٹھا کرا کر اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ فکس کر دی تھی مناہل وائٹ کلر کے کرتا پاجامے پر پنک شیفون کا دوپٹہ پہنے بالوں کو حسب معمول فولڈ کیے چند لٹیں نکالے ہلکا سا گلوز لگائے سادہ چہرے کے باوجود خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ زیان وائٹ کرتا شلوار میں اپنی وجہی شخصیت کے ساتھ پورے ماحول پر چھایا ہوا لگ رہا تھا،مسعود صاحب کی فیملی کو بھی ابرار صاحب نے انوائیٹ کیا تھا علی کسی کام کی وجہ سے نہ آسکا تھا

" راحم تو نے اب کوئی چھچھوری حرکت کی نہ تو پوری پلیٹ تیرے سر پر دے ماروں گا " راحم کی حرکتوں سے وہ تنگ آگیا تھا سومیہ بیگم نے بھی راحم کی کمر پر مارا جو کب سے زبردستی ان دونوں کو میٹھائی کھلانے بیٹھا تھا مگر ہر بار خود اپنے منہ میں رکھ لیتا وہ ویسے بھی کل سے چڑچڑا ہورہا تھا اس کی حرکتیں اس کا صبر آزما رہیں تھیں

" بیٹا تیری تو بچت ہوگئی ورنہ فہد نے تجھے آج بھی نہیں چھوڑنا تھا " ہنستے ہوئے کہا اور اس کے برابر میں بیٹھ گیا وہ دونوں تھری سیکٹر صوفے پر فاصلے سے بیٹھ تھے جب حنا بھی مناہل کے برابر میں آکر بیٹھ گئی دونوں کے درمیان انچ بھر کا فاصلہ بھی نہ بچا تھا زیان نے ایک نظر اس پر ڈالی جو کب سے اٹھنے کے لیے پر تول رہی تھی

" چھوڑیں آپ تو لو مناہل تم منہ میٹھا کرو " اس نے ذرا سا چکھا پھر حنا نے وہی پیس زیان کے آگے کیا

" یار بس کر دو کیوں ڈائبٹیز کرانے میں لگے ہو تم لوگ " اس نے جھنجھلا کر ہلکی سی بائٹ لے کر گلاب جامن پلیٹ میں رکھ دی سب ہی ان کے اردگرد جمع تھے وہ مزید اتنا چیک کر نہیں بیٹھ سکتی تھی اسلیے فوراً اٹھ گئی زیان نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور بلال اور راحم سے باتوں میں لگ گیا۔

" آپی عشاء کا مجھے بڑا دکھ ہے " وہ دونوں رسم کے بعد کونے میں بیٹھی تھیں

" ہاں بس کیا کروں رامین تو خود اسے منا منا کر تھک گئی " انہوں نے بھی افسوس سے کہا

" یہ میسنی زیان پر بھی اپنا جادو نہ چلا دے " انہوں نے اپنا خدشہ ظاہر کیا فائقہ بیگم مسکرا دیں

" تمہیں کیا لگتا ہے ایسا ہوسکتا ہے زیان نے پہلے ہی مجھے کہہ دیا یہ میری پسند نہیں ہے اور ویسے بھی وہ کل بھی عشاء کے ہی ساتھ تھا " انہوں نے اطمینان سے بتایا تو فاطمہ بیگم کھل کر مسکرائی تھیں۔

" چلیں میں ذرا دیکھ لوں یہ لڑکیاں کیا کر رہی ہیں " وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئیں جہاں سومیہ بیگم اور نبیلہ بیگم (منابل کی مامی) پہلے ہی انتظامات دیکھ رہیں تھی سومیہ بیگم کی شروع سے ان سے بنتی تھی جب بھی وہ یہاں آتیں انہی سے بات کرتی تھیں

" سب تیار ہے نا سومیہ " انہوں نے آکر پوچھا

" ہاں بھابھی صغرا اور نعمت سے لگوائیں ٹیبل میں لڑکیوں کو بھیجتی ہوں " وہ کہہ کر ردا کے کمرے میں آگئیں جہاں سب بیٹھی باتوں میں مگن تھیں

" آجاؤ لڑکیوں کھانا کھا لو " انہیں کہہ کر باہر نکل گئیں

" تمھارے ہاتھ توڑ دونگی اگر یہ ایرنگز اور لپ گلوز ہٹایا تو " ردا مناہل کو وارن کرتی ہوئی اٹھی جو کب سے اپنا حلیہ بگاڑنے میں لگی تھی

" کیوں تم مجھے کارٹون بنادو اور میں کچھ نہ کروں " اس نے بھی غصے سے کہا

" اتنی پیاری تو لگ رہی ہو اب زیادہ حرکتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے " طوبا بھی اسے ڈانٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی

" اور یہ سب سمیٹ کر آنا " اپنے میک اپ کی طرف اشارہ کرتی طوبا کے ساتھ باہر نکل گئی وہ بے دلی سے میک اپ سمیٹ کر باہر نکل رہی تھی جب کسی نے اس کی کلائی پکڑ کر گیسٹ روم میں کھینچا تھا اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی حواس قابو میں آئے تو سامنے کھڑے شخص کو حیرت سے دیکھنے لگی جو اس کے بہت قریب جھکا اس کے خدوخال کا جائزہ لے رہا تھا

" ہٹیں سامنے سے آخر مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ " اسے خود کو گھورتا پاکر اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اسے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی جو دیوار کی طرح کھڑا تھا

" بتادوں کیا مسئلہ ہے پھر حل نکالو گی " تھوڑا اور اس کے چہرے پر جھکا اس کی سانسیں مناہل کے چہرے کو جھلسا رہیں تھی اس نے رخ دوسری طرف کرنا چاہا مگر اس نے ایک ہاتھ سے چہرہ پکڑ لیا

" بتاؤ من کرو گی حل " اس کے ماتھے پر چمکتی بوندوں کو دیکھنے لگا

" دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں کوئی آجائے گا " اس نے ریکوسیٹ کی کیوں اسکی ضد کا اسے بخوبی اندازہ ہوچکا تھا

" تو آجائے گرل فرینڈ کے ساتھ تھوڑی کھڑا " مسکرا کر کہا جیسے اسکی بات سے محفوظ ہوا تھا مناہل کی برداشت بس یہیں تک تھی ایکدم اسے دھکا دے کر دروازے کی طرف بھاگی مگر اس نے فوراً کمر سے پکڑ لیا

" ابھی آپ اپنے شوہر کو جانتی نہیں ہیں مسز زیان " اسے چیلنجنگ انداز میں بولا

" میں اچھی طرح سے جانتی ہوں آپ انتہائی چھچھورے قسم کے شخص ہیں

مسلسل بیہودہ حرکتیں کر کے مجھے ہیرس کر رہے ہیں " خود کو چھوڑانے کے لیے جان لگاتی بےبسی سے بولی اسکی بات پر زیان قہقہہ لگا کر ہ س پڑا مناہل نے بلکل اچانک ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے کی طرف دیکھا جبکہ

زیان نے حیرت سے اسکی حرکت کو دیکھا تھا اس کی طرف دیکھ کر فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا چہرہ خفت سے سرخ پڑھ چکا تھا

" دنیا کی پہلی بیوی ہوگئی جو شوہر پر ہیرسمینٹ کا الزام لگاؤ گئی " کان کے قریب جھک کر کہتا اسکی جان نکال گیا پلکیں حیا کا بوجھ اٹھانے سے قاصر ہوگئی تھیں

" یہ بتاؤ تمہاری کل والی حرکت کی کیا سزا دوں " ایک ہاتھ کمر میں ڈالے دوسرے ہاتھ سے چہرہ پکڑے پوچھ رہا تھا

" کو۔۔کونسی حرکت " اس نے حیرت سے اسے دیکھا

" جو چیز میرے لیے کروگی اسے اپنے ہاتھوں سے ہی مجھے دوگی آئی سمجھ

نہیں تو اٹھا کر پھینک دونگا اگر آئندہ ایسا ہوا " اس کی نم آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھوں کو ڈالتا سخت لہجے میں وارن کیا تو وہ بے بسی سے اپنے لب کاٹتے

لگی پلکیں بار بار جھپکا کر آنسو روکنے کی کوشش جاری تھی زیان مشکل میں پڑھ گیا نظریں اس کے لبوں پر گئیں جنہیں خوامخواہ کی سزا دے رہی تھی

" ان کا کیا قصور ہے جو ان معصوموں کو اذیت دے رہی ہو " انگھوٹے کی مدد سے اس کا لب آزاد کرنا چاہا مگر مناہل نے ہاتھ جھٹک دیا

" دور رہیں " وہ ایکدم چیخ اٹھی زیان کے چہرے پر ناگوار تاثرات پھیلنے لگے اس کی ایک بھی سنے بغیر اس پر جھک گیااس کی حرکت پر مناہل کی آنکھیں پھٹ گئیں سختی سے اس کا کرتا پکڑ کر اس کے سینے پر مکے مارنے لگی اسے جھٹکا دے کر چھوڑا تو وہ گرتے گرتے بچی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت آنسو گر رہے تھے

" آئندہ میرا ہاتھ جھٹکنے سے پہلے سو دفع سوچنا سمجھیں ورنہ نتائج کے لئے تیار رہنا " اس ہی کے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرتا لان کی طرف کے گیٹ سے باہر نکل گیا وہ سن ہوتے وجود کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی اپنی بےبسی پر ایک بار پھر رونا آنے لگا سمجھ نہیں آرہا تھا یہ شخص اس طرح سے اسے کیوں ٹورچر کر رہا تھا تیزی سے اٹھ کر باتھروم گئی اور رگڑ رگڑ کر منہ دھو کر باہر آئی خود کو نارمل کرنا چاہا مگر دل ڈوب رہا تھا نجانے کیسے وہ اس کے سامنے بیٹھے گی شرم سے چہرہ بار بار سرخ پڑھ رہا تھا باہر سب انتظار کر رہے تھے مگر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

" اگر کوئی دیکھ لیتا تو " اس کے پیروں سے جان نکلنے لگی بہت ہمت کر کے باہر آئی سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

" بیٹا کہاں رہ گئیں تھی " سومیہ بیگم نے اس سے پوچھا جو ردا کے برابر میں بیٹھ رہی تھی وہ ردا کی دوسری سائیڈ بیٹھا تھا

" یہ تم نے گلوز کیوں ہٹایا میں نے منع بھی کیا تھا " ردا نے آہستہ آواز میں غصے سے کہا مگر زیان تک بخوبی پہنچ گئی تھی اس نے مسکراتے ہوئے مناہل کو دیکھا جو سرخ ہوتا چہرہ جھکائے بیٹھی تھی

" اب دیکھنا نیکسٹ ٹائم اتنا ڈارک میک اپ کروں گی تم مٹا کر دکھانا " ردا نے

پھر ہلکی آواز میں اسے دھمکی دی تو زیان کو اچھو لگ گیا " کیا ہوا بیٹا " فاطمہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

" آئی ایم فائن " ٹشو سے منہ صاف کرکے سب کو مطمئن کیا جبکہ مناہل اپنا سرخ چہرہ اور آنکھوں میں نمی لیے اٹھ گئی اس وقت دل چاہ رہا تھا ردا کا منہ لال کر دے اور زیان !!! نہیں وہ اس شخص کا کچھ نہیں کرسکتی تھی سوائے اس سے دور رہنے کے

" ماہی کھانا تو کھالو " حنا نے اسے روکنا چاہا مگر وہ بھوک نہیں کا بہانہ کر کے کمرے میں بند ہوگئی پھر ماموں اور پھوپھو کے جانے تک باہر نہ نکلی تھی

اسے لگ رہا تھا اب وہ کبھی بھی زیان حیدر کے سامنے نہیں جاسکے گی۔۔۔۔

****

" یہ سب تم دونوں کی وجہ سے ہوا ہے وہ میرے ہاتھ سے نکل گئی " عبدال نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا رامین ان کے گھر آئی ہوئی تھی

" کیا مطلب ہے تمہارا تمہیں شوق نہیں چڑھا تھا اس سے بدلہ لینے کا " وہ بھی دوبدو ہوئی

" لیکن میں معاملہ کسی اور طریقے سے حل کرنا چاہتا تھا نقصان کس کا ہوا ہاں

" اسے مناہل کے ہاتھ سے نکلنے کا رہ رہ کر دکھ ہورہا تھا عشاء الگ اداس رہنے لگی تھی

" تو مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ سب ہوجائے گا اور بھائی اس سے شادی کرلیں گے " غصہ تو اسے بھی آیا مگر ابھی معاملے کو اسی نے سنبھالنا تھا

" صحیح کہہ رہا ہے عبدال صرف تمہاری وجہ سے زیان مجھ سے دور ہوگیا " وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

" مت بھولو آئیڈیا تمیارا ہی تھا یہ " سارا الزام خود پر آتا دیکھ وہ بھی پھٹ پڑی

" میں کچھ نہیں جانتی ان دونوں کو الگ کرو ورنہ سب کچھ بتادونگی میں سب کو ایکدم غصے میں اٹھی تھی "

" اپنے بھائی کو جیل بھجواؤ گی کیا زیان بھائی تو کب سے انویسٹیگیشن میں لگے ہیں " اس نے مسکرا کر کہا تو عبدال اسے گھور کر رہ گیا

" اگر میں پھنسا تو تم بھی نہیں بچو گی " عبدال بھی جانتا تھا اس کی کمزوری

" تم ادھر آؤ " رامین نے عشاء کو اپنے پاس بیٹھایا

" دیکھو ان دونوں کو ویسے بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ایک دوسرے میں وہ ایک بار چاچو سے شادی ڈلے کرانے کا بھی کہہ چکی ہے " اس نے عشاء کو امید دلائی عبدال تمسخرانا انداز میں ہنستا اٹھ کھڑا ہوا

" اس کو دیکھ کر عابد و زاہر کا ایمان ڈگمگا سکتا ہے " اپنی کیز اٹھاتا ان دونوں کو وارن کرتا باہر نکل گیا تھا کیونکہ وہ خود اس جادوگرنی کے حصار میں تھا دونوں اس کی پشت گھور کر رہ گئیں

" چھوڑو بکواس کر رہا ہے یہ بھائی ایسے نہیں ہیں " عشاء کی شکل دیکھ کر رامین نے تسلی دی

" تمہیں کیا پتا مرد کی فطرت کے بارے میں وہ تو پھر بیوی بن گئی اسکی " اس نے غصے سے رامین کو دیکھا

" تو تم احساس دلانا نا بھائی کو پھر " جھنجھلا کر بولی

" وہ کہتا ہے زیان حیدر پر دنیا ختم نہیں ہوتی " آنسو بھری آنکھوں سے دیکھتی بہت قابلِ رحم لگی

" پاگل لڑکی بھائی ماما سے کہہ چکے ہیں وہ صرف آپ کی بہو ہے بس " اسے مطمئن کرنا چاہا ورنہ وہ اپنے جذباتی پن میں کچھ بی کرسکتی تھی

" کیا تم سچ کہہ رہی ہو " حیرت سے اسے دیکھا

" بلکل سچ۔۔۔اچھا شاپنگ پر چل رہی ہو " اٹھتے ہوئے پوچھا تو وہ سر نفی میں ہلا گئی

" ٹھیک ہے ریلیکس کرو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں تم شادی اٹینڈ کرنے کی تیاری کرو اور خود کو نارمل ظاہر کرو " رامین نے اسے سمجھایا تو وہ محض سر ہلا کر رہ گئی کتنا وہ خود پر جبر کرے گی یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

******

گھر میں شادی کی تیاریاں زوروشور سے جاری تھیں مگر مناہل نے ان میں اپنا کوئی حصہ نہ ڈالا تھا وہ بس سب ہوتا دیکھ رہی تھی خود ایک بار بھی شاپنگ پر نہ گئی تھی اور زیان کی طرف دیکھنا بھی چھوڑ دیا تھا وہ جہاں بھی ہوتا فوراً وہاں سے اٹھ جاتی وہ خود بھی بہت مصروف تھا اپنے دوستوں اور تیاریوں میں گھر پر کم ہی نظر آرہا تھا دعا اور اس کا قیام آج کل گیسٹ روم میں تھا کیونکہ بابا دعا کی مرضی سے روم سیٹ کروارہے تھے عمر بھی اس کایا پلٹ پر حیران تھا مگر اس بار کچھ بھی کہنے کے بجائے خاموش رہا تھا فاطمہ بیگم دن بدن اس

کے بدلتے رویے سے پریشان ہو رہی تھیں ابرار صاحب کی طرح اسے بھی بدلتا نہیں دیکھ سکتی تھیں کیونکہ وہ بھی تیاریوں میں کافی حصہ لے رہا تھا شادی میں بس ایک ہفتہ بچا تھا تمام خواتین بیٹھیں مناہل کے بارات ولیمے کے کپڑے ڈسائیڈ کر رہی تھیں وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی اسے اس بات میں کوئی دلچسپی نہ تھی کہ وہ کس دن کیا پہنے گی۔ایک دو دن کےلیے ماموں کے گھر رہنے جارہی تھی بابا سے صبح اجازت لے چکی تھی

" کہاں جارہی ہو " فائقہ بیگم اسے چائے کا کہنے آئیں تھی اسے بیگ تیار کرتا دیکھ ناگواری سے بولیں

" ماموں کے گھر وہ بلا رہے ہیں " اس نے آہستہ سے جواب دیا

" کس سے پوچھ کر جارہی ہو ایک ہفتے بعد شادی ہے اور تمہیں گھومنے کی لگی ہوئی ہے " غصے سے بولیں وہ تو پہلے ہی بھری بیٹھی تھیں اب اس پر ابلنے کا موقع مل گیا تھا

" بابا سے پوچھ لیا تھا میں نے صبح " اس نے بہت ضبط سے کہا

" ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارا اس کی اجازت تمہارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی کیا وہ تم سے اپنا دل مار کر مجبوراًشادی کر بیٹھا ہے تو اس کے لیے سزا مت بنا دینا اپنی حرکتوں سے " ان کی زہر اگلتی زبان پر مناہل کا پارہ چڑھ گیا زیان جو ادھر ہی آرہا تھا ماں کی آواز سن کر رک گیا

" تو آپ کے لاڈلے بیٹے سے کس نے کہا تھا اس مجبوری کو گلے باندھنے کے لئے اور اب بھی دیر نہیں ہوئی اس غلطی کو سدھار سکتے ہیں اور اپنی دل پسند شخصیت کے ساتھ اپنی زندگی سنوار سکتے ہیں " وہ بولنے پر آئی تو فائقہ بیگم کو دنگ کر گئی ابھی وہ اسے کچھ کہتیں زیان کی آواز نے انہیں چپ کرادیا تھا

" ماما آپ کو بابا اور چاچو نے بلایا ہے چلیں " زیان کی سخت آواز پر سہم کر اسے دیکھا وہ ایک تیز نظر اس پر ڈال کر چلاگیا تھا فائقہ بیگم بھی ایک طنزیہ نگاہ اس پر ڈال کر باہر نکل گئیں وہ ان کا کام خود آسان کررہی تھی اور انہیں کیا چاہیئے تھا۔منابل نے غصے سے بیگ اٹھایا اور باہر آگئی

" راحم بھائی مجھے ماموں کے گھر چھوڑ دیں گے " وہ کہیں جانے کے لیے تیار بیٹھا تھا وہ اس کے پاس ہی آگئی اس کی نظر دوسری سائیڈ پر بیٹھے زیان پر نہیں پڑی تھی

" سوری یار ماہی ایک کام سے جارہا ہوں ابھی تو ایک گھنٹے تک آجاؤں گا پھر چلیں گے " راحم نے مسکین سی شکل بناکر ریکویسٹ کی

" تم چل رہے ہو یا میں جاؤں اس کے بعد فہد کی طرف بھی جانا ہے " زیان فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور آگے کا پلان بھی سیٹ کرلیا راحم حیرت سے اسے دیکھنے لگا اس کا موڈ کچھ بگڑا ہوا لگا

" لیکن وہ آ تو رہا ہے رات کو " راحم کے کہنے پر ایک نظر منابل پر ڈالی جو راحم کو دیکھ رہی تھی

" نہیں آرہا کھڑے ہو اب " اسے کہتا لاؤنج سے نکل گیا وہ بھی جلدی سے اٹھا

" سوری یار جلدی آنے کی کوشش کرونگا یہ تمہارا شوہر تو بلکل ہی سر پھرا ہے چھوڑ کر ہی نہ چلا جائے " اس سے ایکسکیوز کرتا ہنستا ہوا باہر نکل گیا جبکہ وہ شوہر کہنے پر ایکدم سرخ پڑھ گئی تھی اس کے جانے کے بعد اداس سی کاؤچ پر بیٹھ گئی اس وقت وہ لاؤنج میں اکیلی تھی حنا وغیرہ ابھی شاپنگ کے لیے نکلی تھیں عمر اس کے سامنے صوفے پر ہی آکے بیٹھ گیا اور ٹی اون کر کے خواہ مخواہ چینل سرچنگ کر رہا تھا منابل بھی غائب دماغی سے ٹی وی دیکھ رہی تھی

" آپ نہیں گئیں شاپنگ پر " اس نے ایسے ہی سرسری پوچھا اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا

" کیوں " ٹی وی پر نظریں جمائے پوچھا

" ماموں کے گھر جانا تھا " اس نے سرسری انداز میں بتایا ان کی کبھی کسی بھی موزوع پر گفتگو نہیں ہوئی تھی

" میں چھوڑ آؤں " اس نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا تو مناہل کو اس بات پر حیرانی تو بہت ہوئی مگر ظاہر نہ کیا

" نہیں ماما ڈانٹیں گی " اس نے منع کرنا چاہا

" اٹھیں آپ۔۔۔کچھ نہیں کہیں گی وہ " اس کا بیگ اٹھا کر کھڑا ہوگیا

" ارے ے ے۔۔۔۔عمر " وہ حیرانگی سے اس کے پیچھے آئی جو پورچ میں آگیا تھا

" آئیں بیٹھیں " کار کو ڈرائیو وے پر لایا تو مناہل بھی ناچار بیٹھ گئی

" اب ڈانٹ پڑے گی تمہاری " اس نے ڈرانا چاہا

" آپ چھوڑیں انہیں مجھے بات کرنی ہے آپ سے " اسپیڈ سلو کرتے ہوئے کہا تو مناہل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

" آپ نے وہ بات سب کو کیوں نہیں بتائی آپ چاہتیں تو بتا سکتی تھیں " اس نے کچھ شرمندگی سے کہا تو وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی

" تم خود بتاؤ کیا مجھے کسی کو بتانا چاہئے تھی " اس کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو ونڈ اسکرین کے پار دیکھ رہا تھا

" آئی ایم سوری آپی میں نے ہمیشہ آپ سے دعا سے برا بی ہیو کیا " اسے ندامت محسوس ہورہی تھی آج

" کوئی بات نہیں تم بھائی ہو ہمارے بہن بھائیوں میں چھوٹی موٹی لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں " اس نے مسکرا کر کہا وہ اس کا چھوٹا بھائی تھا ماما کا غصہ اس پر کیوں نکالتی اسکے جواب پر عمر کھل اٹھا تھا

" تو آج سے ناراضگی ختم " اس نے یقین مانگا

" نہیں "

" کیوں " اس کا چہرہ ایکدم بجھ گیا

" جب تک اپنے الٹے سیدھے دوستوں سے دوستی نہیں چھوڑو گے تب تک سوچنا بھی نہیں " اس نے سختی سے کہا

" ان سے تو میں کب سے نہیں مل رہا " اس نے پریشان ہوکر اسے یقین دلانا چاہا منابل نے ایک نظر اسے دیکھا جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ آیا وہ جھوٹ تو نہیں کہہ رہا

" بلکل سچ کہہ رہا ہوں " اپنی شہ رگ پکڑ کر یقین دلایا

" پھر ٹھیک ہے " مسکرا کر ونڈو کے باہر دیکھنے لگی عمر نے کار آئسکریم پارلر کے باہر روکی

" میں آپ کی فیورٹ آئسکریم لایا " اس کو کہتا باہر نکل گیا۔ان دونوں کے آئس کریم کھانے کے بعد عمر اسے ماموں کے گھر ڈروپ کر کے گھر چلاگیا۔۔۔

*****

وہ اور راحم رات کو لوٹے تھے سب ڈنر کر رہے تھے وہ بھی وہیں آگئے تمام افراد موجود تھے سوائے اسکے اسکا مطلب تھا وہ جاچکی تھی اندر ایک لاوا سا پکنے لگا وہ ہمیشہ وہ کام کرتی تھی جس کے سب خلاف ہوں اس کی اکڑ ہر بار اس کی ضد اور غصہ بڑھادیتی تھی اب بھی اسے غصہ چڑھا تھا

" صرف ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس جتنی اکڑ دکھانی ہے دکھا لو پھر میں تمہیں بتاؤں گا مجبوری کیا ہوتی ہے " چاول میں چمچہ چلاتا اپنے تصور میں اس سے مخاطب تھا

" بیٹا ہوٹل کے تمام انتظامات ہوگئے " ابرار صاحب نے اس سے پوچھا

" جی چاچو کل سب جا کر چیک کرلیں گے " چاولوں پر رائتہ ڈالتا انھیں بتانے لگا

" ماما مناہل کس کے ساتھ گئی تھی " راحم نے اسکی غیر موجودگی دیکھ کر پوچھا

" عمر چھوڑ آیا تھا " سومیہ بیگم نے مسکرا کر کہا انہیں اس بات کی بہت خوشی تھی کہ عمر کا رویہ بہتر ہوتا جا رہا تھا ان کی بات پر سب نے حیرت سے عمر کو دیکھا جو ایکدم گڑبڑا گیا

" میں فارغ تھا اس لیے چھوڑ آیا " اس نے وضاحت دینی چاہی وہ خود پر فاطمہ بیگم کی غصیلی نظریں محسوس کرسکتا تھا

" کس میں لے کر گئے تھے " زیان کی سخت آواز پر وہ سیدھا ہوگیا

" کار میں " اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا

" عمر اب تم مجھے کار ڈرائیو کرتے نظر آئے تو میں تمہارا حشر بگاڑ دونگا " زیان نے ڈانٹ کر کہا کیونکہ دو دن پہلے ہی وہ گاڑی کی ٹکر کرا چکا تھا پھر

اس نے ہی پہنچ کر معاملہ رفع دفع کرایا تھا ورنہ اس کے ڈرائیونگ لائسنس نہ ہونے پر کیس بھی ہوسکتا تھا

" جب زیان نے منع کیا تھا تو کیوں چلائی کار " ابرار صاحب نے بھی اسے کڑی نظروں سے گھورا

" یہ تو مناہل کو سوچنا چاہیے تھا میرے بچے کو لے کر چلی گئی " فاطمہ بیگم نے ملبا مناہل پر ڈالنا چاہا

" نہیں ماما آپی نے منع کیا تھا مگر میں زبردستی لے گیا " اس نے فوراً اسکی سائیڈ لی تو فاطمہ بیگم غصے سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگیں جو دن بدن بدلتا جارہا تھا دعا،حنا اور ردا اس تبدیلی پر حیرت سے مسکرا اٹھی تھیں۔

*****

آج گھر پر مایوں کا فنکشن تھا وہ دو دن پہلے راحم کے ساتھ گھر واپس آگئی تھی جس کے بعد اسے عمر کے ساتھ جانے پر ایک لمبا لیکچر سننا پڑھا تھا جسے وہ نظر انداز کر گئی تھی اسے ابھی صرف ایک شخص کا خوف تھا جو وہ چاہ کر بھی اپنے دل سے نہیں نکال پارہی تھی کیونکہ وہ تائی امی اور اسکی گفتگو سن چکا تھا اور اس کے بعد سے اس نے زیان حیدر کی آنکھوں میں صرف غصہ ہی دیکھا تھا وہ جانتی تھی شادی کے بعد وہ اس سے گن گن کر بدلے لے گا اور اسی خوف نے اسکی نیندیں اُڑا دیں تھی۔یلو فراک اور چوڑی دار پاجامے پر یلو کرن کا دوپٹہ اور پھولوں کے زیور پہنے پریشان سی بیٹھی مسلسل گجرے کے پھول نوچ رہی تھی

" دماغ تو خراب نہیں ہوگیا تمہارا " گرین کرتا پاجامہ اور یلو دوپٹہ پہنے حنا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا

" تو کیا کروں الجھن ہورہی ہے مجھے کب تک ہوگی رسم " اس نے غصے سے اسے گھورا وہ لوگ اسٹیج پر بیٹھی تھیں تمام انتظامات گھر کے لان میں کیے

گئے تھے ردا اور دعا اسٹیج کے نیچے سب کے ساتھ ڈانس میں مگن تھیں پورے لان میں اندھیرا تھا بس اسپاٹ لائٹس جل رہی تھیں تیز میوزک سے اسے اپنا سر گھومتا محسوس ہو رہا تھا جب راحم زیان کو اسٹیج پر لے آیا اور اس کے برابر میں بیٹھا دیا بلیک کرتا شلوار میں اپنی ساحرانہ شخصیت سے پوری محفل پر چھایا ہوا لگ رہا تھا اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں ہٹالیں تھی

" یار میں کیمرا چیک کر لوں پتا نہیں یہ فہد کیا پڑھارہا ہے کیمرا مین کو "

جھنجھلاتا ہوا حنا کے پاس آیا " جاؤ بڑوں کو بولو رسم شروع کریں " اس کو ساتھ لے کر نیچے اتر گیا۔مناہل نے دوپٹے کی اوٹ سے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ لیے تھے جو کافی سنجیدہ لگے اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

" چل زیان منہ کھول " فہد اس کے برابر میں آبیٹھا تو مناہل تھوڑا سا کھسکی

" کیوں کچھ سننا چاہتا ہے " سب کے رسم کرنے کے بعد ینگ جنریشن نے انہیں گھیر لیا تھا

" نہیں وہ بعد میں سنائیو ابھی میٹھائی کھا " ایک بڑا سا ٹکڑا اس کے منہ میں ٹھونسا تو سب ہنس پڑے زیان نے ٹشو سے منہ صاف کر کے اسکی کمر پر پنچ مارا

" او بھائی تو یہ ڈھائی کلو کا ہاتھ بھابھی کے کندھے پر ہی رکھ بس ہم پر نہ آزما

یہ " فہد نے اس کے مسلز پر چوٹ کیا

" چلیں ہٹیں فہد بھائی اب ہماری باری ہے " ردا نے اسے کھڑا کیا یلو اور پنک لباس میں سر سے پیر تک تیار ردا بہت پیاری لگ رہی تھی مسلسل علی کی نظروں کے حصار میں تھی جو اسٹیج سے دور ہی تھا۔۔

" اچھا اب تم اسے مزہ چکھاؤ گی " فہد نے اٹھتے ہوئے چھیڑا تو وہ بھی مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی

" مناہل یہ گلاب جامن بھائی کو کھلانی ہے تم نے " اس نے مناہل کے ہاتھ میں گلاب جامن دی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر زیان کے منہ کے آگے لے گئی مگر جیسے ہی زیان نے منہ کھولا راحم نے آکر مناہل کا ہاتھ پیچھے کر لیا

" بھئی ہماری بنو اتنا ہلکہ ٹارگیٹ نہیں جو تو آسانی سے اچیو کرلے " ایک بار پھر اس کے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے کہا زیان نے ایک ابرو اٹھائی

" شاید تم بھول رہے ہو میں یہ ٹارگیٹ اچیو جرچکا ہوں " اس کے چیلینجنگ انداز پر مناہل کی ہتھیلیاں ٹھنڈی پڑھ گئیں

" ہاں تو کھا کر دکھائیں پھر " بلال بھی راحم کے برابر میں ہی آگیا اور دو تین دفع زیان کے منہ سے دور لے کر گئے مگر آخری بار اس نے مناہل کی انگلیوں پر بھی اپنے دانتوں کے نشان چھوڑ دیے تھے اس بات کی خبر بس ان دونوں کو ہی تھی اس نے تڑپ کر اپنا ہاتھ گود میں چھپالیا دو انگلیوں میں سخت جلن ہورہی تھی وہ جانتی تھی اس نے یہ جان کر کیا ہے زیان نے ایک طنزیہ نگاہ اس پر ڈالی جو اپنے ہاتھ گھور رہی تھی پھر ردا اور رامین سے تھوڑا تھوڑا ابٹن لگوانے لگا دور کھڑی عشاء آنکھوں میں چنگاریاں لیے یہ سب ہوتا دیکھ رہی تھی اس کا دم گھٹنے لگا تھا اسٹیج پر فہد دونوں کے مختلف پوز بنوا رہا تھا اس سے مزید نہ دیکھا گیا تو وہاں سے ہٹ گئی

" یار بھابھی کے کندھے پر ہاتھ رکھ نا کیا کر رہا ہے لگ رہا ہے میلاد کی پکس چل رہی ہیں " فہد نے جان کر اسے چھیڑا

" اگر تو نے اس کے مزید قریب ہونے کو کہا تو سچ کہہ رہا ہوں یا تو اسے اٹھا کر لے جاؤں گا یا تجھے اسٹیج سے اٹھا کر پھینک دونگا " زیان نے سختی سے

وارن کیا مگر اسکی بےباکی پر مناہل شرم سے کٹ کر رہ گئی تھی جبکہ فہد نے بھی جھینپ کر اس کے پنچ مارا

" شرم کرلے تھوڑی سی " راحم نے بھی اسے شرم دلانی چاہی

" جو چیز مجھ میں ہے ہی نہیں تو کیوں کروں " ڈھٹائی سے کہتا واپس بیٹھ گیا مگر مناہل کا بیٹھنا محال ہوگیا

" میں بہت تھک گئی ہوں طوبا مجھے لے کر چلو ورنہ میں خود چلی جاؤں گی " اس نے آہستہ آواز میں جھنجھلا کر طوبا سے کہا جو فہد کی نظروں سے پریشان کھڑی بار بار لٹیں کان کے پیچھے کر رہی تھی

" اچھا میں ردا کو بلاتی ہوں " فوراً اسٹیج سے نیچے اتر گئی

" کتنا بھی بھاگ لو تمہاری ضد اکڑ اور خودسری کو میرے ہی پاس آکر دم توڑنا ہے " زیان اس کی بات سن چکا تھا سرد لہجے میں کہتاسختی سے دوپٹے کے نیچے سے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ بس سی کر کے ہی رہ گئی دل چاہ رہا تھا خوب روئے پھر ردا اسے اٹھا کر کمرے میں لے گئی جبکہ فنکشن دیر رات تک جاری رہا تھا۔

*****

" کب آئے واپس " رامین کی حیرت بھری آواز اسپیکر سے ابھری

" آج صبح ہی آیا ہوں " اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا

" اب تمہیں ضرور کل کا فنکشن اٹینڈ کرنا ہے آنٹی کے ساتھ اوکے اگر مجھے پہلے پتا ہوتا میں خود آتی انوائیٹ کرنے " رامین نے اس کے ذہن نشین کرایا

" اچھا بابا آجاؤں گا جیسے میں نہیں آؤں گا تو وہ گھوڑی چڑھنے سے منع کر دے گا " اس نے ہنس کر کہا

" نہیں خیر ایسی بات تو نہیں ہے اپنی محبت سے شادی کر رہے ہیں کوئی عام بات نہیں ہے " وہ نجانے کیا سوچ کر اسے بتارہی تھی دماغ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا

" زبردست بہت لکی ہے تمہارا بھائی " اس نے رشک سے کہا تو رامین نے اس کی آواز میں واضع کرب محسوس کیا اسے اپنے اندر درد کروٹیں لیتا محسوس ہوا

" تم آرہے ہو نا کل پھر "

" ہمم انشاءاللہ " اس سے سرسری بات کر کے فون کاٹ دیا

" صرف ایک دن پھر میں تم دونوں کو روبرو محبت پر روتا دیکھوں گی اس کے بعد مناہل موحد صرف میرا ہوگا " اپنی سوکھی ہوئی مہندی کا جائزہ لیتی آنکھیں بند کرکے بیڈ پر گر گئی۔

*****

" میں بلکل آپ دونوں کو جانے نہیں دونگی سمجھے آپ " وہ کمرے کے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی بلال اور عمر سے لڑ رہی تھی

" کیسے جانے نہیں دوگی پھر دیکھ لو سب سے زیادہ برے تمہارے پوز لونگا " وہ ہاتھ میں DSLR پکڑے وڈیو بناتا پھر رہا تھا اب مناہل کے کمرے میں دھاوا بولا تھا جہاں سب کے مہندی لگ رہی تھی دعا نے غصے سے بلال کو گھورا

" میں دیکھ لونگی آپ کو " سائیڈ میں ہوتے ہوئے بولی تو بلال نے مسکرا کر اسے دیکھا

" ابھی بھی دیکھ سکتی ہو " آنکھوں میں شرارت لیے آہستہ سے بولا

" ہٹیں بھئی " اپنی ہلکی ہلکی گیلی مہندی کا جائزہ لیتی پیچھے ہوئی

" بلال میں اٹھ کر حشر بگاڑ دونگی اگر میری وڈیو بنی تو۔۔۔ردا اس سے چھینو

" مناہل اپنی آدھی مہندی لگا ہاتھ سے چہرہ چھپانے لگی جب حنا نے اسے پکڑا

" دماغ خراب تو نہیں ہوگیا پاگل لڑکی " حنا نے اسے ڈپٹا

" یار مناہل آپی ابھی تو شروعات ہے ابھی آپ کے ہسبینڈ کے کمرے سے آرہا

ہوں راحم بھائی اور ان کے دوستوں نے وہ حال کیا ہے ان کا کہ کیا بتاؤں " ہنستے ہوئے پورے کمرے کی وڈیو بنارہا تھا مناہل یکدم خاموش ہوگئی

" واقعی بہت تنگ کیا ہے زیان بھائی کو سب نے " عمر نے بیڈ پر مناہل کے برابر میں لیٹتے ہوئے قہقہ لگایا

" بلال یہاں سے بناؤ اسکی وڈیو یہ تو پاگل ہے " ردا نے گھورتے ہوئے کہا

" ردا کی بچی اگر ابھی میں اٹھ گئی نا تو خیر نہیں تمہاری " اس نے دانت پیس کر کہا اس وقت وہ یلو کاٹن کے قمیض شلوار میں آستینیں بازوؤں تک چڑھائے پائچوں کو تھوڑا اونچا کیے مہندہ والی اور حنا کے رحم و کرم پر تھی

" او بہن کیوں مہندی خراب کر کے اپنے ہسبینڈ کے آرمانوں پر پانی پھیرنا چاہتی

ہو " ردا نے قہقہ لگا کر کہا تو مناہل کا دل دھڑک اٹھا وہ ویسے ہی ایک ہفتے سے اس دیو کے خوف میں بیٹھی تھی ایسی باتوں سے اسے اور بےچینی ہونے لگی

" چلو نکلو سب ہماری دلہن اب آرام کرے گی " مہندی والی اپنا کام کر کے ہٹی تو حنا سب کو کمرے سے نکالنے لگی کیونکہ رات کے دو بج رہے تھے عمر اور بلال سب سے پہلے نکلے تھے ردا کو بھی کپڑے استری کرنے تھے اس لیے وہ بھی اٹھ گئی

" لو یہ تکیہ رکھو کمر کے پیچھے اور ریسٹ کرو اب تم ورنہ زیان بھائی ہم سے شکایت کریں گے کہ میری دلہن کو تھکا دیا " وہ جو کب سے خود پر بندھ باندھے بیٹھی تھی حنا کے چھیڑنے پر یکدم آنسو نکلنے لگے حنا پریشان ہو اٹھی اس وقت وہ دونوں کمرے میں اکیلی تھیں دعا کا قیام آج کل اقراء کے ساتھ دوسرے کمرے میں تھا

" کیا بات ہے ماہی میری جان " اس نے مناہل کو گلے لگا لیا جو ہچکیوں سے رو رہی تھی

" پلیز ماہی چپ ہوجاؤ اب تم مجھے سچ میں پریشان کر رہی ہو " اس کی پیٹھ تھپک کر پیار سے بولی

" حنا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ مجھ سے سب کے بدلے لیں گے " خود کو اس سے الگ کرتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دی

" کچھ نہیں ہوگا پاگل لڑکی ایک بار تم ان کے کمرے میں دلہن بن کر جاؤگی اور وہ اپنے ہوش کھو بیٹھیں گے " اس کا دماغ بٹانا چاہا

" تب ہی تو انہیں موقع ملے گا میری ساری باتوں کا حساب لینے کا " اس نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا جو مسکرا رہی تھی

" میری بھولی بنو یہ مرد ایسے ہی ہوتے ہیں غصہ ناراضگی سب اوپری ہوتا ہے جب تمہیں اپنے سامنے دیکھیں گے سب بھول جائیں گے " اس نے آنکھ مار کر کہا مناہل نے اسے گھورا

" یہاں میرا دل گھبرا رہا ہے اور تمہیں مزاق کی پڑی ہے " بیڈ سے نیچے اتر کر جانے لگی تو حنا نے چیخ مار کر اسے روکا

" پاگل لڑکی۔۔۔اچھا یہاں بیٹھو اگر وہ کچھ کہیں بھی تو بس تم کچھ مت کہنا بلکہ انہیں پیار سے منانے کی کوشش کرنا " اس نے معنی خیری سے کہا تو مناہل کا رنگ سرخ پڑھ گیا

" جان سے نا مار ڈالوں " دانت پیس کر کہا حنا کھلکھلا کر ہنس پڑی

" وہ تو اپنی اداؤں سے ویسے بھی مار ہی دو گی " اس نے چھیڑتے ہوئے کہا تو اپنے اناری ہوتے گال کو لے کر رخ موڑ کر لیٹ گئی

" دفع ہوجاؤ یہاں سے " چڑ کر کہتے آنکھیں بند کر لیں

" ہاں سوجاؤ نیند پوری کرو شاباش کیونکہ کل کی رات تو سونے کا کوئی چانس نہیں " ایک بار پھر اسے شرم سے لال کرتی اس کے برابر میں لیٹ گئی

" حنا۔۔۔۔۔"وہ پھر سے چیخ اٹھی دل تیز تیز دھڑک رہا تھا اپنی حالت سے گھبراتی اٹھ بیٹھی

" اچھا اچھا۔۔۔لیٹ جا میری بنو " حنا نے ہنستے ہوئے اسے واپس لٹایا اور خود بھی ساتھ ہی لیٹ گئی۔۔۔

******

علی طوبا اور دعا کے ساتھ اسے پارلر سے ہوٹل لے آیا ماموں عمر اور بابا پہلے ہی موجود تھے مگر فاطمہ بیگم نے بارات کے ساتھ آنے کو کہا تھا ردا اور حنا بھی پارلر سے گھر چلی گئیں تھی

" ماشاءاللہ " ابرار صاحب ڈریسنگ روم میں اس کے پاس آئے تھے اس پر چڑھے روپ کو دیکھ کر ان کی آنکھ بھر آئیں۔گولڈن اور ریڈ شرارے میں پور پور سجی آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی بابا کو دیکھ کر اچانک آنکھوں میں نمی اترنے لگی

" نہ میرا بچہ بلکل بھی نہیں " اس کے برابر میں بیٹھ کر اپنے ساتھ لگالیا

" میری بچی اللہ تمہیں دنیا کی تمام خوشیاں دے اللہ ہر مراد پوری کرے تمہاری " نم لہجے میں اسے خود سے لگائے دل سے دعا دی تھی آج ان کی بیٹی پرائی ہو رہی تھی۔۔۔

" اوہ نو بابا آپ نے آپی کو ایموشنل کر دیا انہیں تو بس موقعہ چاہیے رونے کا " دعا نے روم میں داخل ہوتے جھنجھلا کر مناہل کو گھورنے لگی جس نے اسے بھی جواباً گھورا تھا وہ آج پنک شرارے میں بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کو کھلا چھوڑا تھا ابرار صاحب ہنس دیے

" کوئی نہیں دیکھو کہاں روئی میں نے پہلے ہی اسے وارن کر دیا تھا " بابا نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا جب ہی براؤن شیروانی پہنا عمر اندر چلا آیا

" یار آپ لوگوں کا یہاں سین چل رہا ہے وہاں بارات آگئی ہے جلدی چلیں " عمر کی اطلاع پر ابرار صاحب اور دعا بھی اجلت میں باہر کی طرف بڑھ گئے ....

وہ اکیلی ڈریسنگ روم میں بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھی اپنے اور اس کے پچھلے تعلقات کو سوچ سوچ کر عجیب سی

حالت ہورہی تھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب حنا اور ردا نے آکر دھاوا بول دیا تھا۔اسکا خیرہ کن حسن دیکھ کر ہر کسی کے لبوں سے ماشاءاللہ نکلا تھا

" آج تو گئے زیان بھائی " ردا آنکھ مارتی اس کے برابر میں بیٹھ گئی مگر وہ خاموش بیٹھی رہی اس نے سوچ لیا تھا ان بے شرموں کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دے گی

" کیوں بھئی زیان بھائی کیا کسی پرنس سے کم لگ رہے ہیں شاید یہ ہی مدہوش ہوجائے انہیں دیکھ کر " حنا نے بھی اسے چھیڑا تو اسکی اس پلکیں لرز اٹھیں ایک عجیب سی گھبراہٹ شروع ہوگئی تھی

" یہ تو ایسے خاموش ہے جیسے سامنے ہم نہیں زیان بھائی بیٹھے ہوں " اسکی خاموشی ان سے ہضم نہیں ہورہی تھی مسلسل اسے تنگ کر رہیں تھی مناہل نے دونوں کو بس ایک گھوری سے نوازا

" چلو لڑکیوں باہر لاؤ مناہل کو ' ماشاءاللہ ہمیشہ خوش رہو " سومیہ بیگم نے اسے دیکھتے ہی دل سے دعا دی ردا اور حنا اسے اپنے ساتھ باہر تک لائیں جہاں بلکل اندھیرہ تھا بس ایک اسپاٹ لائٹ تھی جو اس پر پڑھ رہی اور دوسری سامنے کھڑے زیان پر مناہل نے بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور حنا کی بات سے متفق ہوگئی وہ شہزادوں کی سی آن بان والا شخص گولڈ شیروانی میں کچھ زیادہ ہی وجہی لگ رہا تھا مناہل کا دل آج پہلی بار الگ انداز میں دھڑکا تھا وہ آہستہ آہستہ چل کر اس تک آئی تو زیان جو مکمل اس کے چاند سے مکھڑے میں کھویا تھا اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اس نے ایک نظر ہاتھ کو دیکھا پھر کچھ جھجھک کر اپنا نازک مہندی لگا ہاتھ اس کے مظبوط ہاتھوں میں دے دیا بیک گراؤنڈ میں چلتا میوزک اور اس سحر انگیز شخص کی پُرتپش نظریں اس کے دل کو دھڑکا رہیں تھی۔۔۔۔

مرہمی سا چاند ہے تو

دل جلا سا میں اندھیرا
ایک دوجے کے لیے ہیں
نیند میری خواب تیرا
تو گھٹا ہے خمار کی
میں گھڑی انتظار کی
اپنا ملنا لکھا اسی برس ہے نا
جو میری منزلوں کو جاتی ہے
تیرے نام کی کوئی سڑک ہے نا۔۔۔
جو میرے دل کو دل بناتی ہے
تیرے نام کی کوئی دھڑک ہے نا۔۔۔
اپنے ساتھ اسٹیج تک لے جاتے اس کا ہاتھ تھامے رہا ایک شور تھا چار سو خوشیاں تھی مگر اسکی ساری توجہ اس پر تھی جو آج خطرناک ہتھیاروں سے لیس اس کے ارادوں کو ڈھیر کرنے میں لگی تھی تمام لائٹس اون ہوئیں تو اسے اسٹیج پر بیٹھا دیا دور کھڑی عشاء نے نم ہوتی آنکھوں سے فائقہ بیگم کو دیکھا اور وہاں سے جانے لگی
" میری جان زیان بھی مجبور ہے تم تو اسکی مجبوری سمجھو " اس کا ہاتھ پکڑ کر دلاسہ دیا تو وہ محض سر ہلا گئی
" عشاء یہاں آؤ۔۔۔۔ماما میں نے جس فرینڈ کے بارے میں بتایا تھا وہ آگیا ہے
اپنی ماما کے ساتھ " پرپل میکسی میں تیار رامین کچھ نروس سی اس کے پاس آئی اور ماما کو بتاتی اسے لے گئی
" یہ بتاؤ ٹھیک لگ رہی ہوں نا " وہ تھوڑا گھبرا رہی تھی عشاء اسکی حالت پر ہنس پڑی
" ہاں چلو " وہ دونوں آگے بڑھ گئیں۔۔۔

" کیا میں آپ کا تھوڑا سا ٹائم لے سکتا ہوں " طوبا جو اسٹیج پر ہوتے فوٹو سیشن سے تھوڑا دور ہوئی تھی فہد کی آواز پر چونکی

" جی " اس نے جھجھک کر کہا

" میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔اف یو ڈونٹ مائنڈ آپ کا فون نمبر مل سکتا ہے

" اس نے بہت مہذب انداز میں کہا تو طوبا کا دل دھڑک اٹھا وائٹ کرتا شلوار میں وہ سوبر سا شخص نجانے کیا چاہتا تھا اس سے وہ لب کاٹنے لگی

" اگر آپ نہیں دے سکتیں نو پرابلم " اسے پریشان دیکھ کر فوراً کہا

" نہیں ایسی بات نہیں " آہستہ سے کہتے نمبر نوٹ کرا دیا نظریں اٹھائیں تو وہ

بہت غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا دل کچھ اور اسپیڈ سے دھڑکا تھا فوراً نظریں

جھکا کر آگے بڑھ گئی،اپنی ٹیبل پر آئی جہاں علی کچھ سیریئس سا بیٹھا تھا طوبا

نے اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھا تو ردا اپنے کسی کزن سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی آج اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا اس نے گلا کھنکھار کر علی کو اپنی جانب متوجہ کیا

" بہت پیاری لگ رہی ہے آج ردا صحیح کہہ رہی ہوں نا بھائی " اس نے علی کو چھیڑا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا ویسے ہی جلا بھنا بیٹھا تھا وہ نجانے اپنے کس کزن کے ساتھ کھلکھلا رہی تھی

" طوبا بلکل بکواس نہیں سنوؤں گا چپ کر کے بیٹھو " عجیب چڑچڑے انداز میں کہا تو طوبا بے ساختہ کھلکھلا اٹھی

" بھائی وہ ردا سے دو ماہ چھوٹا ہے " اس نے ہنستے ہوئے اس کی ٹینشن دور کرنی چاہی مگر وہ دانت پیس کر رہ گیا

" بھاڑ میں جاؤ " اسے کہتا اٹھ گیا تھا ردا کی نظر اس طرف پڑھی تو وہ اسے ہی سخت نظروں سے گھور رہا تھا وہ ہنسنا بھول کر یکدم سیدھی ہوگئی مگر وہ رخ موڑ کر آگے بڑھ گیاطوبا نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا جبکہ ردا ٹینشن میں آگئی تھی اسے سمجھ نہ آیا تھا کہ ہوا کیا ہے۔

" ارے طوبا تم یہاں۔۔۔کیسی ہو " موحد کی نظر طوبا پر پڑھی تو فوراًاسکی طرف بڑھا

" ارے موحد تم یہاں کیسے " وہ بھی کافی حیران ہوئی

" میں دولہا کی سائیڈ سے انوائیڈڈ ہوں " مسکرا کر کہتے ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈنے لگا

" اچھا میں دلہن دلہا دونوں کی سائیڈ سے ہوں " اس نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرادیا

" اکیلی آئی ہو " اس کی نظروں کو مایوسی سے لوٹنا پڑا تو اس سے پوچھ بیٹھا

" نہیں فیملی کے ساتھ ہوں شاید تم بھول رہے ہو میں مناہل کی کزن ہوں " اسے یاد دہانی کرائی

" مگر وہ تو کہیں نظر نہیں آرہی " خود کو قابو میں رکھتے ہوئے عام سے لہجے میں پوچھا تو طوبا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی

" تم نے اب تک مناہل کو نہیں دیکھا " اس کے حیرت سے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا رامین کو فاطمہ بیگم نے کسی کام سے بلالیا تھا اسی لیے اسے اسٹیج کے پاس چھوڑ کر چلی گئی تھی

" آؤ میں ملواتی ہوں " اسے اسٹیج پر لے کر آگئی جہاں دودھ پلائی کی رسم چل رہی تھی موحد کا دل جو تھوڑی دیر پہلے خوشگوار انداز میں دھڑک رہا تھا

اسے لگا ہوا میں آکسیجن اچانک ہی ختم ہوگیا سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس دلہن بنی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو زیان کے پہلو میں نظریں جھکائے بیٹھی قیامت ہی تو ڈھا رہی تھی رامین بھی وہیں آگئی تھی اس کے چہرے کے تمام تاثرات آسانی سے پڑھ سکتی تھی اپنے محبوب کو کسی اور کے لیے جلتا دیکھ اس کا دل خون رس رہا تھا دل چاہا ابھی اسے جھنجھوڑ ڈالے کہ کیوں تم نے مجھے چھوڑ کر اسکو چنا تھا مگر آج خود پر ضبط لازم تھا۔۔۔

" بھائی یہ موحد ہے میرا یونی فیلو میں نے آپ کو بتایا تھا نا " وہ زیان سے اسکا تعرف کرا رہی تھی اس کے نام پر مناہل نے بھی سر اٹھاکر قسے دیکھا تو موحد نے فوراً اپنے آپ پر قابو پایا اور زیان سے کاتہ ملایا زیان بھی خوشدلی سے اس سے ملا تھا۔آج زیان کو اسکے پہکو میں دیکھ کر اسے مناہل کی محبت پر یقین آگیا تھا وہ دونوں واقعی ایک دوسرے کے لیے بنے تھے اسکا دل اس وقت درد سے پھٹنے کو تھا ایک نظر سکتے میں بیٹھی مناہل کو دیکھ کر مبارک باد دیتا نیچے اتر گیا رامین بھی فوراً اس کے پیچھے آئی

" کہاں جارہے ہو " اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر فکرمندی سے بولی

" یار میرے سر میں درد ہورہا ہے گھر جانا چاہتا ہوں ماما کو بھیج دو باہر پلیز " سپاٹ لہجے میں کہتا ہوٹل سے باہر نکل گیا مگر وہ اسے تکتی رہ گئی تھی

" رامین یہاں کیا کر رہی ہو رخصتی کا ٹائم ہورہا ہے آؤ جلدی " فائقہ بیگم نے اسے انٹرینس پر کھڑے دیکھ کر پکارا تو وہ بھی آنکھ کا کنارہ صاف کرتی مڑ گئی تھی

" موحد یہ آخری تکلیف سہہ لو پھر مناہل کبھی ہمارے بیچ نہیں آئے گی " اپنے تصور میں اس سے مخاطب تھی جو اس کے رقیب کی وجہ سے اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔

****

فائزہ ملک کو گھر چھوڑ کر وہ کار لے کر نکل گیا تھا فل اسپیڈ میں ڈرائیو کرتا اپنی سوچوں میں گم تھا آنکھوں کے سامنے بار بار وہ دشمنِ جاں آرہی تھی کتنی حسین لگ رہی تھی وہ کتنا خوش قسمت تھا زیان حیدر جیسے وہ کوہِ نور مل گیا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے اپنے دل کو تسلی دے غم کا ایک پہاڑ تھا جو اسے سر کرنا تھا کتنا مشکل تھا اپنے محبوب کو کسی اور کے پہلو میں دیکھنا۔۔۔

" کیوں۔۔۔مناہل۔۔۔۔۔کیوں کیا میرے ساتھ ایسا "..... سڑک کے بیچ و بیچ کار سے اترتا غم سے چیخ اٹھا تھا

" کتنا بدقسمت ہوں میں تم مجھے کیوں نہ ملیں مناہل۔۔۔۔"کرب سے کہتا اپنی نم ہوتی آنکھیں سختی سے میچ گیا وہ آج پھر اس ظالم لڑکی کے لیے رو رہا تھا جسے اسکے درد کی زرہ برابر پرواہ نہ تھی

" کاش تم مجھے کبھی ملتی ہی نہ " کار سے ٹیک لگائے دکھ سے سوچا اور اپنی نم آنکھوں کو صاف کرکے کار میں بیٹھ گیا آج موبائل سے اس دشمنِ جاں کی آخری یادیں بھی ڈلیٹ کردی تھیں اب ان تصویروں پر بھی اسکا کوئی حق نہ تھا۔۔۔۔

****

" تم لوگ مجھ سے میرے ہی کمرے میں جانے کے پیسے مانگ رہی ہو " وہ سب دروازے پر کھڑیں اسکا راستہ روکی کھڑیں تھی

" ظاہر ہے ہماری پرنسسز کو لے لیا ہے آپ نے کچھ تو دینا پڑے گا " حنا نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں کہا تو زیان نے ناک پر سے مکھی اڑائی

" تو کیا کروں اب تو بلی کا بکرا بن چکا ہوں " اس نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا تو ردا اور حنا نے اسے گھورا جبکہ رامین نے اسکی بات کی تائید کی تھی اندر بیٹھی وہ اپنے لب کاٹ کر رہ گئی

" ظلم تو ہوا ہے بھائی مگر کیا کریں مجبور ہیں دستورِ زمانہ ہے یہ بھی " رامین نے مسکرا کر کہا تو زیان نے بیزاری سے سر جھٹکا

" دیکھ لیں جانے نہیں دیں گے اتنے کنجوس بنے تو " ردا نے دھمکی دی

" ٹھیک ہے اپنی پیسٹری کو اٹھا کر لے جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں " اس نے مسکرا کر ان لوگوں کو سلگایا اصل مقصد اپنی زوجہ کو تپانے کا تھا

" ٹھیک ہے ردا اور دعا آج ہم زیان بھائی کے کمرے میں سوئیں گے آپ راحم کے ساتھ سوجائیں " کمرے کا دروازہ تھوڑا سا بند کرتی ہتمی انداز میں بولی

" او پاگل لڑکی مجھے راحم سے جوتے نہیں کھانے اور ویسے بھی مجھے اپنے روم میں ہی نیند آتی ہے " ڈپٹتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈال کر والٹ نکالا تو سب کھلکھلا کر ہنس پڑیں

" کتنے چاہیئں " چیک بک نکال کر پوچھا

" کیش جتنا بھی آپ کے پاس موجود ہے ابھی " ردا نے ہاتھ آگے کر کے بولی

" نقصان میں رہوگی " اس نے مسکرا کر چھیڑا اور پانچ ہزار والے چار پانچ نوٹ ہاتھ پر رکھ دیے

" کوئی بات نہیں باقی ڈیو رہے " مسکرا کر کہتیں باہر نکل گئیں۔اندر آکر روم لاک کیا اور کمرے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی پورا کمرا گلابوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا جہازی سائز گول بیڈ پر وہ ادھ کھلی کلی بڑے استحقاق کے ساتھ گھونگھٹ ڈالے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالے بیٹھی تھی سر جھٹکتا الماری سے

کپڑے نکال کر چینج کرنے واشروم میں گھس گیا وہ جو کب سے سر جھکائے بیٹھی تھی اس کے جانے پر گھونگھٹ اٹھا کر ایک نظر سجے ہوئے کمرے پر ڈالی اور اپنا شرارہ سنبھالتی بیڈ سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل تک آگئی اسے بھی اس شخص سے گھونگھٹ اٹھوانے کی ایسی کوئی چاہ نہ تھی وہ واش روم سے اس کی حسبِ توقع بغیر شرٹ کے نکلا تو اسے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا دوپٹے کے پنوں میں الجھا دیکھ تولیہ بیڈ پر پھینک کر غصے سے اسکی جانب بڑھا

" یہ سب سنگھار کس کے لیے کیا جاتا ہے ہاں بتاؤ مجھے " اس کا بازو پکڑ کر کھینچا تو وہ پوری کی پوری اس میں سماگئی دونوں ہاتھ اس کے کسرتی سینے پر رکھے آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھنے لگی

" بتاؤ مجھے مسز مناہل زیان " اس حور کو اپنی باہوں میں جکڑے سخت لہجے میں استفسار کر رہا تھا

" شش۔۔شوہر کے لیے " نظریں جھکا کر آہستہ سے جواب دیتی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی جو اتنا آسان نہ تھا

" پھر مجھ سے پوچھے بغیر ہاتھ بھی کیسے لگایا " ایک جھٹکا دے کر مزید قریب کیا وہ سن ہوتے وجود کے ساتھ نظریں جھکائے اس کے رحم و کرم پر تھی

" مجھ۔۔۔مجھے الجھن ہو رہی تھی " پلکیں جھپک کر آنسو روکتی خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرنے لگی زیان نے اچانک اس رخ آئینے کی طرف کیا اور گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگا مناہل نے مرر میں نظر اٹھائی تو وہ اسی کا جائزہ لے رہا تھا دل تیزی سے دھڑکنے لگا پشت اس کے سینے سے لگی تھی زیان کا ہاتھ اس کے دوپٹے پہ آرکا ایک ایک کر کے پنز نکالنے لگا اس نے جھجھک کر دور ہونا چاہا

" میں۔۔۔میں کرلونگی " نظریں نیچی کیے آہستہ سے بولی

" کیوں کیا میں نہیں کرسکتا " اس نے ناگواری سے کہا تو اس نے تھوک نگلا اور خاموشی سے کھڑی ہوگئی آخری پن ہٹا تو دوپٹہ قدموں میں آگرا ایک ایک کرکے اپنے ہاتھوں سے زیور اتارنے لگا وہ بت بنی کھڑی اسے خود سے ٹچ ہونے سے بچا رہی تھی نیکلیس اتارنے کے بعد مناہل کو اس کے لبوں کا لمس اپنے کندھوں پر محسوس ہوا تو وہ فوراً کھسک کر ڈریسنگ سے جالگی

" آآپ جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہیں " اپنے آنسو روکتی نم لہجے میں بولی تو وہ جو اس جادوگرنی کے سحر میں جکڑا جارہا تھا اس کے دور ہونے سے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

" اچھا میں تنگ کر رہا ہوں تمہیں۔۔۔تو ذرا بتانا مجھے کیا کرنا چاہیے آج کی رات " دانت پیستے ہوئے اسے پھر سے قریب کیا تو اس کی پلکیں لرز اٹھیں

" لیکن۔۔۔۔میں ایسا نہیں چاہتی آآپ بھی اس شادی سے خوش نہیں ہیں " نظریں جھکائے بہت مشکل سے اپنی بات مکمل کری

" تم ! تم ہوتی کون ہو یہ ڈیسائڈ کرنے والی کہ میں کیا چاہتا ہوں اور کیسے میری زندگی سنورے گی میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنا حق چھوڑدیتے ہیں " شدید غصے کے عالم میں اسکی رہی سہی ہمت بھی توڑ گیا یکدم آنکھوں کا بند توڑ کر زاروقطار آنسو بہنے لگے

" آئندہ اگر میں نے تمہارے منہ سے مجبوری یا بوجھ کا لفظ سنا تو یاد رکھنا تمہارا منہ بند کرانے کے بہت طریقے ہیں میرے پاس اور شادی ہوئی ہے تو نبھانی بھی ہے چاہے ہم دل سے خوش ہوں یا نہیں " اس کی تنبیہ پر اسکی ہچکیاں بندھ گئیں

" چپ ہو بلکل " اس کی تیز آواز پر اپنے آپ کو اس سے چھوڑاتی اور رونے لگی زیان کا ضبط جواب دے چکا تھا اسے اونچا کر کے اس کی سسکیوں کو اپنے لبوں میں قید کرگیا وہ اس حرکت پر بے بسی سے خود کر چھوڑانے لگی وہ جب بھی نہ ہٹا تو اپنے ناخن اسکی پشت پر گڑھو دیے وہ یکدم اس سے دور ہوا اور وہ بیڈ کے پاس کھڑی سرخ چہرہ لیے رخ موڑ گئی

" جنگلی بلی " بڑبڑا کر اسے بازو سے کھینچا جو اپنے آنسو پوچھ رہی تھی

" یہ ڈرامے میرے سامنے نہ کرو تو زیادہ بہتر ہے میں صرف تمہیں چند دن کی مہلت دے رہا ہوں مگر جس دن بھی میں فاصلے مٹانے پر آیا تم کو بے بس کردوں گا سمجھیں " غصے سے کہتا سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ کا پیکٹ اور لائٹر اٹھاتا بالکونی میں چلاگیا وہ لب کاٹتی اسے جاتا دیکھتی رہی یہ شاید زیان حیدر کا اس پر احسان ہی تھا جو وہ اسے بخش گیا تھا اپنے آنسو پونچھتی ڈریسنگ روم میں آگئی مگر اپنے لیے لٹکا انتہائی مختصر لباس دیکھ کر پانی پانی ہوگئی تھی باہر آکر الناری سے سادہ سا گلابی کاٹن کا سوٹ نکالا اور واشروم میں گھس گئی۔باہر آئی تو وہ اب تک بالکونی میں کھڑا اسموکنگ کررہا تھا شکر کرتی ساری لائٹس اوف کر کے بیڈ پر آکر خود کو بلینکٹ میں اچھی طرح چھپائے بلکل کنارے پر لیٹ گئی کافی دیر تک کروٹیں بدلتی رہی اور آنکھیں کھول کر بیڈ کی دوسری سائیڈ دیکھتی رہی جو اب تک خالی تھی سکون کا سانس لے کر آنکھیں بند کرگئی۔۔۔۔

*****

اسکی آنکھ کسی شور سے کھولی کافی دیر تک سمجھ نہ سکی کہاں ہے اور کیا ٹائم ہورہا ہے مگر خود کو سکی بوجھ تلے محسوس کیا جب پوری طرح بیدار ہوئی تو ہوش اڑ گئے تھے کیونکہ وہ اپنے دیو کی باہوں میں قید سورہی تھی شرم سے چہرہ تپنے لگا تھا زیان کا ہاتھ خود پر سے ہٹانا چاہا مگر شاید وہ گہری نیند

میں تھا ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے ابھی شرم سے فوت ہوجائے گی کوئی بہت زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا اسے سمجھ نہ آیا کیا کرے

" یااللہ ان کی آنکھ نہ کھولے " وہ ہلکے سے دعا مانگتی اس کے بازو خود پر سے ہٹانے کی کوشش کررہی تھی اگر اسکی آنکھ کھل جاتی تو اسے اپنی خیریت نظر نہیں آرہی تھی

" تمہیں کیا لگتا ہے اتنے شور اور تمہاری اس قربت میں میں سو سکتا ہوں " اپنی نیم وا آنکھوں سے دیکھتا اس سمیت کروٹ بدل گیا وہ یکدم حوس باختہ سی ہوگئی

" دیکھ۔۔۔دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں کوئی دروازے پر ہے " تھوک نگلتے معصومیت سے کہا تو زیان نے ایک نظر دروازے کو اور پھر اسکے معصوم مکھڑے کو دیکھا

" اتنا رحم دل تو میں بلکل نہیں ہوں یہ میری آنکھ کھلوانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا " اس پر جھکنے لگا تو مناہل نے چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا

" میں نے نہیں اٹھایا آپکو " بہت عاجزی سے بولی تو زیان کو اسکی معصومیت پر ٹوٹ کر ہنسی آئی دروازے کی دستک اب بند ہوچکی تھی

" آنکھ تو کھل گئی نا میری " دونوں ہاتھوں سے اسکے ہاتھوں کو قابو کرتا اس پر ہاوی ہوچکا تھا ہوش تب آیا جب وہ زاروقطار رونے لگی سر اٹھ کر حیرت سے اسے دیکھا

" اگر تم اپنی خیر چاہتی ہو تو ان آنسوؤں کو ایک سیکنڈ میں صاف کرلو " اسے تنبیہ کرتے دانت پیس کر بولا اوپر والے نے بھی کس بیوقوف کو اس کے نصیب میں لکھ دیا تھا

" میں۔۔۔میرے ہاتھ تو چھوڑیں " روتے ہوئے جھنجھلا کر کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیے

" آپ۔۔۔آپ نے کہا تھا آپ مجھے کچھ ٹائم دیں گے پھر آپ کیوں " وہ شرم سے سرخ پڑتی یکدم چپ ہوگئی

" کیا مطلب اب میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی تم سے اجازت لونگا " گہری نظروں سے اسے دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی

" جاؤ اب ورنہ پھر جانے نہیں دونگا " اس پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کروٹ بدل کر لیٹ گیا وہ بھی تیر کی تیزی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی دوپٹہ لینا بیکار تھا کیونکہ وہ آدھے سے زیادہ اس دیو کے نیچے دبا تھا۔۔۔۔

ریڈ فراک میں بالوں پر تولیہ لپیٹے واشروم سے نکلی تو زیان ایک نظر اسے دیکھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر واپس مڑا

" منہ دیکھائی تو تم نے خود ہی کرلی تھی مجھے موقع نہ ملا خیر اس ڈرار میں تمہارے اس بچپن سے اب تک دیکھے ہوئے منہ کے کنگن رکھے ہیں نکال لینا " چڑ کر کہتا برا سا منہ بناکر واشروم میں گھس گیا جبکہ وہ اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی تھی

" میں تو جیسے ان کے گفٹ کے لیے مری جارہی ہوں " غصے سے برش پٹختی دروازے کی طرف بڑھ گئی جو ایک بار پھر بجنا شروع ہوگیا تھا دوپٹہ پہن کر دروازہ کھولا تو سامنے حنا اور ردا کھڑیں تھی

" اللہ کا شکر ہمارے نیولی میرڈ کپل کی صبح تو ہوئی " حنا نے باقائدہ شکر ادا کیا تو وہ جھینپ سی گئی

" یہ زیان بھائی نظر نہیں آرہے " حنا نے کمرے میں نظر دوڑائی

" واشروم میں ہیں " خوامخوا اپنے بالوں میں دوبارہ برش پھیرنے لگی حنا کی گہری نظریں خود پر اچھی طرح محسوس کرسکتی تھی

" ردا مجھے اپنا موبائل دینا طوبا سے بات کرنی ہے " اس نے انہیں باتوں میں لگانا چاہا

" کیوں تمہارا کہاں گیا " ردا نے حیرت سے پوچھا

" کافی ٹائم سے اون نہیں کیا اب دیکھوں گی " نظریں جھکا کر آہستہ سے بولی تصویروں والے معاملے کے بعد اس نے اب تک فون اون نہیں کیا تھا

" ٹھیک ہے لاتی ہوں " وہ کمرے سے نکلی تو وہ بالوں کا جوڑا بنانے لگی حنا اب بھی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

" کیا ہے " اسکی معنی خیز نظروں سے تنگ آگئی تھی

" کل جو ڈریس میں نے لٹکایا تھا وہ پہنا " اس نے اکسائیٹڈ ہوکر پوچھا تو مناہل نے اسکی کمر پر ہاتھ مارا

" بے غیرت تمہیں ذرا شرم نہ آئی " وہ سرخ پڑھنے لگی تو حنا کھلکھلا دی

" زیان بھائی نے کیا کہا " اس کے پلکیں جھکائے گلابی پڑھتے چہرے کو دیکھا مگر وہ صرف اسے گھور کر رہ گئی

" ایک بات بتاؤ منہ دکھائی میں کیا ملا " کندھے سے کندھا ٹکرا کر پھر چھیڑا تو وہ تپ اٹھی

" دماغ نہ کھاؤ نیچے چلو " ڈریسنگ کی چیزیں سمیٹ کر مڑنے لگی تو حنا نے اسے روکا

" اچھا یہ تو بتادو زیان بھائی کیسے لگے " اس کی بات پر مناہل بی بی کا چہرہ فراک کے رنگ کا ہوگیا

" تمہاری طرح انتہائی بیہودہ " اس نے دانت پیس کر کہا تو حنا کا قہقہ نکل گیا

" سچ میں " اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگی تو اس نے فوراً نظریں چرا لیں

" لو موبائل " ردا نے کمرے میں آکر اسے موبائل دینا چاہا مگر حنا نے منع کر دیا

" میک اپ کرو اسکا پہلے نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں " حنا کے کہنے پر مناہل نے برا سا منہ بنایا

" میں تھک گئی ہوں اس میک اپ سے " اس نے منع کرنا چاہا مگر ردا شروع ہو چکی تھی

" چپ کر کے بیٹھی رہو مانا کہ ابھی بھی کم نہیں لگ رہیں مگر شوہر کو زیر کرنے کے لیے ضروری ہے " حنا نے رازداری سے کہا تو جہاں وہ سرخ ہوئی تھی وہیں ردا کا قہقہ نکلا تھا اسی وقت براؤن کرتا شلوار میں نکھرا نکھرا زیان بھی واشروم سے باہر نکل آیا آئینے میں ریڈ فراک پر ریڈ لپ اسٹک لگائے گیلے بالوں کو کھلا چھوڑے مناہل کا عکس دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ٹھہر گیا تھا مگر حنا اور ردا کو دیکھ کر فوراً سنبھلا اس کا چہرہ لہو چھلکانے کو تھا

" زیان بھائی آپ نے اپنی بیوی کو ایک دن میں ہی چپ کرا دیا ہے منہ دکھائی کا بھی نہیں بتایا اب تک " حنا نے زیان سے اسکی شکایت کی

" یہ تو آپ لوگوں کا پرسنل معاملہ ہے بھلا میں کیوں کچھ کہنے لگا " مسکراتا ہوا ایک نظر سر جھکائے بیٹھی مناہل پر ڈال کر باہر نکل گیا تھا مناہل نے سائیڈ ڈرار سے کنگن کا بوکس نکال کر ان کے سامنے رکھ دیا

" لو مرو " جھنجھلا کر بولی تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑیں تھی۔۔۔

****

شام کو ولیمہ تھا وہ ناشتے کے فوراً بعد ردا اور دعا کے ساتھ پارلر چلی گئی تھی جبکہ طوبا سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا تھا آج اس نے سلور اور اسکائی بلو کلر کی میکسی زیب تن کی تھی سارا وقت کزنز کے ساتھ اسٹیج پر ہی بیٹھی تھی جبکہ زیان تھوڑی دیر ہی اسٹیج پر ٹکا تھا باقی وقت اپنے مہمانوں اور دوستوں میں مگن رہا آج اس نے بلیک ٹھری پیس پہنا تھا جس میں اسکی شاندار شخصیت مزید نمایاں ہورہی تھی،عشاء نے آج کا فنکشن اٹینڈ نہیں کیا تھا اور عبدال اسے پوری شادی میں ایک بار بھی نظر نہ آیا تھا۔

" فائقہ ماشاءاللہ بہو تمہیں چاند جیسی ملی ہے " فائقہ بیگم کی ایک دوست نے تبصرہ کیا تو وہ بس مسکرا کر رہ گئیں ان کی ساری دوستیں اسٹیج پر موجود تھیں

" بھئی بہن کی بیٹی ہے تبھی مل گئی اتنی آسانی سے ورنہ کہاں ملتیں ڈھونڈنے سے بھی اتنی معصوم لڑکیاں " یہ ان کی دوسری دوست کا تبصرہ تھا دونوں بہنیں بس مروتاًمسکرارہیں تھی جبکہ وہ سرجھکائے خاموش ہی بیٹھی تھی

" فائقہ تمہارا بیٹا تو غائب ہی ہے ایک بار بھی ادھر نہیں آیا " مسز فریدہ نے مسکرا کر اسکی شکایت کری

" بس مہمانوں میں ہی لگا ہے آئیں ملواتی ہوں " مسکرا کر کہتیں ان سب کو اسٹیج سے نیچے لے گئیں ویسے بھی وہ مناہل کی مزید تعریفیں نہیں سن سکتی تھیں

" موحد کو تم نے بتایا تھا " اس نے برابر میں بیٹھی طوبا کو دیکھ کر پوچھا

" نہیں تو میں تو خود حیران تھی یہ کہاں سے آگیا پھر اس نے بتایا دولہا کی سائیڈ سے انوائیٹڈ ہوں " اس نے تفصیل بتائی تو اسکے ذہن میں رامین کا خیال آیا

" رامین اسے جانتی ہے حیرت ہے ہمیں پتا ہی نہیں چلا " طوبا نے بھی حیرت سے کہا وہ خاموش ہی رہی

" طوبا یار جاؤ ماما کو بلا کر لاؤ کافی ٹائم ہوگیا ہے " علی اسٹیج پر آکر طوبا سے بولا اور اسکے برابر میں بیٹھ گیا

" اتنی جلدی جارہے ہو " مناہل ناراضگی سے بولی

" جلدی لڑکی پاگل ہوگئی ہو دو بج گئے سارے مہمان جا رہے ہیں " اس نے سامنے سے آتی ردا پر سے نگاہیں ہٹا کر کہا

" میں سوچ رہی ہوں ایک دو دن میں چچی جان سے بات کروں " علی کو مسکراتی نظروں سے دیکھ کر کہا تو اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" کس بارے میں "

" ارے تمہارے بارے میں " مسکرا کر بولی تو اس کے تاثرات یکدم بدلے تھے

" بلکل بھی نہیں۔۔۔آئی سمجھ " اسے سختی سے منع کرتا اسٹیج سے اتر گیا مناہل نے کچھ الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔تمام مہمانوں کو سی اوف کر کے وہ اسٹیج پر ہی آگیا تھا

" زیان عشاء کو کال کرلینا مجھے پریشانی ہورہی ہے " فائقہ بیگم پاس آکر فکری مندی سے بولیں تو وہ سر ہلاگیا

" میں نے کی تھی مگر فون اوف جارہا ہے گھر چل کر بات کرتا ہوں اس سے " فون چیک کرتے ہوئے بتایا تو فاطمہ بیگم نے مسکرا کر انہیں اور زیان کو دیکھا جس نے مناہل کو ایک نظر بھی نہ دیکھا تھا

" چلیں بھئی چلنا نہیں ہے کیا باہر گاڑیاں تیار کھڑی ہیں " راحم نے چلنے کا کہا تو سب ہی کھڑے ہوگئے تھے زیان اور راحم نے ہی سارا انتظام سنبھالا ہوا تھا

" یہ لے کارڈ اور انجوائے کر " سب کو روانہ کر کے زیان کو کارڈ تھما دیا،ردا اور حنا مناہل کو اپنے ساتھ باہر لے آئیں تھی

" جاؤ تم دونوں گاڑی میں بیٹھو " راحم نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کیا تو حنا اس کے کان میں کچھ کہتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ ہونق بنی اکیلی گاڑی کے پاس کھڑی انہیں جاتا دیکھ رہی تھی

" بیٹھو گاڑی میں " اپنے پیچھے سے آتی زیان کی آواز پر چونکی جو فرنٹ ڈور کھول رہا تھا وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی جبکہ زیان نے اسے نظر انداز کر کے ڈرائیونگ پر ہی توجہ رکھی وہ نجانے کہاں کھوئی باہر کے مناظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

****

" عمر میں بتا رہی ہوں اگر ایک بھی پک کی خراب ایڈیٹنگ ہوئی نا میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں " دعا نے وارن کرتے ہوئے کہا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔وہ اسکے کمرے میں بیٹھی کیمرے میں آج کے ایونٹ کی تصویریں دیکھ رہی تھی

" اب جیسی شکل ہے ویسی ہی تصویریں ہوں گی تمہارا چہرہ ہٹا کر اب کترینہ کیف کو لگا دوں کیا " چڑاتے ہوئے بولا تو دعا نے زور سے اسکی کمر پر مکا مارا

" زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہر کسی نے تعریف کری تھی آج میری " اتارا کر بولی تو عمر ہاتھ کو مانجے کی طرح لپیٹنے لگا

" اور چھوڑو میں لپیٹ رہا ہوں " ہنستے ہوئے بولا تو دعا نے تپتے ہوئے کشنز سے اسکی مار لگانا شروع کر دی جبکہ وہ اب تک ٹھٹھے لگا رہا تھا

" کیا ہورہا ہے یہ " کمرے میں داخل ہوتیں فاطمہ بیگم ناگواری سے بولیں تو دعا یکدم سیدھی ہوگئی

" کچھ نہیں شغل ہو رہا ہے آئیں میں آج کے ایونٹ کی پکس دکھاؤں آپ کو " ماں کے تاثرات نظرانداز کرتے عام سے لہجے میں بولا

" عمر اوور ایڈیٹنگ مت کرنا میں کل چیک کروں گی " اسے وارن کرکے فاطمہ بیگم کو نظرانداز کرتی باہر نکل گئی انہوں نے غصے سے عمر کو دیکھا

" یہ تم کب سے اپنی بہنوں کے اتنے سگے ہوگئے " طنزیہ انداز میں بولیں تو عمر نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا

" کیوں بہنیں ہیں میری میں سگا نہیں ہونگا تو اور کون ہوگا " کیمرا سائیڈ میں رکھ کر غصیلے لہجے میں بولا ماں کا انداز اسے سخت ناگوار گزرا تھا

" اوہ تو وہ اب بھڑکا رہی ہیں تمہیں میرے خلاف ہاں بولو " شکی انداز میں بولیں

" بس کردیں یار ماما " آنکھیں گھماتا واشروم میں گھس گیا ان کی عادتیں وہ اچھی طرح سے جانتا تھا جبکہ وہ حیرت سے اسکے تیور دیکھتی رہ گئیں تھی۔۔۔۔

****

" مسز زیان اگر آپ کے خیالوں کا دور ختم ہوچکا ہے تو برائے مہربانی باہر آجائیں " دانت پیس کربولا اسکی غائب دماغی اسے بلکل بھی نہ بھائی تھی وہ خفت کا شکار ہوتی نیچے اتری مگر سامنے بڑی بڑی شپس کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی

" ہم یہاں کیوں آئے ہیں " پریشانی سے اسے دیکھا

" تمہیں سمندر میں دھکا دینے " اس نے چڑ کر جواب دیا راحم نے ان کے لیے یاٹ بک کرائی تھی اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا یاٹ میں لے آیا جو ریڈ روزز اور بلونز سے فل ڈیکوریٹڈ تھی مناہل نے حیرت سے اسے پھر یاٹ کو دیکھا دل یکدم ہی گھبرانے لگا

" مجھ۔۔۔مجھے گھر جانا ہے " اس نے خود کو نارمل رکھ کر کہنا چاہا

" سوری وہ تو صبح ہی ممکن ہے " کسی کو میسج کرتے ہوئے بولا یاٹ اسٹارٹ ہوچکی تھی وہ بھی اندر روم کی طرف بڑھ گیا وہ سن سی کھڑی تھی سمجھ نہ آیا کیا کرے ارد گرد دیکھا بیٹھنے کے لیے ایک ٹیبل اور دو کرسیاں پڑی تھیں چاروں طرف گلاب اور بلونز پھیلائے تھے عجیب سا سمندر کا شور تھا وہ جلدی سے اندر روم میں آگئی

" ہاں یار پہنچ گئے ہیں مناہل کو بھی یہ جگہ بہت پسند آئی ہے " اسکی حواس باختہ شکل دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا

" حنا سے کہو پریشان نہ ہو اسکی دوست کو باحفاظت لے آؤں گا " مناہل سمجھ گئی کہ اس وقت وہ راحم سے بات کر رہا ہے فوراً قریب آئی

" مجھے بات کرنی ہے " اس نے جلدی سے کہہ کر ہاتھ فون کی طرف بڑھایا جسے زیان تھام گیا تھا

" اوکے گڈ نائٹ " فون اوف کر کے سائیڈ ٹیبل پر ڈال دیا

" مجھے بات کرنی تھی " غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا

" ان لوگوں کا دماغ خراب کرتیں کہ یہ سرپرائز کیوں پلان کیا " اس نے بھی غصے سے اسے بیڈ پر دھکا دیا اور جھک کر غور سے دیکھنے لگا

" میں آخری بار وارن کر رہا ہوں میرا ہاتھ مت جھٹکنا آئندہ " سختی سے تنبیہ کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بے بسی سے اپنے لب کاٹ رہی تھی حنا کی بات اب سمجھ آئی تھی مختلف سوچوں کو جھٹک کر کمرے کا جائزہ لینے لگی یہاں کا بیڈ زیان کے بیڈ سے بہت چھوٹا تھا اور پورے کمرے میں اس کے علاوہ بیٹھنے کے لیے کوئی چیز نہ تھی ہلکی آواز میں انگلش سونگ Love me like you do چل رہا تھا کمرے میں ہر جگہ روزز تھے اتنے میں وہ ٹراؤزر پہنے واشروم سے باہر نکلا تھا شرٹ سے ہمیشہ کی طرح دشمنی نبھائی گئی تھی اس نے رخ موڑ لیا

" کیا آپ کبھی شرٹ بھی پہنتے ہیں " چڑ کر بولی تو اسکے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی

" میرا دماغ خراب ہے جو میں روم میں بھی شرٹ پہن کر پھروں " اس کے برابر میں بیڈ پر گرا تو وہ فوراً کھڑی ہوتی بیڈ سے دور ہوئی

" کیا ہوا سونا نہیں ہے " اسے اس طرح کھڑا ہوتے دیکھ ناگواری سے بولا وہ جلدی سے الماری کی طرف بڑھ گئی زیان اس کی پشت دیکھتا اپنے جذبات کو تھپک کر سولانے کی کوششوں میں تھا مگر جب بھی اس پر نگاہ اٹھتی اسے اپنے قرب کا احساس دلانے کو جی چاہنے لگتا شاید اسے تنگ کرنا چاہتا تھا اسکی ڈری سہمی شکل اسے لطف دینے لگی تھی

" میرے کپڑے تو ہیں ہی نہیں " مڑ کر پریشانی سے بولی تو وہ اٹھ کر اسکے پاس ہی آگیا

" یہ کیا ہے پھر " دوسری کبڈ کھول کر اسے قریب کیا جہاں دو تین نائیٹیز لٹکی تھیں مناہل کا جی چاہا ابھی روم سے باہر نکلے اور سمندر میں چھلانگ لگا دے

نظریں جھکائے اس کے پاس سے ہٹنا چاہا مگر اس نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کر لیا

" بتاؤ کیا پہنو گی " اس کے کان کے پاس جھک کر دھیمے لہجے میں بولا

" پلیز۔۔۔"اپنی دھڑکنیں سنبھالتی بس اتنا ہی کہہ سکی

" جاؤ چینج کر کے آؤ " نائیٹی دیکھ کر مناہل کا رنگ شرم و غصے سے سرخ ہو چکا تھا

" آپ کو شرم نہیں آتی " غصے سے اپنا آپ چھوڑاتی بیڈ پر آکر بیٹھ گئی جبکہ زیان کا قہقہ بے ساختہ تھا غصے سے دوپٹے کے پنز نکالنے لگی تب ہی زیان کا فون بج اٹھا تھا مناہل کی نظر فون پر پڑی تو عشاء کالنگ لکھا آرہا تھا اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کال رسیو کری تو وہ کھسک کر سائیڈ پر ہوئی

" ہاں یار کیسی ہو " نظریں اسی پر تھیں جو کسی سوچ میں گم جیولری اتار رہی تھی

" آج آئیں نہیں بہت ویٹ کیا تمہارا " ڈرار میں جیولری رکھ کر جانے لگی مگر زیان نے کھینچ کر اسے خود پر گرا لیا وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھی اس لیے پوری کی پوری اسی پر آگری

" تو یار میڈیسن لو نا اس طرح لاپرواہی میں بلکل برداشت نہیں کروں گا " اس کو چیلنجنگ انداز میں دیکھا جو مسلسل خود کو چھوڑانے میں لگی تھی

" مناہل کہاں ہے " عشاء کی آواز اتنی تھی کہ مناہل تک آرام سے پہنچ گئی

" اس وقت اس کا نام نہ لو سو رہی ہوگی شاید " اس سمیت کروٹ بدل کر مسکراتے ہوئے بولا تو مناہل نے غصے سے اس دوغلے شخص کو دیکھا ایک بار تو دل میں آیا کہہ دے کہ تمہارا محبوب جھوٹ بول رہا ہے مگر پھر دل مسوس کر رہ

گئی کیونکہ شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال کر اپنا ہی نقصان ہونا تھا اس کے ماتھے سے لے کر لبوں تک اپنی انگلی سے لکیر کھینچنے لگا

" چلو تم ریسٹ کرو گڈ نائٹ " موبائل سائیڈ پر ڈالتا انگلی کو تھوڑی تک لے آیا

" پلیز ہٹیں " اس کی حرکتوں پر بےبس ہوتی آنکھیں بند کرگئی جس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی پھر اچانک اسے دھکا دے کر دور ہٹی

" آخر مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں یہ سب " غصے سے چیختی مٹھیاں بار بار کھول بند کر رہی تھی

" کیا کیا ہے میں نے وضاحت کرو " سختی سے ایک ہاتھ سے بازو اور دوسرے ہاتھ سے چہرہ پکڑے پوچھا تو مناہل یکدم سن ہوگئی

" جواب دو مجھے ڈیم اٹ " وہ زور سے دھاڑا تو اسکی خوف سے لرزتے آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو سختی سے بند کرکے کھولا

" اگر ایک بھی آنسو گرا مناہل تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا " سختی سے اسے وارن کیا مناہل کو نجانے کیا ہوا اس کے سینے پر مکے برسا دیے

" میں خود نہیں روئی۔۔۔آآپ نے رلایا ہے تو روؤں بھی نہ " ہچکیوں سے روتی اسے اپنے نازک ہاتھوں سے اسے مار رہی تھی پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا پھر سکون سے لیٹ کر مار کھانے لگا جیسے وہ مکے نہ مار رہی ہو بلکے اسکی خدمت کر رہی ہو کچھ دیر بعد غصہ ٹھنڈا ہوا آنسو پوچھتی سائیڈ میں بیٹھ گئی

" بس تھک گئیں اور مار لو " مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا تو وہ سرخ پڑتی بیڈ کے کنارے پر لیٹ گئی

" جاؤ جاکر چینج کرو کونے میں بیگ رکھا ہے ورنہ ساری رات مجھے تمہارے یہ کیل کانٹے چبھیں گئے " اسکی مسکراتی ہوئی آواز کانوں میں پڑی تو وہ تپ کر رہی گئی

" اچھا ہے نا دور رہیں گے " ہلکے سے بڑبڑائی تھی مگر وہ پھر بھی سن چکا تھا

" تم جانتی ہو مجھے پھر بھی فرق نہیں پڑے گا " چیلنجنگ انداز میں کہتا اسے خاموش کرا گیا تھا کیونکہ صحیح تو کہہ رہا تھا وہ جھنجھلا کر اٹھتی کپڑے بدلنے چلی گئی واپس آئی تو وہ آنکھیں بند کیے شاید سو چکا تھا ماحول میں عجیب سی خاموشی چھائی تھی بس سمندر کا شور سنائی دے رہا تھا اس کا دل گھبرانے لگا اسے بچپن سے ہی سمندر سے خوف آتا تھا اب تو وہ اس کے بیچ میں تھی اگر ٹائٹینک کی طرح ڈوب گئی تو ڈر کر جلدی سے بیڈ پہ پڑا بلینکٹ اوڑھ لیا

" یا اللہ مجھے کیوں ڈر لگتا ہے اتنا " اپنی بےبسی پر آج پہلی بار رونا آیا تھا ایک نظر زیان کو دیکھا جو اوندھا لیٹا سو چکا تھا تب ہی اچانک ہوا سے کھڑکیاں ٹکرائیں اس کی چیخ نکل گئی وہ بھی ہڑبڑا کر اٹھ گیا

" کیا ہوا " پریشانی سے اسے دیکھا جو اسکے بازو سے چپکی بیٹھی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی

" ہم۔۔۔ہم کیوں آئے یہاں آآپ کو کوئی اور جگہ نہیں ملی تھی " خوف کے مارے اٹک اٹک کر بولی راحم پہلے ہی اسے مناہل کے خوف کے بارے میں بتا چکا تھا

" یہ راحم کا آئیڈیا تھا میرا نہیں " سائیڈ سے پانی اٹھا کر اسے دیا

" پلیز گھر چلیں میں نہیں سو سکتی یہاں " خوف سے پورے کمرے کو دیکھنے لگی

" پانی پیو " زبردستی تھوڑا سا پانی پلایا اور خود بھی پی کر اسے اپنے بازو پر لٹانے لگا

" مجھ۔۔۔مجھے نہیں لیٹنا " اس نے مچل کر اٹھنا چاہا

" اگر اپنی خیریت چاہتی ہو تو خاموشی سے لیٹ جاؤ " اس نے وارن کیا تو آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی

" اپنے تکیے پر لیٹوں گی " اس سے دور ہوئی اور کونے میں لیٹ گئی تھوڑی دیر تک اسے دیکھتا رہا جانتا تھا وہ ایسے تو کبھی نہیں سوئے گئی دوبارہ ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے پاس گھسیٹ لیا

" ایک لفظ نہ نکلے تمہارے منہ سے ورنہ ساری کمیٹمینٹس بھول جاؤں گا " اس کی سخت آواز پر وہ سن ہوگئی تھی مگر اٹھنے کی کوشش نہ کری تھوڑی دیر بعد خود کو نیند کی وادیوں میں اترتا محسوس کررہی تھی زیان کا ایک ہاتھ مسلسل اس کے بالوں میں چل رہا تھا۔۔۔

****

کی شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا زیان نے ولیمے کے اگلے دن سے ہی آفس جوائن کرلیا تھا اس پورے ہفتے میں ان کے درمیان گفتگو نہ ہونے کے برابر ہوئی تھی جس میں زیادہ ہاتھ مناہل کا ہی تھا وہ اس کے اٹھنے سے پہلے اس کے کپڑے وغیرہ سب نکال کر الارم سیٹ کر کے کمرے سے نکل جاتی اور رات کو اس وقت کمرے میں گھستی جس وقت وہ سوچکا ہوتا،اس پورے ہفتے میں اس کا قیام صوفے پر تھا ولیمے کی رات کے بعد سے وہ اس سے چھپی چھپی پھر رہی تھی نجانے اسے کیا ہوا تھا اسکے اتنے قریب کیسے سوگئی تھی جب بھی اپنے بالوں میں اسکا لمس محسوس کرتی تو دل الگ ہی انداز میں دھڑکنے لگتا پھر اپنی سوچوں کو جھٹک دیتی۔اس وقت بھی وہ اپنے اور دعا کے کمرے میں تھی

زیان ابھی آفس سے نہیں لوٹا تھا آج نجانے کتنے دن بعد اس نے اپنا موبائل اون کیا تھا جس پر کافی دوستو کی وشز آئی ہوئیں تھی کچھ میسجز موحد کے بھی تھے نفرت سے اسکا نام اور ڈی پی دیکھی بلاک کرنے سے پہلے اس کے میسجز کھول لیے جن میں کچھ شادی کے دن کیے گئے میسجز تھے

" ماہی آخری بار بات کر لو "

" مناہل کیا مجھے اتنی بڑی سزا دوگی بات تو کر لو پلیز "

" ماہی میں لندن جارہا ہوں " یہ اس کے لاسٹ پیپر والے دن کا میسج تھا

" میں واپس آچکا ہوں مگر تم اب بھی نہ بدلیں کیا وہ شخص اتنا سحر انگیز ہے؟" اسکی مہندی کے دن کیا گیا میسج تھا

" میں نے تمہیں سچے دل سے چاہا تھا ماہی مگر شاید میری محبت میں اتنی لگن نہ تھی کہ تم تک پہنچ پاتا مگر میری دعا ہے تمہیں دنیا کی ہر خوشی ملے " یہ وہ آخری میسج تھا جو بارات کی رات کو کیا گیا تھا مناہل کا سر درد سے پھٹنے لگا موبائل سائیڈ میں ڈال کر سر تکیے میں دے دیا

" کاش موحد تم اپنی ریجیکشن کا اتنا بھیانک بدلہ نہ لیتے مجھ سے۔۔۔کوئی کیسے اتنا گر سکتا ہے کہ دوسرے کی عزت و آبرو پیروں تلے روند دے "

آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے سوچیں کہاں سے کہاں نکل گئیں کتنا بدل گئی تھی اسکی زندگی انہی خیالوں میں گم نجانے کب اسکی آنکھ لگ گئی جو مغرب کی آذانوں پر کھلی تھی بال سمیٹ کر جوڑا باندھا یلو کاٹن کے قمیض شلوار پر شیفون کا دوپٹہ سائیڈ میں بیڈ پر پڑا تھا مہندی ہلکی ہلکی ہٹنا شروع ہوگئی تھی ایک ہاتھ میں گولڈ کی رنگ اور بریسلیٹ اور دوسرے ہاتھ میں نازک گولڈ کی چوڑیاں اس کے گداز ہاتھوں پر بہت جچتی تھیں جس کا ردا اور حنا نے برملہ اظہار بھی کیا تھا وہ جیولری نہیں پہنتی تھی مگر ان لوگوں نے ٹوک کر

اسے عادت پڑ ھوائی تھی ناک میں چھوٹی سی ہیرے کی لونگ اور گلے میں باریک سی چین اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتی تھی۔

" آپی۔۔۔نیچے فہد بھائی آئے ہوئے ہیں تائی امی آپ کو بلا رہی ہیں " وضو کر کے لوٹی تو دعا پکارتی ہوئی تائی امی کا پیغام لے آئی

" اچھا آرہی ہوں " اس نے نماز کے لیے دوپٹہ باندھتے ہوئے کہا اسے ان کی اور ماما کی نظروں سے الجھن ہوتی تھی جو ہر وقت اسکا گہری نظروں سے جائزہ لیتی تھیں۔نماز پڑ ھ کر نیچے کچن میں آگئی جہاں تائی امی اور حنا پہلے ہی موجود تھیں

" تمہیں ذرا خیال نہیں شوہر کب کا تھکا ہارا گھر آچکا ہے اور تم پڑی سو رہی ہو

یہ حرکتیں ہوتی ہیں شادی شدہ لڑکیوں کی " اسے دیکھتے ہی ہمیشہ کی طرح شروع ہوگئیں

" سوری تائی امی پتا نہیں کیسے آنکھ لگ گئی " اس نے سر جھکا کر ہلکے سے کہا

" عادتیں بدلو اپنی اگر اتنی ہی نیند آتی ہے تو وقت پر سو یہ کیا بات ہوئی شوہر کا

کچھ خیال نہیں کہ چائے ناشتے کا پوچھیں وہ اپنی نیندیں پوری کر رہی ہیں " اسے جھاڑتیں باہر نکل گئیں

" ہاں وقت پر سو جاؤں تو اپنے لاڈلے کو کہیں بھیج دیں پھر " ان کے جانے کے بعد غصے سے بڑبڑائی حنا کی موجودگی کو یکسر بھولا چکی تھی اسکی بات پر حنا کا قہقہ کچن میں گونجا تھا جبکہ وہ شرم سے گڑ ھ کر رہ گئی

" تو یار بتانا تھا نا انہیں کہ آپ کا بیٹا جگا کر رکھتا ہے " اس کے سرخ پڑ ھتے چہرے کو دیکھ کر شرارت سے بولی

" حنا چپ ہو جاؤ نہیں تو یہ سارے سینڈوچ تمہارے منہ میں ٹھونس دونگی " اپنی لاپرواہی پر اسے جی بھر کہ غصہ آیا کیا ضرورت تھی اتنا فضول بولنے کی۔۔۔لیکن وہ تہیہ کر چکی تھی کہ آج سے جلدی سوئے گی زیان سے بچنے کے چکر میں دو بجے کے بعد کمرے میں گھستی اور فجر کی آذان پر اٹھ جاتی تھی دن میں بھی سونے کا ٹائم نہیں ملتا تھا

" لیکن یار ابھی اپنے شوہر کو کھلاؤ ان کا موڈ کچھ بگڑا ہوا تھا وہ تو شکر کرو فہد بھائی آگئے " حنا نے ڈرانا چاہا تو وہ ایک پل کے لیے تو پریشان ہوئی مگر اگلے ہی لمحے مجھے کیا کہہ کر سر جھٹکتی ٹرولی میں سامان لگانے لگی

" چھوڑو اب میرا کام یہ ہی رہ گیا ہے کیابس ان کے موڈز دیکھوں تو کبھی ان کی ماں کے " اس نے منہ بنا کر کہا

" اپنے شوہر کے موڈز ہی دیکھا کرو ورنہ نقصان میں رہوگی " اس نے معنی خیزی سے اسے چھیڑا

" تم تو جیسے بڑی معصوم ہونا جو راحم بھائی کے اشاروں پر چلو " اسے گھور کر بولی

" پاگل لڑکی۔۔"اس کے کندھے پر چپت لگاتی چائے نکالنے لگی وہ برا سا منہ بنا کر ٹرولی لے کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔سلام کر کے اندر داخل ہوئی وہ بھی ان دونوں کے ساتھ بیٹھا تھا وہ لوازمات ٹیبل پر رکھنے لگی

" بھابھی اتنا تلکف کرنے کی کیا ضرورت تھی " فہد نے مروتاً کہا تو وہ مسکرا دی

" تو نہ کھا زبردستی تھوڑی ہے " راحم نے سینڈوچ کی پلیٹ لیتے ہوئے کہا تو مناہل نے فہد کو بھی دی

" اس لیے کھا رہا ہوں کہ تیری توند نہ نکل جائے کھا کھا کر " سینڈوچ سے انصاف کرتے ہوئے جوابی کاروائی کی جبکہ زیان خاموش بیٹھا اس کا جائزہ لے رہا تھا

" نہیں چائے دو مجھے بس " اس نے سینڈوچ دینے چاہے مگر ناگواری سے منع کرگیا اب اسے واقعی اسکے موڈ کی خرابی کا اندازہ ہوا تھا

" کیوں بھائی ڈائیٹنگ شروع کردی کیا " راحم نے حیرت سے اسے خالی پیٹ چائے پیتے دیکھا اس نے میٹنگ کی وجہ سے لنچ بھی نہیں کیا تھا مناہل نے خاموشی سے انہیں چائے سرو کی اور باہر نکل گئی۔

" یار تو میرا کام کردیو بس " فہد نے اسے یاد دہانی کرائی

" ہاں آکر بات کروں گا " چائے حلق میں انڈیلتا کچھ بیزار سا ہورہا تھا پھر وہ کافی دیر تک باتوں میں لگے رہے فہد نو بجے کے قریب جانے کے لیے اٹھا تو وہ بھی کمرے میں چلاگیا آج رات چار بجے کی اسکی دبئی کی فلائٹ تھی۔۔

******

" کیا ہوا زیان کہاں ہے " سب ٹیبل پر موجود تھے اسکی غیرموجودگی پر تائی امی نے پوچھا

" جی میں بلاکر لاتی ہوں " وہ خود چلی آئی ایک بار دعا کو بھیج چکی تھی مگر جواب نہ آیا تھا روم میں آئی تو وہ لیپ ٹوپ گود میں رکھے پشت سرہانے سے ٹکائے کام میں مصروف تھا

" کھانا کھالیں " دروازے پر ہی کھڑی بولی

" نہیں کھارہا ابھی " اسکرین پر نظریں جمائے اسپاٹ لہجے میں کہا

" تو کب کھائیں گے " اس نے وال کلاک کو دیکھتے ہوئے کہا جو گیارہ بجا رہی تھی

" تم سے پوچھ کر کھاؤں گا اب یا اس کے لیے بھی ایسا کرو الارم سیٹ کردو تاکہ جب بجے میں ٹھونس لوں روبوٹ ہوں نا " وہ ایکدم ہی پھٹ پڑا جبکہ وہ چپ کی چپ رہ گئی جانتی تھی یہ طنز کیوں کیا گیا ہے پھر خاموشی سے واپس موڑ گئی

" کیا ہوا نہیں آیا " سومیہ بیگم نے اس سے پوچھا جو اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئی تھی

" بعد میں کھائیں گے کہہ رہے ہیں " سر جھکا کر کہتی پلیٹ میں چمچہ چلانے گی

" ایسا بھی کیا کر دیا میں نے الارم ہی تو سیٹ کرتی ہوں اس میں اتنا برا ماننے والی کیا بات ہے " خود سے مخاطب ہوتی سب کے کھانے کے بعد برتن سمیٹنے لگی

" مناہل تم تو کھا لو بیٹا " اسے ایسے ہی اٹھتے دیکھ کر سومیہ بیگم بولیں

" شام میں سینڈوچ وغیرہ کھالیے تھے اتنی بھوک نہیں ہے " انہیں مسکرا کر کہتی راحم کو پانی دینے لگی

" یہ تم دونوں میاں بیوی ڈائٹ پر ہو کیا اس نے لنچ بھی نہیں کیا تھا۔۔۔اوہ اسکی تو چار بجے کی فلائٹ ہے دبئی کی پیکنگ کرلی؟"اسے بتاتے ہوئے اٹھا تو اس نے حیرت سے راحم کو دیکھا زیان نے تو اس سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا

" جی جارہی ہوں بس " اسکے کہنے ہر وہ سر ہلاتا اوپر چلاگیا جبکہ وہ پریشانی سے لب کاٹنے لگی جلدی جلدی سارہ کام سمیٹوا کر کمرے میں آئی تو وہ چہرے پر بازو رکھے لیٹا تھا سمجھ نہ آیا کیسے بات کرے

" آآپ۔۔کی فلائٹ ہے پیکنگ کردوں " کچھ جھجھک کر پوچھا وہ ہنوز بازو رکھے لیٹا رہا

وہ مسلسل اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی

" سو رہے ہیں " تھوڑا قریب آئی

" دماغ نہ خراب کرو میرا اور تین بجے کا الارم سیٹ کر کے میرے برابر میں رکھ دو " کروٹ بدلتے ہوئے تپے ہوئے انداز میں بولا

" اچھا کھانا تو کھا لیں راحم بھائی نے بتایا آپ نے لنچ بھی نہیں کیا تھا " بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی

" یہ ڈرامہ کرکے کس پر احسان کر رہی ہو " غصے سے کہتا اس کے قریب آیا

" تائی امی پریشان ہو رہی تھیں آپ کی وجہ سے " اس نے تھوک نگل کر کہا تو زیان دانت پیستا الماری کی طرف بڑھ گیا

" لائیں دیں کیا پیک کرنا ہے " شرٹس نکالتا دیکھ پھر اس کے پاس آئی

" نہیں شکریہ ماما یہاں نہیں ہیں لہذا تمہیں بھی اس جھوٹی فرمابرداری کی ضرورت نہیں " غصے سے شرٹس بیڈ پر پھینکتا دوبارہ الماری کی طرف مڑا

" دیکھیں آپ خوامخوا لڑائی کر رہے ہیں میں نے کچھ نہیں کیا آپ کے سارے کام بھی ٹائم پر کرتی ہوں " اسے ادھر سے اُدھر ہوتے دیکھ ہلکی آواز میں بولی

" ہاں کس طرح کرتی ہو جانتا ہوں ہر چیز میرے منہ پر مار دیتی ہو مجھے تو کسی اور چیز کی ضرورت پڑھ نہیں سکتی روبوٹ ہوں نا میں " غصے سے اس کے قریب آیا جو الماری سے جالگی

" اچھا سوری کہا نا " لب کاٹتی ہلکے سے منمنائی

" لگ تو نہیں رہا کہ شرمندہ ہو " غور سے اسے دیکھنے لگا

" دیکھیں اتنا ٹائم ہوگیا ہے آپ نے پیکنگ بھی نہیں کی اور اگر کچھ بنوانا ہے تو بتادیں میں بنادوں گی " صلح جو انداز میں بولی کیونکہ جانتی تھی یہ شخص ضد کا بہت پکا ہے

" ٹھیک ہے پہلے پیکنگ کرواؤ " اس پر جھکنے لگا وہ جلدی سے سائیڈ سے نکلی اور بیگ نکال کر اس کا سامان رکھنے لگی وہ بیڈ پر لیٹ کر اس کا جائزہ لینے لگا

" کتنے سوٹ رکھوں " اس نے مڑ کر پوچھا

" پندرہ دن کا ٹور ہے رکھ دو اسی حساب سے " اس کا دوپٹہ انگلی میں لپیٹتے بولا

" چھوڑیں " اس نے دوپٹہ چھوڑانہ چاہا تو وہ چیلنجنگ انداز میں اسے دیکھتا پورا دوپٹہ اپنے ہاتھ میں لپیٹ گیا اس نے دانت پیس کر اپنے چھچورے شوہر کو دیکھا جو شرارت سے مسکرا رہا تھا گال گلابی ہونے لگے رخ موڑ کر اپنا کام کرنے لگی اس وقت بحث میں وقت برباد نہیں کرسکتی تھی جلدی جلدی اسکی پیکنگ کری مگر پھر بھی ڈیڑھ بج گیا تھا

" کھانا لاؤں " وہ فائل میں گم تھا جب وہ بیگ سائیڈ میں رکھ کر بولی

" ہاں لے آؤ " فائل بند کرکے سر تکیے پر رکھ گیا

" اسے تو چھوڑیں آپ " جھنجھلا کر اس کے نیچے دبا دوپٹہ کھینچا جو بغیر کسی پس و پیش کے چھوڑ دیا تھا وہ اوڑھ کر باہر نکل گئی۔اسے پچھلے دو تین دن سے غصہ چڑھا تھا جس طرح وہ اس کی نظروں سے دور ہونے میں لگی رہتی تھی اسے تپ چڑھنے لگی تھی جس کا اظہار وہ آج کرگیا مگر اس کی

معصومیت پر پگھل بھی گیا تھا جو اسکی اونچی آواز پر ڈر بھی جاتی تھی۔اس وقت سر میں شدید درد ہورہا تھا دل چاہ رہا تھا بس لمبی تان کرسوجائے

" چلیں کھانا کھائیں " ٹیبل پر ٹرے لاکر رکھی تو وہ بھی اٹھ کر آگیا

" ساتھ دو میرا آکر تم جانتی ہو میں اکیلے نہیں کھاتا " اسے الماری کی طرف جاتا دیکھ نیا حکم دیا

" میں کھاچکی ہوں " اس نے بغیر مڑے کہا ورنہ بھوک تو بہت زور کی لگ رہی تھی

" پھر بھی آؤ " اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ غصے سے اس کے برابر میں آکر بیٹھ گئی

" اب کیا اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں " خود کو دیکھتا پا کر چڑکر بولی

" آئیڈیا برا نہیں ویسے " مسکرا کر کہتا کھانا کھانے لگا

" کیا ہوا کھا کیوں نہیں رہیں " اسے ایسے ہی بیٹھا دیکھ پوچھا

" اسپون نہیں ہے " اس نے منہ بنا کر کہا

" لو منہ کھولو " پلاؤ بھر کر اپنا اسپون آگے کیا

" نہیں کھالیں میں لے آتی ہوں " اس نے جھجھک کر منع کرنا چاہا مگر زیان اس کے منہ میں دے چکا تھا پھر ایک چمچہ اپنے اور پھر ایک اسکے منہ میں دیتا رہا اور وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی

" بس پیٹ بھر گیا میرا " نظریں نیچی کر کے آہستہ سے بولی تو اس نے ٹرائفل کا باول اٹھا لیا

" یہ کون کھائے گا " اس کی طرف چمچہ بڑھایا

" نہیں آپ کھائیں میں نہیں کھاسکتی " وہ اٹھنے لگی تو زیان نے واپس بیٹھایا

" ایک اسپون تو لینا پڑے گا " اس نے بے بسی سے اسے دیکھا اور ایک چمچہ لے کر اٹھ گئی

" یہ پہلے چمچے میں مرچیں کہاں سے آگئیں تھی " باول واپس رکھتے ہوئے اسے چھیڑا تو وہ تپ کر اسے دیکھتی کمرا سمیٹنے لگی۔۔اس کے ریڈی ہونے تک اس کی چیزیں سیٹ کرتی رہی اب اسے سخت نیند آرہی تھی۔

" میری ٹائی باندھو چلو جلدی " ٹائی گلے میں لٹکائے اپنی پی اے کو ٹیکسٹ کررہا تھا

" مجھے نہیں آتی باندھنی " اس نے جھٹ انکار کیا

" کچھ آتا بھی ہے یا نہیں " اسے گھور کر موبائل بیڈ پر ڈالا اور مرر میں دیکھ کر ٹائی باندھنے لگا وہ نیند بھری آنکھیں لیے بیٹھی تھی

" یہ تمہیں اتنی نیند کیوں آتی ہے جب میں آفس سے آیا تھا تم تب بھی سورہی تھیں

" اس کی خمار آلود آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولا

" انسان ہوں میں اور رات کے تین بجے سونے کا ہی وقت ہوتا ہے " اسے موبائل وغیرہ اٹھاتا دیکھ غصے سے بولی

" مگر اب پوری رات جاگنے کی عادت ڈال لو " اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اس پر جھک گیا اس بار اس کے لمس میں شدت تھی جسے مناہل نے بخوبی محسوس کیا تھا

" خیال رکھنا اپنا اور واپس آؤں تو صوفے پر سوتی نظر نہ آؤ " آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کرتا اپنا لمس اسکے پاس چھوڑ گیا تھا وہ اپنے دل کی

دھڑکنوں کو قابو کرتی بیڈ پر بیٹھ گئی ہاتھ خود بخود لبوں تک پہنچے تو اپنی کیفیت سے گھبراتی سرخ پڑھتا چہرہ تکیے میں چھپاگئی جس میں بھی زیان حیدر کی خوشبو آرہی تھی آنکھیں کھول کر تکیہ دیکھا جو زیان کا ہی تھا پھر دوبارہ آنکھیں بند کرتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔۔۔

****

" موحد مجھے تم سے بات کرنی ہے " وہ دونوں اس وقت شہر کے مشہور ریسٹورینٹ میں بیٹھے لنچ کررہے تھے

" ہاں بولو " موبائل سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا پچھلے ایک ہفتے سے کافی بےچین سا تھا مناہل نے اس کے میسجز سین کرکے اسے بلاک کردیا تھا۔

" اس طرح موبائل میں گھسے رہوگے تو کیسے کروں گی " روٹھ کر بولی تو موحد نے بھی موبائل ٹیبل پر رکھ دیا

" اچھا بولو اب " اسے غور سے دیکھنے لگا پرپل ٹوپ اور جینز میں بہت پیاری لگ رہی تھی

" موحد کیا تم کسی۔۔۔کسی اور کو پسند کرتے ہو " دل پہ پتھر رکھ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تو وہ ایک پل کے لیے سن ہوگیا پھر فوراً نظریں چراگیا

" نہیں کیوں " دل میں اٹھتی ٹیسوں کو نظرانداز کرکے عام سے لہجے میں کہتا اپنی پلیٹ میں سوس ڈالنے لگا

" تو پھر مجھے اگنور کیوں کرتے ہو تم " بہت کرب سے کہا تھا موحد کو اس کی حالت پر ترس آنے لگا وہ اسے کیوں دکھ دے رہا تھا

" تم تو میری سب سے اچھی دوست ہو تمہیں کیوں اگنور کروں گا " ہلکی سی اسمائل اسے پاس کی

" مجھے تمہاری دوست نہیں بننا " نظریں ٹیبل پر مرکوز کرکے عجیب سے لہجے میں بولی تو موحد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" کیا مطلب " حیرانگی سے بولا

" مجھ۔۔۔مجھے تمہاری ہمسفر بننا ہے موحد " آنکھوں میں نمی جما ہونے لگی تھی جبکہ وہ کنگ رہ گیا تھا اسے اس سے اتنے واضح اظہار کی توقع نہ تھی جبکہ اسکی خاموشی پر رامین کی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت آنسو گرنے لگے

" رامین تم پلیز خود کو سنبھالو " اسکی حالت دیکھ کر فوراً اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اس کے لمس میں امید سی تھی رامین اسے غور سے دیکھنے لگی

" میں ماما سے بات کرونگا مجھے کچھ ٹائم دو " اس نے سپا لہجے میں کہا جبکہ رامین کھل اٹھی تھی اسے یقین نہ آیا کہ وہ شخص اسکا بھی ہوسکتا ہے مسکراتے ہوئے اسے تکتی چلی گئی جبکہ موحد کہیں اور ہی گم تھا

" تم میری نہ ہوسکیں مگر ہمیشہ میرے سامنے تو رہوگی تمہیں دیکھ کر میرے دل میں موجود تمہارے نام کا پھول زندہ تو رہے گا " تصور میں اپنے محبوب سے ہمکلام ہوتا رامین کو مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔

****

گھر آئی تو عبدال اور عشاء آئے ہوئے تھے زیان کو گئے آٹھ دن ہوچکے تھے جس کا فائدہ اٹھاتا عبدال " حیدر پیلس " آگیا تھا ورنہ زیان کی موجودگی میں اس کی یہاں آنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

" اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں " رامین نے عبدال کو دیکھ کر چھیڑا

" تم بتاؤ کہاں غائب تھیں مہزبانی کا ہنر نہیں آتا تمہیں " عبدال نے اسے گھورا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی آج اس کا موڈ بہت خوشگوار تھا

" زیان کال کرتا ہے یہاں " عشاء نے مناہل کو ٹرالی لاتے دیکھ فائقہ بیگم سے پوچھا

" نہیں بیٹا جب گیا تھا تبھی فون کیا تھا بس " انہوں نے کچھ افسردہ ہوکر کہا

" مجھے تو کرتا رہتا ہے " اس نے مسکرا کر کہا عبدال کی نظریں اس پری پیکر پہ تھیں جو نظریں جھکائے سب کو سرو کررہی تھی

" آپ بھی بیٹھیں ہمارے ساتھ " اسے لوازمات رکھ کر جاتا دیکھ عبدال نے گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیتے کہا اسکی بات پر عشاء نے ناگواری سے بھائی کو دیکھا وہ ایک لمحہ بھی اسے اپنے سامنے رکھنے کی قائل نہ تھی،مناہل بغیر جواب دیے وہاں سے نکلتی اپنے روم میں چلی آئی زیان نے جانے کے بعد ایک بار بھی فون نہیں کیا تھا اسے پرواہ بھی نہ تھی مگر ابھی عشاء کی بات سن کر غصہ ضرور آیا تھا

" مجھے کیا محبوبہ ہے انکی دن رات اسکے ساتھ لگے رہیں " غصے سے بڑبڑاتی موبائل چیک کرنے لگی جب ہی کمرے میں عشاء چلی آئی مگر اسے زیان کے بیڈ پر استحقاق سے لیٹا دیکھ جل کر راکھ ہوگئی تھی وہ کہاں شیر کرسکتی تھی زیان کو کسی کے ساتھ۔۔۔جبکہ اسے دیکھ کر مناہل نے اپنی ناگواری کو چھپاتے اٹھ بیٹھی

" کچھ چاہیے " اس نے عام سے انداز میں پوچھا تو عشاء کو لگا وہ اس کا مزاق اُڑا رہی ہے۔۔۔۔

" تم کون ہوتی ہو مجھ سے پوچھنے والی مجھے کم از کم تم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے " وہ پھنکاری اٹھی تھی

" تو یہاں کیا کر رہی ہو پھر جاؤ یہاں سے " ناگواری سے کہتے اپنے سابقہ انداز میں لیٹ کر موبائل کی طرف متوجہ ہوگئی

" تم۔۔۔تمہاری اوقات ہی کیا ہے مجھے یہاں سے نکالنے کی۔۔۔۔زیان نے مجبوری میں تمہیں اپنا نام دے دیا تو تم سمجھ رہی ہو اسکی ہر چیز پر تمہاری حکومت ہے " تنتناتی ہوئی قریب آئی اور تمسخرانہ انداز میں کہتی مناہل کو دیکھنے لگی

" مجھے ایسا کوئی شوق لاحق نہیں جو چیز میری ہے اس پر حق جتانے کی مجھے کیا ضرورت " بےتاثر انداز میں کہا حالانکہ دل چاہ رہا تھا دھکا دے کر اسے دفع کر دے

" یاد رکھنا کچھ نہیں ہے تمہارا۔۔۔اسکے دل میں میں ہوں اور اسکے کمرے میں بھی میں ہی ہونگی تم جیسی کیریکٹر لیس لڑکی بیوی نہیں اس کے لیے صرف ایک مجبوری ہے " طنزیہ انداز میں بولی جبکہ اس کی گھٹیا بات پر مناہل کا چہرہ سرخ پڑھ گیا

" میری طرف سے بھاڑ میں گئیں تم اور تمہارا زیان حیدر جو چاہے کرتی پھرو مجھے نہ کل پرواہ تھی اور نہ آج ہے اور نہ ہی کبھی ہوگی۔۔۔نہ ہی مجھے اپنے کیریکٹر کا سرٹیفیکیٹ تم جیسے گھٹیا لوگوں سے چاہیے اس لیے دفع ہو یہاں سے اب " انتہائی ضبط سے کہتی اسے اس کی اوقات یاد دلا گئی تھی

" یو ول ہیو ٹو پے مناہل حیدر۔۔۔میں اتنی آسانی سے تمہیں نہیں چھوڑونگی "

نفرت سے اسے دیکھتی تن فن کرتی کمرے سے نکل گئی۔اسکے جانے کے بعد وہ بیڈ پر ڈھیر ہوگئی اس وقت دل چاہا کسی اونچائی سے جاکر چھیلانگ لگا لے یا ان لوگوں کے منہ بند کردے جو اسے کسی پل چین نہیں لینے دے رہے تھے۔۔۔

" بابا ! یہ آپ نے کیا کردیا میرے ساتھ۔۔۔کیا ساری زندگی میں بے گناہ ہوکر بھی قصوروار ٹھہرائی جاؤں گی " وہ سسک اٹھی تھی اپنی بےبسی پر۔۔۔اس کا موبائل کب سے بج رہا تھا سر اٹھا کر دیکھا تو " زیان کالنگ " لکھا آرہاتھا اس نے نفرت سے اسکے نام کو دیکھا اور موبائل پاؤر اوف کردیا۔۔۔

****

" بیٹا تم سے بات ہورہی ہے زیان کی " وہ ابرار صاحب کے کمرے میں بیٹھی ان کی دوائیاں چیک کر رہی تھی جب انہوں نے پوچھا وہ نظریں چراتی محض سر ہلا گئی

" ادھر دیکھو میری طرف " انہوں نے پریشانی سے کہا تو اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا

" خوش ہو " ان کے سوال پر ہلکہ سا مسکرا کر سر جھکا گئی انہیں کیا بتاتی کہ اس کے دل پر کیا بیت رہی ہے

" خوش رہو ہمیشہ ایک دو دن میں آجائے گا " اس کے سر تھپکتے پیار سے بولے

" آپی۔۔۔۔۔زیان بھائی کی کال ہے " دعا اپنا موبائل لے کر اس کے پاس آئی کیونکہ وہ ان دنوں زیادہ تر اپنا موبائل اوف رکھتی تھی یا اس کی کالز اٹینڈ نہیں کرتی تھی۔اس نے گھبرا کر بابا کو دیکھا

" جاؤ بات کرو بیٹا " انہوں نے پیار سے کہا تو وہ لب کاٹتی جھجھکتے ہوئے دعا سے موبائل لے کر دعا اور اپنے مشترکہ کمرے میں آگئی

" ہیلو " بے تاثر لہجے میں کہتی اسے سلگا گئی تھی

" فون کیوں اوف ہے تمہارا اور میری کالز کیوں اٹینڈ نہیں کر رہیں ہاں " انتہائی سخت لہجے میں سے استفسار کیا تو اسے اپنے اندر ایک لاوا پکتا محسوس ہوا

" میں نے دیکھا نہیں فون شاید چارج نہیں آپ بتائیں کیوں فون کیا " بہت ضبط سے بولی

" مرضی میری میں جب جی چاہے فون کروں اب میری کال اگنور کری تو تم

سے آکر پوچھ لونگا " اسے وارن کرتے ہوئے بولا تو وہ جو کب سے ضبط کیے کھڑی تھی یکدم ہی بپھر اٹھی

" غلام نہیں ہوں آپکی جو آپ سب کے حکم پر ناچتی پھروں نہیں کرنی مجھے آپ

سے بات سمجھ آئی آپ کے " غصے سے چیخی تو زیان نے کان سے ہٹا کر فون گھورا

" تمہارے اسکرو تو میں آکر ٹائٹ کرتا ہوں ڈوز ملے بہت دن ہوگئے تبھی اتنا منہ

چل رہا ہے کرتا ہوں آکر بند " دانت پیستا ہوا بولا رو مناہل نے سرخ پڑھتے ہوئے گھبرا کر کال کاٹ دی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ شخص اسے اپنا پکا دشمن لگنے لگا تھا۔عشاء سے اپنے لیے اتنی تلخ باتیں سننے سے پہلے اس کا دل جو

امیدوں کے مینار بنانے لگا تھا وہ دھڑام سے گرے تھے اب اسے کوئی خوش فہمی لاحق نہ تھی اپنے مستقبل کے بارے میں اور نہ ہی زیان حیدر سے کوئی اچھی توقع تھی۔۔۔۔

****

" ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے " رامین ان کے کمرے میں آئی تو وہ کہیں جانے کے لیے تیار ہورہی تھیں

" ہاں بولو " اپنا بیگ چیک کرتی ہوئی بولیں

" کہاں جارہی ہیں "

" بھابھی کی طرف چکر لگا رہی ہوں بہت دن ہوگئے ہیں "" تم بولو کیا بات ہے "

" آپ کو یاد ہے میں نے اپنی یونیورسٹی ٹیچر اور ان کے بیٹے سے آپ کو ملوایا تھا " رامین نے انہیں یاد دلانا چاہا

" ہاں موحد نا بڑا پیارا بچہ تھا ماں بھی کافی سوبر تھی " انہوں نے یاد کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

" وہ ماما اکچوئلی " اس نے ایک نظر انکا چہرہ دیکھا جو اسے ہی تجسس سے دیکھ رہی تھیں

" موحد نا۔۔۔۔رشتہ لانا چاہتا ہے " اس نے سر جھکا کر کہا تو فائقہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا

" تمہارا رابطہ ہے اس سے " انہوں نے کڑی نظروں سے اسے گھورا

" اس سے کیا ہوتا ہے وہ رشتہ لانا چاہتا ہے اپنا آپ بس انہیں بلائیں " اس نے جھنجھلا کر کہا تو وہ سوچ میں پڑھ گئیں

" لڑکا تو مجھے بھی پسند ہے لیکن پہلے زیان کو تو آنے دو وہ اور تمہارے بابا ہی فیصلہ کریں گے " اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے بولیں تو رامین جھنجھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی

" میں نہیں جانتی آپ بابا سے بات کریں بھائی بھی آنے والے ہیں ان دونوں کو آپ نے کنوینس کرنا ہے بس " ضدی لہجے میں بولی تو فائقہ بیگم نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا

" اتنی بے چین ہونے کی ضرورت نہیں زیان آجائے پھر ہی کوئی بات ہوگی " اسے کہتیں باہر نکل گئیں جبکہ وہ بے بسی سے لب کاٹ کے رہ گئی دل میں عجیب عجیب سے خیالات آرہے تھے موحد سے دوری کا ایسا خوف دل میں بیٹھا تھا جو کسی بھی پل چین نہیں لینے دے رہا تھا اسے۔۔۔۔

*****

رات نو بجے کی فلائٹ سے گھر واپس آیا تو فائقہ بیگم لاؤنج میں ہی بیٹھیں تھی اور اسے دیکھ کر نہال ہوگئیں تھی اسکی شروع سے عادت تھی جب بھی کہیں سے لوٹتا ماں سے سب سے پہلے ملتا تھا ان سے مل کر نظریں دوڑاتا اپنے کمرے میں آگیا وہ اب تک نظر نہیں آئی تھی اس کی وارننگ کے باوجود مناہل نے نہ اپنا موبائل اون کیا تھا اور نہ ہی دوبارہ بات کی تھی اسے اس پر ٹھیک ٹھاک غصہ چڑھا ہوا تھا۔واشروم سے فریش ہوکر نکلا تو عجیب سی جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا وہ اب بھی کمرے میں نہ آئی تھی غصے سے اسے پکارنے لگا

" مناہل۔۔۔مناہل " اسکی گرجدار آواز پر فائقہ بیگم نے پریشانی سے اسکے کمرے کی جانب دیکھا

" یہ زیان کیوں چیخ رہا ہے ذرا دیکھنا وہ مہارانی تو ہیں نہیں " موبائل میں مگن رامین سے بولیں تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی

" رہنے دو آپی میں دیکھتی ہوں " فاطمہ بیگم خود ہی اوپر اس کے کمرے کی طرف آگئیں

" کیا بات ہے بیٹا " اس کی غصیلی آواز پر فکرمندی سے پوچھا

" آنی مناہل کہاں ہے " انہیں دیکھ کر خود کو ٹھنڈا کرنا چاہا

" تمہیں نہیں پتا " انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا

" یعنی وہ تمہیں بغیر بتائے اپنے ماموں کے گھر چلی گئی آجائے ذرا بتاتی ہوں

اسے " انتہائی غصے سے اسے بتایا جبکہ زیان کو لمحہ لگا تھا معاملہ سمجھنے میں اس کا دل چاہا اس لڑکی کا حشر بگاڑ دے

" اوہ۔۔۔ہاں اس نے کل بتایا تھا میرے ہی ذہن سے نکل گیا " زیان نے فوراً بات سنبھالی وہ ان لوگوں کو اپنے پرسنل میٹر میں انوالو کرنے کا قائل نہ تھا خود اُسے ہینڈل کرنا اچھی طرح سے جانتا تھا

" چلو اچھا اب کال کر کے بلالو کل سے گئی ہوئی ہے یہ کام چور لڑکی " برا سا منہ بناکر بولیں تو محض سر ہلا کر رہ گیا

" تم بھی کھانا کھالو آکر تھک گئے ہوگے " اسے محبت سے کہتیں باہر نکل گئیں

" تمہیں تو میں بتاتا ہوں " انتہائی غصے کے عالم میں اسے کال ملائی جسے تھوڑی دیر بعد اٹھا لیا گیا تھا

" ریڈی رہو دس منٹ کے اندر اندر میں پہنچ رہا ہوں " اس کے ہیلو کہنے سے پہلے ہی اپنی سرد آواز میں کہتا اس کے چھکے چھوڑا گیا تھا

" ہیلو۔۔ہیلو میری بات تو سنیں " اس نے کچھ کہنا چاہا مگر لائین ڈروپ ہو چکی تھی فون کان سے ہٹا کر پریشانی کے عالم میں دیکھنے لگی اُسکی آواز سے منال کو اُس کے موڈ کا اندازہ ہوگیا تھا۔جانتی تھی اسے بغیر بتائے آکر اس کے غصے کو دعوت دے چکی ہے مگر یہ اندازہ نہ تھا کہ آتے ہی لینے پہنچ جائے گا

" یااللہ کیا کروں اب " ٹینشن سے اپنے ناخن چبانے لگی

" ماہی میں پزا اورڈر کر رہی ہوں " میسج ٹائپ کرتی طوبا کمرے میں آئی تو وہ حواس باختہ سی بیٹھی تھی

" نہیں یار زیان لینے آرہے ہیں " اجلت میں اٹھتی اپنی چیزیں سمیٹنے لگی

" اوہو۔۔۔بیوی کے بغیر ایک دن بھی نہیں گزار سکتے " طوبا نے آنکھیں مٹکا کر اسے چھیڑا تو وہ بس دانت پیس کر رہ گئی

" اچھا سا تیار ہو پھر تو اتنے دن بعد اپنی دلہن کو دیکھیں گے " معنی خیزی سے بولی تو اس نے گھور کر اسے دیکھا

" کیا مسئلہ ہے لگتا ہے مامی سے تمہاری شادی کی بات کرنی پڑے گی " اس کی کمر پر ہاتھ مار کر چینج کرنے چلی گئی جبکہ طوبا قہقہ لگا کر ہنس پڑی
نیوی بلو لونگ شرٹ اور چوڑی دار پاجامے پر ہم رنگ شیفون کا دوپٹہ اوڑھے اپنے دمکتے روپ میں کچھ پریشان بھی لگ رہی تھی

" کتنی پیاری لگ رہی ہو آج تو گئے زیان بھائی " اس نے آنکھ مار کر پھر چھیڑا تو اس نے پونی ٹیل میں بینڈ لگا کر برش اسے مارا

" دفع ہوجاؤ زندگی حرام کری ہوئی ہے گھر میں ان چڑیلوں نے اور یہاں تم نے " اس نے غصے سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تبھی اس کی اسکرین پر زیان

حیدر کا " نیچے آؤ " کا میسج جگمگایا مطلب وہ اوپر نہیں آرہا تھا اسے اور ٹینشن ہونے لگی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔۔۔خود کو اللہ کے سپرد کرتی اپنا بیگ اٹھاکر سب کو خدا حافظ کہتی لفٹ سے نیچے آگئی وہ پارکنگ میں کھڑا اسی کا انتظار کررہاتھا اسے دیکھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا مناہل کو دور سے ہی اس کے چہرے کے سخت تاثرات نظر آگئے تھے نظریں نیچی کیے خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھی تو اس نے بھی بغیر اسکی جانب دیکھے کار اسٹارٹ کردی پورا راستہ کن اکھیوں سے دیکھتی رہی مگر اُسکی ساری توجہ ڈرائیونگ پر تھی بلیک جینز پر بلو ٹی شرٹ پہنے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے اس نے بھی خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی تھی گھر پہنچ کر گاڑی پورچ میں روکی اور پوری قوت کے ساتھ گاڑی کا دروازہ بند کرتا اندر کی سائیڈ بڑھ گیا جبکہ دوسری طرف سے اترتی مناہل کانپ کر رہ گئی تھی خود کو سنبھالتی لاؤنج میں آئی تو فائقہ بیگم تپی بیٹھی تھیں اس نے رک کر سلام کیا

" اگر آنا ہی تھا تو ڈرائیور کے ساتھ آجاتیں وہ ابھی تھک کر آیا تھا اسے بلا لیا نوکر ہے وہ تمہارا " ناگواری سے بولیں تو اس نے حیرت سے انہیں دیکھا

" لیکن تائی امی میں نے انہیں نہیں بلایا تھا " اس نے صفائی دینی چاہی

" ہاں اس کا تو دماغ خراب ہے نا جو بغیر کچھ کھائے پیے تمہیں لینے پہنچ جائے گا۔۔۔اپنی حرکتیں سدھارو سمجھ آئی " اسے کہتی جانے لگیں

" اور ہاں کھانا دے دینا میرے بچے کو اپنی ذمہ داریاں نبھانا سیکھو شوہر کا کوئی خیال نہیں نکلیں ہے سیر سپاٹو پر " اسے گھورتی کمرے میں چلی گئیں اس نے ایک گہری سانس کھینچی اور بیگ رکھ کر کچن میں آگئی جلدی جلدی اس کے لیے کھانا گرم کیا اور فریج سے لوکی کا حلوا نکال کر اوون میں رکھ دیا یہ

اس نے کل جانے سے پہلے بنایا تھا پوری ٹرے تیار کر کہ کمرے میں آئی تو اندھیرے نے اسکا استقبال کیا بمشکل ٹیبل تک آئی اور ٹرے اس پر رکھ کر سائیڈ لیمپ اون کر دیا

" کھانا کھالیں " دور سے ہی بولی

" اپنی شکل لے کر گم ہوجاؤ ابھی ورنہ غصے میں میں کچھ کر بیٹھوں گا پھر مجھے کچھ مت کہنا " سرد لہجے میں کہتا اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا لب کاٹتی صوفے پر جاکر لیٹ گئی

" بیڈ پر آؤ " وہیں لیٹے لیٹے نیا اورڈر دیا مگر وہ خاموشی سے لیٹی رہی زیان نے رخ موڑ کر اس کو دیکھا جو اپنی جگہ سے ہلی تک نہ تھی وہ غصے سے اٹھ کر اس تک آیا اور اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھاگیا تھا وہ یکدم ہی حیران پریشان ہوگئی تھی اس سے پہلے وہ مزاحمت کرتی وہ بیڈ پر لاکر پٹخ چکا تھا سرخ پڑتا چہرہ لیے فوراً پیچھے ہوئی

" آئندہ مجھ سے پوچھے بغیر گھر سے قدم بھی باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ دونگا آئی سمجھ " سختی سے اسکی تھوڑی پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ بھی آؤٹ اوف کنٹرول ہوگئی

" کیوں۔۔۔کیوں نہیں جاسکتی غلام ہوں آپ کی خرید کر لائے ہیں جو آپ کے اشاروں پر چلوں گی " نمی کو پیچھے دھکیلتے غصے سے بولی تو زیان نے سختی سے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا

" کیا کیا بکواس کری۔۔۔۔بیوی ہو میری تم آج کے بعد کہیں جاکر دیکھاؤ نہ میں نے تمہارا حشر بگاڑا ہو " دھاڑتا ہوا بولا کیونکہ اس کے تیور دیکھ کر دماغ مزید گھوم گیا تھا

" کیا مطلب کہیں گئی۔۔۔کہاں گئی تھی میں ! اپنے ماموں کے گھر بھی جانے پر پابندی ہے۔۔۔""اوہ !!! اب سمجھ آئی تو آپ کو شک ہے میں کہیں اور نکل جاتی ہوں " اس شاک سے نکل کر استہزائیا انداز میں بولی تو زیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" میں بھی کہوں اتنی انکوئری کی کیا وجہ ہے۔۔۔زیان حیدر گھر کی عزت بچانے کے لیے مجھ جیسی کو جب گلے کا طوق بناسکتے ہیں تو مجھے میرے بوائے فرینڈز سے ملنے سے کیوں نہیں روکیں گے " اپنی ذات کی دھجیاں اڑاتی استہزائیہ بولی تو زیان کو لگا کسی نے کھولتا ہوا پانی اسکے اوپر انڈیل دیا ہو۔۔۔

" مناہل " زیان حیدر کا ہاتھ اٹھا تو کمرے میں زوردار تھپڑ کی آواز گونج اٹھی وہ جھٹکے سے بیڈ پر گری تھی چہرے پر ہاتھ رکھے سن سی گری رہ گئی تھی صرف گال ہی نہیں بلکہ پورا وجود ہی سن ہوتا محسوس ہوا تھا اسے اس شخص سے اس انتہائی ردِعمل کی توقع نہ تھی آنسو خود بخود گال پر پھیسلتے چلے لگے ...

" منع کیا تھا پہلے بھی نہیں کرنا ایسی باتیں تو کیوں کرتی ہو " اسے دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا وہ خود اس کی باتوں پر اب تک سکتے میں تھا اپنے ردِعمل پر اسے کوئی افسوس نہ تھا وہ بس خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی

" من۔۔۔"اس کی حالت کو دیکھ کر اس کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر اس نے انتہائی غصے کے عالم میں اسے دھکا دیا

" نفرت ہے مجھے آپ سے شدید نفرت آپ کی وجہ سے تماشہ بن گئی ہے میری زندگی آپ کے اس احسان نے مجھے سانس لینا مشکل کر دیا ہے کیوں کی آپ نے مجھ جیسی کیریکٹر لیس سے شادی بولیں کیوں کی " وہ چیخ اٹھی تھی آنسو مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے

" کیا بکواس کر رہی ہو میں کیوں کسی پر احسان کرنے لگا " ناگواری سے اسے دیکھتا قریب آیا تو وہ اٹھ کر کمرے سے جانے لگی

" ایک قدم بھی باہر نہیں نکالو گی تم " اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تو اس نے جھٹکے سے چھوڑایا

" آئندہ مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کیجیے گا یہ شادی جس طرح آپ کے لیے مجبوری ہے اسی طرح میرے لیے عذاب ہے میں سمجھوتے کی بھی قائل نہیں ہوں آپ مجھے چھوڑنا چاہیں تو ابھی چھوڑ سکتے ہیں " ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی کڑے دل سے بولی تو زیان کی آنکھوں میں یکدم ہی خون اتر آیا جھٹکے سے پکڑ کر اسے کھینچا

" اچھا پیچھا چھوڑانا چاہتی ہو مجھ سے اب چھڑوا کر دکھاؤ " جنونی لہجے بولا تو وہ حواس باختہ سی اسے دیکھنے لگی اور اچانک ہی اسکے چہرے پر جھک گیا وہ پرندے کی طرح اس کی باہوں میں پھڑپھڑانے لگی

" پلیز آآپ آپ ایسا نہیں کرسکتے " اسے خود کو بیڈ پر پٹختا دیکھ بے بسی سے بولی

" میں ایسا ہی کروں گا کیونکہ تم آسان زبان میں سمجھنے والی نہیں ہو " سرد لہجے میں کہتا اس کی طرف بڑھا تو وہ ہتھیلیوں کے بل کھسکتی پیچھے ہونے لگی زیان نے اسکا دوپٹہ کھینچ کر دور پھینکا اور اسکا پیر پکڑ کر اپنی جانب کھینچا

" آآپ وعدہ نے کیا تھا۔۔۔آآپ مجہ مجھے وقت دیں گے " آنکھوں میں آنسو لیے اس سے منت کرنے لگی جو دھیرے دھیرے اس کے وجود پر قابض ہورہا تھا

" اس بکواس کے لیے ٹائم دیا تھا کہ مجہ سے آزادی مانگنے لگو " سختی سے اسکا جبڑا پکڑ کر بولا تو اُس کی چیخ نکل گئی

" آئی۔۔آئی۔۔۔ایم سوری پلیز " ہچکیوں سے روتی منتیں کرنے لگی زیان نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے بہت بےبس سی لگی تھی چہرے کی ایک طرف اس کی انگلیوں کے نشان ثبت تھے لب بھینچتا اس سے دور ہٹ گیا اس کے ہٹتے ہی تیر کی تیزی سے بیڈ سے اتری

" مناہل زیان حیدر۔۔۔اٹس لاسٹ وارننگ " ایک ایک لفظ چبا کر وارن کرتا ایک نظر اس پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا کیونکہ اس وقت اپنے غصے اور جذبات کو قابو کرنے کے لیے اس سے دور جانا ضروری تھا۔۔۔وہ سسکتی ہوئی خود کو بیڈ تک گھسیٹ لائی کھانا ٹیبل پر ویسے ہی پڑا تھا اپنی کلائیوں کو دیکھا جو بلکل سرخ ہورہی تھیں انہیں دیکھ کر اور شدت سے رونا آنے لگا آنسو رگڑتی اٹھ کر واشروم چلی گئی منہ دھو کر واپس آئی اور وہیں بیڈ پر لیٹ گئی کیونکہ دوبارہ صوفے پر سونے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی اور جانتی تھی وہ بھی اتنی جلدی واپس نہیں آئے گا مگر نیند تو اسے کسی صورت نہیں آنی تھی دل اب تک خوف سے بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

****

آؤ بیٹا بیٹھو مجھے بات کرنی ہے " زیان ان کے کمرے میں آیا تھا مرتضیٰ صاحب وہیں موجود تھے وہ بھی بیٹھ گیا

" رامین کا رشتہ آیا ہے وہ سنڈے کو آنا چاہ رہے ہیں " اس نے مرتضیٰصاحب کو حیرت سے دیکھا

" کون لوگ میں پہلے مجھے انکوئیری تو کرانے دیں " فکرمندی سے بولا تو فائقہ بیگم نے بےچینی سے بیٹے کو دیکھا

" ارے رامین کی یونی کی پروفیسر ہیں میں مل چکی ہوں پہلے بھی ان سے " اسے مطمئن کرنا چاہا

" ٹھیک ہے آپ رامین سے پوچھ لیجیے گا اگر لوگ ٹھیک لگے تو میں اپنے طور تو معلومات کروا لونگا " ان کی بات سے متفق ہوا تو مرتضیٰ صاحب بھی سر ہلا گئے

" تم شاید ملے ہو فائزہ اور اس کے بیٹے موحد سے شادی میں آئے تھے " انہوں نے اسے یاد دلانا چاہا

" ہاں یاد تو ہے مل لیں گے " وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

" بابا میں سائیٹ کا کام چیک کر آیا ہوں آپ اور چاچو بھی وزیٹ کرلیجیے گا ایک بار " انہیں یاد دہانی کراتا روم سے باہر نکل گیا جب ہی فہد کی کال نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

" یار کیوں اُتاولہ ہو رہا ہے کرتا ہوں بات "

" ہاں کرا دونگا بھائی تیری شادی ٹینشن نہ لے " اس سے بات کرتا کمرے میں آیا تو وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی اسے دیکھ کر فوراً بیڈ سے دوپٹہ اٹھالیا ان دونوں کے درمیان اس لڑائی کے بعد سے گفتگو بلکل بند تھی۔وہ بیڈ پر آکر لیٹ گیا

" میری مان تو چھوڑ شادی کو خوامخوا اچھا بھلا انسان پاگل ہونے لگتا ہے بیوی کے موڈز دیکھ دیکھ کر " نظریں ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا جو اسے نظرانداز کیے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی

" ہاں یار بس کیا کروں مجبوری ہے موڈز کے مطابق چلنا پڑھتا ہے ورنہ اپنی خیر نہیں " ٹھنڈی آہ بھر کر مظلومیت طاری کی تو وہ دانت پیستی لائٹس اوف کر کے اپنی جگہ آکر لیٹ گئی

" چل ٹھیک ہے پھر بعد میں بات ہوتی ہے " فون رکھ کر اسے دیکھا جو اس کی طرف سے کروٹ لیے بلکل کنارے پر لیٹی تھی

" بات سنو " سائیڈ لیمپ اون کر کے اسے اٹھانا چاہا دونوں ایک دوسرے سے پیٹھ کیے لیٹتے تھے۔اسکی آواز پر وہ نہ ہلی تو زیان نے اس کے بالوں سے کیچر کھینچا

" اوچ " کہتی اٹھ کر بیٹھی بال کسی آبشار کی طرح کھلے تھے اس کی نظریں اس کے بالوں میں الجھیں

" کیا ہے " جھنجھلا کر کہتی کیچر لینے لگی جسے اس نے دور کیا

" فہد تمہاری کزن کا دیوانہ ہوگیا ہے شادی کرنا چاہتا ہے اس سے " اس پر سے نظریں ہٹا کر مقصد کی بات کی مناہل حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" کیا کہہ رہے ہیں " الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھا

" کیا فارسی سمجھ آتی ہے طوبا سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ بات کرو کل ہی جاکر اپنے ماموں سے " چڑ کر اسے دیکھا

" مجھے کیا پڑی ہے آپ کے دوست کی سفیر بننے کی طوبا کیوں کرے گی بھلا آپ کے دوست سے شادی " ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے بولی جبکہ اسے فہد طوبا کے لیے پسند آیا تھا

" کیوں سینگ ہیں اس کے سر پر " اس نے گھور کر کہا تو مناہل نے لب کا کونہ دبا کر مسکراہٹ روکی اور اس کے سر کی طرف دیکھا

" مجھے کیا پتا " بےنیازی سے کہتی بال لپیٹنے لگی زیان نے اسے گھورا نظریں اس کے دلکش وجود میں اٹک رہی تھیں

" اور ویسے بھی طوبا کی مرضی سے ہی بھیج رہا ہے تمہیں اس کے گھر " زیان نے بہت آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا

" کیا " اس نے چیخ کر اسکی طرف دیکھا بال ایک بار پھر بکھر چکے تھے اُس نے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے شاکڈ چہرے کو دیکھا

" اب کل جا کر بات کرلینا اور جواب ہاں ہی ہونا چاہیے " اسے وارن کرتا لیٹا گیا جبکہ مناہل کو طوبا گھنی پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا جو اس نے اتنی بڑی بات اس سے چھپائی

" بعد میں کوسنا اس بیچاری کو لائیٹ بند کرو ابھی " اسکی بات پر مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا پھر گھورنے لگی

" کیچر تو دیں میرا " اس کا کیچر اب بھی اس کے پاس پکڑا تھا جسے اس کے اوپر سے ہاتھ بڑھاکر اٹھانے لگی مگر زیان نے اسے کمر سے پکڑ کر خود پر جھکالیا سارے بال اس کے چہرے پر آگئے

" خود حرکتیں کرتی ہو اور جب میں کچھ کردوں تو بھڑک اٹھتی ہو " اپنے چہرے سے اسکے بال ہٹاتے گال پر انگلیاں پھیرنے لگا مناہل اس نئی آفتاد پر اچھی خاصی بوکھلائی تھی

" کیا۔۔کیا کیا میں نے " دل کی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی خود پر سے اس کا ہاتھ ہٹانے لگی

" نہیں جانتی کہ کیا کیا ہے " جھٹکا دے کر مخمور لہجے میں کہتا اور قریب کرا مناہل نے سرخ پڑتے ہوئے اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی اور ہی جہاں آباد تھا اسکی پلکیں لرز اٹھی تھیں

" پلیز " حلق سے گھٹی گھٹی آواز نکلی تو زیان نے خود سے الگ کرتا اٹھ کر بالکونی میں چلاگیا جبکہ وہ فوراً کروٹ بدل گئی اپنی دھڑکنیں واضح سن سکتی تھی سمجھ نہ آیا کہ دل کس دھن میں دھڑک رہا ہے دل پر ہاتھ رکھتی سختی سے آنکھیں بند کرگئ۔۔۔۔

****

گھر میں آج رامین کے رشتے والے آرہے تھے وہ صبح سے کچن میں لگی تھی حنا کی طبیعت خراب تھی اس لیے سب وہ ہی دیکھ رہی تھی سنڈے تھا سب ہی دیر سے اٹھے تھے وہ اور ردا کل ماموں کے گھر سے ہو آئیں تھی دونوں نے مل کر طوبا کی خوب کھینچائی بھی کی تھی وہ بس معافیاں ہی مانگتی رہ گئی تھی ماموں اور علی کو کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ راحم نے فہد کی طرف سے بلکل مطمئن کردیا تھا اگلے ہفتے طوبا کی دن تاریخ تھی اور اسے زیان سے ایک دو دن پہلے وہاں جانے کی اجازت بھی لینی تھی مگر یہ مرحلہ سب سے مشکل تھا کیونکہ اسے دیکھ کر اب دل عجیب سے انداز میں دھڑکنے لگا تھا ایک جھجھک سی آگئی تھی اس سے اور خود اپنے آپ سے نظریں چراتی پھررہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی جو اس کا دل سوچنے لگا ہے وہ اسے سمجھے۔۔۔سارا کام نبٹاکر کمرے میں آئی حلیہ بلکل ابتر ہوچکا تھا یلو ہلکی پھلکی ایمرائیڈی کی کاٹن کی اونچی قمیض اور سیدھے پاجامے کے ساتھ ہم رنگ شیفون کا دوپٹہ نکالا اور واشروم میں گھس گئی۔واشروم سے نکلی تو عشاء اور زیان کسی بات پر ہنس

رہے تھے وہ انہیں نظر انداز کیے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر بالوں میں برش کرنے لگی۔اس کا کمرے میں آنا اسے سخت ناگوار لگتا تھا۔

" تم چل رہے ہو یا نہیں " اس نے ناز سے زیان سے پوچھا زیان نے ایک نظر بھیگی بھیگی مناہل پر ڈالی

" ہاں جب تم کہو " مسکرا کر اسے دیکھا مناہل جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی

" ٹھیک ہے کل چلیں گے پھر ڈنر بھی کریں گے اتنے دن ہوگئے ہم نے ساتھ ٹائم اسپینڈ نہیں کیا " مناہل پر تمسخرانہ نگاہ ڈال کر اس سے روٹھے ہوئے انداز میں بولی وہ بھی ان دونوں کو نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ الگ بات تھی کہ یہ محض کوشش ہی تھی کیونکہ اس وقت اسے ان دونوں پر نہایت غصہ آرہا تھا

" چلو اب نیچے وہ لوگ آچکے ہیں " اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلنے لگی مناہل نے بھی یہ منظر دیکھا اور ناگوار نظر ان دونوں پر ڈالی زیان بھی اس کی آنکھوں میں ناگواری دیکھ چکا تھا پھر دونوں باہر نکل گئے۔۔

" تم چلو میں موبائل چارج پر لگا کر آتا ہوں " اسے سیڑیوں پر چھوڑ کر واپس کمرے میں آیا تو وہ الماری میں نجانے کیا ڈھونڈ رہی تھی کافی جھنجھلائی ہوئی لگی الماری بند کر کے مڑی تو وہ قریب ہی لبوں پر مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا وہ یکدم دروازے سے لگی

" ہٹیں نا " جھنجھلا کر اسے دیکھا

" کیوں میری مرضی " گہری نظروں سے اس کے دھلے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا

" تو کھڑے رہیں لیکن مجھے تو جانے دیں " اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا

" مطلب میں اکیلا یہاں خود سے باتیں کروں گا " دانت پیس کر اس کی لٹ کھینچی

" اوچ۔۔۔کیوں وہ آپ کی عشو کہاں مرگئی " اس نے برا سا منہ بناکر کہا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا جبکہ وہ خفت کا شکار ہوتی خود کو ملامت کرنے لگی

" ہٹیں یہاں سے " اسے دھکا دے کر جانے لگی تو زیان نے اسے اپنی جانب کھینچا گیلے بالوں کا جوڑا کھل چکا تھا

" اس حالت میں نیچے جانے کی ضرورت نہیں میرا تو ایمان خراب کر رہی ہو

کسی دوسرے کی نظر برداشت نہیں کرسکوں گا " اس کے بالوں سے اڑھتی بھینی بھینی خوشبو اپنے اندر اتارکر اسکی صراحی دار گردن پر جھکا تھا وہ بند ہوتی دل کی دھڑکن اور اس کے پرتپش لمس سے یکدم گھبرا گئی اس کے نازک سراپے کو خود سے الگ کر کے ایک استحقاقانہ نگاہ ڈالتا باہر نکل گیا۔اسکے جانے کے بعد حواس قابو کر خود کو ڈریسنگ مرر میں دیکھا تو شرم سے پانی ہوگئی کیونکہ گیلے بالوں کی وجہ سے کپڑے آدھے سے زیادہ بھیگ چکے تھے شرم سے سرخ پڑھتی الماری سے دوسرا سوٹ نکالنے لگی لیکن اب اس کا نیچے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

****

رامین کی بات پکی ہوگئی تھی زیان کو بھی لڑکا بہت پسند آیا تھا وہ لوگ اگلے ہفتے باقائدہ رسم کے لیے آرہے تھے اسے بس اتنی ہی معلومات ملی تھی اسے بھی کوئی پرواہ نہ تھی وہ کس سے اور کب شادی کر رہی ہے مگر ایک بات کا اطمینان ضرور ہوا تھا کہ وہ اب اس گھر میں نہیں رہے گی نجانے کیوں رامین نے ہمیشہ اسے اپنا مخالف ہی سمجھا تھا ہمیشہ اس سے حسد کی تھی لیکن اسے نہ تب پرواہ تھی اور نہ اب اسکے اپنے بہت مسائل تھے۔آج طوبا کی دن تاریخ

تھی راحم ردا حنا اور سومیہ بیگم کے ساتھ پہنچ چکا تھا جبکہ وہ دونوں بہنیں کل سے یہیں موجود تھیں آج اس نے پرپل کلر کی پیروں تک آتی فراک پہنی تھی بالوں کا میسی بن بنایا ہوا تھا نظریں ہر تھوڑی دیر بعد انٹرینس پر اٹھ رہیں تھی جس کی نا چاہتے ہوئے بھی منتظر تھی وہ اب تک نہ آیا تھا اسے خود پر غصہ آنے لگا وہ بھلا کیوں انتظار کر رہی ہے۔۔۔جھنجھلا کر علی کو بلانے اسکے کمرے میں چلی آئی

" کیا بات ہے باہر اتنے اہم لوگ آئے ہوئے ہیں اور تم یہاں کھڑے اب تک کپڑے سلیکٹ کر رہے ہو " کمرے میں آتے ہی مناہل نے اسے چھیڑا مگر وہ ہنوز اسی طرح کھڑا کپڑے ادھر اُدھر کرتا رہا

" علی۔۔۔۔کیا بات ہے " مناہل کو اسکا انداز ٹھیک نہ لگا

" کچھ نہیں یار " اس نے ٹالنا چاہا

" کیا کچھ نہیں تم نے مجھے چچی جان سے بات کرنے کے لیے کیوں روکا تھا " غور سے اسے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی وہ بہت اداس سا لگا تھا

" میں اپنے ماں باپ کا سر جھکتا نہیں دیکھ سکتا مناہل " اس نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

" کیوں جھکے گا ان کا سر بھگا کر تھوڑی لاؤ گے " گھور کر بولی تو علی نے بھی اسے گھورا

" میں اپنی فیملی اپنی عزت اپنے وقار کا تماشہ نہیں چاہتا تم جانتی ہو وہ ایک ملینئر کی بیٹی ہے اور میں ایک چھوٹے سے اپارٹمینٹ میں رہنے والا شخص اسے خود سے باندھ کر اس کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی نہیں کرسکتا وہ خوبصورت ہے پڑھی لکھی ہے ہر چیز اس کے پاس ہے اسے تو کوئی بھی

شاندار شخص مل جائے گا وہ میرے ساتھ کیوں قسمت پھوڑے گی بھلا " خود پر استہزائیہ ہنستے تلخ حقیقت اسے بتائی لیکن مناہل ااکی بات سے متفق نہ تھی

" لیکن تم اس سے محبت کرتے ہو یہ سب چیزیں تو سیکنڈری ہیں علی اور ماشاءاللہ تم ویل سیٹلڈ ہو " اس نے قائل کرنا چاہا

" نہیں مناہل محبت مجھے ہے اسے تھوڑی جو آکر کمپرمائز کرلے گی " اس نے مسکرا کر کہا اور اٹھ کمرے سے نکل گیا مگر باہر کھڑی ہستی کو دیکھ کر ساکت کھڑا رہ گیا جو کچھ بھی کہے بغیر نم آنکھیں لیے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی مناہل بھی اسے دیکھ چکی تھی

" ردا۔۔۔"اس کے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا تھا

" یہ کیا کر دیا تم نے علی بات تو کرلیتے ایک بار اس سے " غصے سے کہتی ردا کے پیچھے گئی تھی جبکہ علی پریشان سا کھڑا رہ گیا تھا۔۔

****

فہد کی فیملی آچکی تھی ردا کافی چپ چپ تھی مناہل نے گھر جاکر اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا علی نے ردا سے بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر موقع نہ مل سکا سارا وقت وہ خاموشی سے حنا کے ساتھ بیٹھی رسم ہوتے دیکھتی رہی پنک کامدار فراک میں طوبا بہت پیاری لگ رہی تھی وہ لوگ ہنسی مزاق میں لگے رہے کھانے کے بعد دو بجے کے قریب وہاں سے فارغ ہوکر گھر پہنچے تھے جبکہ زیان بھی اسی وقت گھر آیا تھا

" کیا یار فہد کو اتنا غصہ تھا تجھ پر " راحم اسے دیکھتے ہی شروع ہوگیا

" بس یار زیدی کے کیس میں الجھا تھا پھر مامی اور عشاء مل گئیں " اس نے اندر آتے ہوئے تفصیل بتائی مناہل ردا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

" ردا " وہ چینج کرنے جارہی تھی جب اس نے پکارہ

" ماہی اگر تمہیں اس شخص کے بارے میں بات کرنی ہے تو سوری میں بلکل نہیں سنوؤں گئی " غصے سے بیڈ پر کپڑے پھینک کر جیولری اتارنے لگی

" نہیں مجھے ایسی کوئی بات نہیں کرنی ادھر آؤ تم " اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھا لیا

" جس کی وجہ سے ناراض ہو یہ تو بتادؤ پسند کرتی ہو اسے؟"اس کے دونوں ہاتھ تھام کر پیار سے پوچھا

" یہ باتیں فضول ہیں تم اس شخص کے خیالات جان چکی ہو " اس سے ہاتھ چھوڑا کر آنکھ کا کنارہ صاف کرتی بولی

" وہ تم سے محبت کرتا ہے ردا " اس نے سمجھانا چاہا

" جھوٹ۔۔۔کیسی محبت مجھے پیسے پر مرنے والی لڑکی سمجھتا ہے وہ شخص۔۔۔کیا ایسی ہوں میں ماہی " روتے ہوئے اسے دیکھا تو مناہل نے اسے گلے لگا لیا

" پاگل ہے وہ خود تو تڑپ رہا ہے ساتھ میں تمہیں بھی رولا دیا۔۔۔آجائے گی اسکی عقل کچھ دن میں ٹھکانے کیونکہ میری بھابھی تو تم ہی بنو گی دیکھ لینا " اس نے شرارت سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگی

" رہنے دو تمہارے بھائی کو دیکھ چکی ہوں میں آج " ردا نے ناک رگڑتے ہوئے غصے سے کہا تو مناہل کھلکھلا کر ہنس پڑی

" شادی تو انہوں نے تم سے ہی کرنی ہے کیونکہ تمہاری اداس شکل پر اتنا سا منہ نکل آیا تھا خود کا " اس کے گلے میں باہیں ڈال کر بولی خود اس نے بھی ایک دو بار اس کی شکل دیکھی تھی جو حد سے زیادہ سیرئس لگا تھا

" میرا دماغ خراب نہ کرو جھوٹی باتیں کر کے " ردا گھبرا کر اٹھتی واشروم میں گھس گئی وہ بھی مسکرا کر اٹھتی باہر آئی تو دماغ خود بخود اس شخص کی طرف چلاگیا اسے نجانے کیوں آج اسکا انتظار تھا اب خود کو جی بھر کر کوسا تھا

" مجھے کیا پڑی ہے جو ان کا انتظار کرتی میری طرف سے پوری رات نہ آتے اور اس چڑیل کے ساتھ انجوائے کرتے " خود سے مخاطب ہوتی انتہائی برے موڈ کے ساتھ کمرے میں آئی تھی وہ کروٹ بدلے سوچکا تھا شاید دل مزید کڑھ گیا کپڑے نکال کر چینج کرنے چلی گئی

" مطلب ایکسکیوز تو کر سکتے تھے " منہ وغیرہ دھو کر بیڈ پر آکر اسے دیکھنے لگی دل چاہ رہا تھا ابھی اس کی نیند خراب کردے پھر اپنی سوچ پر لعنت بھیجتی اس کی طرف کروٹ کر کے لیٹ گئی بیچ میں اتنی جگہ چھوڑتی تھی کہ کوئی بھی آرام سے سوجائے غور سے اس کے مغرور نقوش دیکھنے لگی ہمیشہ وہ اسے سڑیل ہی لگتا تھا جب بات کرتا سختی سے پھر خود ہی گھبرا کر کروٹ بدل لی کیونکہ اس کے دوسرے روپ زیادہ خطرناک تھے،دل تیزی سے دھڑکنے لگا سارے منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگے تو سختی سے آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

****

" اٹھ جائیں آٹھ بج رہے ہیں لیٹ ہوجائیں گے پھر آپ " وہ دوسری دفعہ اسے اٹھانے آئی تھی روز اس کی پریڈ لگتی تھی اسے اٹھانے میں اب بھی جھنجھلا کر

اسے گھور رہی تھی ویسے ہی کل رات سے اسکو تپ چڑھی ہوئی تھی وہ بھی اسے گھورتا اٹھ گیا

" پکی دشمن ہو میری نیند کی تم " اسے الماری میں گھستا دیکھ واشروم چلاگیا وہ بھی اس کے کپڑے نکال کر نیچے آگئی ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت راحم اور عمر موجود تھے

" تم آج کیسے اٹھ گئے اتنی جلدی " مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا ورنہ وہ بارہ بجے تک اٹھتا تھا

" پڑھنے اٹھا تھا پھر بھوک لگ گئی ناشتہ دے دیں " اس نے آنکھیں مسلتے کہا تو وہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئی آج اس نے قیمے کے پراٹھے کے ساتھ لسی اور رائتہ بنایا تھا

" یہ لیں کھائیں آپ لوگ " گرما گرم پراٹھے اور رائتہ ان کے آگے رکھا زیان بھی آچکا تھا مناہل نے اسے اورنج جوس اور بوئل ایگ دیے وہ صبح یہ ہی کھاتا تھا

" خوش رہو لڑکی بھوک چمک اٹھی ہے میری " راحم اور عمر نے پراٹھے اٹھائے تھے پراٹھوں کی خوشبو پورے لاؤنج کو مہکا رہی تھی

" راحم بھائی لسی لیں " عمر کو لسی کا گلاس دیتے راحم کو بھی دیا جبکہ اپنے شوہر کو مکمل طور پر نظر انداز کردیا تھا اس نے غصے سے اسے دیکھا جو اسے بھولی اپنے بھائیوں میں لگی تھی اس کا ناشتہ ویسا کا ویسا ہی رکھا تھا

" یار زیان تجھے دل چاہ رہا ہے گلے لگا لوں جو تو نے مناہل کو ہمیشہ کے لیے یہیں روک لیا ورنہ ہم تو اس کے ہاتھ کے کھانوں کے لیے ترس ہی جاتے " نوالے میں اچار بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا تو زیان کے منہ میں بھی پانی آگیا جس سے اور غصہ چڑھنے لگا مناہل جھینپ سی گئی

" تو میری بیوی کے ہاتھ کا ٹھونستا رہ اور آفس سے لیٹ ہوجائیو " غصے سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا

" واہ تیری بیوی ہماری بہن بھی ہے اور ویسے بھی تو تو کھا نہیں رہا تیرے بدلے کا کھا رہا ہوں " مزے سے لسی پیتا اسے اور سلگا گیا مناہل نے بغیر کچھ کھائے اسے اٹھتے دیکھا جو اسے ہی گھورتا ہوا وہاں سے نکل گیا ایک نظر ناشتے کو دیکھا جو ایسے ہی پڑا تھا لب کاٹتی اس جاتا دیکھنے لگی

" کیا ہوا زیان بغیر کچھ کھائے چلاگیا " تائی امی نے ناشتہ ایسے ہی پڑا دیکھ کر اس سے پوچھا وہ ابھی اٹھ کر آئیں تھی

" پتا نہیں میں نے تو کب سے ناشتہ دیا ہوا تھا " اس نے دھیمی آواز میں کہا

" تو پوچھ لیتیں کیا چاہیئے۔۔۔حد ہے بھئی " اسے گھورتی ہوئیں کچن میں چلی گئیں جبکہ اسے معلوم تھا وہ کیوں بغیر ناشتہ کیے گیا تھا آنکھیں گھماتی ڈائننگ ٹیبل پر آگئی جہاں اس کا آدھا بچا جوس کا گلاس اور بوئل ایگز ایسے ہی رکھا تھا راحم اور عمر بھی اٹھ چکے تھے۔

" میری فل اٹینشن چاہیئے مسٹر کو فری میں ملی ہوں نا " بے دیہانی میں اس کا بچا جوس پیتے سوچوں میں گم تھی سامنے بیٹھتی حنا معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ کر مسکرائی تو اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھ کر آئی برو اچکائی

" ماہی تمہیں پتا ہے جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے " پراٹھا پلیٹ میں رکھتے شریر انداز میں بولی اس کا اشارہ سمجھتے ہی مناہل کو اپنی غائب دماغی پر جی بھر کر غصہ آیا سرخ پڑھتے ہوئے خالی گلاس ٹیبل پر رکھا اور اسے گھورتی ہوئی اٹھ گئی

" چھچھوری " دانت پیس کر کہتی مڑگئی تھی جبکہ حنا کھکھلا اٹھی تھی۔۔۔

*****

گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی حنا امید سے تھی تمام گھر والے اس پر نہال ہورہے تھے اور وہ خود راحم کی کسی نہ کسی بات پر سرخ پڑھ رہی تھی۔صبح جب راحم آفس جانے کے لیے تیار ہورہا تھا تب وہ اچانک چکرا کر گر پڑی تھی پھر اسے جلدی سے اٹھا کر سومیہ بیگم کے ساتھ ہوسپیٹل لے کر چلا گیا تو ڈاکٹر نے اسکا مکمل چیک اپ کر کے خوش خبری سنائی تھی راحم تو پھولے نہیں سمارہا تھا سب مرد حضرات اس وقت آفس میں تھے جبکہ اس نے آج کی چھٹی کرلی تھی۔

" زیان کو کال کر کے پوچھو کھانا گھر پہ کھائے گا یا نہیں پھر کچھ اس کی پسند کا بنالینا صبح بھی بھوکا گیا ہے وہ " فائقہ بیگم کچن میں اسے چاول چنتا دیکھ کر بولیں

" کیوں صبح بھی کھاکر نہیں گیا؟یہ لڑکا بلکل ہی بےپرواہ ہے اپنے آپ سے بیٹا خیال رکھا کرو " سومیہ بیگم نے اسے پیار سے کہا

" جاؤ اب کرو فون " انہوں نے سخت لہجے میں کہا تو وہ فوراً اٹھ کر باہر آگئی۔ ہاتھ میں فون پکڑے سوچ میں پڑھ گئی کہ کیا کہے لب کاٹتے ہوئے اس کا نمبر ملانے لگی دوسری بیل پر ریسیو کر لی گئی تھی اس نے جھجھکتے ہوئے ہیلو کہا

" کیا بات ہے کیوں فون کیا " انتہائی سخت لہجے میں کہا تو مناہل اپنے دماغ میں بنائے تمام جملے بھول گئی

" وہ۔۔۔وہ تائی امی پوچھ ...

" اب کہہ بھی دو اتنا فالتو وقت نہیں میرے پاس جو تم سے لمبی لمبی باتیں کروں " پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتا اسے بھی تپا گیا

" مجھے بھی شوق نہیں سمجھے آپ وہ تو تائی امی پوچھ رہی ہیں کھانے میں کیا کھائیں گے بتادیں " اس نے بھی فر فر بول دیا

" زہر کھاؤں گا بنا دینا " جھنجھلا کر بولا تو مناہل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

" اور میٹھے میں " مسکراتی آواز میں بولی تو زیان سمجھ گیا تھا وہ اسے تنگ کررہی ہے

" میٹھے میں تمہیں کھاؤں گا آج تیار رکھنا خود کو " بےباکی سے بولتا اسے چپ کرا گیا تھا فوراً فون کان سے ہٹا کر کال کاٹی چہرہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑھ چکا تھا دل تیز تیز دھڑکنے لگا

" بے شرم انسان " تصور میں اس سے ہمکلام ہوتی نیچے آگئی

" بات ہوئی اس سے " لاؤنج میں بیٹھی فائقہ بیگم نے اس سے پوچھا

" نہیں اوف جارہا ہے فون " سرخ پڑھتے ہوئے دھیرے سے بولی

" تو جاؤ بریانی بنالو اور میٹھا اسکی پسند کا ہی بنانا " اسے لگا کہ ابھی وہ یہاں سے نہ گئی تو اس کا چہرہ سارے راز افشاں کر دے گا تیز قدموں سے چلتی کچن میں آگئی پھر سارا وقت ردا اور سومیہ چچی کے ساتھ کچن میں ہی لگی رہی گھر کے مرد حضرات بھی آچکے تھے۔شگفتہ بیگم بھی میٹھائی کے ساتھ پہنچ گئیں تھی ساری خواتین لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں

" حنا بیٹا بس آرام کرنا ہے سب سے زیادہ تم نے " فاطمہ بیگم نے شیریں لہجے میں کہا

" ہاں بھئی آج کل کی لڑکیاں تو ویسے بھی نازک ہیں بہت " فائقہ بیگم کو رامین کی ڈائٹنگ سے بہت چڑ ھ تھی اسی لیے اسے احتیاط کا کہا وہ شرمیلی مسکراہٹ لیے بیٹھی تھی مناہل سب کو چائے سرو کرنے لگی

" اب تو ہماری مناہل خوش خبری سنائے گی بہت جلد انشاءاللہ " شگفتہ بیگم نے نثار ہوتے ہوئے اپنی بھتیجی کو دیکھا بھتیجی صاحبہ یکدم ہی سٹپٹا گئیں مگر سامنے کھڑے زیان کو دیکھ کر شرم سے گڑ ھ گئی تھی وہ ابھی آفس سے آیا تھا اور اپنی پھوپھو کی بات سن چکا تھا

" ہاں اللہ جلد میرے زیان کی اولاد بھی دکھائے " فائقہ بیگم نے بیٹے کو پیار سے دیکھا جو اپنی شرم سے لال پیلی ہوتی بیوی کو دیکھ رہا تھا لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی مناہل نے وہاں سے جانے میں ہی غنیمت سمجھی جبکہ سب نے مسکرا کر انشاءاللہ کہا تھا۔۔۔

****

کمرے میں آئی تو وہ موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا وہ وائٹ لون کے ٹھیلے سے کرتا پجامہ میں نکل کر ڈریسنگ کے آگئے کھڑی ہاتھوں پر لوشن لگانے لگی نظریں خودبخو اس پر اٹھیں جو نجانے کس سے مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا اس کو پتہ نہیں کیوں خود پر غصہ آنے لگا وہ کیوں اتنی پرواہ کر رہی ہے بیڈ سے تولیہ اٹھا کر بالکنی میں آگئی

" اونہہ۔۔۔مجھے کیا کر رہے ہونگے اپنی لیلہ سے بات " سر جھٹک کر وہیں ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی دسمبر شروع ہوچکا تھا ہوا میں بھی خنکی آگئی تھی اپنے گرد بازو لپیٹ لیے دل کی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی ہر بات پر جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی

" کیا بات ہے سونا نہیں ہے " زیان شاید اپنا مشغلہ پورا کرنے آیا تھا وہ ہمیشہ اکیلے میں ہی سگریٹ پیتا تھا مناہل سمجھ گئی تھی ناگواری سے اسے دیکھتی جانے لگی اسے اس کی اس عادت سے سخت چڑ تھی

" کیا ہوا " اسے خاموشی سے جاتا دیکھ ہاتھ پکڑ کر روک گیا

" کچھ نہیں سونے جارہی ہوں " اپنا ہاتھ چھوڑاتے عام سے انداز میں بولی

" اتنا سنناٹا کیوں ہے پھر " پوچھتے ہوئے سگریٹ سلگائی مناہل نے دانت پیس کر اسے دیکھا

" پیو گی۔۔۔"آئی برو اچکا کر مسکراتے ہوئے پوچھا

" چھوڑیں مجھے دم گھٹتا ہے اس کی اسمیل سے میرا " اپنا ہاتھ کھینچتے دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا

" ایک بات بتاؤ پھوپھو کیا کہہ رہیں تھی " سگریٹ کا گہرہ کش لے کر پھینکی اور اپنی سلیپر تلے مسل دی مناہل کو اس وقت اس بات کی بلکل توقع نہ تھی

" کو۔۔کونسی بات " اس کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرتی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی

" اچھا تو نہیں یاد " آہستہ سے اپنے حصار میں قید کرتے چاند کی روشنی میں چمکتے اس کے معصوم مکھڑے کو دیکھا

" میں تو سمجھا اب تم موم ڈیڈ کو دادا دادی بنانے پر غور کرو گئی " دھیمے لہجے میں کہتا اسکی پلکیں لرزا گیا

" دیکھیں مجھ۔۔مجھے جانے دیں مجھے نیند آرہی ہے " دونوں ہاتھ اس کے چوڑے سینے پر رکھ کر دور ہونا چاہا

" اور اگر آج پوری رات سونے نہ دوں تو " اسکے انداز پر مناہل نے سہم کر اسکی ساحر آنکھوں میں دیکھا

" مجھے کوئی شوق نہیں جاگنے کا آپ جاگیں اپنی محبوبہ کے ساتھ " اس سے نظر چراتی دانت پیستے ہوئے بولی تو زیان قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

" نوٹ آ بیڈ آئیڈیا لیکن کبھی کبھی بیوی کو بھی ٹائم دینا چاہیے۔۔۔۔"مسکراتے ہوئے کہتا اسے سلگا گیا ترش نظروں سے دیکھتی اسکا حصار توڑنے لگی

" اور صبح کیا حرکت کی تھی " ایکدم یاد آنے پر اسے گھورا

" کیا کیا میں نے " اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا اور پھر کچھ یاد آنے پر بہت مشکل سے مسکراہٹ روکی جو زیان دیکھ چکا تھا

" من۔۔۔۔۔۔۔۔"اس کے بالوں سے بینڈ کھینچتے یکدم اس کا چہرہ قریب کیا تو مناہل کا دل دھڑک اٹھا

" تم میری ہو تو تمہاری توجہ بھی میری ہے۔۔۔۔مجھے اگنور کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت " سرد لہجے میں کہتا اسے سن کر گیا اسے اپنی دل کی دھڑکن بند ہوتی محسوس ہوئی

" چھوڑیں مجھے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا " خود کو آزاد کرانے لگی اسے خوف آنے لگا تھا اس کے بدلتے موڈز سے

" جانتی ہو آج نہ بریک فاسٹ کیا نہ لنچ اور ڈنر میں سوئٹ ڈش بھی نہیں کھائی " بہت دکھ سے اپنی ظالم بیوی کو حال سنایا

" کیوں نہیں کھایا کس نے منع کیا تھا " اس نے عام سے لہجے میں کہا

" ہاں سوچ رہا ہوں سوئیٹ ڈش تو چکھ ہی لوں " اسے گہری نظروں سے دیکھتے بولا

" چھوڑیں تو آپ مجھے میں لے کر آرہی ہوں " جھنجھلا کر اسے دھکا دیا جو گوند بن کر چپک گیا تھا

" جانے کی کیا ضرورت ہے آئی لو اسٹوبیریز " اس کی بات پر مناہل نے ناسمجھی سے اسے دیکھا مگر زیان بہت جلد مطلب سمجھا گیا تھا وہ جھٹکے سے دور ہوئی

" آپ انتہائی چھچورے اور بیہودہ شخص ہیں " کان کی لوؤں تک سرخ پڑتی آستین سے اپنے لب رگڑکر اندر آگئی جب ہی زیان بھی اس کے پیچھے کمرے میں آیا اور اسے کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیڈ پر گرالیا

" مجھ جیسے شریف انسان سے پالہ پڑھ گیا جبھی ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو "

دونوں ہاتھ اوپر کر کے جکڑ گیا مناہل نے تھوک نگلتے آنکھیں جھپک کر اسے دیکھا

" نہیں میں۔۔میں تو۔۔"اس نے صفائی دینی چاہی چہرہ بلکل اناری ہورہا تھا

جابجا اپنی چھاپ چھوڑتا چلا گیا اسے دھکا دے کر دور بھاگنے لگی جب اس نے پکڑ کر اس کے گدگدی شروع کردی وہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھی یکدم ہنسی کا دورہ پڑا تھا

" نہیں پلیز۔۔۔۔زیان۔۔۔۔اچھا سوری۔۔۔۔"اپنی کھلکھلاہٹوں کو قابو کرتے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی چہرے سے لگ رہا تھا ابھی خون چھلک اٹھے گا زیان روک کر اسے دیکھنے لگا جو ہنستے ہوئے آنکھ کا کنارہ صاف کررہی تھی اس کی مخروتی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا لیں مناہل کی ہنسی کو یکدم بریک لگا

" کتنا ظلم کر رہی ہو کچھ اندازہ ہے " اس کے مخمور لہجے اور گہری نگاہوں سے مناہل کا دم خشک ہونے لگا

" دیکھیں تین بج رہے ہیں آآپ آفس سے لیٹ ہوجائیں گے مجھے بھی سونا ہے "
نظریں چراکر اس کی انگلیوں میں الجھی اپنی انگلیاں آزاد کراتی اٹھی

" یہ اصلی بال ہیں یا وگ لگاتی ہو " اس کی پشت پر بکھرے آبشار کو نرمی سے اپنی مٹھیی میں جکڑ کر اپنا چہرہ ان میں چھپانے کی کوشش کرنے لگا مناہل کو اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے اسے دھکا دے کر دور جاکھڑی ہوئی

" دیکھیں اگ۔۔اگر آپ نے یہ ہی سب کرنا ہے تو میں۔۔میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی " اسے دھمکی دیتے بولی تو وہ ایسے مسکرایا جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات پر مسکراتے ہیں

" جاکر دیکھ لو پھر دو تین دن تک دعا سے چھپتی پھروگی کیونکہ اتنے آرام سے تو میں بلکل واپس نہیں لاؤنگا " معنی خیز لہجے میں کہتا اسے چپ کراگیا کیونکہ وہ اس بےشرم شخص سے ہر بیہودگی کی توقع کر سکتی تھی غصے سے اپنی جگہ آئی اور بلکل کونے میں کروٹ بدل کر لیٹ گئی

" ماشاءاللہ میری بیوی تو میری باتیں سمجھنے لگی ہے " قہقہہ لگا کر کہتا مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرکے خود بھی اپنی جگہ پر لیٹ گیا جبکہ وہ دل ہی دل میں اسے بیہودہ کہنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

****

آج گھر میں رامین کی منگنی کا فنکشن تھا صبح سے ہی تیاریاں چل رہیں تھی جس میں مناہل نے بھی حصہ لیا تھا رسم چونکہ گھر میں ہی ہونی تھی اس لیے زیان اور راحم ارینجمینٹس میں لگے تھے رامین ردا کے ساتھ پارلر تیار ہونے جاچکی تھی شام کے سات بج رہے تھے حنا کو اب اس پر غصہ چڑھنے لگا تھا جو ابھی تک ماسیوں جیسے حلیے میں کام کرتی پھر رہی تھی

" تائی امی میں نے میٹھی کے ڈبے گاڑی سے نکلوا کر کچن میں رکھوا دیے ہیں راحم بھائی کو کنٹھے لانے کا بھی کہہ دیا ہے " اس نے ساری تفصیل انہیں بتائی تو وہ بس سر ہلا کر کمرے میں چلی گئیں کیونکہ وہ واقعی صبح سے لگی تھی

" ماہی سات بج چکے ہیں تیار ہو اب جاکر " حنا نے غصے سے کہا تو وہ ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگی

" کیوں اتنا غصہ کر رہی ہو ہمارا بےبی اینگری برڈ پیدا ہوگا ورنہ " مناہل نے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ واقعی جھینپ گئی

" مجھے نہیں پتا تھا زیان بھائی تم جیسی بھولی کو اتنا بےشرم بنادینگے " اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی آج اس کا موڈ کافی اچھا تھا شاید اس نے سب کچھ قبول کرنا شروع کردیا تھا۔

" نہیں بھئی میں تو پھوپھو ہونے کا حق ادا کر رہی ہوں " اس نے بے نیازی سے کہا

" واہ پھوپھو لیکن میں تو تمہارے بچوں کی چاچی بنوں گی " اس کی بات پر مناہل کا دل بہت تیزی سے دھڑک اٹھا

" چلو میں تیار ہونے جارہی ہوں " فوراً اٹھ گئی

" اپنی باری آئی تو بھاگ رہی ہو " حنا نے ہنستے ہوئے چھیڑا تو وہ اسے منہ چڑاتے ہوئے اوپر چلی گئی۔۔۔

****

زیان کمرے میں تیار ہونے آیا تھا آٹھ بج چکے تھے مہمان کسی بھی وقت پہنچ سکتے تھے مگر ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی حور کو دیکھ کر ٹھہر سا گیا تھا گولڈن فراک اور چوڑی دار پاجامے پر آنکھوں پر لائینئر اور پنک لپ اسٹک

ہنوٹوں پر لگائے بالوں کو پشت پر کھولے مکمل تیار اپنا جائزہ لے رہی تھی آج وہ بہت دل لگا کر تیار ہوئی تھی

" اہمہم۔۔۔"زیان نے گلہ کھنکھار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو وہ ایکدم گڑبڑا گئی اور جلدی سے بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا

" کیا ضرورت تھی بھوت بننے کی " اس کے حسن سے نگاہوں کو خیرہ کرتا ناگواری سے بولا مناہل نے شاکڈ سے انداز میں اسے دیکھا

" کیا کہہ رہے ہیں ٹھیک تو لگ رہی ہوں " اسے گھور کر دوبارہ آئینے میں خود کو دیکھنے لگی کہیں وہ سچ ہی تو نہیں کہہ رہا

" یہ لپ اسٹک بلکل سوٹ نہیں کر رہی " اس کا رخ موڑ کر جھکنا چاہا جب وہ دور ہٹی

" کیا مسئلہ ہے " دانت پیس کر اسے دیکھا

" اچھی نہیں لگ رہی ہٹا رہا ہوں " دوبارہ قریب کیا تو وہ چیخ کردور ہوئی

" بلکل نہیں سوچیے گا بھی نہیں کسی چھچھوری حرکت کے بارے میں " وہ اتنی محنت سے تیار ہوئی تھی اور اس طرح کیے کرائے پر پانی نہیں پھیر سکتی تھی

" واپس آجاؤ من نہیں تو سب کچھ بگاڑ دونگا پھر کمرے میں بند ہوکر بیٹھی رہنا " سخت لہجے میں کہہ کر اسے واپس بلایا جو دروازے کے پاس کھڑی تھی مناہل نے لب کا کونہ دباکر کر اسے دیکھا پھر ایک دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ باہر نکل گئی وہ اس کے پیچھے جاتا مگر فائقہ بیگم کمرے میں چلی آئیں اسے اس کی مسکراہٹ کی وجہ اب سمجھ آئی تھی۔

" زیان بیٹا فون پر معلوم کرو کب تک پہنچ رہے ہیں وہ لوگ " ان کی بات ہر سر ہلاتا دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

****

سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا لڑکے والے بھی آچکے تھے وہ کنٹھوں کا تھال لے کر انٹرینس کی طرف بڑھ رہی تھی مگر سامنے کے منظر نے اسکی نگاہ پتھرا دی تھی زیان موحد کو بہت گرم جوشی سے گلے لگا رہا تھا دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اسے سمجھ نہ آیا کہ اس شخص کا یہاں کیا کام اور زیان سے کیا تعلق ہے اس سے پہلے تھال اس کی کمزور گرفت سے گرتا ردا آگئی تھی اسے تھال تھما کر کونے میں چلی آئی وہ اس گھٹیا شخص کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہیں کونے کی ٹیبل پر بیٹھ گئی

" یہ تم دن بدن اتنی حسین کیوں ہوتی جارہی ہو " اسے زیادہ وقت نہ لگا اس گھٹیا آواز کو پہچاننے میں جب ہی وہ سامنے آگیا

" تم جیسا گھٹیا شخص میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا " اس نے ناگواری سے عبدال کو دیکھا

" اور دیکھو گی بھی نہیں ایسے یونیک پیس کم ہی دنیا میں آتے ہیں " ہنستے ہوئے بےباکی سے اس کا جائزہ لینے لگا

" تم جانتی ہو میں رشتہ لانے والا تھا تمہارے لیے مگر زیان کمینے نے میلہ لوٹ لیا " اسے جاتا دیکھ پیچھے سے بولا تو منابل نے نفرت سے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی اس وقت وہ کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی خاموشی سے سومیہ بیگم کے برابر میں آکر بیٹھ گئی اوپر اسٹیج پر منگنی کی رسم ہورہی تھی نیوی بلو فراک میں رامین نازک سی گڑیا لگ رہی تھی وہ لڑکے کی شکل نہیں دیکھ پائی تھی کوئی آگے آگیا تھا

" بیٹا تم بہو ہو جا کر رسم کرواؤ " سومیہ بیگم نے پیار اس سے بولیں جو سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی تھی

" نہیں چچی جان میں نہیں جارہی سر میں درد ہورہا ہے میرے " اس نے ٹال دیا ویسے بھی نہ ان لوگوں کو اس کی ضرورت تھی اور نہ ہی اسے ایسا کوئی شوق لاحق تھا

" حد ہے صبح سے بھوکی لگی ہوئی ہو یہ تو ہونا تھا " شگفتہ بیگم نے بھی اسے ڈانٹا وہ یہیں رہنے آئی ہوئی تھیں اس کی نظریں اسٹیج پر کھڑے زیان اور عشاء پر پڑی جو کسی بات پر ہنس رہے تھے ساتھ بہت خوش اور مکمل نظر آرہے تھے اس کا دم گھٹنے لگا خود بخود آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی جلدی سے گلاس اٹھا کر پانی پیا

" میں کیوں امیدیں لگا کر بیٹھی ہوں وہ شخص تو کسی اور کو دل میں بسائے بیٹھا ہے میں اسکے لیے صرف ایک مجبوری ہوں جو بابا نے اسکے گلے باندھ دی " بے بسی سے سوچتی لب کاٹنے لگی وہ مزید یہاں نہیں ٹھہر سکتی تھی

" مناہل " یہ آواز میم فائزہ کی تھی وہ تعجب سے انہیں دیکھنے لگی

" بیٹا ہم رشتے دار بن چکے ہیں اور تم اب پہلی بار مجھے نظر آئی ہو " انہوں نے محبت سے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو وہ ناسمجھی سے انہیں دیکھنے لگی نظریں خودبخود اسٹیج پر اٹھی تھیں اور رامین کے برابر بیٹھے شخص کو دیکھ کر چکرا کر رہ گئی تھی

" رامین کی منگنی موحد سے " اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا یہ کیسے ممکن تھا تو کیا رامین موحد کو پہلے سے جانتی تھی یا موحد نے صرف اس سے انتقام کے لیے !! دماغ میں طرح طرح کی سوچیں آرہیں تھی پورا لان گھمتا ہوا محسوس ہوا۔۔فائزہ ملک نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا وہ شروع سے ہی اسے بہت پسند کرتی تھیں

" اور بتاؤ بیٹا کیسی ہو " محبت سے پوچھا وہ اپنے آثاب کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی

" بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔میم آپ کیسی ہیں " اس نے بھی اخلاق نبھایا

" ہممم میم نہیں آنٹی " انہوں نے پیار سے چپت لگائی تو وہ بھی مسکرا دی تھوڑی دیر ان سے باتیں کر کے ردا وغیرہ کے پاس آگئی تھی اس نے اسٹیج کی طرف دیکھا تو اُس کی نظریں خود پر دیکھ کر مناہل نے نفرت سے رخ موڑ لیا وہ شخص صرف اسکی زندگی میں زہر گھولنے آیا تھا اب کس چیز کا انتقام لینے آیا لیکن اس کے پاس تھا ہی کیا ایک ایسا شخص جو پہلے ہی کسی کا اسیر تھا وہ ایک بے نام سا بندھن کب تک نبھائے گا۔

" ردا میرے سر میں درد ہورہا ہے میں اپنے روم میں جارہی ہوں " ردا کو بتاتی اپنے اور دعا کے مشترکہ کمرے میں آگئی جانتی تھی نیچے کسی کو اسکی کمی محسوس نہیں ہوگی خاص کر اس شخص کو تو بلکل نہیں۔۔۔اپنی تنہائی اور اکیل پن کا شدت سے احساس ہوا تو آنکھوں سے خودبخو آنسو نکلنے لگے بیڈ پر اوندھے منہ گر کر پھوٹ پھوٹ کر اپنی بدقسمتی پر رو پڑی۔۔۔

******

مناہل کہاں ہے اسے بلاکر لاؤ نجانے کہاں غائب ہے یہ لڑکی " فائقہ بیگم نے جھنجھلا کر حنا سے کہا کیونکہ کافی مہمان اس کا پوچھ چکے تھے

" جی مامی میں دیکھتی ہوں " وہ ردا وغیرہ کے پاس آگئی جب زیان بھی ادھر چلا آیا

" دعا مناہل کہاں ہے " اس نے لان کی چاروں طرف دیکھ لیا تھا وہ کہیں نہیں تھی

" وہ اوپر چلی گئی تھی اس کے سر میں درد تھا میں بلا کر لاتی ہوں " ردا نے اٹھتے ہوئے اسے بتایا

" نہیں رہنے دو میں دیکھتا ہوں " اسے منع کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا

" شام تک تو ٹھیک تھی پھر اچانک کیا ہوا " بڑابڑاتا ہوا اپنے کمرے میں آیا وہ یہاں نہیں تھی واشروم بھی چیک کیا

" کہاں گئی یہ لڑکی " اب اسے غصہ آنے لگا نیچے فلور پر دعا اور اسکے کمرے کی طرف بڑھا دروازے کا لاک گھمایا تو وہ کھول گیا تھا کمرے میں بلکل اندھیرہ تھا سوئچ بورڈ ٹھونڈ کر لائٹس اون کیں تو وہ بیڈ پر اوندھی پڑی سو رہی تھی وہ پاس آیا

" من "..... اس کے چہرے سے بال ہٹاتے اس کا رخ بدلہ تو وہ ہلکہ سا کسمسائی ناک بلکل سرخ ہورہی تھی پلکیں عارض پر سایہ فگن تھیں لب ہلکے سے کھولے سوتی اسے مبہوت کر گئی تھی ہلکہ سا جھک کر بہت آہستہ سے ماتھا چھوا پھر دونوں آنکھیں لبوں پر جھکنے کو تھا کہ مناہل نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دھکا دیا وہ جسے اپنا خواب سمجھ رہی تھی وہ حقیقت تھی اس نے ناگواری سے اپنے گال رگڑے

" یہاں کیا کر رہی ہو نیچے تمہاری نند کی رسم ہورہی ہے اور تم سورہی ہو " اسے واپس گھسٹتے ہوئے کہا

" چھوڑیں مجھے سر میں درد ہورہا تھا اس لیے آئی تھی " نظریں چراتی اٹھنے لگی

" تم روئی ہو " زیان کی نظریں اس کی سرخ آنکھوں پر تھیں

" میں کیوں روؤں گئی دماغ خراب ہے کیا میرا ہٹیں " انتہائی بدتمیزی سے کہہ کر ہٹاتی اس کا پارہ چڑھا گئی

" مسئلہ کیا ہے ہاں " اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا تو وہ چیخ اٹھی

" آہ۔۔۔"آنسو آنکھوں میں اکھٹے ہونے لگے اسے دیکھا جو غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

" تم خود کو سمجھتی کیا ہو ہر کسی کو اپنے اشاروں پر نچاؤ گی " غصے سے اس کا سر جھٹکا وہ کراہ کر رہ گئی

" میں تمہیں پہلے بھی وارن کر چکا ہوں مجھے غصہ مت دلایا کرو نہیں تو بہت برا ہوگا " اس کی تھوڑی جکڑی

" کیا ہوگا برا ہاں کر بھی کیا سکتے ہیں آپ زیادہ سے زیادہ مجھے چھوڑ دینگے۔۔۔تو چھوڑ دیں " آنسوؤں کو رگڑتے اپنی تھوڑی چھوڑائی زیان چند پل اسے دیکھتا رہ گیا آج دوسری بار اس نے یہ بات کی تھی

" کرتا ہوں تمہارا انتظام بھی۔۔بہت خواہش ہے نا الگ ہونے کی۔۔۔"جھٹکے سے اسے چھوڑ کر ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی اور کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ ساکت سی اسے جاتا دیکھتی رہ گئی

" یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا " اسے اب اپنی بیوقوفی اور زیان کے غصے کا اندازہ ہوا تو سر پکڑ کر سسکنے لگی اپنے اندر کا انتشار ختم کرنے کے لیے اس نے اسے آگ میں دھکیل دیا جس میں خود اسے بھی تڑپنا تھا۔۔۔۔

******

" میں تو حیران تھی کہ مناہل رامین کی بھابھی ہے " فائزہ ملک اس کے برابر میں بیٹھتی ہوئی بولیں وہ لاؤنج میں بیٹھے تھے

" نظر نہیں آئیں وہ " اس نے ایسے ہی سرسری پوچھا کیونکہ وہ بس ایک دفعہ ہی اسے نظر آئی تھی وہ بھی نفرت سے رخ موڑ گئی تھی وہ اس ردِعمل کی وجہ سمجھنے سے قاصر تھا

" ہاں طبیعت خراب ہورہی تھی اس کی تو اوپر چلی گئی " چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ لب بھینچتا سر ہلا کر اٹھ گیا تھا موبائل پر مسلسل رامین کی کال آرہی تھی

" موحد اب تم رامین کو شاپنگ پر لے جانا ایک بار " انہوں نے یاد دہانی کرائی

" نیور سوچیے گا بھی نہیں کہ میں شاپنگ کراتا پھروں " وہ صاف انکار کر گیا فائزہ اسے گھور کر رہ گئیں

" کیوں تمہاری پسند کی لڑکی ہے اس کے لیے بھی نہیں کر سکتے " اسے ڈپٹتے ہوئے کہا

" پسند " وہ بس ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا

" آج تمہارے بابا زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے موحد " انہوں نے حسرت سے کہا تو وہ ان کے قریب آکر اپنے کندھے سے لگالیا

" پلیز آپ خود کو اداس مت کیجیے ورنہ میں ہرٹ ہوؤں گا۔۔آپ جانتی ہیں میں آپ بلکل اداس نہیں دیکھ سکتا " ان کی نم ہوتی آنکھیں صاف کرتا بولا تو وہ بھی مسکرا دیں ایک وہ ہی تو ان کی کل کائنات تھا شوہر کی ڈیتھ تو شادی کے پانچ سال بعد ہی ہوگئی تھی جب موحد صرف تین سال کا تھا تب سے وہ ماں بیٹا ہی ایک دوسرے لا سہارا تھے۔۔۔

******

رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے پورا حیدر پیلس خاموشی اور اندھیرے میں ڈوبا تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی دل خوف سے دھڑک رہا تھا لیکن خود کو دلاسہ دیا کہ اب تک غصہ ٹھنڈا پڑھ چکا ہوگا شاید سو بھی چکا ہو آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آئی تو چکرا کر رہ گئی وہ بیڈ کے بیچ و بیچ لیٹا سگریٹ پینے میں مشغول کسی سوچ میں گم تھا پورے کمرے میں سگریٹ کا دھواں اور بو پھیلی تھی ایک بار تو دل میں آیا یہیں سے واپس مڑ جائے مگر پھر کچھ سوچ کر ہمت کرتی اندر آئی اور ناک پر دوپٹہ رکھ کر بالکنی کے گیٹ کی طرف بڑھ کر جلدی سے گیٹ کھولا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی اپنے پیچھے کسی وجود کا احساس ہوا تو فوراً رخ موڑا تو وہ آنکھوں میں عجیب سا تاثر لیے اس کی جانب بڑھا وہ الٹے قدم چلتی اس سے دور ہوتی بالکنی کی گریل سے جا لگی

" آج تک میرا ضبط کسی نے اتنا نہیں آزمایا " اس کے دونوں طرف گریل پر ہاتھ ٹکاتے سرد لہجے میں کہتا اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی دوڑا گیا

" تم نے صرف میری نرمی دیکھی ہے میرا جنون نہیں دیکھا کوسو گی اس لمحے کو جب میری انتہا کو دیکھوگی " عجیب سے لہجے میں کہتا اسے لٹھے کی طرح سفید کرگیا تھا

" میں۔۔۔میں نے "

" ششش " اس کے کپکپاتے لبوں پر انگلی رکھ کر خاموش کرادیا

" چھوڑنے کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں تم ہنہ۔۔۔"اسکی سرد آواز پر اس نے خوف سے نفی میں سرہلایا جبکہ وہ جھٹکے سے اسے کندھے پر ڈال کر کمرے میں آگیا

" یہ۔۔یہ کیا کررہے ہیں پلیز نیچے اتاریں مجھے " ڈر کے مارے لڑکھڑاتی آواز میں بولتی خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی

" آج نہیں مناہل۔۔۔زیان۔۔۔حیدر .... آج نہیں " ایک ایک لفظ پر زور دیے کر بیڈ پر پھینکتا اس پر جھکا تھا

" آآپ بہت غلط کررہے ہیں " روتے ہوئے بولی تو زیان نے اس کا چہرہ دیکھا

" ہاں بہت غلط کیا تمہیں دو ماہ خود سے دور رکھا وہ ہی غلطی سدھار رہا ہوں " اسکے سہمے ہوئے چہرے پر انگلیاں پھیرتے جھکا تو اس نے اپنے ناخن اس کی پشت پر گاڑھ دیے زیان نے اسے ہاتھوں سے بھی قابو کر لیا اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے آہستہ آہستہ اس کا لمس اپنی گردن اور کندھوں پر محسوس کیا مگر اس بار اسکے لمس میں سختی نہ تھی وہ اس کے وجود میں مکمل طور پر گم ہونے لگا تھا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جب زیان نے اسے بے انتہا قریب کرلیا

" تم میری ہو من۔۔۔بس میری " جنونی انداز میں اسکے کان میں سرگوشی کرتا اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ کر خود میں سمیٹ گیا۔۔۔

****

بلیک ویلویٹ کا سوٹ پہنے باتھ لے کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال ٹاول سے پونچھ رہی تھی عجب کھوئی کھوئی سی ہو رہی تھی زندگی کتنی بدل گئی تھی نظریں بےخبر سوئے زیان پر اٹھیں اور آپ ہی آپ جھک گئیں دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔وہ اس شخص کی قید میں نہیں رہنا چاہتی تھی ایک مجبوری کے بندھن میں اسے باندھ کر نہیں رکھنا چاہتی تھی مگر اس نے ہمیشہ کے لیے اس کے گرد حصار بنادیا تھا وہ چاہ کر بھی اب خود کو اس شخص سے جدا نہیں کرسکتی تھی چہرہ یکدم گلابی پڑھنے لگا نظر اپنے کھلتے وجود پر اٹھیں تو اپنے حسن کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی " اتنی پیاری تو کبھی نہ لگی تھی وہ خود کو " شرم و حیا سے سوچتے کمرے سے نکل کر نیچے آگئی مگر نجانے

کیوں ایک جھجھک سی محسوس ہو رہی تھی جیسے سب اس کے چہرہ پڑھ لیں گے آج سنڈے تھا صبح کے بارہ بج رہے تھے تمام افراد ناشتہ کر چکے تھے دھڑکتے دل کے ساتھ کچن میں آگئی جہاں بلیک شال میں بیٹھی حنا پیاز کاٹ رہی تھی وہ جلدی سے کافی میکر کی جانب بڑھ گئی

" آج کچھ زیادہ ہی نہیں سولیں " حنا نے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے چھیڑا تو وہ لب کاٹتی کپ دھونے لگی

" ہاں رات کو دیر سے آنکھ لگی تو۔۔۔"خوامخواہ صفائی دینے لگی تو حنا کھلکھلا کر ہنس پڑی

" حسین لگ رہی ہو زیان بھائی سے نظر اتر والو " آنکھ مارتے ہوئے کہا تو مناہل کان کی لوؤں تک سرخ ہوگئ کیا سب اسکا چہرہ ایسے ہی پڑھ لیں گے جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا

" دماغ خراب ہوگیا تمہارا جب سے پریگنینٹ ہوئی ہو ہر وقت فضول بولتی رہتی ہو " اسے گھورتی کافی کا کپ لے کر وہیں ٹیبل پر بیٹھ گئی

" ہاں دیکھوں گی تمہیں جب خود ہوگی تو " اسے گھور کر بولی تو مناہل کا دل عجب انداز میں دھڑکنے لگا وہ تو ابھی اس شخص کو نہیں سنبھال پا رہی تھی اسکی اولاد۔۔۔اس نے گھبرا کر اسے دیکھا

" تم یہ سبزیاں کیوں کاٹ رہی ہو " جلدی سے بات بدلی

" یار فرائڈ رائس کھانے کا دل چاہ رہا تھا راحم بھی کہہ رہے تھے " اٹھتے ہوئے کہنے لگی

" اچھا تم باہر جاؤ طبیعت خراب ہوجائے گی " اپنا دوپٹہ چیئر پر ڈالا نم بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جلدی جلدی کام میں لگ گئی کیونکہ ناشتے پر بھی وہ غائب تھی حنا وہیں بیٹھ کر باقی سامان کاٹنے لگی

" اتنی دیر میں اٹھ کر نیچے آئی ہو کچھ ہوش ہے کہ کھانا کیا بنانا ہے " کچن میں آتے ہی فائقہ بیگم نے اس کی کلاس لی اسے عجیب سی شرمندگی نے آگھیرا

" وہ پتا نہیں کیسے آنکھ نہیں کھولی۔۔۔مٹن کڑاہی اور فرائڈ رائس بنا رہی ہوں " لب کاٹتی دھیرے سے بولی تو وہ گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیتیں وہیں بیٹھ گئیں

" حنا بیٹا آرام کرو کیا کر رہی ہو یہاں " شفقت سے بولیں

" جی بس جا رہی ہوں،یہ لو ماہی " اسے ٹماٹر کی پلیٹ دے کر باہر نکل گئی ویسے بھی آج کل اسے بہت ویکنیس ہو رہی تھی

" یار ماما آج بریک فاسٹ ملے گا بھی یا نہیں " نکھرا نکھرا زیان کچن میں چلا آیا نظریں اس پری پیکر پر اٹھیں جو رخ موڑے کھڑی تھی

" بیٹا آج آپ کی صبح کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہوگئی " فائقہ بیگم نے ڈیڑھ بجاتی گھڑی کی طرف دیکھ کر طنز کیا

" آپ جانتی ہیں نہ جب سر میں درد ہوجائے تو اتنی آرام سے نیند نہیں آتی مجھے

" فریج سے جوس نکالتا ان کے برابر میں بیٹھ گیا

" تو کوئی میڈیسن لی تھی پھر " انہوں نے فکرمندی سے بیٹے کو دیکھا

" ہاں ایک ڈوز رات کو لی پھر ایک صبح کافی ایفیکٹو تھی پھر ایسا نشہ چڑھا کہ اب اٹھا ہوں " گہری نظروں سے اس کی پشت کو دیکھتا اس کے ہاتھ لرزا گیا تھا مناہل کو اپنے چہرے سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا

" چلو صحیح کیا ورنہ بیمار ہوجاتے "

" آپ ٹینشن نہ لیں آپ کی بہو ہی تیمارداری کرے گی " اسے کام میں مگن دیکھ کر بولا جس نے ایک نظر نہیں دیکھا تھا اب تک

" ناشتہ دو زیان کو ماہ رانی بن کر اٹھی ہیں خود شوہر کے کھانے کا کچھ پتا ہی نہیں " اس کی پشت کو گھور کر بولیں وہ اسکی نظریں خود پر بخوبی محسوس کرسکتی تھی کانپتے ہاتھوں سے جلدی جلدی اس کا ناشتہ بنانے لگی

" اور تمہیں کچھ خیال ہے عید میں تین دن رہ گئے ہیں عمر میرا بچہ کب سے پیچھے پڑا ہے جانور لانے کے لیے " انہوں نے کھڑے ہوتے ڈپٹ کر کہا تو وہ مسکرا دیا

" کیوں فکر کررہی ہیں لے جاؤں گا کل فہد سے بات ہوگئی ہے وہ بھی پلان بنا رہا ہے " انہیں مطمئن کیا تو وہ بھی سر ہلاتیں کچن سے نکل گئیں زیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پیچھے سے آکر اسے اپنے حصار میں لے لیا وہ ایکدم گڑبڑا گئی

" پلیز چھوڑیں یہ کیا کر رہے ہیں " گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھ کر دور ہونا چاہا

" ابھی تک تو کچھ نہیں کیا " اس کے کھلتے چہرے پر سے نظریں پھیسلتی ہوئی اس کی شفاف گردن پر پڑیں تو جھک کر لب رکھنے لگا

" کیا ہوگیا ہے آپ کو کوئی آجائے گا پلیز " اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر روکا تو زیان نے اپنی نشیلی آنکھوں سے اس کے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھا اور اس کا ہاتھ چوم لیا

" جام پی لیا ہے بولو کیا کروں " اسکے خوبصورت ہاتھ کو دیکھ کر مخمور سے لہجے میں بولا

" جائیں یہاں سے پلیز میں ناشتہ ریڈی کرکے لارہی ہوں " پلکیں جھکا کر آہستہ سے کہا

" روم میں لانا " وہ فرمائشوں پر اتر آیا مگر اس وقت اسے یہاں سے بھیجنا تھا کیونکہ اگر کوئی آجاتا تو ! یہ سوچ ہی اسے شرم سے پانی کرنے کے لیے کافی تھی اسی لیے محض سرہلانے ہر اکتفاء کیا

" اوکے " اسکے گال پر جھک کر الگ ہوتا کچھ بھی کہنے کا موقعہ دیے بغیر باہر نکل گیا جبکہ وہ اسکی بےباکی پر سن سی کھڑی رہ گئی تھی وہ تو شکر تھا کوئی کچن میں موجود نہ تھا۔جلدی جلدی ناشتہ بناکر صغراں کے ہاتھ بھیجوادیا دوبارہ اس دیو کی قید میں جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

****

جس دن سے وہ اس کی گفتگو سن کر گئی تھی اس دن سے وہ بےچین سا تھا اس نے ایسا کب چاہا تھا کہ اسے دکھ دے اسکی تکلیف کا سبب بنے وہ تو اپنا درد بھی کسی سے شیئر کرنے کا قائل نہ تھا بہت خاموشی سے اپنی یک طرفہ محبت کو بھلانے میں لگا تھا مگر اب بات ردا کے آنسوؤں کی تھی جو اسے بےچین کیے ہوئے تھے طوبا کے موبائل سے اس کا نمبر نکالا تھا مگر کال کرنے کی ہمت نہ ہوئی تھی بہت سوچ کر اس کا نمبر ملایا

" ہیلو " اسکی میٹھی آواز کانوں میں اتری تو روح اندر تک شانت ہوگئی تھی

" ہیلو ردا میں۔۔۔علی بات کر رہا ہوں " کچھ توقف سے بات کا آغاز کیا

" جانتی ہوں کہیں کیوں فون کیا " دل کی دھڑکنیں بےترتیب ہورہی تھیں مگر اس وقت خود پر قابو رکھنا بہت ضروری تھا

" مجھے بات کرنی ہے آپ سے " اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو ردا کو اپنی ہتھیلیاں بھیگتی محسوس ہوئیں

" لیکن مجھے نہیں کرنی آپ سے بات "

" کیوں "

" حیرت ہے اب بھی پوچھ رہیں ہیں کیوں "

" پلیز ردا میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں سب کلیر کرنا چاہتا ہوں " ملتجی ہوا تو وہ الجھن کا شکار ہوتے لب کاٹنے لگی

" پلیز ایک بار "

" آپ مناہل کے ساتھ آسکتی ہیں میں ملنا چاہتا ہوں آپ سے " اس نے بہت آس سے کہا تو ردا نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال کاٹ دی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے وال کلک دیکھی جو ایک بجا رہی تھی پریشانی سے اٹھ کر دعا اور مناہل کے کمرے میں آگئی اور اس کی توقعہ کے عین مطابق وہ وہیں بیٹھی کوئی بک پڑھ رہی تھی

" تم اپنے روم میں کیوں نہیں گئیں ابھی تک " ردا نے دعا کو سوتے دیکھا تو اسکے برابر میں آبیٹھی

" ہاں بس جارہی ہوں بک پڑھنے کا موڈ ہورہا تھا " خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا اب اسے کیا بتاتی اس کی جان جارہی ہے " اپنے " روم میں جاتے

" ماہی مجھے بات کرنی تھی " ردا نے لب کاٹتے ہوئے آہستہ سے کہا تو مناہل نے استہفامیہ انداز میں اسے دیکھا

" کیا " پھر ردا نے جھجھکتے ہوئے پوری روداد سنادی

" تو پاگل لڑکی جواب تو دیتیں اسے " اس کے کندھے پر ہاتھ مارا

" مجھے شرم آرہی تھی " کندھا سہلاتے ہلکے سے منمنائی

" اچھا میں بات کرلوں گی ایک بار مل لو مہربانی کرکے اس سے " اس کو سمجھانا چاہا مگر وہ بےبسی سے لب کاٹ رہی تھی

" چلو کل شاپنگ پر چلتے ہیں ٹھیک ہے " پیار سے اسے دیکھ کر کہا تو ردا نے بھی خاموشی سے سر جھکا لیا

" کیا ہوا سونا نہیں ہے آج " بلیک ٹراؤزر اور وائٹ ٹی شر میں دروازے کے بیچ و بیچ کھڑا اسے گھور رہا تھا وہ دونوں ہی گڑبڑا گئیں

" ہاں جارہی ہوں بھائی مجھے تو بہت نیند آرہی ہے " ردا فوراً کھڑی ہوکر دوپٹہ سنبھالتی مناہل کو ایک نظر دیکھ کر باہر نکل گئی

" تمہارے لیے انویٹیشن کارڈ لے کر آؤں " دانت پیس کر اسے دیکھا جو اب تک وہیں جمی بیٹھی لب کاٹ رہی تھی سست قدم اٹھاتی باہر نکل گئی زیان بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں گھسا اور دروازہ لاک کردیا دوپٹہ بیڈ پر ڈال کر واشروم میں وضو کرنے چلی گئی آج کمرے میں نہ آنے کی وجہ سے نماز وقت پر نہ پڑھ پائی تھی باہر آئی تو وہ بیڈ پر لیپ ٹاپ لیے بیٹھا اپنے کام میں مگن تھا

وہ بھی جائے نماز بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔دعا مانگ کر جائے نماز تہہ کرکے اپنی جگہ پر آکر لیٹ گئی مگر پھر کچھ یاد آنے پر اٹھی

" وہ۔۔کل مجھے شاپنگ پر جانا ہے " اس نے اسے بتانا ضروری سمجھا کیونکہ پچھلی دفعہ کی لڑائی اسے اچھی طرح یاد تھی۔مگر اسکی طرف سے کوئی جواب نہ ملا

" میں کچھ کہہ رہی ہوں آپ سے " اس نے چڑ کر کہا

" ہمم بولو " لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا وہ ایک ای میل سینڈ کررہا تھا

" کچھ نہیں دماغ خراب ہوگیا تھا میرا " دانت پیس کر کہتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی
زیان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنی مسکراہٹ روکتا جلدی سے کام ختم کرکے لیپ ٹاپ بند کیا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا
" اب کہو کیا کہہ رہیں تھی " اسے اپنی جانب کھینچتے اسکا سر اپنے بازو پر رکھا
" کچھ نہیں کہہ رہی چھوڑیں " اس نے غصے سے کہہ کر اسکے بازو خود پر سے ہٹانے چاہے
" کیوں اپنی اینرجی ویسٹ کر رہی ہو جب جانتی ہو میں اپنی کر کے رہتا ہوں "
اسے خود میں سموتے ہوئے بولا تو مناہل نے غصے سے اسکے سینے پر زور سے مکاہ مارا مگر زیان نے ہنستے ہوئے اسکا نازک سا ہاتھ تھام کر چوم لیا اسنے ایکدم جھینپ کر ہاتھ چھڑایا
" بولو کیا کہہ رہیں تھی " اسکی خاموشی پر پھر بولا
" مجھے کل شاپنگ پر جانا تھا بس یہ بتانا تھا " اس کے بازوؤں کا حصار توڑ کر اٹھ بیٹھی
" لیکن کل میں بلکل فری نہیں اس لیے کل تو پوسیبل نہیں " زیان کے صاف جواب پر مناہل نے اسے دیکھا جو اس کا جوڑا کھول رہا تھا
" لیکن آپ کو جانے کی کیا ضرورت ردا بھی ساتھ ہوگی ہم ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں گے " اس نے جلدی سے کہا وہ اپنا پلان خراب نہیں کرسکتی تھی
" لیکن مجھے پھر بھی فکر رہے گی " اس کے گلے سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر ڈالا

" کیوں جب ڈرائیور ساتھ ہوگا تو کیا مسئلہ ہے آپ کو " دانت پیستی فوراً دور ہوئی جو اسے باتوں میں لگا کر اپنی حرکتوں پر اتر رہا تھا

" ایسی حرکتیں کرو گی نا تو سوچ لو میں کیا کرسکتا ہوں پھر " اس کے دور جانے پر اس نے دھمکی دیتے کہا تو اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

" دیکھیں مجھے سونا ہے پلیز میں صبح بھی "... اس نے سرخ پڑھتے ہوئے دھیرے سے کہتے یکدم چپ ہوگئی

" کیوں نہیں سوئیں " اسے دوبارہ قبضے میں لیتے شرارت سے پوچھتا اسکے چہرے پر پھیلے قوسِ قضاء کے رنگ دیکھنے لگا آہستہ سے اسکی آنکھیں چومیں وہ اسکی دل کی دھڑکن واضح محسوس کرسکتا تھا

" آآپ کو صبح آفس جانا ہے " اسے روکنے کی کمزور سی کوشش کی

" اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا " مصنوعی حیرت سے کہتا اس کے لبوں پر قفل چڑھا گیا

" پلیز۔۔۔۔"اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپاتے اپنی بےترتیب دھڑکنوں کو سنبھالتی آہستہ سے بولی

" شششش۔۔۔۔"اسے خاموش کراتا اپنی باہوں میں قید کرگیا ایک جنون تھا جو اسے اسکے سامنے بےبس کردیتا تھا اور وہ ایک تنکے کی مانند اس بپھرے دریا میں بہتی چلی گئی۔۔۔۔۔

****

وہ جانے کے لیے تیار ہورہی تھی جب اس کا موبائل بج اٹھا

" ہیلو " کپڑے بیڈ پر ڈال کر کال ریسو کی

" ہاں سنو من میں نے سائیڈ ٹیبل پر کریڈٹ کارڈ رکھ دیا ہے اگر کیش چاہیے ہو تو لاکر سے نکال لینا " اس نے مصروف انداز میں کہتے اسے یاد دہانی کرائی

" لیکن میرے پاس پیسے ہیں بابا نے دیے تھے مجھے نہیں چاہیں " مناہل نے اپنی حیرت چھپاتے صاف انکار کیا

" تم چاچو کی نہیں میری ذمہ داری ہو آئی سمجھ اور اگر اپنی چلائی تو پوچھ لونگا آکر " اسے ڈپٹتا کال کاٹ گیا تھا مناہل نے حیرانگی سے فون کو دیکھا

" ہر کام اورڈر دے کر کرتے ہیں پیار سے کہنے پر تو ٹیکس لگتا ہے " بڑبڑا کر کپڑے اٹھائے پھر خود ہی اپنی بات پر منہ پر ہاتھ رکھا

" یہ مجھے کیا ہوتا جارہا ہے " اپنا سرخ چہرہ لیے جلدی سے تیار ہو کر نیچے آگئی

" چلیں ماہی " ردا بھی ریڈی بیٹھی تھی وہ دونوں چچی کو خدا حافظ کہہ کر باہر نکل گئیں دونوں بہن عشاء کے گھر گئی ہوئی تھیں اس لیے وہ ان کے سوالوں سے بچ گئی تھی پہلے دونوں نے شاپنگ کی شروع شروع تو وہ کچھ جھجھکی تھی کیونکہ آج تک کبھی کھل کر شاپنگ نہ کی تھی زندگی میں بہت تلخیاں دیکھی تھیں اتنا اعتماد نہ تھا کہ جو چیز پسند آجائے اسے بغیر پرائز ٹیگ دیکھے اٹھا لے مگر زیان حیدر غیر محسوس انداز میں اسکی محرومیاں دور کرتا جارہا تھا دھیرے دھیرے اس کے خول کو چٹخارہا تھا۔اس نے بھی ردا کے ساتھ تھوڑی بہت شاپنگ کی تھی جینڈز شوپ پر نظر پڑی تو ایک بلو کلر کی ٹائی اسے بہت پسند آئی تھی

" میں تھک گئی تم جاؤ علی کی بھی کال آرہی ہے جلدی کرو " اس کے کہنے پر ردا ایک بوتیک میں گھسی تو وہ اس شاپ میں آگئی مختلف قسم کی ٹائیز اور کف لینگز دیکھ رہی تھی ایک ٹائی اسے بہت پسند آئی تھی

" اسے پیک کردیں " ٹائی لے کر کاؤنٹر پر آگئی اسے خود نہیں معلوم تھا وہ کیوں اس کے لیے یہ خرید رہی ہے

" مناہل " ابھی وہ اور چیزیں دیکھ رہی تھی جب موحد کی آواز پر چونکی انتہائی ناگواری سے اسے دیکھا اور رخ موڑ گئی

" تم ایسا بی ہیو کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ مناہل " انتہائی بےبسی سے کہا وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت واضح دیکھ سکتا تھا

" تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کے بعد میرے سامنے آنے کی " زہریلے انداز میں کہتی اسے سن کر گئی

" یہ لیں میم " اس نے بیگ اٹھایا اور باہر نکل گئی ردا نجانے کہاں چلی گئی تھی اسے ادھر اُدھر دیکھنے لگی

" پلیز مناہل میں نے صرف اپنی فیلنگز کا اظہار کیا تھا کوئی گناہ نہیں کیا جو تم مجھ سے نفرت کرنے لگو " وہ اس کے پیچھے دوڑا چلا آیا

" گناہ۔۔۔تم بھی جانتے ہو گناہ ثواب کیا ہوتا ہے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی چین نہ ملا تمہیں اب میری کزن کی زندگی برباد کرنے چلے ہو " وہ پھٹ پڑی تھی جبکہ موحد حیرت و استعجاب میں کھڑا اسے تکتا چلا گیا

" کیا کیا ہے میں نے " سکتے کے عالم میں اس سے پوچھا مناہل نے ایک استہزایہ نگاہ اس پر ڈالی

" یہ ڈرامے بند کرو موحد ملک مجھے بدنام کرنے والے تم ہی ہو میں کبھی تمہاری شادی رامین سے نہیں ہونے دونگی " اس نے نفرت اسکے حیران چہرے کو دیکھا

" تم۔۔۔تم چاہتی ہو میں رامین سے شادی نہ کروں تو نہیں کرونگا مگر پلیز اتنا بڑا الزام نہ لگاؤ " اس نے تڑپ کر کہا وہ تو خواب میں بھی اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا کجا کہ اسکو بدنام کرتا

" تو تم ہی مجھے بتادو کہ اور کون کرسکتا ہے ایسا ایک تم ہی تھے جو یونی میں مجھے جانتے تھے تمہارے علاوہ اور کون بدلہ لے سکتا ہے ان جھوٹی تصویروں کے ذریعے " آنکھوں میں نمی جما ہونے لگی تھی پھر سے اپنی ذات کا تماشا یاد آیا تو اسے بت بنا چھوڑ کر آگے بڑھ گئی جبکہ وہ اب تک سکتے میں کھڑا اس کو دور جاتا دیکھتا رک گیا تھا۔۔۔۔

****

" ردا جو بھی گفتگو آپ نے اس دن سنی میں جانتا ہوں اس سب سے آپ ہرٹ ہوئیں اسی لیے میں ایکسکیوز کرنا چاہتا ہوں " وہ دونوں اس وقت مال کے کیفے میں بیٹھے تھے

" آپ کے ایکسکیوز کا میں کیا کروں گی " ٹیبل کی سطح پر نظریں جمائے آہستہ سے بولی

" آپ کچھ نہ کریں مگر مجھے آپ کے دل کا حال تو معلوم ہوہی جائے گا " علی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی

" کیوں آپ نے میری شادی کا اشتہار دینا ہے میرے دل کا حال جان کر " انتہائی چڑچڑے انداز میں بولی

" کیا پتا کوئی رشتہ بھیجنے کے انتظار میں ہو " علی نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو سر جھکائے اپنے بیگ کی کی چین کو چھیڑ رہی تھی علی نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

" کیا پرانی باتوں کو بھول نہیں سکتیں ردا " اسکے جذبوں سے پُر لہجے پر اسکی پلکیں اٹھیں تھی اور آپ ہی جھک گئیں سرخ پڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا

" بتاؤ ردا میں ایک موقعہ چاہتا ہوں ہمیشہ تمہیں اپنے ساتھ اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں کیا تم اپنی ساری زندگی میرے ساتھ گزار سکتی ہو؟"اس کے خوبصورت اظہار پر ردا کو اپنا دل کنپٹیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا کتنا مشکل تھا کسی چاہنے والے کی آنکھوں میں دیکھنا۔۔۔

" ایک شرط پر " اس نہ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

" کبھی ویسی باتیں نہیں کریں گے " روٹھ کر بولی اس کا اشارہ طوبا کی منگنی والے دن کی طرف تھا

" کبھی نہیں " مسکرا کر اسکے گلابی پڑھتے چہرے کو دیکھنے لگا

" پلیز اب آپ ماہی کو کال کریں کافی ٹائم ہوگیا ہے " اس کی نظروں سے گھبرا کر جلدی سے کہا

" میں نے میسج کردیا تھا وہ آہی رہی ہوگی " علی نے فرست سے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا جانتا تھا وہ کنفیوز ہورہی ہے

" آآپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں " اس کی نظروں سے گھبرا کر بولی تو علی کا قہقہ جاندار تھا

" تو کہاں دیکھوں " مسکرا کر اسے چھیڑا ردا نے زندگی میں پہلی بار آج اس شخص کا نیا روپ دیکھا تھا جو اسے بہت بھایا تھا وہ فوراً سر جھکا گئی اتنے میں مناہل بھی آگئی تھی یہاں تک آتے خود کو نارمل کرچکی تھی

" کیا ہوا ہوئی صلح " بیٹھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

" ہاں بھابھی لانے کی تیاری کرو تم اب " علی کے بےباکی سے کہنے پر جہاں ردا سرخ پڑی تھی وہیں مناہل کھلکھلا کر ہنس پڑی

" واو زبردست " اس کا موڈ بھی خوشگوار ہوگیا تھا پھر ان لوگوں نے ایسے ہی خوشگوار ماحول میں لنچ کیا اور علی ان دونوں کو سی اوف کر کے واپس چلاگیا۔۔۔۔

******

جب سے مناہل اس پر الزام لگا کر گئی تھی وہ عجیب ذہنی کیفیت کا شکار تھا وہ ظالم لڑکی کیسے کہہ سکتی تھی وہ سب !! اس نے تو بچھڑتے وقت بھی اسکی خوشیوں کی دعا کی تھی وہ کیسے اس کی عزت پر کوئی داغ لگا سکتا تھا وہ ابھی تک تصویروں والی گتھی نہ سلجھا سکا تھا

" بیٹا فائزہ کو بھی لے آتے " فائقہ بیگم نے محبت سے اپنے ہونے والے داماد کو دیکھا وہ آج رامین کو عید کی شاپنگ پر لے جانے کے لیے آیا تھا

" بس آنٹی وہ بھی کچھ بزی تھیں " مودب سے انداز میں بیٹھا تھا جب ہی بلو کوٹن کی فراک اور چوڑی دار پاجامے پر بلو ہی دوپٹہ پہنے دھیرے سے سلام کرتی مناہل ٹرالی لے کر اندر داخل ہوئی تھی بس ایک نظر کا خطاوار ہوا تھا اگلے ہی لمحے نظروں اور دل دونوں کو اس کے قدموں میں جھکا گیا

" آنٹی رامین کو بلادیں کافی لیٹ ہوچکے ہیں ویسے بھی " ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھتا بولا

" ہاں بیٹا پہلے کچھ لے تو لو " مناہل ٹیبل پر لوازمات لگا رہی تھی ایک حقارت بھری نظر اس پر ڈالی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی دھکے دے کر اسے گھر سے باہر کردے

" جاؤ رامین کو بلا کر لاؤ " فائقہ بیگم نے باروب انداز میں کہا اتنے میں نکھری نکھری گرین ٹوپ اور جینز میں رامین چلی آئی تھی ایک ناگوار نظر مناہل پر ڈالتی موحد کے سامنے آکر بیٹھ گئی

" تم تو کافی ٹائم پر آگئے " رامین نے مسکراتے ہوئے میٹھا سا طنز کیا جبکہ وہ ڈرائنگ روم سے نکل چکی تھی

" دیر ہورہی ہے چلیں " اس کے سپاٹ انداز پر رامین نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی

" اچھا آنٹی اجازت دیں اب " انہیں خدا حافظ کہتے باہر نکل گئے۔۔۔

****

آج عید کا دن تھا سارے مرد حضرات نماز پڑھنے گئے ہوئے تھے وہ بھی باتھ لے کر پستئی اسٹائلش گھٹنوں تک آتی فراک پہنے ہلکہ سامیک اپ کیے نم بالوں پر چھوٹا سا کیچر لگائی نیچے آگئی سب خواتین لاؤنج میں ہی جمع تھیں یہ شاید اسکی زندگی کی پہلی عید تھی جس پر وہ دل سے خوش تھی

" اوہو عید مبارک ... " ردا نے اسکی تیاری پر معنی خیزی سے چھیڑا تو وہ جھینپ سی گئی

" خیر مبارک۔۔یہ بتاؤ وہاں سے بھی وشز آئیں یا نہیں " نظریں گھماکر اسنے بھی جوابی کاروائی کی تو ردا نے گھور کر اسے دیکھا

" دماغ خراب نہ کرو ویسے ہی سب نے اتنی جلدی اٹھا دیا ہے آج " اپنی جمائی روکتی چڑ کر بولی وہ بھی یلو ہلکے سے سوٹ میں تیار بیٹھی تھی۔علی کی کال اسے رات کو ہی آگئی تھی جس کے بارے میں وہ بلکل اسے بتانے والی نہ تھی

" جاؤ کچن میں سب آنے والے ہیں نماز پڑھ کر ناشتہ دیکھو " فائقہ بیگم نے اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر ناگواری سے کہا تو وہ اور ردا اٹھ کر خاموشی سے کچن میں آگئیں تھی

" آپی۔۔۔طوبا آپی کی کال ہے۔۔۔"دعا نت کچن میں آ کر اسے فون تھمایا

" عید مبارک۔۔"طوبا کی چہکتی آواز اسپیکر میں گونجی

" خیر مبارک آج تم بھی جاگ گئیں " اسنے چھیڑتے ہوئے کہا تو ردا بھی مسکرا دی

" پوچھو اس سے فہد بھائی کی وش آئی " ردا نے کہا تو فون کی دوسری طرف طوبا بھی سن چکی تھی

" اس چھچھوری کو ایسی ہی باتوں میں انٹرسٹ ہوتا ہے " طوبا نے جھینپتے ہوئے کہا تو وہ دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑیں

" اچھا بتاؤ مناہل کب آرہی ہو " اس نے اب مناہل سے پوچھا تھا

" آج تو سب کی دعوت ہے گھر پر کل آؤنگی انشاءاللہ " شیرقورمے پر گارنشنگ کرتی بولی تو وہ بھی تھوڑی دیر بات کرکے فون کاٹ گئی تھی

" ماہی چلو سب آگئے ہیں ناشتہ لگ والو " بلو شیفون کی لونگ شرٹ اور ٹراؤز میں تیار حنا بھی تیار ہوکر آگئی تھی

" ماشاءاللہ کیا بات ہے " مناہل نے اسکی تیاری پر چھیڑا تو اس نے ہنستے ہوئے ایک ادا سے بال پیچھے کیے

" یہ راحم کے کہنے پر پہنے ہیں بس ' اور تم بھی زیان بھائی کو اپنی شکل دکھادو جاکر کب سے عید ملنے کےلیے بےچین بیٹھے ہیں " ہنستے ہوئے بولی تو یکدم سرخ پڑھ گئی

" بس بیہودگی کی باتیں کروالو تم سے " ٹرالی گھسٹی باہر لے آئی حنا بھی کھلکھلاتے ہوئے اسکے پیچھے آگئی سب ڈائننگ ٹیبل پر ہی جمع تھے زیان نے بس ایک نظر اسے دیکھا جو نظریں جھکائے لوازمات ٹیبل پر رکھتی بہت دلکش لگ رہی تھی اس نے بھی بس ایک نظر کلف دار وائٹ کرتا شلوار پہنے اس وجہی پر ڈالی تھی دو تین دن سے وہ کافی مصروف تھا کل رات بھی نجانے کب دوستوں کے پاس سے گھر آیا تھا اسے عید بھی وش نہ کی تھی سب کچھ رکھ کر اس کے برابر میں آکر بیٹھ گئ

" عید مبارک جانم۔۔۔"ہلکے سے سرگوشی کی مگر اس نے خاموشی سے اسکے آگے جوس اور آملیٹ رکھ دیا سب خوش گپیوں میں لگے تھے

" کیا بات ہے بندہ عید مبارک کہہ رہا ہے اور دوسری جانب سے خیر مبارک بھی نہیں آئی " ٹیبل کے نیچے سے اسکا ہاتھ پکڑتا بولا تو مناہل نے گڑبڑا کر اسکے بدلتے تیور دیکھے پھر تمام افراد پر نظر ڈالی کسی کا دیہان ان کی طرف نہ تھا

" اچھا خیر مبارک بس .. " آہستہ سے بول کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا

" اتنا روکھا پھیکا جواب تمہیں تو بتاتا ہوں میں ذرا کمرے میں آؤ ".. گھور کر بولا اور دوسرے ہاتھ سے ناشتہ شروع کردیا

" یہ تم دونوں کیا رازونیاز کر رہے ہو " راحم مزے سے بولا تو مناہل نے جھینپ کر سر جھکاتے الٹے ہاتھ سے شیرقورمہ کھانا شروع کردیا

" عید وش کررہے ہیں تو اس میں بھی گھس جا " وہ چڑ کر بولا تو جہاں راحم اور حنا ہنسے تھے وہیں وہ شرم سے گڑھ کر رہ گئی تھی جبکہ فائقہ بیگم اور فاطمہ بیگم نے بہت ناگواری سے اسے دیکھا تھا

" مناہل جاؤ دعا اور عمر کو بلا لاؤ بھوکے ہونگے وہ " فاطمہ بیگم نے شیریں لہجے میں کہہ کر اسے اٹھانا چاہا مناہل نے ایک التجائیہ نظر اپنے شوہر پر ڈالی

تو وہ ایک گھوری نوازتا اسکا ہاتھ چھوڑ گیا تھا وہ بھی جلدی سے اٹھ کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی کمرے میں آئی تو وہ دونوں بیٹھے تصویریں دیکھ رہے تھے

" چلو ناشتہ کرو نیچے سب انتظار کررہے ہیں یہ کونسا وقت ہی پکچرز دیکھنے کا " اس نے ڈپٹ کر کہا تو دعا نے اسے بھی اپنے پاس بیٹھا لیا

" یہ پکچرز دیکھیں آپ " اس نے پرجوش انداز میں کہا تو وہ مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی

" یہ بابوٹر ٹوپ کی ہیں جب ہم لوگ وہاں گئے مائنس ٹین تھا ادھر " وہ موبائل پر اپنی پکچرز دکھا رہا تھا

" تم سے کس نے کہا تھا بغیر فیملی کے اتنی دور چلے جاؤ " مناہل نے اس کے الٹے سیدھے اسٹنڈ دیکھ کر گھورا

" یار آپی اس بار تو گورھ ہلز جانے کا پلان ہے سنا ہے کافی ٹائٹ راستہ ہے " ہنستے ہوئے اس کے فکر مند چہرے کو دیکھا تو مناہل نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا

" جاکر دکھاؤ بابا سے شکایت کروں گی اتنے خطرناک اسٹنٹ کرتے پھر رہے ہو

" وہ غصے سے اسے دیکھ رہی تھی

" کیا آپی کتنا مزا آئے اگر ہم سب جائیں " دعا نے حسرت سے کہا

" ہاں تو اس بار بابا سے کہہ کر پلان بنائیں گے " عمر نے اسکی اتری ہوئی شکل دیکھ کر کہا

" اچھا چھوڑو یہ سب جاؤ نیچے ناشتہ کرو " دونوں کو گھور کر بولی تو عمر بھی دعا کے ساتھ کھڑا ہوتا باہر نکل گیا مناہل اسکی پکس دیکھ رہی تھی جب

اسکی عشاء کے واٹسیپ اسٹیٹس پر نظر پڑی اس نے ایسے ہی اوپن کر لیا مگر نظریں پکس پر ساکت رہ گئی تھیں عشاء اور وہ کسی بیچ سائیڈ ریسٹورینٹ میں کھڑے تھے عشاء نے زیان کے بازو میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا اور زیان کے چہرے پر بھی دلنشین مسکراہٹ تھی تصویر کے نیچے

" My Partner"

لکھا دیکھ کر مناہل کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہونے لگا

" تو یہ تھا آپ کا گیٹ ٹوگیدر " غصے سے سوچتے موبائل ٹیبل پر ڈالا اور نیچے جانے کا ارادہ ترک کرتی تکیے میں منہ چھپا کر لیٹ گئی کیونکہ اس وقت اس شخص کے سامنے جانے کا بلکل دل نہ تھا۔۔۔

****

گھر کی پچھلے حصے میں پول سائیڈ باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا عشاء، موحد،فائزہ ملک اور شگفتہ بیگم بھی فیملی کے ساتھ آئی ہوئیں تھی ہر سو رونق سی چھائی تھی سب ہنسی مزاق میں لگے لطف اندوز ہورہے تھے مگر ایک وہ تھی جو کچھ خاموش اور بجھی بجھی سی تھی اور رہی سہی کثر عشاء اور موحد کی موجودگی نے پوری کردی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا رامین کو اس شخص کی حقیقت کیسے بتائے وہ تو خود اس پر الزام تراشی شروع کردے گی۔موحد نے بس ایک نظر اس پر ڈالی تھی وائٹ کرتا پجامے پر پنک دوپٹہ اوڑھے خاموش سی اپنا سوگوار حسن لیے کونے میں بیٹھی تھی ..

" کیا بات ہے موڈ کیوں اوف ہے " اس کے پاس چلا آیا اس کے چہرے پر ناگواری سی پھیل گئی

" آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ایسا کچھ نہیں ہے " سپاٹ لہجے میں بولی

" تو ایسے بی ہیو کیوں کر رہی ہو اپنی عید بلکل خراب کرنے نہیں دونگا تمہیں آئی سمجھ " معنی خیزی سے بولا مگر وہ دانت پیستی بغیر کوئی جواب دیے ردا اور حنا کی جانب بڑھ گئی

" من بات سنو۔۔"وہ حیرن پریشان سا رہ گیا تھا کہ اچانک اسکے موڈ کو ہو کیا گیا ہے صبح بھی ناشتے پر سے غائب ہوگئی تھی اس نے ایک بار دعا کے کمرے کا چکر لگایا تھا مگر اسے سوتا پاکر واپس آگیا تھا تب سے وہ اب نظر آئی تھی لب بھینچتا خود بھی فہد کی جانب بڑھ گیا جو اسے ہی بلا رہا تھا۔۔۔

****

اپنی الجھنوں میں بیٹھی بال خشک کر رہی تھی کل کے بعد اب کمرے میں قدم رکھا تھا رات کو بھی ردا کے ساتھ باتیں کرتے اسی کے کمرے میں سوگئی تھی۔آج ان کو ماموں کے گھر دعوت پر جانا تھا زیان اور راحم فہد کی طرف گئے ہوئے تھے۔موبائل کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا اسکرین پر زیان کالنگ لکھا دیکھ کر اس پر ناگواری سی چھانے لگی

" ہیلو " کچھ توقف کے بعد ریسیو کری

" شام میں ریڈی رہنا ایک پارٹی میں جانا ہے " زیان کی بات پر اس کے چہرے کے زاویے بگڑے

" لیکن ہمیں تو ماموں کے گھر جانا تھا " اس نے ناگواری سے کہا

" ہاں میں علی کو فون کرکے ایکسکیوز کرچکا ہوں اور ویسے بھی آج فہد نے انوائیٹ کرلیا ہے انہیں اپنے گھر " اطمینان سے کہتا اسے آگ لگا گیا

" لیکن میں نے کبھی ایسی پارٹیز اٹینڈ نہیں کیں " بہت ضبط سے بولی

" مگر اب کرو گی شام تک ریڈی رہنا " اور ڈر دیتے ہی کال کاٹ دی تھی مناہل نے غصے سے فون بیڈ پر پھینکا

" تو لے جائیں اپنی عشاء کو " اس کا جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا شام کے پانچ بج رہے تھے ایک نظر والکلک پر ڈالتی بلینکٹ اوڑھ کر سونے لیٹ گئی۔۔۔

دوبارہ اسکی آنکھ کسی کے جھنجھوڑنے پر کھولی تھی غائب دماغی سے اپنے اوپر جھکے وجود کو دیکھا

" میں نے کیا کہا تھا تم سے " انتہائی غصے سے اسے دیکھ رہا تھا مناہل کا دماغ ایکدم بیدار ہوا اور فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی گھڑی پر نظر پڑی جو پونے آٹھ بجا رہی تھی

" مجھے نہیں جانا " اس سے دور ہوتے بالوں کو لپیٹتے ہوئے بولی

" کیا کہا " فاصلہ ختم کرتا اس کے پاس آیا

" دیکھیں میں کیا کروں گی آپ کی پارٹی میں جاکر ایسا کریں عشاء کو لے جائیں

" اس کے سائیڈ سے نکلتی عجیب سے لہجے میں بولی تو زیان نے ایک جھٹکے سے واپس کھینچا

" کیا مطلب ہے تمہارا " سرخ ہوتی آنکھیں لیے اسے دیکھا

" کیوں کیا کبھی اس کے ساتھ گئے نہیں ڈنرز پر " اپنا بازو چھڑا کر اسکی انگارہ ہوتی آنکھوں میں دیکھا

" میرا ضبط مت آزماؤ صرف اور بیس منٹ دونگا تمہیں ریڈی ہونے کے لیے اور پھر جس حال میں بھی ہوئیں اٹھا کر لے جاؤں گا اور یہ تم جانتی ہو " اس پر ایک قہر برساتی نگاہ ڈال کر باہر نکل گیا کل سے اسکی حرکتیں برداشت کر رہا

تھا جو نجانے کس بات پر اس سے کترائی کترائی پھر رہی تھی۔۔پیچ و تاپ کھاتے الماری کی طرف بڑھ گئی

" دیکھنا زیان حیدر کیسی یاد گار بناتی ہوں تمہاری عید تو میں۔۔۔نہ مزہ چکھایا ہو تمہیں میں نے آج " کپڑے نکال کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ باتہ اس نے دوپہر میں ہی لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

****

بیس منٹ کب کے گزر چکے تھے وہ کب سے لاؤنج میں ادھر سے ادھر مارچ پاس کرتا اسکا انتظار کر رہا تھا

" یار زیان بھائی لڑکیاں اتنی جلدی کہاں تیار ہوتی ہیں آپ کو کم از کم دو گھنٹے پہلے تو بتانا چاہیے تھا " عمر کب سے بیٹھا فضول ہانک رہا تھا جس سے زیان کو مزید تپ چڑھنے لگی

" مار کھانا چاہ رہے ہو تو بتادو ایسے ہی " خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھا

" زیان بھائی نیکی اور پوچھ پوچھ " ردا ہنستے ہوئے اٹھی ان لوگوں کی بھی آج شگفتہ بیگم کے گھر دعوت تھی

" آپ بیٹھیں میں دیکھتی ہوں " ردا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی جب ہی بلیک کلر کی سلک کی ساڑھی پر ڈائمنڈ کا نازک سا نیکلیس پہنے سرخ لپ اسٹک سے لبوں کو سجائے بالوں کو خوبصورت جوڑے میں لپیٹے حور ہی تو لگ رہی تھی

یہ لباس اس کے دلکش وجود کو مزید دلفریب بنارہا تھا زیان کو اپنا فشارِ خون بڑھتا ہوا محسوس ہوا

" واو بیوٹی فل " ردا دنگ نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی

" آپی آپ نے تو زیان بھائی کو اسٹاپ ہی کردیا ہے " اس کے نیچے آنے پر عمر پھر بولا تو زیان نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پر پھر اپنی زوجہ محترمہ پر ڈالی اور باہر کی طرف بڑھ گیا وہ بھی فاتحانہ انداز میں مسکراتی اس کے پیچھے ہی باہر آگئی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا سج سج چلتی ڈور کھول کر بیٹھ گئی ساڑھی پہلی دفعہ پہنی تھی اس لیے تھوڑی مشکل ہو رہی تھی اس نے ایک نظر زیان کو دیکھا جو لب بھینچے اسے ہی دیکھ رہا تھا

" کیا ہوا لیٹ نہیں ہو رہے اب " اس کی لہو چھلکاتی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ابرو اچکائی تو اس نے اسٹئرنگ پر گرفت مضبوط کرتے کار اسٹارٹ کی اور دو منٹ بعد گاڑی تیز رفتار سے سڑک پر بھاگ رہی تھی مناہل کو اس کے غصے کا بخوبی اندازہ ہو چکا تھا اس لیے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا پورے راستے دونوں خاموش ہی رہے تھے گاڑی جھٹکے سے ہوٹل پارکنگ میں رکی تو اس نے زیان کے بازو کا سہارا لیا جیسے اس نے زور سے جھٹکا

" صاف کرو اسے ابھی فوراً"اس کی گود میں ٹشو بوکس پھینکتے سرد لہجے میں بولا

" کیوں " مناہل نے حیرت سے ایک نظر اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا

" کیا سمجھتی ہو تم ہاں یہ جو حرکت کی ہے نا تم نے اسکی بہت جلد سزا دونگا تمہیں " اس کے سراپے پر کاٹ دار نظریں ڈالتا ٹشو سے اس کے ہونٹ صاف کرنے لگا وہ بس خاموشی سے اسے تک رہی تھی جو اسے نظر انداز کر کے کار سے اتر چکا تھا وہ بھی اتری اور اس کے پیچھے چلنے لگی انٹرینس پر کئی لوگ اور میڈیا ان کے استقبال میں کھڑے تھے مناہل کو اس کی بلکل توقعہ نہ تھی وہ لب کاٹتے ہوئے زیان کو دیکھنے لگی جو بلکل سپاٹ چہرہ کیے سب سے مل رہا تھا مناہل کو جی بھر کر خود پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی زیان کو تنگ کرنے کے لیے اتنی بولڈ ڈریسنگ کرنے کی وہ جھجھک کر سائیڈ میں ہونے لگی جب زیان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کیا

" سر آپ دونوں کا کپل بہت شاندار ہے " ایک صحافی کی بات پر دونوں کی نظریں ملی تھیں جسے کیمروں کی آنکھ نے قید کر لیا تھا مناہل فوراً نظریں چرا گئی

" تھینک یو سو مچ " ہلکی سے مسکراہٹ پاس کرکے انہیں ایکسیوز کرتا اسے لے کر آگے بڑھ گیا تھا پارٹی اپنے عروج پر تھی جس میں پوری بزنس کلاس موجود تھی زیان ان کے لیے ایک چمکتا ستارا تھا جس نے انڈسٹریل یونٹ میں نئے آئیڈیاز لانچ کرائے تھے اور یہ عید اسپیشل پارٹی بھی اسی کے اعزاز میں رکھی گئی تھی،عشاء بھی ابراہیم صاحب(عشاء کے والد) کے ساتھ موجود تھی مناہل کو اس کے بازو کے حلقے میں آتا دیکھ جھلس کر رہ گئی تھی پوری پارٹی میں اس کے حسن کے چرچے ہونا شروع ہوگئے تھے جس میں پلس پوائنٹ زیان حیدر کی بیوی ہونا تھا

" زیان اتنا لیٹ آئے ہو تم " مناہل کو نظرانداز کرتی زیان سے مخاطب ہوئی

" بس یار فہد کی سائیڈ تھا اسی لیے کچھ لیٹ ہوگیا " ایک ترش نگاہ مناہل پر ڈالی جو اس طرف متوجہ نہ دکھائی دی

" چلو تمہیں تمہارے فرینڈز سے ملواتی ہوں کافی دیر سے ویٹ کر رہے ہیں " مناہل نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسے نظرانداز کیے عشاء کے ساتھ آگے بڑھ گیا اس نے ناگواری سے ان دونوں کو جاتا دیکھا اور جوس کا سپ لینے لگی پوری ٹیبل پر اکیلی بیٹھی عجیب سا محسوس کررہی تھی دور سے ہی اسے اپنے دوستوں اور بزنس کلیگز میں مگن دیکھ سکتی تھی

" مسز زیان ہاؤ آر یو " وہ نجانے کن سوچوں میں گم تھی جب ایک خاتون اس کے برابر میں آکر بیٹھ گیئں

" فائن " ہلکا سا مسکرا کر ان کا حال احوال پوچھنے لگی

" میرے ہسبینڈ نے کافی ٹائم زیان سے پاٹنر شپ رکھی ہے آؤٹ اوف کنٹری تھے ورنہ ضرور ہم شادی میں آتے بہت پیاری پسند ہے زیان کی " ان کے برملہ تعریف پر وہ جھینپ سی گئی

" لو میرج ہے؟"ان کے سوال پر اسے اپنے گال گلابی پڑھتے محسوس ہوئے نظریں سامنے اٹھیں تو وہ سامنے کھڑا خوش گپیوں میں مصروف تھا اس کی طبیعت یکدم ہی بےزار ہونے لگی

" نہیں ارینج ہے " اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ ایک دو باتیں کر کے اٹھ گیئں اس کا دل گھبرانے لگا تھا زیان اور اسکی محبوباؤں پر لعنت بھیجتی باہر سوئمنگ پول کی سائیڈ آگئی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی اس جگہ خود کو بہت مس فٹ محسوس کررہی تھی

" میں کیسے پوزیٹو سوچوں جب سب کچھ میری نظروں کے سامنے ہے " بازو اپنے گرد لپیٹتے سرد ہواؤں سے لڑرہی تھی یہ سرد ہوائیں بھی دل میں لگی آگ کو بجھانے کے لیے ناکافی تھیں نجانے کتنا وقت بیت چکا تھا وہ سوچتے سوچتے کہاں سے کہاں نکل گئی تھی

" یہاں کیا کر رہی ہو " سرد آواز میں پکارہ وہ کافی دیر سے اسے ڈھونڈ رہا تھا

" تو کیا کروں وہاں بور ہوگئی ہوں میں آپ مجھے ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیجوادیں " جھنجلا کر اسے بھی اسی لہجے میں جواب دیا

" دماغ درست ہے تمہارا میرے فرینڈز اور کلیگز کی بیویاں بھی تو موجود ہیں " اس کی حرکتوں سے ویسے ہی اسے غصہ چڑھا ہوا تھا

" آپ کے فرینڈز کی بیویاں تو دوسرے مردوں کے گلے بھی لگ رہی ہیں اور ڈانس بھی کر رہی ہیں میں بھی یہ کروں؟"طنزیہ لہجے میں کہتی اسے آگ لگا گئی

" بکواس بند کرو بہت برداشت کر رہا ہوں میں تمہاری حرکتوں کو " اپنی انگارہ آنکھوں سے وارن کیا

" برداشت کر رہے ہیں آپ!۔۔۔۔"اسکی آنکھوں میں دیکھتی دوبدو بولی

" کیوں کر رہے ہیں برداشت جب میں منع کر چکی تھی کیوں لے آئے یہاں " کب سے پکتا لاوا پھٹنے لگا تھا

" ہاں بہت بڑی غلطی کر دی تمہیں یہاں لاکر " اس کے دمکتے سراپے پر نظر ڈالتا جھجھلاکر بولا مگر مناہل کو لگا کسی نے اسکے دل پر آری چلادی

" اچھی بات ہے آپ نے ایکسیپٹ تو کیا اپنے غلط فیصلوں کے بارے میں " گلے میں ایک کڑوا گولہ اٹکنے لگا تھا

" تو کب سدھار رہے ہیں اپنی غلطیوں کو " اپنی جھیل سی آنکھوں کو اٹھایا تو زیان کو وہ کوئی اپسرا لگی تھی میکانگی انداز میں اسے کمر سے پکڑ کر خود سے قریب کیا

" سوچ رہا ہوں ایسی تین چار غلطیاں اور کر کے چاچو کو نانا بنادوں " اسکی غیر متوقعہ بات پر مناہل کا دل بہت تیزی سے دھڑکا رنگت ایکدم سرخ ہوچکی تھی

" آپ سے زیادہ بے شرم میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا " دانت پیس کر اس کا ہاتھ کمر سے ہٹاتی دور ہوئی مگر اس نے دوبارہ قریب کر لیا اس جگہ کافی سناٹا تھا

" جانتی ہو تین دن سے دور ہو مجھ سے اور یہ ساڑھی پہن کر بہت غلط حرکت کی ہے " انگوٹھے سے اس کا گال سہلاتے گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا

" ہوش میں ہیں آپ۔۔چھوڑیں مجھے " اس کی نظروں سے گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھ کر اس سے دور ہونا چاہا

" خود ہی تو غلطیوں کی بات کی تھی میں تو آج بھی ڈھیر ساری غلطیوں کے موڈ میں ہوں " معنی خیزی سے چھیڑتا اس کی پلکیں لرزا گیا دور کھڑی عشاء کو اپنی آنکھوں کے آگے دھند سی محسوس ہوئی یہ منظر دیکھ کر اسے بہت کچھ اپنے ہاتھ سے جاتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

******

ہاں یار بس تمہاری بھابھی کی وجہ سے آنا پڑا ورنہ تم لوگوں کو چھوڑنے کا کوئی موڈ نہ تھا " اپنی جیولری اتارتی مناہل نے دانت پیس کر اسے دیکھا

" تو چلے جاتے واپس میں نے زبردستی تھوڑی کی تھی " خود کو بری از ذمہ کرتی کبڈ سے کپڑے نکال کر ڈریسنگ روم کی طرف جانے لگی

" یہاں آؤ " اس کی بھاری آواز کمرے میں گونجی مناہل کو اپنا گلہ خشک پڑتا محسوس ہوا

" من۔۔۔۔۔"اس کی پکار پر اس بار دل شدت سے دھڑکا تھا

" میں۔۔۔میں چینج کرنے جا رہی ہوں " لبوں پر زبان پھیر کر اسے دیکھا جو گہری نظروں سے اسے ہی کا جائزہ لے رہا تھا قدم اٹھاتا اسکے پاس آ رہا تھا وہ قدم قدم پیچھے ہوتی سہمی ہوئی ہرنی لگی کپڑے زمین بوس ہو چکے تھے

" جانتی ہو کتنا تنگ کیا ہے آج تم نے مجھے یہ ڈریسنگ کر کے دل چاہ رہا تھا سب کی آنکھیں نوچ لوں یا تمہیں اس محفل سے غائب کردوں بہت آزمایہ ہے تم نے مجھے " قریب آکر جھٹکے سے اسکا جوڑا کھول کر اپنے قریب کیا اس کی سانسیں مناہل کے منہ کو جھلسا رہی تھیں دل کی دھڑکن سست پڑھنے لگی نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو وہ آنکھوں میں عجب داستاں لیے کھڑا تھا مگر وہ جان کر بھی انجان بن گئی

" کیوں عشاء بھی تو کھڑی تھی آپ کے ساتھ " نجانے کیا سننا چاہ رہی تھی زیان کے چہرے پر بہت دلکش مسراہٹ آئی

" اوہو تو نظریں مجھ پر ہی تھیں " ایک ائی برو اٹھا کر اسے دیکھا وہ دانت پیستی جھٹکے سے الگ ہوئی

" کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں آپ نے " طنزیہ انداز میں اسے دیکھا

" ہاں بس غلط فہمی نہیں ہے کہ میری بیوی مجھے دیکھتی ہے " ہنستے ہوئے بیڈ پر لے کر اسے گرپڑا مناہل کی اس اچانک افتاد پر چیخ نکل گئی پلو سرک کر زیان پر آگیا تھا

" لڑکی کیوں چیخ رہی ہو کیا سوچیں گے سب میں ظلم کر رہا ہوں حالانکہ تم تو ٹھیک سے رومینس بھی کرنے نہیں دیتیں " شرارت سے بولا

" آپ کو ذرا شرم نہیں آتی۔۔۔"اپنے تپتے گال لیے زور سے اس کے کسرتی سینے پر مکا مارا

" کیسی شرم۔۔۔بیوی سے بھی بات نہ کروں تو کیا گرل فرینڈ سے کروں " شرارتی نظروں سے دیکھتا اس کے تاثرات دیکھنے لگا جو پل میں بدلے تھے

" ہاں تو کریں اسی سے میری جان چھوڑیں " غصے سے کہتی زور لگا کر اس پر سے اٹھنے لگی کمرے میں زیان کا جاندار قہقہ گونجا

" کون کافر تمہیں چھوڑ کر کسی سے بات کرے گا " خود پر جھکاتا دھیمے سروں میں بولا

" مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں " نظریں چراتی اسکا ہاتھ خود پر سے ہٹانے لگی مگر وہ اس پر جھکتا خود کو سیراب کرنے لگا مناہل جانتی تھی اب وہ کتنی بھی منتیں کر لے اس دیو کی قید سے رہا نہیں ہوسکتی تھی خاموشی کا دورانیہ طویل ہوتا گیا تو اسکی پشت پر ناخن مارنے لگی وہ کراہ کر الگ ہوا

" میرے موڈ اور کمر کا بیڑا غرق کردینا تم صبح سب سے پہلے تمہارے یہ ہتھیار کاٹنوں گا " اس کے ناخنوں کو گھور کر دونوں ہاتھ تکیے پر لگا دیے وہ اپنی سانسوں کو درست کرتی سرخ چہرہ لیے سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

" خود اتنے ایمان خراب کرنے والے ایکسپریشن دیتی ہو پھر مجھ پر الزام ڈالتی ہو " جابجا اپنے لمس سے اس کے وجود کو مہکاتا مخمور لہجے میں بولاتا مکمل طور پر اس پہ قابض ہوچکا تھا وہ بھی خود کو اس شخص ہے سحر میں جکڑتا محسوس کررہی تھی۔۔۔

******

کمرے میں مسلسل اس کے موبائل کی آواز گونج رہی تھی سائیڈ لیمپ اون کر کے دیکھا تو صبح کے آٹھ بج رہے تھے مناہل اسی کی شرٹ پہنے کمبل اوڑھے اسکی باہوں میں قید پرسکون نیند سو رہی تھی زیان نے اس کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے جلدی سے ہاتھ بڑھاکر فون اٹھایا

" ہاں بولو خیرت " مگر وہاں سے ملنے والی خبر نے اسکی نیند اڑا کر رکھ دی تھی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا

" ڈیٹلیز مجھے ٹیکسٹ کرو اور آگے کی پروسیڈنگ شروع کرو میں پہنچ رہا ہوں

" سرد لہجے میں کہتا کال کاٹ گیا تھا ماتھے پر غصے کے مارے رگیں ابھر گئی تھیں نظر اپنے ساتھ سوئے وجود پر پڑی تو اندر لگی آگ پر پھوار برستی محسوس ہوئی

" من۔۔۔۔بہت سہا ہے تم نے مگر میرا وعدہ ہے میں بھی اسے زندہ نہیں

چھوڑوں گا " اس کا ماتھا چومتا آہستہ سے تکیے پر لٹاتا اٹھ کھڑا ہوا اپنے کپڑے نکل کر واشروم میں گھس گیا واپس آکر جلدی جلدی ریڑی ہونے لگا دماغ نجانے کن سوچوں میں گم تھا بس نہیں چل رہا کہ سب کچھ تہس نہس کردے اسی عصنا میں وہ کسمسا کر اٹھ گئی

" کہاں جارہے ہیں " خود کو کمبل میں چھپاتی پریشانی سے اسے دیکھنے لگی وہ اتنی صبح آج تک کہیں نہیں گیا تھا تیار ہوکر اس کے پاس آگیا

" ایک میٹنگ ہے بہت ارجنٹ کوئی پوچھے تو کہہ دینا سائیٹ پر گیا ہوں ٹھیک

ہے " دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ پکڑ کر پیار سے کہنے لگا وہ لب کاٹتی اثبات میں سر ہلا گئی

" اللہ حافظ " نظریں جھکا کر بہت آہستہ سے کہا

" چلو تم بھی سوجاؤ شاباش میں جلدی آجاؤں گا " اس کا ماتھا چوم کر تکیے پر لٹتا اپنی کیز اور موبائل لے کر باہر نکل گیا وہ سرخ پڑھتا چہرہ لیے ہلکا سا مسکراتی اس کی خوشبو اپنے اندر اتارکر آنکھیں بند کرگئی۔۔۔۔

******

" لڑکے کو کلب سے اٹھایا ہے بلکل نشے میں تھا " آفیسر اسے لے کر پرائیوٹ روم کی طرف بڑھ گیا وہ ابھی پولیس ڈیپارٹمینٹ پہنچا تھا

" کیا بیک گراؤنڈ ہے کچھ بولا " آفیسر کی طرف دیکھا

" نہیں مگر معلومات کے مطابق وہ اس سے پہلے بھی ڈرگز کے کیس میں پکڑا جاچکا ہے " دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو کرسی پر سر جھکائے بیٹھا شخص اونگھ رہا تھا اسے اپنے وجود میں انگارے بھرتے محسوس ہوئے قریب آکر اسے گریبان سے کھینچ کر اس اٹھایا لیکن اس شخص کی شکل دیکھ کر چکرا گیا تھا دنگ نظروں سے دیکھ کر کرسی پر پھینکا

" عبدال تو۔۔۔تجھ کیمنے نے یہ حرکت کی۔۔۔۔۔"بے یقینی سے اسے دیکھا پھر اچانک ہی آنکھوں کا رنگ بدلا تھا

" میں جان سے مار ڈالونگا تجھے " جنونی انداز میں کہتا اس پر پُل پڑا عبدال کی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں پولیس کانسٹیبلز نے آگے بڑھ کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ اپنے ہوش میں کہاں تھا

" بتا مجھے کیوں کیا تو نے اس معصوم کے ساتھ ایسا " پنچ مار کر اسے کرسی پر پھینکا دونوں طرف سے کانسٹیبلز اسے پکڑے ہوئے تھے

" میں نے۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا مناہل۔۔۔"گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جب زیان نے ایک اور پنچ مارا

" نام بھی مت لے یو اسکا اپنی ناپاک زبان سے " وارن کرتا آفیسر کی طرف مڑا عبدال اپنی ناک سے خون صاف کر رہا تھا

" اس کا وہ حال کرو کہ موت کی بھیک مانگے " آدھ موئے پڑے وجود کو نفرت سے دیکھتا بولا

" تو جانتا ہے جب راحم کی شادی پر تو نے اسکی وجہ سے مجھے مارا تھا میں نے تبھی اس سے بدلہ لینے کا سوچ لیا تھا مگر۔۔۔"ایک نظر اس کے ضبط سے مٹھیاں بھینچے شخص کو دیکھا

" اگر تو بیچ میں نہ آتا آج میرے پاس ہوتی وہ لیکن خیر میں اسے تیرے پاس زیادہ ٹکنے نہیں دونگا۔۔۔"خباثت سے مسکراتے اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھا

" کمینے آج میں تیرا قصہ ہی ختم کردوں گا " تیش کے عالم میں اسکا گلہ گھونٹنے لگا بس نہیں چل رہا تھا اسکے ناپاک وجود کو صفحہِ ہستی سے مٹا دے

" سر آپ قانون ہاتھ میں نہ لیں ہم اسے دیکھ لیں گے " اسے عبدال سے دور کیا جو بری طرح کھانس رہا تھا

" تو نے ہمت بھی کی نا ایسی بات کرنے کی اسی دن قبر بنادوں گا تیری " خود کو چھڑاکر اسے وارن کیا

" اگر مجھے کچھ ہوا تو میں بھی کسی کو نہیں چھوڑوں گا زیان حیدر " اسے کمرے سے نکلتا دیکھ چیخ کر بولا تھا زیان کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے اپنے خاندان میں ایسا سانپ پل رہا تھا جو گھر کی عزت سے کھیل گیا تھا۔۔گاڑی میں بیٹھتا مختلف سوچوں میں گھرا تھا بیل تو وہ کسی قیمت پر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اسکے لیے مضبوط ثبوتوں کا ہونا لازم تھا ایک ہاتھ سے بال پیچھے کرتا کار سپیڈ بڑھا گیا تھا۔۔۔

****

" کال کرکے معلوم تو کرو آخر یہ ہے کہاں " سدرہ بیگم پریشانی سے اس سے بولیں جو کہیں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی

" آپ کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہیں آجائے گا وہ کونسا پہلی بار غائب ہوا ہے " اسکے بے نیازی سے کہنے پر انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھا

" لیکن فون تو کبھی اوف نہیں کیا اسنے،مجھے گھبراہٹ ہورہی ہے دو دن سے کانٹیکٹ نہیں کیا اس نے " وہ غم و غصے سے بیٹی پر برس پڑیں

" تو کیا کروں میں آپ بتائیں مجھے وہ آپ کا بیٹا کہیں مزے کرتا پھر رہا ہوگا اور آپ یہاں ہلکان ہورہی ہیں " فون کان سے ہٹاتی چڑ کر بولی کل کی پارٹی کے بعد سے ویسے بھی اسکا موڈ خراب تھا سر جھٹکتی جانے لگی جب ہی فاروق ابراہیم صاحب کا پی اے چلا آیا تھا

" میم ایک خبر دینی تھی " ایک نظر عشاء پر ڈالتا سنجیدگی سے سدرہ بیگم سے مخاطب ہوا

" کیا بات ہے فاروق " وہ کچھ پریشانی سے بولیں ورنہ وہ کسی معمولی بات کے لیے گھر نہیں آتا تھا

" عبدال سر پولیس کسٹڈی میں ہیں صبح سے سر نے مجھے آپ لوگوں کو انفارم کرنے کےلیے بھیجا ہے " اس نے آہستہ سے بتایا جانتا تھا سدرہ بیگم کس قدر حساس تھیں اپنی اولاد کے بارے میں

" یہ۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو وہ کیسے جیل جاسکتا ہے۔۔۔کیا کیا ہے اس نے " وہ یکدم ہی رونا شروع ہوگئیں عشاء فوراً ان کے قریب آئی

" کس نے کروایا ہے یہ " وہ غصے سے چیخ کربولی تو وہ بس اسکے سرخ پڑھتے چہرے پر نگاہ ڈال کر جھکاگیا تھا

" میم ابھی کچھ کنفرم نہیں میں آپ لوگوں کو کنفرم کرنے آیا تھا بس مجھے واپس سر کے پاس جانا ہے " اجلت میں کہتا جانے لگا جب وہ اس کے پیچھے آئی تھی

" میں بھی ساتھ چلوں گی تمہارے " اس کے کہنے پر اس نے ایک نگاہ اسکے لباس پر ڈالی جو ریڈ چھوٹی سی شرٹ اور پنڈلیوں تک آتی جینز پہنے حد سے زیادہ بولڈ نظر آرہی تھی

" سوری میم سر نے منع کیا ہے " نظریں چراکر کہتا تیزی سے نکل گیا جبکہ وہ اس کے انکار پر حیرت ذدہ رہ گئی تھی

" ایڈیٹ۔۔۔"پیر پٹختی اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

****

رات کے گیارہ بجے کے قریب گھر پہنچا تو لاؤنج میں فائقہ اور فاطمہ بیگم پریشان سی بیٹھی تھیں

" زیان بیٹا اچھا ہوا تم آگئے " وہ اجلت میں اس کے پاس آئیں

" کیا بات ہے خیریت ہے نا " ان کا ہاتھ تھام کر فاطمہ بیگم سے پوچھا

" زیان عبدال صبح سے پولیس کسٹڈی میں ہے بھائی صاحب اور بھابھی بہت پریشان ہیں " ان کے تفصیل بتانے پر وہ ایک سانس بھر کر رہ گیا

" جیسی اس کی حرکتیں ہیں یہ ہی ہونا تھا دو کیس چل رہے ہیں اس پر " دونوں بہنیں اس کا لہجا دیکھ کر حیران رہ گئی تھیں

" ہاں تو بچے کو پھنسایا ہوگا کسی کم بخت نے وہ کیوں کچھ کرنے لگا " فائقہ بیگم طرفداری کرتے غصے سے بولیں

" وہ کم بخت میں ہی ہوں " بہت آرام سے ان کے سروں پر بم پھوڑا تھا کونے میں کھڑی مناہل بھی حیرانگی سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی

" کیا بول رہا ہے زیان تو یہ " فائقہ بیگم نے سکتے کی کیفیت میں اسے دیکھا

" ہاں اور ابھی اس سے زیادہ کچھ مت پوچھیے گا مجھ سے " زہر آلود لہجے میں کہتا انہیں حیران پریشان چھوڑ کر تیز قدموں سے اوپر کی جانب بڑھ گیا

" یہ کیا کہہ کر گیا ہے فاطمہ۔۔"فائقہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں

" آپی میں تو خود حیران ہوں یہ اچانک ہوا کیا ہے " ان کے برابر بیٹھتے ہوئے صدمے سے بولیں

" تم یہاں کیا کھڑی ہو جاکر معلوم کرو اس سے کہ کیوں بچے کو جیل پہنچا آیا ہے " فاطمہ بیگم مناہل پر چیخیں تو وہ کچن کی جانب بڑھ گئی اس کے لیے جلدی سے چائے بنائی اور اوپر آگئی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زیان نے ایسا کیوں کیا کمرے میں آئی تو وہ اتنی ٹھنڈ میں بالکونی کا گیٹ کھولے گیلے بالوں کے ساتھ بغیر شرٹ کے بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹا تھا نظریں جھکا کر چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور جھرجھری لیتے بالکونی کا دروازہ بند کیا

" چائے پی لیں " اسے ہنوز لیٹا دیکھ قریب آکر بولی وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا بلو فراک میں اسکی جھپ ہی نرالی تھی بالوں کا ڈھیلا ڈھالا جوڑا باندھا ہوا تھا اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی خوامخوا ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں سیٹ کرنے لگی وہ بھی خاموشی سے چائے پی رہا تھا

" من۔۔۔۔"اس کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی تھی مناہل کو اپنی دھڑکنیں بےترتیب ہوتی محسوس ہوئیں

" جی " ذرا کی ذرا نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

" پلیز میرا سر دبا دو " چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واپس بیڈ کے بیچ و بیچ لیٹ گیا وہ لب کاٹتی جھجھکتی ہوئی قریب آگئی

" کوئی میڈیسن دے دوں " دھیرے سے منمنائی تو زیان نے اپنی درد سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا

" میرے لیے سب سے افیکٹو تم ہو مجھے میڈیسن اثر نہیں کرتیں " اس کے روب سے کہنے پر وہ جھجھکتی ہوئی برابر میں آکر بیٹھ گئی زیان نے سر تکیے سے ہٹاکر اسکی گود میں رکھ دیا

" دباؤ اب " آنکھیں بند کر گیا تھا وہ یکدم سٹپٹا گئی

" میں۔۔۔میں اس طرح کیسے دباؤں گی " اس کا سر ہٹانا چاہا شرم الگ آرہی تھی

" پلیز یار ڈسٹرب نہ کرو " اپنی سرخ آنکھیں کھول کر جھنجھلا کر بولا تو مناہل بھی آہستہ آہستہ اسکا سر دبانے لگی زیان کو بھی اس کے نرم ہاتھوں سے سکون ملنے لگا تھا نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اسی کے نقوش کو بہت مہویت سے تک رہی تھی اسکے آنکھیں کھولنے پر یکدم گڑبڑا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی زیان نے لب کا کونہ دباتے اپنی مسکراہٹ روکی اور اس کے خوبصورت ہاتھ تھام لیے

" تمہارا ہی ہوں دیکھ سکتی ہو " اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے چھیڑا

" میں۔۔میں تو نہیں دیکھ رہی تھی " ہاتھ چھڑاتی دور ہونے لگی مگر زیان اسے قریب کرکے بازو پر لٹاتا اپنی انگلیاں اس کی انگلیوں میں الجھانے لگا مناہل نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا وہ کچھ الجھا ہوا سا نجانے کن سوچوں میں گم تھا

" آآپ۔۔۔پریشان ہیں؟"اس نے جھجھک کر پوچھا تو زیان نے ایک نظر اسکی تیکھی ناک پر چمکتی ہیرے کی لونگ کو دیکھا

" بلکل بھی نہیں " جھک کر اس کی چمکتی لونگ کو چوم لیا مناہل نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

" اسے جیل کیوں بھیجا " اپنے لب کاٹتے آہستہ سے بولی مگر اسکی جانب سے مکمل خاموشی پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

" ماما نے کہا ہوگا تم سے کہ جاؤ پوچھو پن کرو اسے جاکر " غصے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے سہم کر اسے دیکھا

" میری بات سنیں۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے کہنا چاہا مگر وہ اٹھ کر بالکونی میں چلاگیا اس نے بے بسی سے اسے جاتا دیکھا اور بغیر شال لیے اس کے پیچھے آگئی باہر چلتی سرد ہوا نے اسے ٹھٹھرنے پر مجبور کر دیا تھا

" پلیز اندر چلیں " اسے بغیر شرٹ کے کھڑا دیکھ فکرمندی سے بولی

" جاؤ یہاں سے " غصے سے پُر لہجے میں بولا وہ جتنا اس ٹوپک سے دور جانا چاہ رہا تھا کوئی نہ کوئی بات وہیں پہنچ جاتی تھی

" پلیز۔۔۔"اس کے کسرتی بازو پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھا تو زیان نے اس کے ہاتھ کو پھر اسے دیکھا جو خود سردی سے ٹھٹھر رہی تھی اس نے فوراً اپنے پاس گھسیٹا

" میرے چکر میں بیمار پڑھ جاؤ گی " اس کے سرد پڑھتے گال پر اپنا پرحدت ہاتھ رکھا جو ٹھنڈ سے کپکپا رہی تھی اس پر رحم کھاتے اپنے ساتھ اندر لے آیا وہ تیر کی تیزی سے کمبل میں جا گھسی اس کی حرکت پر مسکراتے ہوئے بالکونی کا گیٹ بند کر کے بیڈ پر آگیا

" اٹھو اب کیا چھپ کر لیٹ گئیں " اس کے منہ پر سے کمبل گھسیٹا

" نہیں میں نہیں اٹھ رہی ایویں اتنی ٹھنڈ میں نکلوادیا " غصے سے کپکپاتے ہوئے کہا

" ہائیں .. تو میں نے کہا تھا ٹارزن بن کر میرے پیچھے آؤ " اس کے منہ پر سے کمبل ہٹا کر اس کا تپا ہوا چہرہ دیکھا

" نہیں وہ تو آپ ہیں مجھے بننے کی کیا ضرورت ہے " اسے گھورا تو زیان کا قہقہ نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

" چلو کوئی بات نہیں تمہیں بھی اپنی طرح سخت جان بنا دیں گے " لب کا کونہ دباتے شرارت سے بولا تو وہ کروٹ بدل گئی چہرہ سرخ پڑھنے لگا تھا زیان نے دوبارہ اپنے بازو پر لیٹا لیا

" مجھے سونا ہے اور اسی سائیڈ منہ کر کے سونا ہے " اس نے روٹھ کر کہا نجانے کیوں دل اس سے نخرے اٹھوانے کو چاہنے لگا تھا زیان نے اسے گھورا اور اٹھا کر اپنے دوسرے بازو پر شفٹ کر دیا مناہل اس حرکت پر حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

" تم جانتی ہو جب تک میرا بازو نہیں توڑو گی مجھے نیند نہیں آئے گی " اسے خود میں سموتے ہوئے کہا مناہل خاموش ہی رہی کیونکہ یہ سچ تھا اگر رات کے کسی پہر اس کا سر لڑھک جاتا تو وہ سوتے میں ہی اس کا سر واپس اپنے بازو پر رکھ دیتا اسے بھی اب اسکے بازو کی اتنی عادت ہوگئی تھی کہ اس کے بغیر نیند نہیں آتی تھی،اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

" تم جانتی ہو تمہاری فیک پکس کس نے بنوائی تھیں " وہ جو آنکھیں بند کیے پرسکون انداز میں آنکھیں بند کر گئی تھی اس کی غیر متوقعہ بات پر پٹ سے آنکھیں کھولیں تھی دل جو کچھ دیر پہلے بڑے خوبصورت انداز میں دھڑک رہا تھا مگر اب ایسا لگا کسی نے پیر تلے مسل دیا ہو یکسم اٹھ کر بیٹھ گئی

" کک۔۔کس نے " دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھا آنکھوں میں خودبخود نمی جمع ہونی لگی تھی وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا

" اس خبیث۔۔۔۔عبدال نے " اس کی آنکھوں سے آنسو پوچھتے نفرت سے بتایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

" کیوں۔۔۔کیوں کیا اس نے۔۔میں۔۔میں نے کیا بگاڑا تھا اسکا " آنکھوں میں آنسو لیے بے یقینی سے اسے دیکھا

" نہیں من اب نہیں ایک آنسو بھی گرنے نہیں دونگا تمہارا ' وہ گھٹیا شخص اب کبھی نقصان نہیں پہنچاسکے گا تمہیں " اس کا چہرہ پکڑ کر بہت پیار سے وعدہ کر رہا تھا زندگی بھر اس کے تحفظ کا ... مناہل اس عجیب شخص کو تکتی چلی گئی

" آآپ ... کیوں کر رہے ہیں یہ سب " بھیگی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی کیا واقعی اس شخص کو اس سے محبت تھی؟ورنہ کوئی کیوں کسی غیر ضروری انسان کے لیے اتنا سب کرتا ہے۔۔۔زیان نے اپنے لبوں سے اس کے آنسو چن لیے

" یہ تم جیسے کم عقل لوگوں کا دردِسر نہیں جانم " اسے اپنے ساتھ لگاتے بولا تو مناہل اپنے دانت کچکچاتے دور ہوئی

" کیا ہوا سونا نہیں ہے " ہنستے ہوئے اسے چھیڑا جو لب کاٹ رہی تھی

" مرضی میری نہیں آرہی مجھے نیند " اس نے تپ کر کہا وہ نجانے کیا سننا چاہ رہی تھی اور خود کو کم عقل سن کر اسے آگ ہی لگ گئی

" ٹھیک ہے پھر میں بہت اچھی طرح تمہیں کمپنی دے سکتا ہوں " یکدم ہی پیچھے سے پکڑ کر اٹیک کر دیا وہ اس افتاد پر بلکل بوکھلا گئی

" نہیں زیان۔۔۔پلیز۔۔۔اچھا میں۔۔۔۔۔میں سو رہی ہوں " مچل کر دور کرنے لگی جو گردن پر جھکا ہوا تھا سر اٹھا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھتا جھک گیا مناہل کے ہاتھ اس کی گردن پر ہی ٹھہر گئے وہ مدہوش ہونے لگا تو اس نے دور کرنا چاہا مگر اسکا چھوڑنے کا ارادہ نہ تھا بلآخر اپنا ہتھیار اس کی پشت پر مارا تھا اس نے جھٹکے سے چھوڑا

" رکو ذرا۔۔تمہیں تو ابھی بتاتا ہوں " غصے سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا اور درازوں میں کچھ ڈھونڈنے لگا وہ سرخ چہرہ لیے اسکی تمام کاروائی دیکھ رہی تھی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اس کے ہاتھ میں نل کٹر دیکھ کر تیزی سے اٹھی

" میں۔۔۔میں بلکل ایسا نہیں ہونے دوں گی سمجھے آپ " انگلی اٹھا کر وارن کرتی اس سے دور ہوئی وہ ایک ائی برو اٹھا کر چیلینجنگ انداز میں اسے دیکھتا قریب آیا اور ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے آیا

" جب تک تمہارے یہ ہتھیار سلامت رہیں گئے میں موم ڈیٹ کو گرینٹ پیریٹ نہیں بنا پاؤنگا " اس کے بے باکی سے کہنے پر وہ سر سے پیر تک گلابی پڑھتی خاموشی سے ناخن کٹوانے لگی اپنے معصوم ہتھیاروں کی لاشیں دیکھ کر آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھر گئے

" آئی ہیٹ یو۔۔۔"بیڈ پر رخ موڑ کر لیٹی رونے لگی

" می ٹو " اس کا سر چوم کر ٹشو پیپر سے ناخن اٹھاتا ڈسٹ بن میں ڈال گیا جبکہ وہ اس کی پشت گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

******

بابا میرا یقین کریں میں اب ان لوگوں سے ملتا بھی نہیں ہوں " وہ لاؤنج میں بیٹھا رو رہا تھا اس کے دوست ڈکیتی کے جرم میں جیل میں تھے زیان ابھی اسے لے کر گھر پہنچا تھا ابرار صاحب کو خبر ہوئی تو انھوں نے تھپڑوں سے اس کا منہ لال کردیا تھا

" تو کیا لینے گئے تھے وہاں " اس پر گرج اٹھے

" میں تو بس اسد کے پاس گیا تھا مجھے کیا پتا تھا وہاں وہ سب بھی ہونگے " اس نے بےبسی سے کہا اسد ان کے گروپ کا سب سے لائق لڑکا تھا فاطمہ بیگم بھی بیٹے کو روتا دیکھ تڑپ رہی تھیں

" وہ کہہ تو رہا ہے اس کی غلطی نہیں ہے " انھوں نے بیٹے کی طرفداری کی

" خاموش رہو کیسی ماں ہو تم ایک ہی بیٹا تھا اس پر بھی نظر نہ رکھ سکیں کے کیسے دوست بنارہا ہے وہ " وہ ان پر بھی برس پڑے

" بابا پلیز چپ ہوجائیں آپ کی طبیعت خراب ہوجائے گی " مناہل نے قریب آکر ان کا بازو پکڑا

" بابا عمر سچ کہہ رہا ہے اب وہ ان لوگوں سے نہیں ملتا تھا " مناہل نے عمر کی اداس شکل دیکھ کر کہا تو فاطمہ بیگم تحیر سی اسے دیکھنے لگیں

" تمہیں کیسے معلوم " زیان نے اسے گھورا

" میں کافی پہلے سے اس کے فرینڈز کے بارے میں جانتی تھی اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور اس کے بعد وہ ان سب سے نہیں ملا تھا " اس کی بات پر سب ہی حیرت سے اسے دیکھنے لگے فاطمہ بیگم تو اب تک سکتے میں تھیں کہ اس نے ان کے بیٹے کے حق میں گواہی دی تھی ورنہ وہ چاہتی تو بدلہ بھی لے سکتی تھی

" تم ہو اس سب کی ذمہ دار " وہ فاطمہ بیگم پر سخت نگاہ ڈال کر نکلتے چلے گئے جبکہ وہ بھی شرمندہ سی نظریں چراتی وہاں سے ہٹ گئی تھیں مناہل سے نگاہ ملانا اس وقت ان کے بس میں نہ تھا تمام بزرگ ایک ایک کر کے اٹھ گئے

" یار زیان بھائی آپ کو اب بھی شک ہے " عمر نے معصومیت سے کہا

" اگر تمہاری عقلِ کل بہن نہ بتاتی اب تک الٹا لٹکوا چکا ہوتا تمہیں " مناہل کو گھورتا اس کی پشت پر دھپ لگاتا اوپر چلا گیا

" تھینک یو آپی " وہ تشکر سے اس کے گلے لگ گیا مناہل نے بھی مسکرا کر اس کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔

****

زیان صوفے پر بیٹھا آفس کے کام میں بزی تھا وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی شام میں باتھ لے کر ایسے ہی لپیٹ لیے تھے

" مجھے بات کرنی ہے آپ سے " اس سے کچھ فاصلے پر آکر بیٹھی تھی

" ہمم بولو " ٹائپنگ کرتا مصروف سے انداز میں بولا

" آپ۔۔۔چچی جان سے ردا کے لیے علی کے رشتے کی بات کریں " اس نے اپنے کٹے ہوئے ناخنوں کو جو تھوڑے بڑھ گئے تھے انہیں دیکھتے کچھ جھجھک کر بولی زیان نے حیرت سے اسے دیکھا

" کیا " اس کے شاکنگ انداز پر مناہل نے دانت پیس لیے

" کیوں ایسی کونسی عجیب بات کر دی میں نے جو شاک میں چلے گئے آپ " غصے سے بولی تو زیان نے ائی برو اٹھا کر مشکوک انداز میں اسے دیکھا

" اصل بات اُگلو ورنہ جاؤ یہاں سے میرا دماغ نہ کھاؤ " واپس اپنے کام میں بزی ہو گیا

" ہے ہی کب " وہ ہلکے سے بڑبڑائی

" کیا کہا " زیان نے نظر اٹھا کر دیکھا تو یکدم گڑبڑا گئی

" دیکھیں اس میں غلط کیا ہے علی سیٹلڈ ہے چھوٹق صحیح مگر اپنا گھر ہے

اچھی جاب ہے اتنا ہینڈسم ہے کیئرنگ ہے آپ کو کیا مسئلہ ہے " اس نے انگلیوں پر اس کی خصوصیات گنوایں تو وہ بس دیکھ کر رہ گیا

" اگر تمہارا علی نامہ ختم ہوگیا ہو تو خود جاکر بات کرلو " تپ کر کہتا موبائل پر میسجز چیک کرنے لگا مناہل نے حیرت سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا

" کیوں اچھا نہیں ہے وہ " اس نے پریشانی سے پوچھا زیان کا دل چاہا اس کے منہ پر ٹیپ لگا دے

" کبھی شوہر کی کوالیٹیز بھی گنوا دیا کرو اس میں تو کوئی خوبی نظر نہیں آئی

تمہیں " غصے سے کہتا کسی کو کال کرنے لگا مناہل کو اب ساری بات سمجھ آئی تو کھلکھلا کر ہنس پڑی اس کا مطلب وہ جیلس ہورہا تھا زیان نے تنقیدی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ فوراً ہنسی روک گئی

" ہاں سارا اصفہانی کی فائل کی ڈیٹیلز سینڈ کرو اور کل جلدی آنا فاروق انڈسٹری

کا پروجیک بھی چیک کرلیں گئے " وہ اپنی سیکیٹری سے ڈسکشن کررہا تھا وہ خاموشی سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

" ہاں بس سونے ہی جارہا ہوں تم بھی سوجاؤ ویسے بھی شاید نیند ڈسٹرب کردی

تمہاری " مسکرا کر کہا تو مناہل نے برا سا منہ بنایا

" ہمم گڈ نائٹ " فون کاٹ کر اسے دیکھا

" آپ کریں گے بات سمجھ آئی آپ کے " اس بار غصے سے کہتی بیڈ پر چلی گئی زیان بھی لیپ ٹاپ بند کر کے بیڈ پر آگیا وہ کروٹ بدل کر لیٹی ہوئی تھی بغیر کچھ کہے لائٹ بند کر کے لیٹ گیا وہ تھوڑی دیر تو انتظار کرتی رہی پھر اٹھ کر اسے دیکھا جو سو چکا تھا یا ناٹک کر رہا تھا اسے سمجھ نا آیا عجیب سی الجھن سوار تھی شال اٹھا کر بالکونی میں جانے لگی

" جگہ پر آجاؤ من ورنہ بھول جاؤ اپنے بھائی کو دولہا بنتا دیکھنا " اس کی نیند بھری آواز پر مناہل کھل اٹھی شال صوفے پر ڈالتی جگہ پر آگئی زیان نے اپنے بازو وا کیے مگر وہ ناک چڑھا کر سائیڈ پر لیٹ گئی

" دماغ خراب مت کیا کرو میرا جب جانتی ہو میرا غصہ برداشت نہیں کرسکتیں " اسے گھسیٹ کر اپنا حصار تنگ کرتے اسکی چیخ نکلوادی

" آہ۔۔۔چھوڑیں مجھے پین ہورہا ہے " اس نے درد سے چیخ کر کہا

" سوری کرو فوراً"حصار مزید تنگ کرتے سخت لہجے میں بولا

" سوری۔۔۔"اس نے بے بسی سے نم آواز میں کہا تو زیان نے گرفت ڈھیلی کردی وہ روتی ہوئی اس سے الگ ہوئی اور کروٹ بدل لی

" من۔۔۔نیند آرہی ہے یار " اپنی سختی کا احساس ہوا تو نرم آواز میں بولا مگر وہ خاموش رہی بس بے آواز آنسو بہا رہی تھی

" من کیا مسلہ ہے " غصے سے اس کا رخ بدلا مگر اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھا کر فوراً نرم پڑھ گیا

" نہیں کرنی مجھے آپ سے بات آئی سمجھ آپ کے " اپنے آنسو رگڑتی غصے سے کہتی واپس لیٹ گئی

" تو کیوں دلاتی ہو غصہ جب پتا ہے تمہیں کہ مجھے بلکل تمہارا انکار کرنا پسند نہیں ہے " اس نے بھی غصے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

" میں کیوں سنوں آپ کی روبوٹ ہوں میں میری اپنی کوئی فیلنگس نہیں اپنی کوئی زندگی نہیں " غصے سے کہتی اسے دیکھنے لگی زیان نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی اور اپنی جگہ پر کروٹ بدل کر لیٹ گیا چند پل اسے دیکھتی رہی پھر خود بھی اسکی طرف سے پیٹھ کر کے لیٹ گئی وہ الگ بات تھی نیند دونوں کو نہیں آنی تھی ساری رات۔۔۔

******

صبح پانچ بجے کے قریب اس کی آنکھ لگی تھی مگر پھر سات بجے کے الارم سے کھل گئی تھی زیان کو اٹھانے قریب گئی جو پہلے ہی آنکھیں کھولے لیٹا تھا اسے نظر انداز کر کے واشروم چلاگیا وہ بے بسی سے لب کاٹنے لگی ساری رات بے چینی سے گزری تھی اپنے جملوں کی سختی کا احساس ہوا تو سمجھ نہ آیا کہ سوری کیسے کرے

" لیکن ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا میں نے جو یوں منہ پھولا کر بیٹھ گئے "

جھنجھلاتی ہوئی اس کا ناشتہ بنانے نیچے آگئی دعا بھی ٹیبل پر آچکی تھی

" آپی میں آملیٹ لونگی " دعا کی فرمائش پر سر ہلاتی کچن میں آگئی جلدی جلدی ناشتہ بنایا کہ کہیں بغیر ناشتے کے ہی نہ چلا جائے ٹیبل پر بریڈ آملیٹ اور فریش جوس رکھا اتنے میں وہ بھی آگیا تھا مگر جو لباس اس نے نکالا تھا اس کے بجائے لائٹ بلو شرٹ پر نیوی بلو ٹائی اور ہم رنگ کوٹ پینٹ میں ملبوس تھا

" دعا آؤ میں تمہیں ڈروپ کردوں ڈرائیور تو ویسے بھی چھٹی پر ہے " اسے سرے سے نظر انداز کر کے دعا سے مخاطب ہوا

" ناشتہ تو کر لیں " اس نے جھجھک کر اسے دیکھا مگر زیان کی سرخ ہوتی آنکھیں رت جگے کی غمازی کر رہی تھیں جن میں ڈھیر سارا غصہ بھرا تھا وہ فوراً نظریں چرا گئی

" بھوک نہیں ہے مجھے " روکھے انداز میں کہتا باہر نکل گیا

" اللہ حافظ آپی " دعا بھی اس کے گال پر کس کرتی باہر کی طرف بڑھ گئی وہ لب کاٹتی کمرے میں آگئی رات کو نجانے کیا ہوا تھا اسے لیکن زیان نے بھی تو غلط کیا تھا

" خود بھی تو اتنی زور سے پکڑا تھا مجھے " منہ بناتے ہوئے کمرہ سمیٹنے لگی

" کال کروں؟۔۔۔نہیں ابھی تو غصے میں گئے ہوں گے " جھنجھلاتی ہوئی بیڈ پر گرکر موبائل چیک کر رہی تھی اچانک موحد کا خیال آیا

" یا اللہ میں کیوں اس شخص کے ساتھ ہمیشہ زیاتی کر جاتی ہوں ہر چیز کا قصوروار اسے ٹھہرا دیتی ہوں شکر میں نے رامین سے کچھ ڈسکس نہیں کیا " کب سے سوچوں میں الجھی تھی سر جھٹک کر موبائل سائیڈ پر ڈالا اور سونے لیٹ گئی کیونکہ رات کو بھی صحیح سے نہ سو سکی تھی۔۔۔۔

******

جب سے عبدال جیل گیا تھا ابراہیم صاحب اور سدرہ بیگم کی راتوں کی نیند حرام ہوگئی تھی دو ہفتے سے مسلسل تھانے کے چکر کاٹ رہے تھے

" دیکھو آفیسر تم حد سے بڑھ رہے ہو مجھے اپنے بیٹے سے ملنے دو نہیں تو میں کمیشنر تک بات لے جاسکتا ہوں " وہ پھنکارے

" دیکھیں سر آپ اس سے مل لیں مگر بیل کسی صورت نہیں ہوسکتی ان کی ' دو کیسس چل رہے ہیں اور ایویڈینس بھی موجود ہیں باقی آپ خود سمجھدار ہیں " آفیسر نے تحمل سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ کھڑے ہوئے

" شوکت نہیں عبدال ابراہیم کے پاس لے جاؤ " آفیسر کے اشارے پر وہ ہولدار کے ساتھ عبدال کے پاس آئے تھے جو سر جھکائے بیٹھا تھا

" عبدال مائی سن " اس کی حالت دیکھ کر وہ تڑپ اٹھے

" بابا۔۔۔بابا پلیز مجھے یہاں سے نکالیں میں جان سے مار دونگا زیان کو اسی نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا ہے " باپ کے سینے سے لگ کر رونے لگا دو ہفتے مسلسل مار کھا کر اس کے اندر لاوا سا پکنے لگا تھا

" تو فکر نہ کر میں بہت جلد یہاں سے نکلوا لونگا تجھے " اس کا چہرہ تھامتے محبت سے بولے اپنے بیٹے کے چہرے اور جسم پر زخم دیکھ کر تڑپ اٹھے تھے

" میرا وکیل کاروائی کر رہا ہے بہت جلد تم باہر ہوگے " اس کا کندھا تھپک کر دلاسہ دیتے باہر نکل گئے

" مناہل اور زیان ایک ایک زخم کا بدلہ لونگا تم دونوں سے میں " اپنے زخم سے رستے خون کو دیکھ کر انتقام کی آگ میں جلتے نفرت سے سوچ رہا تھا۔۔۔

******

" تم نے ایسا سانپ پیدا کیا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جس نے اپنے ہی بھائی کو ڈس لیا " وہ لوگ اس وقت حیدر پیلس میں موجود ہنگامہ کر رہے تھے زیان ابھی آفس سے نہ آیا تھا

" بھائی صاحب ہم تو خود حیران تھے ہمیں خود ابھی پتا چلا ہے " فائقہ بیگم نے نظریں چراتے ہوئے کہا

" تو تم سمجھاتیں وجہ تو پوچھتیں " سدرہ بیگم بھی بھری بیٹھی تھیں

" آپ لوگ زیان کے آنے کا انتظار کریں وہ ایسا قدم بغیر کسی وجہ کے نہیں اٹھا سکتا " مرتضیٰ صاحب نے تحمل سے کہا تو وہ ہنکار بھر کر رہ گئے عشاء اور رامین بھی کونے میں پریشان کھڑی آگے کی صورت حال سوچ کر گھبرا رہی تھیں

" رامین عبدال کے ساتھ بلکل اچھا نہیں ہورہا یہ " عشاء نے غصے سے کہا اگر زیان کو پانے کا جنون اس پر سوار نہ ہوتا وہ کب کا سب کے سامنے سچ اگل چکی ہوتی

" یہ بیوقوف عبدال کو کس نے کہا تھا دو ڈنڈے کھا کر سب اگل دے " رامین کو بھی غصہ چڑھا ہوا تھا اسے اپنے راز کھلنے کا ڈر ستا رہا تھا جب ہی زیان اور راحم لاؤنج میں داخل ہوئے تھے ان سب کو اکھٹا دیکھ وہ بھی یہیں آگئے تھے

" کیا بات ہے سب اتنے خاموش کیوں بیٹھے ہیں " راحم کو سب معلوم تھا مگر پھر بھی نارمل انداز میں پوچھا

" کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے کس جرم میں میرے بیٹے کو جیل بھجوایا ہے " وہ پھنکارتے ہوئے اس کے قریب آگئے

" کیوں ماموں پولیس اسٹیشن گئے تھے آپ وہاں سے معلوم نہیں ہوئے آپ کو اپنے بیٹے کے کرتوت " زیان نے بہت پرسکون انداز میں کہا سیڑھیوں کے پاس کھڑی مناہل کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہورہا تھا

" ہاں بیٹا بتاؤ ہمیں آخر معاملہ کیا ہے " ابرار صاحب نے بھی پوچھا تو زیان نے ایک نظر زرد پڑتی مناہل کو دیکھا پھر ابرار صاحب کو

" ان ہونہار سپوت نے ہمارے خاندان کی عزت کو مناہل کی جھوٹی تصویریں بنواکر نیلام کرنے کی پوری کوشش کی تھی اور وہ خبیث اس سے پہلے بھی وہ راحم کی شادی پر مجھ سے اپنی حرکتوں کی وجہ سے مار کھا چکا ہے " ابراہیم صاحب کو طنزیہ نظروں سے دیکھتا ساری حقیقت بتاگیا لاؤنج میں سب پر سکتہ طاری ہوگیا تھا بس مناہل کی سسکیاں گونج رہی تھیں رامین اور عشاء نفرت سے اسے دیکھ رہی تھیں سب سے پہلے مرتضیٰ صاحب کا سکتہ ٹوٹا تھا

" یہ کیا کہہ رہے ہو زیان بیٹا تم " انہوں نے ناقابلِ یقین نظروں سے اسے دیکھا

" بابا یہ بلکل سچ ہے " اسکے مستحکم لہجے پر سب ہی ششدر کھڑے تھے

" آپ چلے جائیں اسی وقت یہاں سے ہمیں نہیں معلوم تھا کہ ہمارے گھر میں ایک عرصے سے سانپ آرہے تھے جنہوں نے ہمیں ہی ڈس لیا " وہ غصے سے دھاڑے تو زیان نے انہیں آکر تھام لیا

" بابا آپ فکر نہ کریں اتنی آسانی سے اس کو نہیں چھوڑونگا میں بھی " زیان نے غصے سے ابراہیم صاحب اور سدرہ بیگم کو دیکھا جو سب کچھ جانتے ہوئے بھی یہاں تماشہ کرنے آئے تھے

" زیان اگر الزام جھوٹے نکلے میں اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادونگا " اسے وارن کرتے بولے

" اور یہ سب سچ ہوا تو " وہ بھی دوبدو ہوا مگر وہ تنتناتے ہوئے بغیر جواب دیے بیوی اور بیٹی کو لے کر باہر نکل گئے فاطمہ بیگم اب تک سکتے میں بیٹھی تھیں

وہ تو پہلے ہی مناہل سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھیں اور اب تو جیسے ان کے منہ پر قفل چڑھ گیا تھا

" بابا پلیز روم میں چلیں " مناہل فوراً باپ کے قریب آئی جو سن سے بیٹھے تھے اچانک اسے گلے لگاکر رونے لگے

" میرا بچہ مجھے معاف کردے۔۔۔میں تیری حفاظت نہ کرسکا " روتے ہوئے اس سے معافی مانگنے لگے

" نہیں بابا آپ کی کیا غلطی پلیز چپ ہوجائیں۔۔مجھے کوئی گلہ نہیں کسی سے " انہیں تھامتی کمرے میں لے جانے لگی ابرار صاحب نے بس ایک شکوہ کنا نظر فاطمہ بیگم پر ڈالی جو فوراً نظریں چرا گئی تھیں۔۔۔۔

****

" بیٹا میں تو بہت خوش ہوں مجھے تو شروع سے ہی بہت پسند تھا علی " چچی جان تو پھولے نہیں سما رہی تھیں جب سے زیان نے علی کے لیے ردا کے رشتے کی بات کی تو وہاب صاحب راحم اور سومیہ بیگم نے بغیر کسی پس و پیش کے ہاں کردی تھی آج علی کی فیملی باقائدہ رشتہ لے کر آرہی تھی اس دوران مناہل کی زیان سے کوئی بات چیت نہ ہوئی وہ مسلسل ایک ہفتے سے اسے نظرانداز کر رہا تھا لیکن مناہل نے آج اسے منانے کا پکا ارداہ کیا ہوا تھا اسی لیے اس کی پسند کا رنگ جٹ بلیک منتخت کر کے باتھ لینے چلی گئی،بلیک ویلویٹ کی قمیض پاجامے میں ٹاول میں بال لپیٹے باہر آئی تو وہ آنکھیں بند کیے ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکے لیٹا تھکا تھکا سا لگا وہ شاید ابھی آفس سے آیا تھا خاموشی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکر کھڑی بال پوچھنے لگی مرر میں اسے دیکھا جو انگلیوں سے اپنا سر دبا رہا تھا

" چائے لاؤں آپ کے لیے " اس نے جھجھک کر کہا پچھلے ایک ہفتے سے نہ وہ اس سے بات کر رہا تھا نہ اسکے ہاتھ سے کچھ کھا پی رہا تھا رات کو بھی اکثر

لیٹ آتا یا اسٹڈی میں سو جاتا اس کی آواز پر اپنی سرخ ہوتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو بھیگی بھیگی اپنے معصوم حسن کے جلوے بکھیرتی اسکے جذبات جگاتی مزید غصہ دلا گئی یکدم جھٹکے سے اٹھ کر اس کے قریب آیا وہ فوراً پیچھے ہوئی

" جب میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ مجھے بات کرنے کی یا میرا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں تو کیوں اپنی منہوس شکل لے کر میرے سامنے آرہی ہو ہاں " اس کی دھاڑ پر اس نے سہم کر اسے دیکھا اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جمع ہونے لگے انہیں رگڑتی کمرے سے باہر نکلنے لگی مگر وہ فوراًاس کی کلائی تھام کر روک گیا

" یہ مگرمچھ کے آنسو یہیں بہاؤ اور خود کو بھی یہیں سوکھا کرجاؤ " اس کے بھیگے سراپے پر ایک گہری نظر ڈالتا واشروم چلا گیا جبکہ وہ اسکی بےباکی پر کلس کر رہ گئی تھی

" اب میں بھی نہیں مناؤں گی " آنسو صاف کر کے بال سکھائے اور نیچے ردا کے کمرے میں آگئی

" اوہو میری بھابھی تو بڑی پیاری لگ رہی ہے " اس کے چھیڑنے پر ردا جھینپ گئی پنک اورگینزہ کے ہلکے کام کے سوٹ میں وہ بلکل معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی

" اے لڑکی میری نند کو نہ چھیڑو ویسے ہی اس کے طوطے اڑے ہوئے ہیں " حنا نے میک اپ کٹ میں برش ڈال کر ہنستے ہوئے کہا وہ آج کل کافی موٹی ہوتی جارہی تھی خود کو بڑے سے دوپٹے میں چھپائی ہوئی تھی

" اے موٹی یہ بھابھی ہے میری اب " مناہل نے گلے میں باہیں ڈالتے لاڈ سے کہا تو ردا شرما کر چہرہ جھکا گئی

" یہ تم نے موٹی کسے کہا ہاں " اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر دانت پیستے ہوئے بولی

" یار ماہی یہ کیا سڑی ہوئی شکل بنائی ہوئی ہے حنا اس کے لپ اسٹک تو لگاؤ " اس کے صرف کاجل لگے چہرے کو دیکھ کر ردا نے غصے سے کہا

" ضرورت نہیں میں شادی شدہ ہوں میرے شوہر کو مجھے ایسے ہی دیکھنے کی عادت ہے " اس نے ناک سے مکھی اڑاتے اترا کر کہا

" اوہو تو مینڈکی کو بھی زکام ہوگیا اب " حنا نے معنی خیز نظروں سے دیکھ کر اسے چھیڑا

" شٹ اپ " اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر خود کو آئینے میں دیکھنے لگی

" چپ رہو اور ادھر آؤ " اسکے لبوں پر آتشی لپ اسٹک لگادی

" اب دیکھو ذرا بلکل دیوانہ کروگی زیان بھائی کو " حنا نے اس کا رخ مرر میں کیا تو اس نے جھینپ کر اسے گھورا

" فضول ہی بولنا بس۔۔۔چلو اسے لے کر باہر وہ لوگ آگئے ہیں " خود کو بس ایک نظر آئینے میں دیکھا اور حنا کے ساتھ اسے لے کر باہر آگئی تمام بزرگ افراد لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے طوبا فوراً اسکے قریب آئی اور زور سے گلے لگی

" مبارک ہو آج سے بھابھی کہوں گی تمہیں " دھیرے سے کان میں کہتی اسے بلش کروا گئی مناہل نے اسے مامی کے برابر میں بیٹھایا تو انہوں نے ماتھا چوم کر ڈھیر ساری دعائیں دیں نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے بیٹھا علی اسے ہی تک رہا تھا وہ فوراً نظریں جھکا گئی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

" چلو مبارک ہو تم پر بھی کسی لڑکی نے ترس کھایا " علی کے منہ میں میٹھائی ڈالتے مناہل نے چھیڑا تو وہ بس گھور کر رہ گیا برابر میں بیٹھا زیان اس کے اتنے خوشگوار موڈ پر تپنے لگا تھا مطلب ایک ہفتے سے اس لڑکی نے اسے منانے کی کوشش نہیں کی تھی اور اب کھلکھلاتی پھر رہی تھی اس کے حسین روپ کو دیکھ کر دل مزید مچلنے لگا

" چائے دو مجھے " گہری نظروں سے دیکھتا سپاٹ لہجے میں بولا وہ جو اسے نظرانداز کر کے سب کو میٹھائی کھلا رہی تھی اسے دیکھنے لگی جو نجانے کیوں غصے میں لگا فوراً نظریں پھیر کر اس کے لیے چائے نکالی اور خاموشی سے پکڑا دی فاطمہ بیگم اور فائقہ بیگم عبدال والے معاملے کے بعد کافی چپ سی ہوگئی تھیں جبکہ رامین شروع سے ہی مناہل کے ماموں کی فیملی کو کچھ نہیں سمجھتی تھی اسی لیے کمبائن اسٹڈی کے بہانے دوست کے گھر پر تھی باقی تمام افراد دیر رات تک خوش گپیوں میں مصروف رہے تھے۔۔۔۔

******

کمرے میں آئی تو وہ کہیں نظر نہ آیا بالکونی کا گیٹ کھلا تھا وہ سمجھ گئی کہ ضرور اپنا شغل پورا کیا جارہا ہوگا وہ صبح سے کاموں میں لگی تھی کافی تھک چکی تھی بغیر کپڑے چینج کیے سر تک کمبل اوڑھ کر سونے لیٹ گئی اچانک آنکھ خوف ناک آوازوں سے کھولی منہ سے کمبل ہٹا کر مندی مندی آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھا پورے کمرے میں اندھیرہ تھا بس ایل ئی ڈی لائٹ منہ پر پڑ رہی تھی جس پر کوئی ہورر مووی چل رہی تھی برابر میں لیٹا وہ بہت انہماک سے دیکھ رہا تھا وہ لب کاٹتی اٹھ کر بیٹھ گئی بچپن سے ہی اسے بھوت پریت سے خوف آتا تھا دعا کو بھی کبھی ہورر مووی دیکھنے نہ دی تھی ایک نظر اسکرین پر ڈالی اور چیخ مار کر زیان کے قریب ہوگئی وہ جو غیر محسوس انداز میں اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا اس کے چیخ مار کر قریب ہونے پر گھورنے لگا

" کیا مسئلہ ہے " سخت لہجے میں پوچھا تو مناہل جھجھک کر تھوڑا دور ہوئی

" پلیز اسے بند کریں ورنہ مجھے نیند نہیں آئے گی " مسکین سی شکل بناکر کہا مٹا مٹا کاجل اور ماند پڑتا لپ اسٹک کا شیڈ زیان کو اور اٹریکٹ کر رہا تھا

" مجھے بھی نہیں آرہی ایک ہفتے سے نیند تو کیا کروں میں " اس کے معصوم مکھڑے سے نظریں ہٹاتا مووی دیکھنے لگا

" تو آپ اس طرح ڈرا کر میری نیند اُڑایں گے " گھٹنوں کے بل اٹھتے غصے سے بولی زیان نے اسے کھینچ کر اپنے بازو کے حلقے میں لے لیا

" ایک گھنٹے کی بچی ہے بس دیکھو میرے ساتھ بیٹھ کر پھر سو جانا " اپنا حصار تنگ کرتا آرام سے بولا تو مناہل کی جان ہوا ہونے لگی

" کیا !!! میں۔۔۔میں ایک گھنٹے یہ ہورر فلم دیکھوں گی۔۔۔نو نیور " اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹانے لگی

" خاموشی سے بیٹھی رہو ورنہ لائو فلم جو چلاؤں گا وہ تمہیں بلکل پسند نہیں آئے گی ویسے بھی پچھلے ایک ہفتے سے بہت تنگ کیا ہے " معنی خیزی سے وارن کرتا اس کی سٹی گم کر گیا پھر وہ خاموشی سے وال کلک دیکھنے لگی کیونکہ نہ برابر میں بیٹھے دیو کو دیکھ سکتی تھی اور نہ ہی سامنے چلتی پھرتی چڑیلوں کو بس فلم کا ساؤنڈ ہی سن رہی تھی ایک غیر ارادی نظر اسکرین پر پڑی
اندھیرے کمرے میں ہیروئن کے بیڈ کے نیچے سے چڑیل کا ہاتھ نکل رہا تھا بس مناہل بی بی کا اتنا ہی حوصلہ تھا اپنے دیو کے گلے لگ کر چیخیں مارنے لگیں

" پلیز بند کریں۔۔۔اسے بند کریں میں جانتی ہوں مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے آپ نے یہ سب۔۔۔۔بند کریں " رو رو کر شکایتیں کرتی چیخنے لگی زیان نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے خود سے الگ کرنا چاہا مگر وہ اور سختی سے پکڑ گئی جیسے ابھی بیڈ کے نیچے سے ہاتھ نکل آئے گا

" تو کیوں کرتی ہو مجھے تنگ جب چڑیا جیسا دل ہے ہاں " ٹی وی اوف کر کے اسکی روئی آنکھوں میں دیکھا

" کیا کیا تھا میں نے ایسا " غصے سے سائیڈ پر کرنا چاہا مگر کروٹ بدل کر اس پر جھکا اور اس کے خفا خفا نقوش دیکھنے لگا

" ہٹیں یہاں سے " اس کی نظروں سے جھنجھلا گئی

" موووی اون کروں کیا " اسکی کاجل لگی آنکھوں میں دیکھا

" میں۔۔۔میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی پھر " اس کی دھمکی پر گھبرا کر بولی

" یہ ہی کمرہ ہے تمہارا اب آئی سمجھ "

جب ہی کمرے میں زیان کا موبائل زور و شور سے بج اٹھا

" آآپ کا آپ کا فون " اس نے جلدی سے چھک کر کہا تو زیان پہلے اسے پھر فون کو گھورا

" بھاگنے کی کوشش میں ہو " سختی سے اس کا چہرہ پکڑا اس نے تھوک نگل کر جلدی سے نفی میں سر ہلایا تو زیان نے فون چیک کیا عشاء کالنگ لکھا آرہا تھا مناہل بھی دیکھ چکی تھی

" ہاں بولو " اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر اپنے لب رکھ دیے اس نے دور کر کے خفگی سے گھورا

" نہیں تم سے کیوں ناراض ہوؤنگا میں بھلا " مسکراتے ہوئے اسکی ناک کھینچی اس نے سختی سے لب دباکر اپنی چیخ روکی اور خود پر سے دھکا دے کر کروٹ بدل کر لیٹ گئی نجانے کیوں اسے عشاء سے چڑ تھی

" ہاں یار ایک فائل اسٹڈی کر رہا تھا تم نے ڈسٹرب کر دیا۔۔چلو کل ڈنر پر ملاقات ہوگی پھر گڈ نائٹ " اس کی پلانگز پر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی

" من۔۔"

" جی " اس نے سر اٹھایا

" یہ تمہارے پیچھے کون ہے " اس کے پیچھے دیکھتے پرسرار انداز میں کہا تو وہ بغیر موڑے چیختے ہوئے اس کے پاس چپک کر لیٹ گئی

" واہ یار یہ اچھا آئیڈیا ہے " زیان نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا تو شرم سے سرخ پڑتے آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی

" میں بابا سے شکایت کروں گی آپ کی " بھرائی آواز میں کہتی اس سے دور ہونے لگی

" اچھا تو میں بھی کہہ دونگا آپ کی بیٹی مجھے رومینس کرنے نہیں دیتی " حصار تنگ کرتے اسکے کان میں سرگوشی کی مناہل رونا بھول کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" آآپ ایسا کہیں گے " کنگ ہوتے اس کو دیکھا تو وہ اثبات میں سر اسے خاموش کرا گیا۔۔

****

" ماما یہ سوپ پی لیں " مناہل نے سائیڈ پر ٹرے رکھ کر فاطمہ بیگم کو اٹھانا چاہا وہ دو دن سے بخار میں تپ رہیں تھی نجانے کس بات نے انہیں بلکل خاموش کر دیا تھا انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا جو دو دن سے ان کی خدمت میں لگی تھی اسکا خلوص دیکھ کر وہ پریشان تھیں کہ وہ اتنی تیمارداری کیوں کر رہی ہے جبکہ وہ بہنیں کبھی بیمار پڑتی بھی ہیں تو وہ کبھی پلٹ کر نہیں دیکھیں الٹا مناہل

پر تو اکثر کام ہی دے دیتی تھیں۔نجانے یہ لڑکی کس مٹی کی بنی تھی ان کی سمجھ نہیں آرہا تھا

" شاید باپ کو دیکھانے کے لیے کررہی ہے یہ ڈرامے۔۔"ایک سوچ ان کے ذہن میں آئی " نہیں مگر وہ ان کے پیچھے بھی میرا اسی طرح خیال رکھتی ہے " اسکو الجھی نظروں سے دیکھ رہیں تھی جب مناہل نے کچھ جھجھک کر انہیں بلایا

" ماما سوپ ٹھنڈا ہو رہا ہے پی لیں پھر میڈیسن بھی لینی ہے " متفکر سی بولی تو وہ اٹھ کر خاموشی سے سوپ پینے لگیں

" یار آپی۔۔۔"عمر اسے پکارتا کمرے میں آیا تو دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئیں

" کیا ہوا عمر۔۔"فاطمہ بیگم کی دوائیں سائیڈ پر رکھ دیں

" بھوک لگ رہی ہے پاستا بنادو یار " مسکین سی شکل بناکر بولتا بیڈ پر ہی لیٹ گیا

" کوئی ضرورت نہیں حنا نے جو بھنڈی گوشت بنایا ہے وہ ہی کھاؤ دیکھ نہیں رہے صبح سے لگی ہے وہ " مناہل کے بولنے سے پہلے ہی وہ ڈپٹ کر بولیں تو ان دونوں نے کنگ انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا مگر وہ جلد ہی سنبھل گئی

" آٹس اوکے ماما میں بنادونگی " جھجھک کر بولی وہ کہاں امید کر سکتی تھی ان سے ایسی بات

" تو جاؤ دعا کو کہو نوڈلز بنادےگی " اسکی بات نظرانداز کرتے بولیں تو عمر کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

" کیا ہے بھئی اتنے پھیکے بناتی ہے وہ۔۔۔"جھلاتا ہوا کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ دوائی کھا کر خاموشی سے لیٹ گئیں مناہل بھی لائٹ اوف کرکے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

*****

طوبا اور ردا دونوں کی شادی کے دن قریب آرہے تھے تمام بڑوں نے ردا کی رخصتی کا بھی فیصلہ کیا تھا دونوں گھروں میں تیاریاں عروج پر تھیں حنا کی ڈیلیوری کے دن بھی قریب تھے وہ آج کل پھوپھو کے گھر رکنے گئی ہوئی تھی فاطمہ بیگم کا رویہ بہت اچھا تو نہ تھا مگر اب اس پر ہر وقت طنز نہیں کرتی تھیں دعا کے بھی پیپرز چل رہے تھے وہ اور ردا شاپنگ کرنے آئی ہوئی تھیں اس کا موڈ آج کل بہت خوشگوار چل رہا تھا

" ردا میں تمہیں بتارہی ہوں آج آخری بار آئی ہوں تمہارے ساتھ شاپنگ پر " وہ ردا کی شاپنگ سے اکتا گئی تھی

" تم نا پاگل ہو ورنہ لڑکیوں کو اتنا شوق ہوتا ہے شاپنگ کا " ردا نے غصے سے اسے گھورا تو جھنجھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر جب نظریں سامنے شاپ پر اٹھیں تو اسے جھٹکا لگا عشاء اور زیان بڑے مگن انداز میں شاپنگ کرتے پھر رہے تھے اسکی آنکھوں میں پہلے تو بےیقینی آئی پھر اچانک نمی سی جمع ہونے لگی

" کہاں کھو گئیں " ردا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسے بھی جھٹکا لگا

" یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں " وہ لوگ شاپ سے باہر آرہے تھے مناہل فوراً رخ موڑ گئی

" چلو یہاں سے " اسے گھسیٹتی ہوئی لے جانے لگی مگر تب تک زیان ان دونوں کو دیکھ چکا تھا اس لیے انہی کے پاس آگیا

" تم لوگ بھی یہاں ہو " عشاء نے بال پیچھے کرتے تمسخرانہ انداز میں مناہل کو دیکھا زیان کی نظریں مناہل کے سپاٹ چہرے پر تھیں

" ہاں بس تھوڑی بہت شاپنگ کرنی تھی " ردا نے ہی مروتاً کہا

" آؤ پھر تم لوگوں کی شاپنگ بھی کمپلیٹ کروا دوں " زیان نے مناہل کو دیکھتے ہوئے کہاجو بیگ میں نجانے کیا ڈھونڈ رہی تھی

" چلیں ردا ہماری شاپنگ تو ہوچکی " ردا سے مخاطب ہوتی اسے مکمل نظرانداز کر گئی تھی

" ساتھ چلنا " زیان اب اس سے مخاطب ہوا تو عشاء نے ناگواری سے منہ بنایا

" نہیں آپ لوگ شاپنگ کریں خوامخوا ڈسٹرب ہوجائیں گے ہماری وجہ سے " طنزیہ نظروں سے دونوں کو دیکھتی ردا کو لے کر چلی گئی زیان نے بہت ضبط سے اسے جاتا دیکھا عشاء کے بوں پر ایک جاندار مسکراہٹ آئی تھی

" چلو زیان وہاں چلتے ہیں اچھا کلیکشن ہے " اسکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتی مناہل کی آنے والی شامت کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔۔

******

" ماہی یہ جو حرکت کی ہے نا تم نے بہت غلط کیا ہے " ردا نے گھور کر اسے دیکھا جو اپنے اندر اکھاڑ پچھاڑ ہوتی محسوس کررہی تھی

" ردا اگر ایک ورڈ بھی ان لوگوں کے بارے میں بولیں تو ابھی کار سے دھکا دے دونگی " اس کے پھاڑ کھانے والے انداز پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی موبائل مسلسل بج رہا تھا اور جس کی کال اس وقت آرہی تھی وہ مر کر بھی رسیو نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے موبائل پاور اوف کردیا وہ شخص اس کی زندگی سے کھیل رہا تھا اور وہ بےوقوفوں کی طرح اس کے اشاروں پر ناچ رہی تھی رہ رہ

کر خود پر غصہ آرہا تھا وہ کیوں اتنی بےبس ہوگئی کہ ایک شخص اسے کھلونا سمجھنے لگا،گھر پہنچیں تو تمام افراد غائب تھے

" صغراں کہاں ہیں سب " صوفے پر بیٹھتے پانی پینے لگی

" بی بی جی سب نا ہسپتال گئے ہیں بھابھی جی کے ہاں بیٹا ہوا ہے " اس نے خوشی سے بتایا تو دونوں کھل اٹھیں

" کیا۔۔۔زبردست مبارک ہو پھوپھو بن گئے ہم " مناہل نے ردا کو گلے لگالیا

" چلو ہوسپیٹل چلتے ہیں " دونوں فوراً کھڑی ہوگئی تھیں ڈرائیور کے ساتھ ہوسپیٹل پہچیں تو وہاں سب ہی موجود تھے حنا کی گود میں خوبصورت سا بیٹا دیکھ دونوں اس کی جانب لپکی تھیں

" بلکل مجھ پر گیا ہے " ردا نے چہک کر کہا

" کوئی نہیں اس معصوم کی تو اتنی سی زبان ہے " بلال کی زبان پر کھجلی ہوئی

" بکواس نہ کرو اور اس کے سامنے کم آنا ورنہ بندروں والی حرکتیں سیکھ جائے گا یہ بھی " ردا نے چڑ کر کہا تو سب ان دونوں کی نوک جھوک پر ہنس پڑے

" تمہیں بہت ہنسی آرہی ہے " اپنے برابر میں کھڑی دعا کو گھورا وہ بےچاری خوامخوا گڑبڑا گئی

" آپ سے مطلب " ناک چڑھا کر مناہل کے پاس چلی گئی بلال نے مسکراتے ہوئے اس کا جائزہ لیا جو اونچی پونی باندھے بلکل بچی ہی لگتی تھی۔۔۔

*****

حنا کو ہوسپیٹل سے گھر شفٹ کر دیا گیا تھا مگر ابھی وہ میکے میں تھی اور مناہل نے ہی اس پورے ہفتے میں اس کا خیال رکھا تھا وہ ایک ہفتے سے یہیں رکی ہوئی تھی زیان سے اس دن کے بعد سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی عجیب بے چین سی طبیعت ہو رہی تھی کسی بھی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا

" کیا کر رہی ہو بیٹا کب سے بس چمچہ ہلا رہی ہو کچھ کھا ہی نہیں رہیں " اس کی غائب دماغی دیکھ کر شگفتہ بیگم نے اسے ٹوکا

" دل نہیں چاہ رہا پھوپھو " ڈائننگ ٹیبل سے اٹھنے لگی

" اچھا تم ریسٹ کرو میں دودھ بھیجتی ہوں کمرے میں " وہ سر ہلاتی کمرے میں چلی گئی

" معصوم بچی ایک ہفتے سے یہیں لگی ہے " مراد صاحب محبت سے کہتے ہوئے اٹھ گئے تھے

" زیان بھائی کو مس کر رہی ہوں گی " اقراء نے مزے سے کہا تو حنا نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر چپت لگائی

" اسلام و علیکم " زیان اور راحم ساتھ ہی گھر میں داخل ہوئے تھے

" اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں " بلال نے آنکھیں گھما کر کہا

" چھوٹے خیریت چاہتے ہیں تو خاموش رہیں " حنا کی گود سے اپنا بیٹا لیتے اسے آنکھیں دکھائیں

" صحیح سے تو پکڑیں ابھی اتنی مشکل سے چپ ہوا ہے " حنا نے جھنجھلا کر اسے صحیح طرح گود میں دیا

" یہ میرا بیٹا ہے مجھے بلکل تنگ نہیں کرے گا "

" اور باقی سب کی ناک میں دم کردے گا " زیان کی بات پر سب کا قہقہ چھوٹ گیا
نظریں دوڑا کر ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھی
" آؤ بیٹا کھانا کھاؤ " انہوں نے کھانے کو کہا
" پھوپھو وہ اپنی بیوی سے ملنے آیا ہے آپ کھانے کو پوچھ رہی ہیں حد ہے " راحم نے مصنوعی تاسف سے کہا تو زیان دانت پیس کر رہ گیا
" ظاہر سی بات ہے تیری بیوی نے ایک ہفتے سے ہمیں جدا کیا ہوا ہے اب بھی ملنے نہ آؤں " اس کے بےباکی سے کہنے پر حنا جھینپ گئی جبکہ تمام افراد مسکرا دیے
" ہاں جاؤ بیٹا کمرے میں گئی ہے کھانا بھی نہیں کھایا ابھی اس نے " ان کے کہنے پر وہ اوپر کمرے میں آگیا وہ لائٹس اوف کرکے لیٹی ہوئی تھی ہاتھ مار کر لائٹس اون کرئیں تو اس نے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھا وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی اور دوپٹہ ڈھونڈنے لگی زیان برابر میں آکر بیٹھ گیا
" کیا بات ہے طبیعت ٹھیک ہے تمہاری " اس کا ماتھا چیک کرنا چاہا مگر وہ دور ہوگئی
" ہمم ٹھیک ہوں " سر ہلا کر اٹھنے لگی تو زیان نے ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھا لیا
" مسئلہ کیا ہے کیوں بھاگ رہی ہو کال میسجز کسی کا بھی ریپلائے نہیں کر رہیں وجہ پوچھ سکتا ہوں " سخت لہجے میں استفسار کیا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی
" غلط فہمی ہے آپ کی ایسی کوئی بات نہیں " اسے دیکھنے سے گریز برت رہی تھی

" اچھا تو دور کرو میری غلط فہمی " اس کا چہرہ تھامتا قریب کرنے لگا

" کیا مسئلہ ہے پلیز ہٹیں " اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے جھنجھلا کر بولی ویسے بھی طبیعت عجیب سی ہو رہی تھی

" تم کیا سمجھتی ہو میں تمہارے موڈ سوئنگز کو جانتا نہیں ہوں کہ کب سے اور کیوں تمہارا رویہ بدلہ ہے اگر کچھ بھی الٹا سیدھا سوچ رہی ہو تو پہلے ہی بتا رہا ہوں صرف تمہاری نظروں کا فتور ہے " اس کے سخت اور مستحکم لہجے پر وہ نظریں جھکائے اپنے لب کاٹنے لگی

" اور نہ ہی تمہیں یہ بےوقوفیاں کرنے دونگا " اس پر جھکتا اچھی طرح سمجھا گیا مگر وہ بھی الجھنوں میں تھی

" گھر چلو ایک ہفتہ ہوگیا ہے بس اب حنا بھی کل گھر آ رہی ہے " اس کا چہرہ تھام کر تحکم بھرے انداز میں بولا مگر اچانک اسے کیا ہوا اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹاتی واشروم بھاگی تھی زیان حیران پریشان فوراً اس کے پیچھے آیا واش بیسن میں جھکی قہ کر رہی تھی

" من۔۔۔آر یو اوکے " فوراً اسے بازو کے حلقے میں لے لیا منہ پر پانی کے چھینٹے ڈلوا کر باہر لایا وہ نڈھال سی بیڈ پر گر گئی

" من۔۔۔پلیز یار بات کرو ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں " اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا جب اس نے ہاتھ تھام لیا

" نہیں میں ٹھیک ہوں " اپنی کنپٹیاں دباتی اٹھ کر بیٹھ گئی

" شٹ اپ کیا حال کر لیا ہے اپنا ایک پل بھی نہیں رکنے دونگا تمہیں اب یہاں " اسکے غصے سے کہنے پر گھبرا گئی

" پلیز آہستہ تو بولیں " اسے چپ کرانا چاہا تبھی ناک کر کے پھوپھو اندر آگئیں ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا

" کیا بات ہے بیٹا اتنی زرد کیوں پڑھ رہی ہو " وہ فکرمندی سے اس کے پاس آئیں

" ومیٹ ہوئی ہے ابھی بحث کررہی ہے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا تیار کر کے بھیجیں اسے میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں " اسے گھورتا باہر نکل گیا

" بیٹا غلط بات ہے شاباش تیار ہو فکرمند ہورہا ہے وہ " محبت سے سمجھا کر اسے تیار کرا کر باہر بھیجا وہ گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ بھی غصے میں آکر بیٹھ گئی

" جب میں کہہ رہی ہوں کہ ٹھیک ہوں اب تو کیا ضرورت ہے پھر " جھنجھلا کر بولی تو زیان نے کار اسٹارٹ کرتے اس کے زرد پڑھتے چہرے کو دیکھا

" ہاں وہ تو نظر آرہا ہے کتنی ٹھیک ہو " اسپیڈ بڑھاتے ونڈ اسکرین کے پار دیکھنے لگا مناہل نے اس کا بازو تھام لیا

" کیا ہوا " ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ تھام کر دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما

" پلیز سلو کریں اسپیڈ سر گھوم رہا ہے " اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی زیان کو اس کی لاپرواہی پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا مگر اس کی طبیعت دیکھ کر خاموش ہی رہا ہوسپیٹل پہنچتے ہی ڈاکٹر سے اس کا مکمل چیک اپ کرایا

" ڈاکٹر از شی اوکے " ڈاکٹر کے روم میں آتے ہی بےتابی سے پوچھا تو وہ مسکرا کر بیٹھ گئی

" یا شی از پرفیکٹلی فائن " ڈاکٹر کی بات پر اس حیرت سے اسے دیکھا

" انفیکٹ میرے پاس گڈ نیوز ہے آپ کی مسز ایکسیکٹ کر رہی ہیں " ڈاکٹر کے مسکرا کر کہنے پر اس نے حیرت و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا دل بہت ہی خوشگوار انداز میں دھڑکا تھا

" تھینک یو سو مچ ڈاکٹر کیا میں مل سکتا ہوں اپنی وائف سے " چیئر سے اٹھتے مسکرا کر پوچھا

" یا شور " ڈاکٹر کے کہنے پر مناہل کے روم میں آگیا سمجھ نہیں آرہا تھا اپنے جذبات کا کیسے اظہار کرے اسے بیڈ پر بیٹھے لب کاٹتا دیکھ دروازے سے ٹیک لگا کر دلچسپی سے اسکا جائزہ لینے لگا خود پر محسوس ہوتی نظروں سے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر پلکیں آپ ہی آپ جھکتی چلی گئیں قدم بڑھاتا اس کے پاس آکر بیٹھا

" من " اس کے شدت سے پکارنے پر اسکی پلکیں لرز اٹھیں

" آئی لو یو سو مچ مائی گرل مائی باربی ڈول " دونوں ہاتھوں میں چہرہ تھام کر جابجا اپنی دیوانگی کا لمس چھوڑتا چلا گیا اس کے محبت کے پہلے اظہار پر مناہل کو اپنی دھڑکنیں تھمتی محسوس ہوئیں تھی کیا اس سے خوبصورت بھی کچھ ہوسکتا تھا ! چہرہ بلکل سرخ پڑھ چکا تھا

" دل چاہ رہا ہے تمہیں کہیں دور لے جاؤں جہاں صرف ہم تینوں ہوں " اسے کھڑا کر کے حصار میں لیتے جذب کے عالم میں بولا اسے ٹوٹ کر شرم آئی یہ شخص پہلے کیا کم بے باک تھا

" پلیز گھر چلیں " اس کی نظروں سے گھبرا کر جلدی سے بولی تو وہ اس کا ماتھا چوم کر اپنے حصار میں لیے باہر نکل گیا۔۔۔

****

جب گھر میں یہ خبر سنائی تو سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے تھے ابرار صاحب نے اس کا صدقہ دیا فاطمہ بیگم نے شاید زندگی میں پہلی بار اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا تھا مناہل بھی ان کے بدلتے رویے پر حیران تھی جبکہ فائقہ بیگم چپ ہی رہی تھیں انہیں اپنی بھتیجی کا غم کھائے جارہا تھا رامین نے گلے لگ کر زیان کو مبارک باد دی تھی وہ اس وقت زیان سے بنا کر رکھنا چاہتی تھی حنا بھی سعد کو لے کر گھر آگئی تھی گھر میں شور غل سا مچا تھا

" اب پتا چلے گا مجھے موٹی کہتی تھی " سعد کو ردا کی گود میں دیتے اس نے مناہل کو چھیڑا وہ اسے گھور کر رہ گئی

" بھئی ہماری ماہی کو ٹینشن نہ دو " پھوپھو نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گئی

" نہیں ممی اس نے مجھے بڑا تنگ کیا ہے " حنا نے اسے گھورا تو وہ لب کا کونہ دباتی مسکرادی سامنے نظر اٹھی تو زیان اسے اوپر آنے کا اشارہ کر رہا تھا وہ فوراً نظروں کا زاویہ بدل گئی اس وقت وہ بلکل بھی اپنا مزاق نہیں بنوانا چاہتی تھی کن اکھیوں سے اسے دیکھا جو غصے سے جھنجھلاتا ہوا واپس چلاگیا تھا اس نے بھی سکون کا سانس لیا تھا پھپھو کو خدا حافظ کر کے اوپر آئی تو وہ غصے میں بھرا کسی فائل میں الجھا تھا

" مل گئی فرصت باتوں سے یاد آگیا کہ اوپر ایک عدد شوہر بھی بیٹھا ہے " غصے سے اس کے پاس آیا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" تو بیچ میں سے اٹھ کر آجاتی کہ میرے شوہر بلا رہے ہیں " اس نے بھی گھور کر اسے دیکھا

" اب لڑنا مت شروع ہوجانا بیٹھو یہاں آرام سے " اسے آرام سے بیڈ پر بیٹھانے لگا

" پلیز آپ اس طرح ٹریٹ کر رہے ہیں میں بچی تھوڑی ہوں " اس نے جھجھک کر کہا

" بچی نہیں ہو مگر کیئر لیس بہت ہو میں اپنے بےبی کے بارے میں بلکل رسک نہیں لے سکتا " سائیڈ ٹیبل سے جوس اٹھا کر اسے دینے لگا مناہل کو اپنے گال گلابی پڑھتے محسوس ہوئے

" میڈیسن لیں " اس کے پوچھنے پر لب کاٹتے نفی میں سر ہلایا

" دیکھا اگر کوئی کام تم پر چھوڑ دونگا تو یہ حال ہوگا " دوائی نکال کر اسے دی پھر جوس پلا کر لٹادیا

" چلو سوجاؤ اب " بلینک ڈالتا خود بھی لیٹ گیا

" لیکن مجھے نیند نہیں آرہی " جھنجھلا کر بارہ بجاتی گھڑی کو دیکھا اور اٹھ بیٹھی

" کیسے نہیں آئے گی ادھر آؤ " مسکرا کر گھسیٹا اور بازو پر لٹاتا اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا مناہل نے گھور کر اسے دیکھا اور زور سے سینے پر مکا مارتی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

****

مایوں بیٹھ جائے گی " وہ آفس جانے کے لیے ریڈی ہورہا تھا وہ ڈریسنگ سے لگی ٹائی تھامے کھڑی تھی

" ٹھیک ہے میں شام میں آجاؤں پھر چلیں گے مگر صرف تھوڑی دیر کے لیے " اس کے ہاتھ سے ٹائی لیتے کہا

" لیکن میں رکوں گی وہاں ایک دو دن " اس نے ضدی لہجے میں کہا

" سوچنا بھی مت کہ تمہاری یہ فضول ضد پوری کروں گا " اسے گھورتا بیڈ پر پڑی فائلز چیک کرنے لگا

" لیکن کیوں نہیں رک سکتی دیکھیں وہاں میری ضرورت ہے طوبا اور مامی کیا کیا کریں گی " اس کے پاس آکر جھنجھلا کر بولی

" من تنگ نہ کرو میں تمہیں وہاں ایک دن کے لیے بھی نہیں چھوڑوں گا " اس بار سختی سے بولا وہ تھوڑا قریب آئی

" پلیز میں میڈیسن بھی ٹائم پر لونگی اپنی ڈائٹ کا بھی خیال رکھوں گی اور کوئی کام بھی نہیں کروں گی " اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر معصومیت سے بولی

کیونکہ ضد کرنے کا فائدہ نہ تھا گھر میں بھی اسے کسی کام میں حصہ نہیں لینے دے رہا تھا نہ ہی شاپنگ کے لیے باہر نکلنے دیا جس پر ردا اور حنا نے اس کا بہت ریکاڈ لگایا تھا وہ بس شرم سے خاموش ہی رہنے لگی تھی۔زیان نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا جو پہلی بار ایسے قریب آئی تھی چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت لیے اس کا ایمان ڈگمگا گئی

" تم اس طرح بلیک میل نہیں کرسکتیں مجھے " چھوٹی سی جسارت کرکے اسے اپنے حصار میں لیا

" پلیز جانے دیں کل آجاؤں گی " اس کی ٹائی پر ہاتھ پھیر کر ملتجی ہوئی تو زیان اس کے اس خوبصورت روپ میں کھوسا گیا

" اوکے۔۔۔مگر فون اون رکھنا اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں وہاں سے " ایک لمبی سانس خارج کرکے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا وہ یکدم خوشی سے کھل اٹھی تھی

" اپنا اور میرے بےبی کا خیال رکھنا اوکے " وہ محض نظریں جھکا گئی وہ بھی بیگ اٹھا کر اسے خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

****

" آخر بابا کر کیا رہے ہیں اب تک کہاں گئی ان کی سورس " عبدال نے غصے سے عشاء کو دیکھا وہ اس سے ملنے جیل آئی تھی

" اونہہ۔۔۔تم یہاں بیٹھے رہو اور وہ لوگ تو ہیپیلی میرڈ لائف گزار رہے ہیں اب تو بہت جلد پیرینٹس بھی بن جائیں گے " عشاء نے نفرت سے بتایا تو عبدال کے دل میں شعلے جل اٹھے

" میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا اور اس رامین کو تم سیدھا کرو اور کہو مجھ سے آکر ملے " وہ رامین کو بھی بخشنے والا نہ تھا جس کی وجہ سے آج وہ یہاں بیٹھا تھا صرف عشاء کی وجہ سے خاموش تھا۔

" عبدال اگر تم تھوڑا عقل مندی سے کام لیتے تو زیان آج مجھ سے دور نہ ہوا ہوتا اور نہ ہی وہ ناگن اس کے ساتھ ہوتی " جب سے مناہل کی پریگنینسی کا پتا چلا تھا وہ اندر ہی اندر مرتی چلی جارہی تھی

" تم اب بھی اس شخص کی محبت میں پاگل ہورہی ہو جس کی وجہ سے تمہارا بھائی اس حال میں ہے " اس نے دانت پیس کر عشاء کو دیکھا

" تو تم کیا سمجھ رہے ہو صرف تم عذاب میں ہو اصل نقصان تو میرا ہوا ہے " اس نے بھی دبی آواز میں اس کا چہرہ دیکھا دیا

" اچھا دماغ نہ کھاؤ بابا سے بات کرو جاکر " اکتا کر وہیں بیٹھ گیا

" بابا کو جب سے ایویڈینس ملے ہیں تمہارے خلاف وہ تو بلکل ہی چپ ہو چکے ہیں اس لیے بہتر یہی ہے کہ صبر کرو " بیگ سے سن گلاسس نکالتی باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ بے بسی سے دیوار پر مکا مار کر رہ گیا تھا۔۔۔

****

آج ردا کی مایوں تھی طوبا کو کل مایوں بیٹھایا جانا تھا وہ اپنے کپڑے نکال رہی تھی جب دو تین بیگز پر نظر پڑی یہ اسکی غیر موجودگی میں رکھے گئے تھے تینوں بیگز میں خوبصورت لیڈیس ڈریسس تھے

" اگر میرے لیے تھے تو خود دیتے مجھے ایسے کبڈ میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی " بڑبڑاتی ہوئی چچی جان کا بنایا ہوا سوٹ لے کر واشروم میں گھس گئی واپس آکر جلدی جلدی تیار ہوئی گیندا کلر کے قمیض شلوار پر ہم رنگ دوپٹہ لیے نوخیز کلی لگ رہی تھی کانوں میں خوبصورت جھمکے اور لائٹ کلر کی لپ اسٹک اور لائنر لگا کر نیچے آگئی زیان اور راحم انتظامات میں لگے تھے باہر لان میں ہی مایوں کا انتظام کیا گیا تھا

" اوہو بڑی پیاری لگ رہی ہو " لاؤنج میں سعد کو لیے بیٹھی حنا نے اسے چھیڑا وہ ابھی مکمل تیار نہیں ہوئی تھی

" میری چھوڑو ہماری بنو ہوگئیں تیار " یلو اور گرین سوٹ میں بیٹھی حنا سے پوچھا

" ہاں عجیب پاگل لڑکی ہے تم سے بھی زیادہ شرما رہی ہے " حنا نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی

" بیٹا بلال کو کال کرو ذرا ابھی تک نہیں آیا زیان بلا رہا ہے اسے " چچی جان نے مناہل سے کہا تو وہ اٹھنے لگی

" میں فون لائی " مگر حنا نے واپس بیٹھا لیا

" تمہارے شوہر نے صرف فون لینے کے لیے اوپر جاتے دیکھ لیا نا تو واپس نیچے آنے نہیں دے گا پھر سمجھو گیا تمہارا آج کا فنکشن " حنا نے زیان کی حد سے زیادہ کیئرنگ انداز پر اسے چھیڑا تو شرم سے کٹ کر رہ گئی چچی بھی ہنس پڑیں

" ہاں بیٹا بیٹھ جاؤ " اسے کہتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں وہ لب کاٹتی واپس بیٹھ گئی ابھی صرف ایک مہینہ ہوا تھا اس پر یہ حال تھا آگے جاکر تو وہ کمرے سے ہلنے بھی نہیں دے گا

" ماہی میں تو ابھی سے امیجن کررہی ہوں ڈلیوری کے ٹائم تو زیان بھائی تمہیں گود میں لے کر گھوما کریں گے " اسے سوچوں میں الجھا دیکھ حنا نے آنکھ مار کر کہا وہ سرخ پڑھتی رنگت لیے دانت پیس کر اسے دیکھنے لگی

" بےباکی میں بلکل اپنے بھائی پر ہی گئی ہو " اس کے غصے سے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی

" لاؤ دو میرے پرنس کو اسے بھی اپنے جیسا بنادوگی " سعد کے دونوں گال چوم کر اپنی گود میں بیٹھا لیا جو اسکے پاس آتے ہی قلقاریاں مارنے لگا تھا زیان اسی وقت گھر آیا تھا سامنے سجی سنوری بیٹھی اس دشمنِ‌جاں کو دیکھ کر قدم خودبخود اسکی جانب بڑھ گئے تھکے انداز میں مناہل کے صوفے پر تھوڑے فاصلے سے بیٹھ گیا

" کیا بات ہے بھئی آپ خواتین بڑی جلدی تیار ہوگئیں کوئی عالمی ریکارڈ بنانا ہے کیا " زیان نے ان دونوں کو فرصت میں دیکھ کر چھیڑا وہ خود پر جمی اسکی نظریں اچھی طرح محسوس کرسکتی تھی

" زیان بھائی صرف آپ کی بیوی تیار ہوئی ہے اور مجھے جب سے یہ شیطان کا چیلا ملا ہے تیار نہیں ہونے دیتا ' اسے اب اپنے پاس رکھو میں تیار ہونے جارہی ہوں " زیان کو جواب دیتی سعد میں مگن ہونے کی کوشش کرتی مناہل کو ہدایت دیتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

" وہ ڈریس کیوں نہیں پہنا جو میں لایا تھا " اس کے دوپٹے کا کنارہ تھام کر بولا

" کونسا ڈریس " بلکل انجان بن گئی زیان نے ایک نظر اسے دیکھا

" بتاؤں ابھی کونسا " اس کے دوپٹے کو جھٹکا دیتے گھور کر بولا تو وہ یکدم گڑبڑا گئی

" اچھا کل پہن لونگی آپ دوپٹہ تو چھوڑیں " اس کے پاس سے اٹھنے لگی کہیں کوئی آ نہ جائے اس نے سعد کو اچک لیا

" تمہارے چیک اپ کی ڈیٹ کیا ہے " اس کے جگمگاتے روپ کو دیکھ کر پوچھا جو دن بدن مزید حسین ہوتی جارہی تھی

" ابھی ایک ہفتہ ہے میں چچی جان کے ساتھ چلی جاؤں گی " اس نے دوپٹہ ٹھیک کرتے جھجھک کر کہا کیونکہ اب تک کے تمام سیشنس میں وہ ہی لے کر گیا تھا

" نہیں انہیں پریشان کرنے کی ضرورت نہیں اور روم میں چلو بات کرنی ہے " سعد کو پیار کرتا استحقاق سے اسے دیکھتے تحکم بھرے لہجے میں بولا

" میرا دماغ ابھی بلکل جگہ پر ہے اس لیے خود جا کر ریڈی ہوں میں ردا کے پاس جارہی ہوں " اسے گھورتی وہاں سے نکل گئی کیونکہ وہ بات وہ اچھی طرح سے جانتی تھی جبکہ وہ فائقہ بیگم کے آنے پر دانت پیس کر رہ گیا

" بیٹا عشاء کو لے آنا بہت اداس ہے وہ آج کل " فائقہ بیگم نے رنجیدگی سے کہا

" لے آؤنگا آپ موڈ مت خراب کیا کریں اتنی اتنی سی باتوں پر " ان کو تسلی دیتا خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

****

تمام مہمان آچکے تھے اسٹیج پر ردا اور علی کو ساتھ بیٹھا کر رسمیں ہو رہی تھیں ایک شور سا برپا تھا میوزک کے تیز ساؤنڈ سے اس کا جی گھبرانے لگا تو سب سے الگ پرسکون گوشے میں آکر بیٹھ گئی زیان کاموں میں بزی تھا ورنہ اس کی حالت دیکھ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا اس لیے وہ خود ہی کونے میں آگئی تھی ایک نرم مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاتہ کیا ہوا تھا

" مناہل " اپنے عقب سے آتی آواز پر مڑ کر دیکھا بلیک کرتا شلوار میں اپنی ڈیسینٹ پرسنیلیٹی لیے کھڑا تھا

" تم اتنی بدگمان کیوں ہوگئی ہو " اس کے قریب آکر ٹھہر گیا

" تمہیں میری بدگمانی کی اتنی پرواہ نہیں ہونی چاہیے اب " اس نے عام سے انداز میں کہا تو موحد نے اس میں کچھ تبدیلیاں محسوس کی تھیں مگر سمجھ نہ سکا

" کیوں کیا ہم کبھی دوست بھی نہیں تھے تم نے تو ایسا الزام لگایا ہے کہ میں خود اپنی نظروں میں گر گیا ہوں " بےبسی سے کہتا سامنے روشنیوں کو دیکھنے لگا

" موحد " مناہل نے لب کاٹتے اسے دیکھا جبکہ وہ اپنے نام کی پکار پر دل و جاں سے اسکی طرف متوجہ ہوا

" ایم سوری " اس نے کچ جھجھک کر کہا مگر موحد تو بس اسے تکتا چلا گیا

اس کے نظریں اٹھانے پر فوراً جھکا گیا

" میں نے تمہیں غلط سمجھا وہ شخص تم کیسے ہو سکتے ہو پتہ نہیں کیوں تمہیں غلط سمجھ بیٹھی " شرمندگی سے اسے دیکھنے لگی

" کچھ کہو گے نہیں " وہ جو اسے لفظوں میں کھویا ہوا تھا یکدم ہوش میں آیا

" کیا تمہیں مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت ہے " اسکی آنکھوں میں دیکھ کر خود بھی سوال کر بیٹھا مناہل نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" میرا مطلب ہے کیا ہم دوست نہیں ہیں " اس نے جلدی اے بات سنبھالی وہ دوبارہ اس سے تعلق نہیں توڑ سکتا تھا وہ مسکرا اٹھی

" ہاں مگر میں اور طوبا تمہاری رامین کے ساتھ منگنی پر بہت حیران ہوئے تھے

" اس کے مسکراتے چہرے سے نظریں چرا گیا تھا

" کیوں مجھے شادی کرنے کا حق نہیں ہے " اس نے میٹھا سا طنز کیا تو مناہل مہز سر ہلا کر رہ گئی

" مگر مجھے نہیں پتا تھا تمہیں میری نند ہی ملے گی " سامنے سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

" بھئی میرے ڈیپارمینٹ کی ہے تمہاری نند تقریباًدو سال سے جانتا تھا اسے " وہ اب خود کو نارمل کر چکا تھا جب ہی کریم قمیض شلوار میں اپنی وجہی شخصیت لیے زیان چلا آیا

" چچی جان نے بتایا تمہیں گھبراہٹ ہو رہی تھی " اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولا اس نے شاید ابھی موحد کو نہیں دیکھا تھا مناہل یکدم گڑبڑا کر دور ہوئی

" میں۔۔میں ٹھیک ہوں اب " مناہل نے اسے اشارے سے سمجھانا چاہا

" کیا ہوا " اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا موحد مناہل کی مشکل سمجھ گیا تھا

" زیان میں بھی انہیں ہی دیکھنے آیا تھا یہ یہاں اکیلی بیٹھی تھیں " اس کی آواز پر زیان نے مڑ کر موحد کو دیکھا

" او تھینک یار اس لڑکی نے مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے " مناہل کی کلائی پکڑ کر اس نے اکتا کر کہا تو وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا مناہل نے سرخ پڑھتے اپنی کلائی چھوڑائی

" کب کیا تنگ میں نے " اس نے غصے سے کہا

" تو کیا نہیں کرتیں تنگ " اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لگا لیا مگر اسے اچانک چکر آئے اور اسکا کندھا تھام کر اپنا سر پکڑ گئی

" کیا ہوا من " اس کا چہرہ تھام کر فکرمندی سے بولا

" میرا سر چکرا رہا ہے " اپنا سر تھامی ہوئی تھی

" چلو آؤ روم میں چلیں " اسے گود میں اٹھا لیا مناہل نے یکدم ادھر ادھر دیکھا

" پلیز نیچے اتاریں کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا " مچل کر اسکی گود سے اترنا چاہا

" شٹ اپ ابھی تمہاری طبیعت زیادہ امپورٹینٹ ہے اور مجھے فرق نہیں پڑھتا بیوی ہو میری آئی سمجھ " اسے ڈپٹتا گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا وہ اس بے شرم شخص کو دیکھ کر رہ گئی کمر تک پہنچنے تک بس یہ ہی دعا کرتی رہی کہ کوئی انہیں نہ دیکھے مگر سامنے سے آتے عمر کو دیکھ کر وہ شرم سے پانی پانی ہوگئی تھی

" اوہ۔۔۔ایم سوری میں نے کچھ نہیں دیکھا بس یہ کیمرا لینے آیا تھا " گڑبڑا کر آنکھوں پر ہاتھ رکھتا نیچے بھاگا

" ہاں اب بھٹکنا بھی نہیں یہاں " اسے وارن کرتا کمرے میں آگیا جبکہ مناہل کا چہرہ شرم و غصے سے تپ رہا تھا

" سن آپ کی وجہ سے ہوا ہے میں آپ کی اب کوئی بھی بات نہیں مانوں گی " غصے سے کہتی بیڈ پر جاکر بیٹھ گئی اسے لگا اب کبھی عمر کا سامنا نہیں کرسکے گی

" یا اللہ " لب کاٹتے شرم سے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا

" ایسا بھی کیا ہوگیا ہے خاموشی سے جاکر ڈریس چینج کرو چلو " زیان نے مسکراتے ہوئے اس کا گز بھر کا دوپٹہ ہٹاکر صوفے پر ڈالا مگر وہ اپنی جگہ پر جمی رہی

" کیا ہوا میں چینج کرواؤں " اس کا چہرہ پکڑ کر پیار سے بولا تو وہ اس کا ہاتھ ہٹاتی غصے سے اٹھ گئی

" آپ حد سے زیادہ بےشرم بےباک اور انتہائی بدتمیز ہیں سمجھے آپ " سر سے پیر تک سرخ پڑھتی ڈریسنگ روم میں گھس گئی زیان کے لبوں پر بہت جاندار مسکراہٹ آئی تھی وہ پنک شرٹ اور وائٹ ٹراؤز میں تپی تپی سی باہر نکلی

" یہ جو کوالیٹیز بتائی ہیں نا میں بچپن سے آگاہ ہوں " اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے آیا کھانا وہ صغراں سے انٹرکام پر کہہ کر کھانا منگوا چکا تھا

" چلو کھانا کھاؤ پھر میڈیسن لے کر آرام کرو " بیڈ پر اپنے سامنے بیٹھا کر سوپ کا پیالہ آگے کیا

" مجھے یہ نہیں کھانا مجھے چاٹ کھانی ہے جو حنا نے منگوائی تھی " برا سا منہ بنا کر پیالہ دور کیا

" دماغ خراب ہے تمہارا وہ ان ہائیجینک چاٹ کھاؤ گی اور طبیعت خراب ہوجاگی

" ڈانٹ کر چمچہ منہ کے آگے کیا

" نہیں اگر کھاؤنگی تو وہی ورنہ مجھے کچھ نہیں کھانا " ضدی انداز میں کہتی سائیڈ میں ہوکر لیٹ گئی

" من مجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو جب کہہ دیا ایسی چیزیں ہیلتھ

کے لیے اچھی نہیں تو کیوں ضد کر رہی ہو " اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا مگر وہ خاموشی سے رخ موڑے بیٹھی رہی وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا

" اچھا کیا کھاؤ گی " اس کے ہار ماننے پر وہ یکدم کھل اٹھی

" چاٹ اور کولڈ ڈرنک " چہک کر بولی زیان نے گھور کر اسے دیکھا پھر موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا

" یس ون سیلڈ چاٹ اینڈ فریش اورنج جوس " اس کے جوس اورڈر کرنے پر مناہل اسے گھورنے لگی

" میں نے کولڈ ڈرنک کہا تھا " اس کے فون کاٹنے پر لڑنے لگی

" زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ ابھی کینسل کردونگا " خشمگین نگاہوں سے گھورتا اسکے پیچھے رکھا تکیہ ٹھیک کرنے لگا

" آپ تو نیچے جائیں میں کھانا کھاکر میڈیسن لے لونگی " اگر کسی نے دونوں کی غیر موجودگی محسوس کرلی تو کتنا عجیب لگے گا

" تم سے پوچھا ہے کسی نے " سخت لہجے میں بولا تو وہ اپنی بریسلیٹ کو چھیڑنے لگی زیان نے اسکا ہاتھ تھاما مگر وہ خفگی سے چھوڑا گئی

" یہ نہ کیا کرو سمجھیں " دوبارہ سختی سے ہاتھ پکڑ کر بولا تو اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں ہلکی ہلکی سرخی موجود تھی

" نیچے عشاء آپ کا ویٹ کر رہی میں نے اس لیے کہا " اس کے جب پتا چلا تھا کہ زیان اسے لے کر آیا ہے تب سے کڑھ رہی تھی

" تمہیں کیوں اسکی اتنی فکر ہو رہی ہے " لب کا کونہ دباکر مسکراتے ہوئے اسکے خفا خفا سے نقوش کو دیکھا

" مجھے کیوں ہونے لگی اسکی فکر آپ ہیں تو اس کا خیال رکھنے والے " طنزیہ لہجے میں کہتی اسے تپا گئی

" کزن ہے میری اکیلا چھوڑ دوں اسے اس کا بھائی جیل گیا ہوا ہے پیرینٹس ڈیپریشن میں ہیں وہ خود بھی کافی اداس ہے " غصیلے لہجے میں کہتا اسے بھی غصہ دلاگیا اپنا ہاتھ چھوڑا کر دور ہوئی

" تو کس نے کہا ہے آپ سے یہاں اپنا وقت ضایا کریں وہ نیچے اداس بیٹھی ہے جاکر اسکا ڈپریشن دور کریں بلکے ایسا کریں اس کے بھائی کی بھی بیل کرا دیں خوامخوا میری کی وجہ سے سب بے سکون ہوگئے ہیں " عشاء کی حمایت پر اسے آگ لگ گئی تھی کمرے سے نکل کر بالکنی میں آگئی

" مناہل مناہل واپس آؤ " غصے سے اس کے پیچھے آیا جو بالکنی کی منڈیر سے ٹیک لگائے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

" آخر مسلہ کیا ہے طبیعت خراب کروگی دوسروں کے چکر میں " اسے اپنے حصار میں لے کر اندر لانے لگا

" چھوڑیں مجھے

ٹھیک ہوں آپ جائیں " اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا

" آخر چاہتی کیا ہو کیوں تنگ کر رہی ہو من مجھے ہارش ہونے پر مجبور مت کرو " انگلی اٹھا کر وارن کرتا کمرے میں لے آیا وہ بھی بیڈ پر منہ چھپا کر لیٹ گئی جب ہی دروازہ ناک ہوا صغراں ٹرے میں جوس اور چاٹ لائی تھی

" اٹھو کھانا کھاؤ اب " کھانا ٹیبل پر رکھ کر اس کا بلینکٹ کھینچا مگر وہ نہ ہلی

" مت کھاؤ دماغ خراب کر دیا ہے بیوقوف لڑکی " غصے سے کہتا کمرے کا دروازہ زور سے بند کرتا باہر نکل گیا اسے خوامخوا رونا آنے لگا اپنی حالت پر جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی اسے عشاء اور زیان کو ایک ساتھ دیکھ کر غصہ آنے لگتا تھا اب بھی منہ چھپا کر رونے لگی تھی۔۔۔

****

" کیا بات ہے موڈ کافی خوشگوار لگ رہا ہے " گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی جو آج کافی دن بعد مطمعن سا لگ رہا تھا وہ زیان مناہل اور اسے ساتھ دیکھ چکی تھی

" کیوں کیا میں منہ سجا کر گھومتا ہوں " اسے گھورا تو وہ مسکرا دی

" مگر کبھی اچھے موڈ میں بھی نہیں ملتے " ہوا سے اڑنے والے بال منہ سے ہٹاتی بولی

" اچھی لگ رہی ہو " موحد کی غیر متوقعہ بات پر بلش کر گئی یلو شوٹ شرٹ اور ٹائٹ پاجامے میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

" مجھے نہیں پتا تھا تم بلش بھی کرتی ہو " اس نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا

" جی نہیں مجھے اور بھی بہت کچھ آتا ہے " زور سے اسکے بازو پر پنچ مارا

" یار آپ دونوں یہاں ہیں ایک بھی کپل فوٹو نہیں لیا آپ کا " عمر کیمرا لے کر ان کے پاس پہنچ گیا

" یہ گھر کا واحد پیس ہے جسے کسی کی پرائیوسی کا خیال نہیں " رامین نے اسے گھور کر موحد کو بتایا وہ بھی مسکرا دیا

" بس آپ کے بھائی صاحب کو بھی مجھ سے یہ ہی شکایت ہے " کیمرے کی سیٹنگ چیک کرتا جھنجھلا کر بولا

" اب چلیں " ان دونوں کو خاموش دیکھ کر گھیسٹتا ہوا اسٹیج پر لے آیا موحد کو وہ دوبارہ نظر نہیں آئی تھی جبکہ زیان عشاء کے ساتھ دیکھ چکا تھا

" تو کیوں منہ پھولا کر گھوم رہا ہے " راحم نے اسکی کے تنے ہوئے تاثرات دیکھ کر پوچھا

" کیوں کیا ہوا مجھے " گھور کر بولا

" او بھائی دور رہ ابھی کاٹ کھائے گا یہ میں بتا رہا ہوں " فہد نے وارن کرتے ہوئے کہا

" فہد دفعہ ہوجا نہیں تو شادی سے پہلے تیری درگت بنادوں گا " سہمکانے والے انداز میں کہتا ان دونوں کو ہنسا گیا

" لگتا ہے بھابھی نے درگت بناکر بناکر بھیجا ہے اسے " مسکراتے ہوئے اسے پھر سلگا گیا

" فضول ہے تم لوگوں کے ساتھ بیٹھنا " اپنا موبائل اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا

" زیان مجھے گھر ڈراپ کر دوگے پلیز " عشاء اس کے پاس چلی آئی

" یار رک جاؤ آج کل دوپہر میں چلی جانا " اس نے ٹالنا چاہا کیونکہ ابھی اس ضدی لڑکی سے اسی کی وجہ سے لڑائی ہوئی تھی اور اسے یقین تھا وہ اب تک ویسی ہی پڑی ہوگی بغیر کچھ کھائے پیے

" نہیں موم کی طبیعت تھوڑی اپ سیٹ چل رہی ہے " سر جھکا کر دھیرے سے کہا

" اچھا آؤ " کرتے کی جیب میں کیز چیک کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا وہ بھی مسرور سی اسکے پیچھے بڑھ گئی

" تمہارا موڈ کیوں خراب ہے " ڈرائیونگ کرتے زیان کو دیکھ کر پوچھا جو نجانے کن سوچوں میں تھا

کچھ نہیں یار بس تھک گیا ہوں تھوڑا " مسکرا کر سرسری سا جواب دیا

" مناہل نظر نہیں آئی سارا وقت " اپنے نیلز کو دیکھتی اس سے پوچھنے لگی

" طبیعت خراب تھی اس کی " عشاء نے اسکا چہرہ دیکھ کر کچھ اخز کرنا چاہا مگر وہ بلکل سپاٹ تھا

" تم خوش ہو اس کے ساتھ " اسکی بات پر زیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

" پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہو " زیان نے ہنستے ہوئے کہا

" پوچھ رہی ہوں " بے چینی سے پہلو بدل کر اسے دیکھنے لگی

" عشاء یہ میرے بڑوں کا فیصلہ ہے اور میں بہت سنسیئریٹی سے اسے نبھا رہا ہوں اور آگے بھی ایسے ہی نبھاؤں گا میں مطمعن ہوں " سبک روی سے گاڑی چلاتا بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا

" اور وہ " دل میں اٹھتی ٹیسوں کو دباکر پوچھا

" ارینج میرجز میں لڑکی سے بھی نہیں پوچھا جاتا ہے اسے کرنی ہے یا نہیں،ہم مختلف ہیں مگر ساتھ ہیں " اس نے مسکرا کر کہتے بات ختم کردی تھی۔۔۔۔

****

تم کیا پہن رہی ہو آج " وہ لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھیں تمام بزرگ افراد پہلے ہی ناشتہ کر چکے تھے لڑکے ابھی تک پڑے سو رہے تھے اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کب واپس آیا اور کب سویا صبح بھی جلدی اٹھ کر نیچے آگئی کیونکہ رات کو بھی بھوکی سوگئی تھی

" کچھ بھی پہن لونگی ہماری بنو کو دیکھو ابھی سے پرائی ہو کر بیٹھی ہے " مناہل نے پیلے کلر کے سادھا سے سوٹ میں بیٹھی ردا کو دیکھ کر کہا جو چائے پینے میں مگن تھی

" تو کیا ناشتہ بھی سکون سے نہ کروں " گھور کر کہا تو پوری اٹھاتی مناہل مسکرا اٹھی

" مناہل میں نے صغراں سے انڈے بوائل کروائے ہیں وہ کھالینا " فاطمہ بیگم کا رویہ اس کے ساتھ بہتر ہورہا تھا یہ بدلاؤ مناہل سمیت گھر میں سب نے محسوس کیا تھا

" لیکن میرا کچھ اور کھانے کا موڈ نہیں بس یہ پوریاں ہی کھالونگی " اس نے جھجھک کر منع کرنا چاہا

" نہیں پھر زیان غصہ کرے گا " انہوں نے نرم لہجے میں کہا مگر زیان کے نام پر وہ تپ گئی

" تو اب ہر چیز ان کی مرضی سے کروں " غصے سے پلیٹ قریب کر کے کھانے لگی کیونکہ ابھی اس کا پوریاں کھانے کا دل چاہ رہا تھا رات کو چاٹ بھی نہ کھا سکی تھی تمام خواتین اس کے انداز پر مسکرا دی تھیں

" گڈ مارننگ بیوٹی فل لیڈیز " مناہل کے برابر میں بیٹھتے جوس کا گلاس اٹھایا اسے اپنا نوالہ گلے میں اٹکتا محسوس ہوا کیونکہ وہ اوئلی چیزیں بلکل نہیں کھانے دیتا تھا

" کیا لینگے زیان بھائی " حنا نے اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے زیان سے پوچھا

" یار بس آملیٹ دے دو " اسے مسکرا کر کہا اور برابر میں بیٹھی اپنی زوجہ کو دیکھا جو مزے سے پوری سے حلوا کھا رہیں تھی

" تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے آنی یہ کیا کھارہی ہے " اس کے آگے سے پلیٹ ہٹاتے فاطمہ بیگم سے بولا وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگیں

" بیٹا دل چاہ رہا تھا اسکا " فاطمہ بیگم نے مسکرا کر کہا

" یہ لڑکی اپنی ڈائٹ کا بلکل خیال نہیں رکھ رہی اگر میں سختی کروں گا تو مجھ سے مت کہنا " اس نے غصے سے اسے گھورا جو اپنے لب کاٹ رہی تھی

" کچھ بھی نہیں کھایا رات کو بھی نہیں کھایا تھا " ہلکے سے منمنائی

" شٹ اپ " صغراں سے ایگز اور جوس لے کر اس کے آگے رکھا

" جلدی سے فنش کرو یہ " اسے حکم دیا تو ٹیبل پر بیٹھے تمام افراد کو ایک نظر دیکھا جن کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی اس لیے خاموشی سے کھانا شروع ہوگئی

" صغراں مجھے بھی چائے دو " زیان کو چائے دیتی صغراں سے کہا

" جاؤ تم " زیان نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ اسے گھورنے لگی

" بعد میں گھورنا کہیں بھاگا نہیں جارہا میں پہلے ناشتہ کرو " اس کے بےباکی سے کہنے پر جہاں سب خواتین ہنس پڑی تھیں وہیں وہ شرم سے کٹ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

****

لاؤنج میں سارا انتظام کیا گیا تھا ردا اور باقی سب کے بھی وہیں مہندی لگائی جارہی تھی

" کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بھابھی " گرین کپڑوں میں مہندی لگواتی ردا کے برابر میں آکر بیٹھ گئی آج وہ لگ بھی کافی پیاری رہی تھی مناہل نے وائٹ قمیض اور چوڑی دار پاجامے پر گرین کرن کا دوپٹہ پہنا تھا

" تم تو اسے شرم دلا دلا کر مہندی برباد کرا دو " حنا نے مناہل کی کمر پر ہاتھ جس کی وجہ سے ردا نے اپنا ڈیزائن خراب کر لیا تھا

" بھئی یہ نند سے اتنا شرما رہی ہے تو دولہا کے سامنے تو بے ہوش ہی ہوجائے گی " مناہل نے رازداری سے کہا

" کیا مسئلہ ہے ماہی " ردا نے گلابی پڑھتے اسے گھورا تو وہ دونوں مسکرا دیں

" کیوں تم بھی زیان بھائی کے سامنے بیہوش ہوگئیں تھی " حنا نے آنکھیں مٹکا کر کہا تو مناہل نے سرخ پڑھتے دانت پیس کر اسے دیکھا

" ردا میں بتارہی ہوں اس سے دور رہنا یہ تمہیں بھی بگاڑ دے گی " اس کے غصے سے کہنے پر حنا کھلکھلا اٹھی

" ہاں تم تو جیسے بہت بگڑ گئیں میری اور زیان بھائی کی صحبت میں اب تک نئی نویلی دلہن ہو ہلانکہ ماشاءاللہ ایک بچے کی اماں بننے والی ہو " اس نے بھی حساب برابر کردیا

" اگر ابھی میرے ہاتھوں پر مہندی نہ ہوتی تو اچھی خاصی طبیعت صاف کر دیتی

" اسے گھور کر اٹھ گئی جبکہ حنا ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ردا کی مہندی کی طرف متوجہ ہوگئی

" اوہ گاڈ۔۔۔اندھی ہو تم " وہ بے دیہانی میں گزر رہی تھی جب رامین سے ٹکرا گئی

" ایسا بھی کچھ نہیں ہوا سوکھ چکی ہے مہندی " اطمینان سے مہندی کا جائزہ لیتے ہوئے بولی

" شکر کرو سوکھی ہے ورنہ اگر میرا ڈریس خراب ہوتا تو تمہیں بتاتی " اس کی بےنیازی اسے آگ لگا گئی تھی

" شادی ہو رہی ہے بڑی ہو جاؤ ایسے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹیمپر لوز نہیں کرتے " مسکرا کر کہتی اسے سلگاتی ہوئی اوپر چلی گئی وہ حیرت سے اسکی پشت گھور کر رہ گئی تھی

" دعا جو میں نے کہا تھا وہ کیا " کمرے میں آکر اس سے پوچھا

" یار آپی آپ کی وجہ سے میں پھنس جاؤنگی " وہ ڈرتے ہوئے بولی

" کچھ نہیں ہوگا تم جاؤ نیچے چچی جان بلا رہی ہیں " آرام سے بیڈ پر بیٹھ کر کیری سے بھری پلیٹ اٹھا کر چاٹ مصالحہ چھیڑک رہی تھی دعا اپنی خیر مناتی نیچے چلی گئی۔۔۔

******

" میں بھی لگواؤنگی مہندی " حنا کے برابر بیٹھتے بولی

" ہاں میری جان بس ردا کی پوری ہونے والی ہے یہ بتاؤ سعد کہاں ہے " وہ بھی مہندی لگوا رہی تھی

" وہ تو عمر اور بلال بھائی کے پاس ہے " اس کی مہندی کا جائزہ لے رہی تھی

" اور یہ مناہل اوپر کیوں بھاگی ہے " مشکوک نظروں سے دعا کو دیکھا تو وہ لب کاٹنے لگی

" وہ حنا آپی " ..... ڈرتے ڈرتے ساری اسٹوری بتا دی حنا کا ہنس ہنس کر برا حال ہوگیا تھا

" پاگل لڑکی تم لاڈلی سالی ہو ان کی ڈرنا تو عمر کو چاہیئے جس نے لاکر دیں " اس کے دلاسہ دینے پر وہ بھی ہنس پڑی

" حنا پکڑو اس راحم پارٹ ٹو کو سب کی ناک میں دم کر دیا ہے " وائٹ کلف لگے کرتا شلوار میں ملبوس زیان نے رو رو کر سرخ پڑھتے سعد کے گال چومے

" دعا کو دے دیں " اس نے جھینپتے ہوئے کہا

" من کہاں ہے " تمام خواتین میں وہ کہیں نظر نہیں آئی تھی

" دعا کے کمرے میں " حنا نے مسکراتے ہوئے بتایا جبکہ دعا تھوک نگل کر رہ گئی تھی وہ بھی سر ہلاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا کمرا کھول کر اندر آیا تو مناہل نے جھٹ کچھ اپنے پیچھے چھپایا

" یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو " اس کے قریب آکر بیٹھ گیا

" وہ۔۔۔وہ میں " ادھر اُدھر دیکھ کر بہانا ڈھونڈ رہی تھی

" میں اپنی مہندی سکھانے آئی تھی " اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا زیان نے مشکوک انداز میں اس کے ہاتھوں کو دیکھا جن کی مہندی بلکل سوکھ چکی تھی

" یہ مصالحہ کب سے لگانے لگیں مہندی کے ساتھ " اس کی انگلیوں پر لگے مصالحے کو دیکھ کر چوٹ کری اور خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا
مناہل نے غیر محسوس انداز میں پلیٹ مزید اپنے پیچھے چھپائی
" آآپ یہاں کیا کر رہے ہیں کوئی کام تھا " خود کو نارمل رکھتے ہوئے بات گھومانی چاہی
" من۔۔۔۔"اس کی پکار پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا
" تم چاہ کر بھی مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتیں " اسے قریب کرتے عقب سے پلیٹ نکال گیا اور کیریوں کو دیکھ کر غصے سے اسے دیکھا
" تھوڑی سی کھائی ہیں بس " چھوٹی سی چٹکی بنا کر معصومیت سے کہتی بہت پیاری لگی تھی مگر ابھی جذبات کو قابو کرنا ضروری تھا
" کس نے لا کر دیں " سختی سے پوچھا تو وہ تھوک نگلتی اس سے دور ہوئی
" یہ۔۔۔کیا بات ہوئی اب جس چیز کو کھانے کا دل چاہے انسان وہ کھا بھی نہیں سکتا " بیڈ سے اٹھتے اکڑ کر بولی جبکہ دل اندر سے دھک دھک کر رہا تھا
" من۔۔۔۔واپس آؤ اور جلدی سے بتادو یہ حرکت ضرور عمر اور دعا کی ہی ہے نا " اس کے بلکل صحیح اندازے پر وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی پھر جلدی سے نفی میں سر ہلایا
" یہاں بیٹھو " اسے واپس بیٹھایا مگر وہ کچھ فاصلے سے بیٹھی
" کتنی کھائی ہیں " اس کے پوچھنے پر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ڈھیر سارے چھلکوں پر نظر پڑی زیان بھی دیکھ چکا تھا
" تم نا مار کھاؤ گی مجھ سے " غصے سے پلیٹ ٹیبل پر پٹخی مناہل گڑبڑا گئی

" اس عمر کو تو چھوڑونگا نہیں میں " دانت پیس کر اسے گھورا

" پلیز اب نہیں کرونگی نا " اس کے قریب ہو کر بازو پر ہاتھ رکھا زیان نے اس کے جان لیوا انداز کو دیکھا جو صرف اپنی بات منوانے کے لیے اس کے قریب آئی تھی

" میڈیسن لیں " اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے اس کے خوبصورت نقوش کو تکنے لگا

" مجھ سے نہیں کھائی جاتیں اتنی ساری ٹیبلیٹس میں کوئی بیمار ہوں کیا " کمر سے اس کا ہاتھ ہٹاتے چڑچڑے انداز میں بولی زیان نے کھینچ کر اسے لیٹا دیا

" وائٹمنز کی ٹیبلیٹس کھائی نہیں جارہیں اور یہ الٹی سیدھی چیزیں شوق سے کھلوا لو " اس پر جھک کر گھورتا ہوا بولا

" تو جو میرا دل کرے وہ نہ کھاؤں " خفگی سے بولتے اسے دور کرنے لگی کیونکہ اسکی معنی خیز نظریں پہچانتی تھی زیان کی نظریں اس کے حسین ہاتھوں پر ٹھہر گئیں

" تمہارے ہاتھ کتنے نازک ہیں " مہندی کی خوشبو اپنے اندر اتارتا کھوئے کھوئے لہجے میں بولا

" دیکھیں آآپ اس وقت اپنے روم میں نہیں ہیں پلیز ہٹیں " اس کا موڈ بدلتا دیکھ گھبرا کر بولی

" میری سالی تمہاری طرح بیوقوف نہیں ہے " تمسخرانہ انداز میں کہتا اس پر جھکا وہ اسے گھور بھی نہ سکی بس اس کی شدت سے اپنے حواس قابو کرنے کی کوشش کررہی تھی اس سے جدا ہو کر آنکھوں میں دیکھنے لگا مگر وہ پلکیں جھکا گئی

" اتنی مرچوں والا مصالحہ کھانے سے جانتی ہو طبیعت بھی خراب ہوسکتی ہے

" اس کے کندھے سے اپنے لبوں پر لگا مصالحہ صاف کرنے لگا

" اور میرے بے بی کو مرچیں لگ گئیں تو " چھیڑنے والے انداز میں بولا تو وہ کان کو لوؤں تک سرخ پڑھ گئی

" نیچے چلیں سب ویٹ کر رہے ہونگے " چہرہ سائیڈ پر کرگئی تھی

" چھوڑو لوگوں کو دل کو چھورہی ہو آج " مدہوش ہوتا اس کی گردن پر جھک گیا کچھ دیر تو صبر کیا مگر اس کی بڑھتی جسارتوں سے یکدم اٹھ کر بیٹھ گئی

" میں۔۔۔میں نیچے جارہی ہوں " بال کان کے پیچھے اڑستی گھبرا کر بولی اس کی نظریں اب بھی اپنے وجود پر محسوس کرسکتی تھی

" ایک شرت پر " اسے دوبارہ قریب کرتے ہوئے بولا وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

" کس کرو " لبوں پر اشارہ کرتے اطمینان سے بولا اس کا منہ کھل گیا

" کبھی بھی نہیں سوچیے گا بھی مت " سرخ پڑھتے اس کے حصار سے نکلنے لگی مگر وہ اتنی آسانی سے چھوڑنے والا نہ تھا

" ٹھیک ہے پھر بیٹھی رہو میرے پاس " اس کے بالوں میں منہ چھپانے لگا وہ کسمسا کر دور ہوئی

" پلیز ابھی۔۔۔ابھی جانے دیں " اس نے جھجھک کر کہا تو زیان اس کے سندر روپ کو آنکھوں میں بسانے لگا

" تو اپنے روم میں ڈن ہے " اس نے ڈیل کرنی چاہی اس کی پلکیں لرز اٹھی تھیں فوراً سر جھکا گئی

" اوکے جاؤ " اس کا سرخ پڑھتا گال چوم کر چھوڑگیا وہ تیر کی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی تھی شرم سے لب کاٹتے ایک نظر موڑ کر اپنے پیچھے آتے زیان کو دیکھا اور باہر نکل گئی وہ بھی مسکرا کر ٹھنڈی سانس بھرتا اسکے پیچھے ہی نکل گیا۔۔۔

****

آج ردا کی بارات تھی وہ تینوں دوپہر میں ہی پارلر چلی گئی تھیں راحم نے انہیں لینے آنا تھا

" حنا ایک کام نہیں ہوا تم سے میں نے کیا کہا تھا " میک اپ آرٹسٹ کو رکوا کر برابر میں بیٹھی حنا کو دیکھا

" تمہارے ہسبینڈ سے ڈنڈے نہیں کھانے میں نے " آنکھیں بند کیے اطمینان سے بولی

" تو کیوں لے کر آئیں مجھے یہاں وہ تو گھنٹو یہاں بیٹھنے سے بھی منع کردیتے

" اسے گھور کر کہا کیونکہ اس کا پارلر آنے کا دل نہ تھا

" چپ کرکے بیٹھو کررہی ہوں اورڈر " حنا نے جھنجھلا کر کہا تو وہ اطمینان سے مسکراتی چیئر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی وہ حنا سے گول گپے اور چاٹ کے وعدے پر یہاں آئی تھی شام کے ساتھ بج رہے تھےحنا تیار ہوچکی تھی بس اسی کا میک اپ چل رہا تھا

" ماہی اورڈر آگیا ہے ریڈی ہوکر کھا لینا " حنا اس کی ڈریسنگ پر رکھ کر ردا کے پاس چلی گئی تھی اس نے جلدی جلدی میک اپ کرایا اور شاپر صوفے پر لے کر آگئی حنا واپس آئی تو وہ چٹخارے لے کر گول گپے کھا رہی تھی

" ماشاءاللہ اتنی حسین لگ رہی ہو میک اپ خراب مت کرلینا " حنا نے چھولوں سے بھرا چمچہ منہ میں ڈال کر کہا

" ٹچ بھی مت کرو وہ تمہارا دیو بھائی مجھے کچھ بھی کھانے نہیں دیتا " مناہل نے چھولوں کی پلیٹ اس سے دور کری تو وہ گھورنے لگی

" یہ پریگنینسی میں تمہاری بھوک کچھ زیادہ نہیں بڑھ گئی " اس نے گھور کر کہا جو مزے سے گول گپوں کا پانی پی رہی تھی

" اچھا کر رہے ہیں تمہارے ساتھ زیان بھائی " اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا تو پارلر کی ورکرز بھی اس حسین لڑکی کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا دیں

" اچھا کھا لو ورنہ میرے پیٹ میں درد ہوجائے گا " کھلکھلا کر بولی تو حنا نے مسکراہٹ روکتے پلیٹ اٹھا لی

" ویسے یہ کپڑے ہم تو نہیں لائے تھے " حنا نے حسین زری کے کام سے بھری پاؤں تک آتی سرخ فراک کو دیکھا جس میں وہ کوئی پری معلوم ہو رہی تھی

" اور کون لاسکتا ہے دیو کے علاوہ " ایک ابرو اٹھا کر کہا تو حنا اس کی پسند کی داد دیے بغیر نہ رہ سکی

" اچھا ردا ریڈی ہوگئی ہوگی اس کے پاس چلتے ہیں " ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے اپنا جائزہ لیتی کھڑی ہوئی تو حنا بھی ردا کے روم کی سائیڈ بڑھ گئی

" ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری نند " سرخ بریڈل لباس میں وہ کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی

" اور میری بھابھی " مناہل نے پیچھے سے آکر حصار میں لیا تو وہ شرم سے چہرہ جھکا گئی

" چلو جلدی زیان بھائی کا فون آرہا ہے وہ آئے ہیں لینے " حنا نے کال کاٹ کر اجلت میں کہا تو مناہل لب کاٹنے لگی کیونکہ رات کو فنکشن ختم ہونے کے بعد وہ ردا کے پاس سوگئی تھی اور جس وقت وہ لوگ پارلر کے لیے نکلی تھیں اس وقت وہ گھر سے غائب تھا ردا کا شرارہ پکڑتی دونوں باہر آئیں تو وہ بلیک

شیروانی میں شہزادے کی سی آن بان لیے کار کے پاس کھڑا ماتھے پر آجانے والے بال پیچھے کر رہا تھا مناہل کو اپنی سانسیں تھمتی محسوس ہوئی تھیں وہ محبت کی راہ پر آرہی تھی دل الگ ہی سر الاپ رہا تھا زیان کی نظریں اس پری پیکر پر اٹھیں تو پلٹنا بھول گئی تھیں آج وہ اسے اپنی شادی کا دن یاد دلاگئی تھی ردا کو لے کر قریب آئیں تو زیان نے نظریں ہٹا کر بیک ڈور کھولا حنا اور ردا پیچھے بیٹھی تھیں جبکہ مناہل اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

" یہ تم تینوں تو پہچانی نہیں جارہیں کہیں کسی اور کو تو نہیں لے کر جارہا میں " زیان نے ان کی تیاریوں پر چھیڑا

" کیا مطلب زیان بھائی اچھے نہیں لگ رہے ہم " حنا نے صدمے سے بولا تو کار میں زیان کا قہقہ گونجا تھا

" اچھی لگ رہی ہو اسی لیے تو کہہ رہا ہوں " مناہل کے مسکراتے لبوں کو دیکھ کر کہا تو ردا بھی مسکرا دی

" حنا یہ لوگ خود سیلون جاتے ہیں ہمیں کیا ٹونٹ کریں گے " مناہل نے زیان کی طرف دیکھ کر کہا دونوں کی نظریں ایک لمحے کے لیے ملیں تھی وہ فوراً جھکا گئی

" او ہیلو تمہارا شوہر ڈائریکٹ گھر سے آرہا ہے ہاں مگر ان کے شوہروں کی گیرینٹی نہیں لے سکتا " اس کے کہنے پر تینوں ہی جھینپ گئیں ان ہی باتوں میں ہوٹل آگیا تھا تینوں کو وہاں ڈروپ کر کے گھر چلا گیا تھا۔۔۔

******

بارات آچکی تھی نکاح کے بعد ردا کو علی کے برابر میں لاکر بیٹھایا گیا تھا طوبا مایوں بیٹھنے کی وجہ سے شامل نہ ہوئی تھی مناہل نے علی کی بہن کے طور پر ہر رسم میں حصہ لیا تھا اب بھی اس کا بارات کے ساتھ ہی گھر جانے کا ارادہ تھا

" مناہل بیٹا بیٹھ جاؤ جاکر تھوڑی دیر رخصتی کی رسم میں ابھی وقت ہے " فاطمہ بیگم نے اپنایت سے کہا تو وہ وہیں کونے میں چیئر پر بیٹھ گئی

" اسے پکڑیں حنا آپی ردا آپی کو کھانا کھلا رہی ہیں " چھوٹی سی شیروانی پہنے سعد کو اسکی گود میں دیا جو کچھ بے چین سا ہو رہا تھا

" میرے جانو کو کیا ہوا " اس کے بال سیٹ کرتے اپنے کندھے سے لگا کر تھپکنے لگی

" کھانا کھایا تم نے " دعا سے پوچھا جو موبائل میں گھسی تھی خوبصورت پرپل کلر کی میکسی پر بال کھولے بلکل گڑیا لگ رہی تھی

" ہاں ماما نے کھلوادیا تھا ویسے ایک بات بتاؤ آپی یہ ماما کو کیا ہوا اچانک " اس نے مشکوک انداز میں پوچھا تو سعد کو تھپکتی مناہل مسکرا اٹھی

" کیوں تم خوش نہیں ہو ان کے بدلنے پر " اس نے مصنوعی گھوری دیتے ہوئے کہا

" خوش ہوں مگر ایکسیپٹ نہیں کرپارہی " اس نے ہنستے ہوئے کہا بلکہ وہ تو کیا ابرار صاحب سمیت گھر کا ہر فرد حیران تھا مگر کسی نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

" کھانا کھایا تم نے " زیان نے قریب آکر پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی

" نہیں ماموں کے گھر جاکر کھاؤنگی " اس نے جتاتے ہوئے کہا کہیں یہ روک ہی نہ لے زیان اسے گھور کر دیکھنے لگا مگر دعا کی وجہ سے خاموش تھا

" دعا بیٹا جاؤ یہ ماما کو دے آؤ " فائقہ بیگم کی بلڈ پریشر کی ٹیبلیٹ دیتے ہوئے کہا

" آپ نہیں چلیں گے " دعا کے جانے کے بعد وہ بھی اٹھ کر اسے دیکھنے لگی

" ہاں مگر تھوڑی دیر بس اس سے زیادہ نہیں رکنے دے سکتا میں " اس کے جگمگاتے روپ کو دیکھ کر کہا

" لیکن میں روکوں گی وہاں میری ضرورت ہوگی ردا نے بھی کہا ہے " اس نے سوتے ہوئے سعد کا جائزہ لیتے کہا

" اور مجھے ضرورت نہیں ہے تمہاری کل بھی دھوکا دے کر بھاگ گئی تھیں " خشمگین نگاہوں سے دیکھتے اسکا بازو پکڑا

" کیا ہوگیا ہے آپ کو جگہ تو دیکھ لیں " اپنا بازو چھوڑاتے گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی مگر سب اپنے آپ میں مگن تھے

" جواب دو کل ردا کے روم میں کیوں سوئیں " گھور کر اس کی چمکتی ہیرے کی لونگ کو دیکھا

" دیکھیں میں نے جان کر نہیں کیا تھا وہ تو ردا نے زبرستی روکا تھا " سعد کو دوسرے کندھے پر منتقل کیا

" ادھر دو تھک جاؤ گی اور میں ایسا بلکل نہیں چاہتا " سعد کو احتیاط سے لے لیا مناہل اسے دیکھ کر رہ گئی

" میں بتارہی ہوں میں ماموں کے گھر رکوں گی " اس نے جتاتے ہوئے کہا مگر اس نے سیریس نہ لیا

" ویسے میری چوائس کافی اچھی ہے " اس کا جائزہ لیتا مسکرا کر بولا وہ جھینپ سی گئی کیونکہ سب نے ہی اسکی تعریف کی تھی وہ خود بھی اسکی پسند کی داد دیے بغیر نہ رہ سکی تھی۔۔۔۔

****

مناہل اور طوبا اسے ابھی روم میں چھوڑ کر گئی تھیں دل عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا بار بار گھبراہٹ میں اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی گھونگھٹ کو ہلکا سا اٹھا کر کمرے کا جائزہ لیا نفاست سے گلابوں سے سجا تھا زیادہ بڑا نہ تھا مگر ردا کو یہ اپنے ویل ڈیکوریٹڈ روم سے کہیں زیادہ پسند آیا تھا لبوں پر ایک مسکان آگئی تبھی کمرے وہ داخل ہوا وہ جلدی سے سیدھی ہوکر بیٹھ گئی۔دروازہ لاک کرکے اسکے قریب بیڈ پر آکر بیٹھ گیا

" اسلام و علیکم " اسکی گھمبیر آواز پر اپنی منتشر ہوتی دھڑکنوں کو سمبھال کر دھیرے سے جواب دیا تبھی علی نے اس کا گھونگھٹ الٹ دیا اسکے حسین روپ کو دیکھ کر کھوسا گیا آج اپنی خوش بختی پر اسے ناز ہورہا تھا کتنے ہی لمحے اس کے تکنے میں گزر گئے تو ردا نے گھبرا کر اسے دیکھا مگر ااکی مخمور نگاہوں کو دیکھ کر فوراً پلکیں جھکا گئی

" میں اب تک بےیقین ہوں کہ تم میرے بیڈ روم میں میری ملکیت بن کر آگئی ہو " اسکے کھوے کھوے لہجے پر ردا کے لبوں پر ایک میٹھی سی مسکان آگئی

" بتاؤ ردا میرے رب نے مجھے میری دلی مراد پوری کردی وہ بھی اتنی جلدی میں کیسے خود کو یقیں دلاؤں " اسکا چہرہ تھام کر سوال کررہا تھا بھلا گئی کیا جواب دیتی اسکی تو نظریں ہی نہیں اٹھ رہی تھیں بس لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ تھی جسے دیکھ کر وہ بھی مسکرایا اور ماتھے پر لب رکھ دیے

" بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر شیروانی کی جیب سے چھوٹا مخملی باکس نکال لیا

" یہ تمہارے شایانِ شان تو نہیں مگر اگر تم اسے پہنوگی تو مجھے اچھا لگے گا " خوبصورت گولڈ کی رنگ اسکے آگے کرکے بولا تو ردا نے جھجھکتے ہوئے تھام لی

" یہ میرے لیے دنیا کا سب سے قیمتی گفٹ ہے " اسکی آنکھوں میں دیکھتے محبت سے بولی تو علی نے مسکراتے ہوئے اسکی انگلی میں پہنادی

" اب ہوئی ہے یہ سب سے قیمتی " اسکا ہاتھ کو چوم کر اسے اپنے قریب کیا تو وہ شرما کر اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی علی نے بھی اسے اپنے سینے میں جذب کرلیا۔۔۔

****

لاؤنج میں بیٹھا زیان ماموں سے باتوں میں مگن تھا وہ طوبا کے ساتھ کچن میں آگئی طوبا مایوں کے کپڑوں میں کوئی تازہ پھول معلوم ہورہی تھی

" تم چلی جاؤ گی کیا " طوبا نے سلیپ سے ٹیک لگاتے پوچھا تو وہ منہ لٹکا کر چائے بنانے لگی

" دیکھو پوچھتی ہوں " جلدی جلدی چائے بنائی اور اس کے ساتھ باہر نکل گئی ماموں مامی اور وہ باتوں میں مگن تھے

" ارے بیٹا تم نے کیوں بنالی " مامی نے اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کر ٹیبل پر رکھتے مسکرا کر کہا وہ بھی وہیں بیٹھ گئی

" زیان بھائی آج رک جائیں نا آپ بھی ماہی کے ساتھ " طوبا نے سرو کرتے ہوئے کہا

" پھر کبھی ابھی مناہل کی میڈیسن بھی نہیں ہیں یہاں " زیان نے خوبصورتی سے ٹالا تو مناہل اسےگھور کر رہ گئی

" میں رک جاتی ہوں نا .. " ہلکے سے منمنائی مگر زیان کی وارننگ دیتی نظروں سے منہ بناکر رہ گئی

" مامی میں صبح ہی آجاؤں گی " اس کو بھی کہنا پڑا

" چلو بیٹا جیسا تم مناسب سمجھو " انہوں نے بھی مسکرا کر کہا پھر وہ لوگ چائے پی کر وہاں سے روانہ ہوگئے مناہل سارا وقت خاموش بیٹھی رہی وہ گاہے بگاہے اسے دیکھتا رہا جو غصے میں بیٹھی تھی وہ بھی مسکرا کر ڈرائیو کرنے لگا۔پورچ میں گاڑی روکتے ہی وہ اس کا انتظار کیے بغیر اندر چلی گئی لاؤنج میں فائقہ بیگم بیٹھی تھیں

" تم نے تو رکنا تھا آج کی رات " اسے واپس آتا دیکھ کر پوچھنے لگیں

" جی وہ "...

" کیا کرنا تھا اسے وہاں رک کر " پیچھے سے آتے زیان نے اس کی بات مکمل کردی تھی

" جاؤ چائے بنا کر لاؤ میرے لیے " گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے بولیں تو وہ زیان کو نظرانداز کرتی کچن کی طرف بڑھ گئی

" ماما یہ کونسا ٹائم ہے چائے پینے کا آپکی طبیعت خراب ہوجائے گی " اسے مناہل کی تھکن کی بھی فکر تھی مگر ماں کے آگے کچھ نہیں بولتا تھا

" بس بیٹا عادت پڑھ گئی ہے تم بھی جاکر آرام کرو اب " اسے کہتیں کمرے کی طرف بڑھ گئیں وہ کچن میں آگیا جہاں وہ دو کپوں میں چائے نکال رہی تھی اس نے پیچھے سے آکر اسے پکڑا تو وہ یکدم گھبرا گئی

" کیا کر رہے ہیں ہٹیں " اس نے دور کرنا چاہا مگر وہ اور قریب ہوگیا

" یہ دو کپ چائے کیوں بنائی ہیں " اس کی گردن کے خم کو چومتا کہنے لگا

" ہٹیں یہاں سے تائی امی کی چائے دینے جانا ہے " کسمسا کر غصے سے دور ہوئی

" اچھا دے کر آؤ " دونوں ہاتھ اوپر کرتے مسکرا کر بولا وہ جھنجھلاتی ہوئی باہر نکل گئی واپس آئی تو وہ وہیں کھڑا چائے پی رہا تھا

" یہ میری چائے تھی " غصے سے اسے دیکھنے لگی

" اوہ سوری آؤ پی لو " اسے ہاتھ پکڑ کر قریب کیا مگر وہ ہاتھ لپیٹے چہرہ دوسری طرف کی ہوئی تھی

" چلو شاباش پیو " کپ اس کے آگے کیا تو وہ اسے گھور کر کپ لیا اور چائے پینے لگی

" لاؤ مجھے بھی دو " اسے پیتا دیکھ روک گیا وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" آپ کتنی چائے پیتے ہیں آخر " غصے سے اسے دیکھا

" اپنی بیوی کی جھوٹی تو فرسٹ ٹائم پی رہا ہوں " سپ لے کر اس کے منہ سے کپ لگایا تھوڑا جھجھکی مگر تھوڑی سی بچی چائے ایک ہی سپ میں پی گئی کپ سینک میں رکھ کر اوپر کی جانب بڑھ گئے وہ چینج کرکے آئی تو وہ اپنا مشغلہ پورا کر چکا تھا وہ دانت پیستی اپنی جگہ پر آگئی چاہ کر بھی اس کی عادت ختم نہیں کرا سکتی تھی

" بات سنو " اسے بازو سے پکڑ کر قریب کیا مگر وہ جھٹ سے دور ہوئی

" دور رہیں سگریٹ کی اسمیل سے دم گھٹ رہا ہے میرا " اس کا ہاتھ جھٹک کر دور ہوئی تو زیان نے گھور کر اسے دیکھا لیکن کچھ کہا نہیں کیونکہ غلطی اسی کی تھی

" میں فریش ہونے جارہا ہوں سونے کی کوشش بھی مت کرنا " شرٹ اس کے منہ پر مارتا غصے سے واشروم میں گھس گیا اس نے سکون کا سانس خارج کیا اور جلدی سے روم کی ساری لائٹس اوف کرکے بلینکٹ میں چھپ کر لیٹ گئی وہ دس منٹ بعد واپس آیا تو کمرے میں بلیک آؤٹ دیکھ کر غصے سے مناہل کی

طرف بڑھا اور بلینکٹ کھینچا اسکی بلکل ابھی آنکھ لگی تھی یکدم ہڑبڑا کر اٹھ گئی سامنے بغیر شرٹ کے گیلے بال لیے محض ٹراؤزر میں کھڑے زیان کو دیکھ کر یکدم سیدھی ہوئی

" منع کیا تھا نا میں نے " گھور کر کمبل سائیڈ میں پھینکتا اس کے قریب بیٹھ گیا

" مجھے نیند آرہی ہے طبیعت بھی عجیب سی ہورہی ہے " اس نے گھبرا کر بہانہ بنایا تو زیان نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا

" کیا ہوا اچانک دل کیوں گھبرا رہا ہے " پریشانی سے کلائی پکڑ کر نس ٹٹولنے لگا مناہل خود کو داد دیتی مسکین سی شکل بنانا کر لیٹنے لگی

" بس چکر آرہے ہیں " خود پر نقاہت تاری کرتی ماتھا پکڑ کر لیٹ گئی

" ادھر آؤ تم نے اس شادی کے چکر میں بلکل کیئر چھوڑ دی اب تمہیں کہیں

جانے نہیں دونگا " اسے اپنے بازو پر لٹاکر بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی

" میں ٹھیک ہوں اور آپ ایسا کچھ۔۔۔"اس نے جلدی سے کہا مگر زیان کی شکل دیکھ کر بریک لگ گیا

" ابھی تو چکر آرہے تھے تمہیں " بازو لپیٹے اس کا جائزہ لے رہا تھا وہ اپنے لب

کاٹتی بال کانوں کے پیچھے اُڑسنے لگی زیان نے ہاتھ پکڑ کر اسے خود پر گرا لیا

" بہت معصوم ہو تم اسی لیے چھوڑ دو یہ چھوٹی چھوٹی کوششیں مجھ سے دور

بھاگنے کی " لٹیں کان کے پیچھے کر کے تھوڑی سے اسکا چہرہ اٹھایا

" چلو شرت پوری کرو اب " اسکی غیر متوقعہ بات پر ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی مگر کچھ یاد آنے پر یکدم سرخ پڑھ گئی

" میں نے ایسی کوئی ڈیل نہیں کی تھی " اس پر سے نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

" تو ٹھیک ہے پھر مجھ سے کمپلین مت کرنا " جارحانہ انداز میں رخ بدلا

" رک۔۔۔رک جائیں پلیز " اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر منت سے کہا

" بتاؤ ہاں یا نہ " اس کی آنکھوں میں جھناک کر انگلیاں چومتے ہوئے پوچھا تو اس نے بےبسی سے لب کاٹتے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور ذرا اس اونچا ہوکر اسکی بڑھی ہوئی شیو پر لب رکھ کر فوراً دور ہوئی

" یہ۔۔۔یہ کس تھی مجھے بچہ سمجھا ہوا ہے " غصے سے اسے گھورا تو وہ بھی اسے دھکا دے کر دور کرنے لگی

" مجھے یہ ہی آتی ہے آپ کی طرح بےشرم نہیں ہوں " سرخ پڑھتے جھنجھلا کر بولی تو زیان قہقہ لگا گیا

" نو پرابلم سویٹ ہارٹ آئی ویل ٹیچ یو ایوری تھنگ " مزے سے کہتا جھک کر اس کے تمام راستے مسدود کر گیا۔۔۔

****

طوبا شادی کے بعد فہد کے ساتھ ساؤتھ افریقہ گئی ہوئی تھی علی کو آفس سے چھٹیاں نہیں ملیں تھی جس کی وجہ سے ان کا ہنی مون پینڈنگ میں پڑ گیا تھا ان کی شادی کو دو ماہ ہونے والے تھے اور وہ بہت خوش اسلوبی سے ساری ذمہ داریاں نبھا رہی تھی علی کی محبتوں نے اسے مزید نکھار دیا تھا اس عرصے میں وہ صرف ایک بار ہی میکے رکنے گئی تھی وہ بھی صرف ایک دن کے لیے کیونکہ اسکا دل بھی اب ادھر ہی لگتا تھا مناہل بھی بس ایک بار ہی آئی تھی کیونکہ اس کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا اور زیان اب اور بھی زیادہ کیئرنگ ہوگیا

تھا۔علی کے آنے کا وقت ہو رہا تھا یلو اونچی فراک اور چوڑی دار پاجامے میں سجی سنوری اس کے لیے چائے بنا رہی تھی شادی کے بعد سے ہر دن وہ اسکے لیے ایسا ہی تیار رہتی تھی جو کہ علی ہی کی خواہش تھی پتتی ڈال کر مڑی تو کچن کے دروازے سے ٹیک لگائے اسکا جائزہ لے رہا تھا

" اتنی خاموشی سے آگئے آپ " اس کی گہری نظروں کو دیکھ کر رخ موڑ گئی

" ہاں اپنی مسز کو سرپرائز دینا تھا بس " اسے پیچھے سے پکڑ کر خود سے قریب کیا تو وہ شرما کر دور ہونے لگی

" ابھی سے بھاگ رہی ہو آج تو فیوریٹ کلر پہنا ہے " اسے خود میں سموتے مدہوشی سے بولا

" ہوش میں رہیں آج ماما کے گھر جانا ہے " اسکی ٹائی پر ہاتھ پھیرتے یاد دلایا

" نہ کرو یار آج نہیں پلیز " خوبصورت سی جسارت کرتا اسے کمرے میں لے جانے لگا

" آپ نے کل بھی یہی کہا تھا " اس نے روٹھ کر کہا

" تو تم کیوں روز میرا ایمان خراب کرنے کے لیے اتنی پیاری لگ رہی ہوتی ہو " اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا تو وہ یکدم سرخ پڑھ گئی مگر نظر ابلتی ہوئی چائے پر پڑی تو بھاگ کر اسٹوو بند کیا

" ابھی ابل جاتی چائے آپ کی وجہ سے باہر جائیں " اسے گھور کر کہا تو وہ ہنستا ہوا قریب آگیا

" ہر چیز مجھ پر ڈال دو " اسکی لٹیں پیچھے کرتے محبت سے اسے تکنے لگا

" ہٹیں نا علی امی آجائیں گی " اس نے شرما کر کہا

" ویسے ہیں کہاں والدہ محترمہ نظر نہیں آرہیں " کیونکہ اسے لاؤنج میں بھی نظر نہیں آئی تھیں

" پڑوس میں گئی ہوئی ہیں " چائے نکالتے ہوئے بتایا تو وہ بھی سر ہلاتا باہر نکل گیا ردا کو اپنا آج بھی جانا کینسل ہوتا دیکھائی دے رہا تھا مگر وہ مطمئن تھی مسکراتے ہوئے چائے اور سینڈوچ لے کر باہر نکل گئی۔۔۔

****

" فائزہ نے دو ماہ بعد کی تاریخ دی ہے کہہ رہی ہے اس سے زیادہ دیر نہیں کرونگی " فائقہ بیگم مسراکر بتارہی تھیں

" تو صحیح ہے نا بھابھی ہم سب مل کر کرا لیں گے تیاریاں " سومیہ بیگم نے بھی مسکرا کر کہا وہ سب خواتین اس وقت لاؤنج میں بیٹھی تھیں

" یہ ردا کی بچی تو سسرال کی ہی ہوکر رہ گئی ہے شکل ہی نہیں دیکھائی " حنا نے سعد کو تھپکتے ہوئے کہا جو گھٹنوں گھٹنوں چل کر اسے نچا کر رکھنے لگا تھا

" اسے تو میں بتاؤں گی کب سے کہہ رہی ہوں مگر میڈم کے مزاج ہی نہیں مل رہے " چینل سرچ کرتی مناہل بھی غصے سے بولی تو فاطمہ بیگم اور سومیہ بیگم مسکرا اٹھیں وہ اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر بہت مطمئن تھیں

" کیا ہوا سونا نہیں ہے کیا جو یہاں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہو " ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے تپا تپا سا نیچے آگیا کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا اور اسے ٹی وی میں مگن دیکھ کر مزید آگ لگ گئی

" ابھی تو ساڑھے گیارہ ہوئے ہیں " ہلکے سے منمنائی عجیب بھی لگا اس کا سب کے سامنے کہنا کیونکہ اب اس کی نیند کی ٹائمنگ بھی فکس ہو چکی تھیں پہلے لان میں واک کرواتا پھر ٹائم پر سلوا دیتا تھا

" تم سے کیا کہہ رہا ہوں میں " اس بار سخت لہجے میں بولا تو وہ لب کاٹتی دوپٹہ درست کرتی اٹھنے لگی

" کیوں تم نے اسے تنگ کیا ہوا ہے بچی نہیں ہو کوئی جو وہ ہر چیز کا خیال

رکھے گا تمہاری " فائقہ بیگم نے اسے جھاڑ پلائی تو وہ تیزی سے وہاں سے گزرنے لگی

" کسی چیز کا ڈھنگ نہیں ہے میری بہن کو کبھی ماں سمجھا نہیں اور خود کی

سگی ماں میں کوئی سلیقہ نہ تھا " ان کے زہریلے لفظوں پر لاؤنج میں یکدم سکوت چھا گیا وہ تیزی سے اوپر کی طرف بڑھ گئی زیان اس کے تاثرات دیکھ چکا تھا

" یار ماما کبھی تو بخش دیا کریں آپ بھی " ماں کو تاسفی نظروں سے دیکھتا اوپر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ بیٹے کے تیور دیکھ کر حیران ہو گئی تھیں

" آپی وہ اتنا خیال تو رکھتی ہے ہلکے میری ہی کوتاہیاں تھیں جو کبھی انکی ماں

بن کر پروارش نہ کر سکی " فاطمہ بیگم آزردہ لہجے میں بولیں تو حنا اور سومیہ بیگم نے اس تبدیلی پر ششدر انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا جبکہ فائقہ بیگم کنگ سی بیٹھی تھیں

" کیا بول رہی ہو پاگل تو نہیں ہو گئیں " خود کو سنبھال کر دبے لہجے میں بولیں

مگر وہ پشیماں سی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔۔۔

* * * * * * * *

" من دروازہ کھولو میں آخر بار کہہ رہا ہوں " وہ کب سے باتھ روم میں بند سسک رہی تھی زیان نے جھنجھلا کر سخت لہجے میں وارننگ دی تو دھلے ہوئے چہرے اور سرخ آنکھوں سے باہر نکل گئی زیان کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل کو مسل دیا ہو

" یہ کیا حرکت ہے " اسے خاموشی سے اپنی جگہ پر لیٹتا دیکھ جھنجھلا کر بولا

" چھوڑیں نیند آرہی ہے مجھے " اپنا بازو چھوڑا کر لیٹ گئی اس نے بےبسی سے اسے دیکھا اور خود بھی لائٹس اوف کر کے لیٹ گیا جانتا تھا اس نے اب ساری رات رونا ہے

" تمہارا ایک آنسو بھی گرا نا سوچ لو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا " جھٹکے سے اس کا رخ موڑا آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری تھیں

" کیوں اپنی مری ہوئی ماں کے بارے میں اتنا کچھ سن کر بھی نہ روؤں " ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی اٹھ بیٹھی

" شش۔۔۔۔بس۔۔۔"اسے خود سے لگا لیا

" تم ماما کی عادت جانتی ہونا اور چاچی کے بارے میں مجھ سے پوچھو وہ کتنی

اچھی تھیں " زیان نے ساتھ لگا کر اسے دلاسہ دیا تو وہ رونا بھول کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" آآپ کو یاد ہیں وہ " آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھا

" ہاں سب یاد ہے مجھے میں سب زیادہ قریب تھا انکے " اسکے آنسوؤں کو لبوں سے چنا لیا پھر کچھ یاد آنے پر خود سے الگ کیا اور ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا مناہل نے ناسمجھی سے اسے دیکھا واپس آیا تو ایک خوبصورت سا باکس اسکے ہاتھ میں تھا

" مڑو۔۔۔"اسے خود کو تکتا پاکر بولا

" کیوں؟"

" ایک جیولر کلائینٹ سے میٹنگ تھی بس پیچھے پڑھ گیا کہ بیوی کے لیے کچھ لے لیں بس زبردستی لینا پڑا اب بات تو خراب نہیں کرسکتا تھا نا " اکتائے ہوئے لہجے میں بول کر بہت نفیس سا لاکٹ نکالا جس کی بلکل باریک سی چین میں ایک پنک کلر کا ڈائمنڈ لاکٹ لٹک رہا تھا اردگر چھوٹے چھوٹے وائٹ ڈائمنڈ لگے تھے وہ مہوبت سی اسے دیکھنے لگی اتنا حسین لاکٹ شاید زندگی میں پہلی دفع دیکھا تھا مگر اسکی بات پر گھور کر اسے دیکھا

" تو کہہ دیتے بیوی میری پسند کی نہیں اسے کیوں گفٹ دوں اور گرل فرینڈ کو تو دیتا رہتا ہوں " چڑ کر کہتی اٹھنے لگی مگر اس نے بمشکل اپنا قہقہ ضبط کرتے اسے روک لیا

" اب بیوی کی چیز گرل فرینڈ کو دینا تو ناانصافی ہے نا " اسے قابو کرتے لاکٹ گلے میں پہنادیا

" مجھے نہیں چاہیے ایسی کوئی چیز آپ اسے ہی دے سیں یہ " اس سے دور ہوتی لاک کرنے کی کوشش کرنے لگی نجانے کیوں آواز میں نمی گھل گئی تھی

" من۔۔اگر یہ اترا تمہارے گلے سے پھر سوچ لو میں کیا کرسکتا ہوں " اسکے تنبیہی لہجے پر مناہل نے غصے اسے دیکھا

" میں تو اتاروں گی " ضدی لہجے میں بولی تو وہ اٹھ کر قریب آگیا اس نے دور ہونا چاہا مگر اس نے اپنے ساتھ لگاتے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے کیا

" یہ جس کے لیے بنا ہے اسی پر جچ رہا ہے " اس کے کان کے قریب جھک کر مدھم سرگوشی کی تو مناہل کو اپنا دل کنپٹیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا ایک نظر

خود کو آئینے میں دیکھا واقعی وہ لاکٹ اکی صراحی دار گردن کے لیے ہی بنا تھا فور اُنظریں چراتی دور ہونے لگی مگر اب یہ ممکن نہ تھا۔۔۔

****

" اس سے کہہ دو اپنی شکل گم کرلے یہاں سے کیونکہ میں مزید اپنی بے عزتی برداشت نہیں کرسکتا " آج عبدال کو بیل پر رہا کیا گیا تھا ابراہیم صاحب کا ارادہ اسے دبئی بھیجنے کا تھا کیونکہ وہ مزید اپنی ساخت کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے

" ڈیڈ لیکن آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں " اس نے غصے سے باپ کو دیکھا وہ تو زیان کو برباد کرنے کے منصوبے بنائے بیٹھا تھا اور یہاں وہ اسے ملک سے باہر بھیجنے کی تیاریوں میں تھے

" تم جو سوچ کر بیٹھے ہو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں اگر اس بار کوئی حرکت کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لونگا سمجھے " اسے کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیا تو سدرہ بیگم اور عشاء جلدی سے قریب آگئیں

" عبدال بیٹا صحیح کہہ رہے ہیں تمہارے ڈیڈ کچھ عرصے کے لیے تمہارا یہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک ہے ورنہ زیان اس بار کسی کو نہیں چھوڑے گا " انہوں نے منت سے کہا تو باپ پر ایک خفگی بھری نظر ڈالی

" میں ڈرتا نہیں ہوں اس خبیث سے " تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا سدرہ بیگم وہیں بیٹھ کر رونے لگیں تھیں

" یہ کیا ہوگیا ہے اپنے بیٹے کو خود سے دور کرنا پڑھ رہا ہے " عشاء کے گلے لگی رو رہی تھیں

" شکر کرو زیان آؤٹ اوف کنٹری ہے تو بیل مل بھی گئی سورس لگوا کر ورنہ اسے جیل میں پڑے دیکھ کر ساری زندگی رونا پڑھتا " انہوں نے پریشانی سے ڈھیلتے ہوئے کہا وہ جانتے تھے زیان کسی بھی وقت ملک واپس آسکتا ہے اسی لیے عبدال کو یہاں سے بھگانہ ضروری تھا۔۔۔

****

وہ پندرہ دن کے ٹور پر اٹلی گیا تھا ٹور کمپلیٹ ہونے والا تھا جب اس کے بندے نے اسے عبدال کی بیل کی خبر دی تو وہ سب کچھ کینسل کر کے رات کی فلائٹ سے آگیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اسے زمین میں گاڑھ دے وہ سیدھا پولیس اسٹیشن آیا تھا

" تم مجھے اسی وقت انفارم نہیں کرسکتے تھے ہاں " اس نے غصے سے آفیسر کی ٹیبل پر ہاتھ مارا

" دیکھو زیان کمیشنر کی کال تھی میں کیسے کچھ کرسکتا تھا اور تمہیں بتانا چاہا تو تمہارا فون بند جارہا تھا " آفیسر نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا

" اسد تو جانتا ہے اس کمینے شخص کو کب کا بھاگ چکا ہوگا اب تک " زیان ابراہیم صاحب کو اچھی طرح جانتا تھا

" میرے بندے ریڈ مارتے پھر رہے ہیں اس کے گھروں پر ابھی رشید فلائٹس کی ڈیٹیلز بھی لے آئے گا " اس کے آگے پانی رکھتے ہوئے بولا

" لے پانی پی اللہ سب بہتر کرے گا " اسے موبائل چیک کرتے دیکھ کر بولا

" سر رشید نے رپورٹ سینڈ کری ہے " جونیئر آفیسر کمرے میں آیا تو زیان بھی اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

" کیا رپورٹ ہے "

" سر عبدال ابراہیم کل رات کی فلائٹ سے دبئی جا چکا ہے "

" شٹ۔۔۔"زوردار مکا ٹیبل پر مارتا وہاں سے نکل گیا بس نہیں چل رہا تھا سب کچھ ختم کرڈالے تیز ڈرائیو کرتا " ابراہیم مینشن " پہنچا تھا عشاء سدرہ بیگم اور وہ کہیں جانے کے لیے تیار کھڑے تھے

" بہت خوب تو بھگا دیا بیٹے کو " طنزیہ لہجے میں انہیں دیکھا

" دیکھو زیان میں نے اسے سمجھا دیا ہے وہ شرمندہ بھی ہے تم بھی یہ لڑائی ختم کرو " انہوں نے تحمل سے کہا

" اس جیسا گھٹیا شخص کیسے سدھر سکتا ہے جو ٹورچر سیل میں ہوتے ہوئے بھی گیدڑ بھپکیوں سے باز نہ آئے " انتہائی غصے سے کہا بہت مشکل سے خود کو گالی دینے سے روکا تھا

" زیان میں گارنٹی لیتا ہوں اب اگر ایسا کچھ ہوا تو میں خود اسے تمہارے حوالے کرونگا " ابراہیم صاحب اتنی بڑی مچھلی سے پنگا نہیں لینا چاہتے تھے کیونکہ زیادہ تر ڈیلز زیان کے ذریعے ہی کرتے تھے

" آئندہ ایسا ہونا تو دور کی بات اگر اس نے سوچا بھی تو میں خود اسے زمین میں اتاروں گا بتا دیجیے گا اپنے لاڈلے کو " ان سب کو وارن کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ عشاء اسکے تیور دیکھ کر کھول کر رہ گئی تھی

" دیکھا اس ناہنجار کی وجہ سے کل کا بچہ آج منہ پر دھمکی دے کر چلا گیا " اس کے جاتے ہی وہ سدرہ بیگم پر برس پڑے تھے مگر عشاء کو رامین پر غصہ آرہا تھا جس کی وجہ سے سب ہوا وہ خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی۔۔۔

****

دو بجے کے قریب گھر پہنچا تو تمام افراد سو چکے تھے وہ بھی کمرے کی جانب بڑھ گیا کمرے میں داخل ہوا تو اسے آرام سے بیڈ پر سوتا پاکر اس کے قریب آگیا دل میں لگی آگ پر جیسے چینٹھے پڑے تھے اس کا ماتھا چومتا واشروم کی طرف بڑھ گیا باتھ لے کر واپس آیا تو وہ اٹھی بیٹھی تھی ہاتھ میں اسکا موبائل تھا

" وہ عشاء کی کال آرہی تھی بس سائلینٹ کیا ہے " فون اس کی طرف بڑھاتے وضاحت دی

" میں نے کچھ پوچھا ہے کیا " موبائل لے کر سائیڈ میں ڈالا اور خود بیڈ پر گر کر اسکی گود میں سر رکھ گیا وہ لب کاٹتی آرام آرام سے سر دبانے لگی

" آپ کو تو تین دن بعد آنا تھا " کب سے روکا سوال زبان پر آہی گیا زیان نے اپنی سرخ پڑھتی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

" کیوں غلط کیا آکر " اس کے سپاٹ لہجے پر وہ یکدم گڑبڑا گئی

" نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے " فوراً وضاحت کری

" میری غیر موجودگی میں خیال رکھا میرے بے بی کا " اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولا وہ محض سر ہلا گئی اب اسے کیا بتاتی اس کے جانے کے بعد تو اسے کھلی چھوٹ ملی تھی

" مگر گول گپے کے پانی نے ایسیڈیٹی ضرور کردی تھی " زیان کے کہنے پر وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

" آآپ کو کیسے۔۔۔"اسے سمجھ نہ آیا کیونکہ یہ کام تو اس نے بہت رازداری سے کیا تھا تو اسے کیسے پتا چل گیا

" تم کیا سمجھتی ہو وہاں جا کر تم سے بےخبر ہوگیا ہوں " جھٹکے سے اسے خود پر جھکایا وہ سہمی ہوئی اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی جہاں اپنا عکس صاف دیکھ سکتی تھی

" آہ۔۔۔"اپنے بالوں میں سختی محسوس ہوئی

" من۔۔۔کیا کہا تھا خیال رکھنا میرے پیچھے اپنا یہ خیال رکھا ہے !! " غصے سے اٹھ کر اسے قریب کیا

" سوری "....آنکھیں میچے آہستہ سے بولی

" کرتی کیوں ہو ایسا " اسے اپنے ساتھ لگا لیا وہ اس وقت کسی اور بات کی جھنجھلاہٹ اس پر نہیں نکال سکتا تھا

" سو جاؤ " اس کے گال پر لب رکھتا سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر بالکونی میں چلا گیا مناہل نے پریشانی سے اسے جاتا دیکھا کیونکہ مناہل کی طبیعت کی وجہ سے اب وہ سگریٹ بہت طلب ہونے یا اپنی فرسٹریشن دور کرنے کے لیے پیتا تھا۔۔۔

****

آج گھر میں محفل سی جمی تھی ردا بھی آئی ہوئی تھی اور رامین کی شادی کے دن بھی قریب آرہے تھے سب اسی کی تیاریوں میں لگے تھے

" یہ طوبا تو بلکل بیگانی ہی ہوگئی ہے فہد سے شادی کے بعد " خود کو دوپٹے میں ڈھانپی مناہل نے شکوہ کیا کیونکہ بہت کم بات ہوپاتی تھی اس سے

" آرہی ہے دوہفتے بعد لے لینا بدلہ " پاستا کھاتی ردا نے ہنستے ہوئے کہا

" مجھے بھی نکال کر دو پاستا میرا دل نہیں چاہ رہا یہ اوٹس کھانے کا " اپنے آگے بھرا ہوا اوٹس کا باول دور کیا سامنے بیٹھا زیان علی اور راحم کے ساتھ باتوں میں لگا تھا

" یہ بہت اسپائیسی ہے ماہی زیان بھائی ڈانٹیں گے پھر " ردا نے وارن کیا مگر اس نے ناک سے مکھی اڑا دی

" تم کھاؤ نا دن رات ایسے پورٹین کے چکر میں پھیکے کھانے تو چڑھ دوڑو اپنے شوہر پر " اس نے گھور کر کہا تو جھینپ سی گئی

" ویسے حسین تو بہت ہورہی ہو " ردا نے اسکے کھلتے چہرے اور بھرے بھرے وجود کو دیکھ کر چھیڑا

" مزاق اڑا رہی ہو دیکھو کتنی موٹی ہورہی ہوں میں " اس نے گھور کر باتوں میں مگن زیان کو دیکھا تو ردا نے ہنستے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا

" ماہی پاگل ہوگئی ہو تم وہ بیچارے کتنا پیار کرتے ہیں تم سے " وہ جھینپ گئی

" پیار نہیں کرتے پریڈ لیتے ہیں میری اپنی مرضی سے کھلاتے ہیں اپنی مرضی سے کہیں لے کر جاتے ہیں ایوین سولاتے بھی اپنی مرضی سے ہیں " اپنے دکھڑے سناتے روانی میں بول گئی ردا کھلکھلا کر ہنس پڑی

" اب خیر لاسٹ کمپلین کا تو کچھ نہیں کیا جاسکتا " اس نے معنی خیزی سے کہا تو مناہل سرخ پڑھ گئی

" بد تمیز یہ سیکھ رہی ہو تم علی سے " اسے گھور کر اور پاستا نکالنے لگی

" من۔۔۔بس باول فنش کرو اپنا " وہ جو سمجھ رہی تھی کہ وہ باتوں میں مگن ہے مگر اسکی پوری توجہ اسی پر تھی مناہل نے مسکین سی شکل بناکر دیکھا مگر اس کی آنکھوں میں وارننگ دیکھ کر سیدھی ہوگئی

" یار تو نے بیچاری ماہی پر صحیح کے پہرے لگائے ہوئے ہیں " راحم بھی مناہل کی مسکین شکل دیکھ چکا تھا

" یہ اپنی حالت خراب کرلے اگر اس پر پہرے نہ بیٹھاؤں تو " اپنا چائے کا کپ اٹھاتے اسے دیکھا جو منہ پھلائے بیٹھی تھی

" ماہی تم تنگ کرتی ہو زیان کو " علی نے مصنوعی گھوری سے اسے دیکھا تو وہ دانت پیستی اٹھ گئی

" تم نہ ابا نہ بنو میرے " اسے منہ چڑاتی نکل گئی تھی ردا اور حنا اس کی حرکت پر کھلکھلا کر ہنس پڑیں علی بھی جھینپ سا گیا

" علی اس سے پنگا مت لینا کیونکہ اس کی آج کل اپنے شوہر سے نہیں بن رہی " راحم نے ٹیبل پکڑ کر قریب آتے سعد کو اچک کر کہا زیان نفی میں سرہلا کر رہ گیا علی بھی مناہل کی جھنجھلاہٹ محسوس کر چکا تھا اس کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی

" ردا رکو گی نا آج تو " سومیہ بیگم نے لاؤنج میں آکر پوچھا کیونکہ وہ کافی دن بعد آئی تھی ردا نے ایک نظر علی کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

" نہیں ماما وہ امی اکیلی ہوں گی کیونکہ ابو کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں میں پھر آجاؤں گی " اس نے فوراً بہانا تراشا تھا کیونکہ علی اسی شرط پر اسے ملانے لایا تھا

" چلو ٹھیک ہے جیسے مناسب سمجھو " انہوں نے بھی زیادہ نہ کہا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی خوشی میں خوش تھیں۔۔۔۔

****

دن ایسے گزرے کہ پتا بھی نہ چلا آج رامین کی مایوں تھی زیان نے ہر چیز اس کی پسند کی ارینج کروائی تھی وہ اپنی چھوٹی بہن سے کچھ زیادہ ہی محبت کرتا تھا ہمیشہ اسکی ہر خواہش اسی نے پوری کی تھی مناہل اس کے کمرے میں سیٹ کا ڈبہ رکھنے آئی تھی یہ زیان نے اسکے لیے اسپیشلی بنوایا تھا وہ شاید واشروم

میں تھی مناہل نے ٹیبل پر سیٹ رکھا تو اسی وقت رامین کا موبائل بلنک ہوا تھا اور جس کا میسج آیا تھا اس نے حیرت سے فون اٹھایا اور میسج اوپن کر لیا

" رامین میں پاکستان آچکا ہوں مجھ سے ملو ورنہ تمہارے گھر والوں کے سامنے تمہاری حقیقت بتادونگا کہ مناہل کی تصویریں تم نے بنوائی تھیں " یہ میسج تھا یا بم جو اسکے اعصاب پر گرا تھا اس نے فوراً صوفے کا سہارا لیا مناہل کو سمجھ نہ آیا کہعبدال کب رہا ہوا اور رامین ! وہ ایسا کیسے کرسکتی ہے اس کے ساتھ

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا فون چھونے کی " اس سے آکر اپنا موبائل چھیننے لگی مگر مناہل فوراً دور ہوئی

" کیا ہے یہ۔۔۔بتاؤ مجھے کیا ہے یہ " عبدال کا میسج اس کے سامنے کرتی چیخ اٹھی رامین کا ایک پل کے لیے رنگ پیلا پڑھ چکا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا

" ہاں سچ ہے یہ سب چلو نکلو یہاں سے " وہ واپس اپنی جون میں آگئی اور بےخوفی سے کہا تو مناہل کو پورا کمرا گھومتا محسوس ہوا ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا وہ منہ کے بل صوفے پر گری

" کتنی گری ہوئی ہو تم کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا " آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پوچھا وہ ساکت سی اپنے چہرے پر ہاتھ رکھی ہوئی تھی

" تم۔۔تمہاری ہمت اتنی اوقات کہ مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ " اس کی طرف لپکی مگر مناہل نے اسے زور سے دوبارہ صوفے پر دھکا دیا

" میرے سوال کا جواب دو کیوں کیا ایسا ورنہ ابھی سب کو بلا کر تمہاری حقیقت کھول دونگی " اسے نفرت ہورہی تھی اس وقت اس لڑکی سے

" اونہہ۔۔حقیقت کھولو گی کیا پروف ہے تمہارے پاس " تمسخرانہ نگاہوں سے اسکے سن پڑھتے وجود کو دیکھا

" اور جاننا چاہتی ہو کیوں کیا تو سنو صرف تمہاری وجہ سے " وہ زور سے چیخی مناہل سکتے میں کھڑی اس ناگن کو دیکھ رہی تھی

" تم میرے اور موحد کے بیچ آئیں مجھے اور موحد کو الگ کرنا چاہتی تھیں " اس کی باتیں مناہل کے سر پر سے گزر رہی تھیں زیان جو مناہل کو بلانے آیا تھا اندر سے آتے شور سے ہاتھ خود بخود ہینڈل پر ٹھہر گیا

" تم موحد سے محبت کرتی تھیں اسے چھیننا چاہتی تھیں مجھ سے وہ تو خود ہی آؤٹ اوف کنٹری چلاگیا ورنہ تم جیسی تھرڈ کلاس لڑکی تو ہم دونوں کو جدا کر چکی ہوتیں " عجیب سے لہجے میں کہتی مناہل کو وہ بلکل ذہنی مریضہ لگی

" رامین تم پاگل ہوچکی ہو اس کی محبت میں اندھی ہوگئی ہو صحیح غلط تک کی تمیز بھول گئیں " اسے دکھ ہورہا تھا وہ کیسے اتنی پستی میں جاسکتی ہے رامین کی نظریں ڈریسنگ میں اٹھیں تو دروازے کی اوٹ میں کھڑا زیان واضح نظر آرہا تھا اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئیں اگر زیان نے سب کچھ سم لیا تو اسے موحد تو کیا اپنی جان بھی بچتی نظر نہیں آرہی تھی

" مناہل لیکن بھائی تو تم سے محبت کرتے ہیں ان کی قدر تو کرلو کب تک موحد کے پیچھے بھاگتی رہو گی میں نے کیوں اپنی خواہشات کے پیچھے سب کی زندگی تباہ کررہی ہو۔۔۔تم جانتی ہو آج میری مایوں کے پھر بھی اپنی محبت کے دھڑے لے کر میرے پاس آگئیں " اسکے یکدم رنگ بدلنے پر مناہل حیران پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی وہ کب موحد کے پیچھے آئی

" تمہیں اندازہ بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔رامین پچھتاؤ گی بہت پچھتاؤ گی تم " منابل نے دکھ سے کہا وہ اب تک بےیقینی کی سی کیفیت میں تھی

" تم مجھے اب بھی دھمکی دے رہی ہو شرم کرو " اس نے لہجے میں دکھ سمو کر کن اکھیوں سے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے زیان ہٹ چکا تھا

" رامین اسی کھودے ہوئے گڑھے میں تم ایک دن خود گرو گی " اسے تاسف سے دیکھتی باہر نکل گئی

" منابل بی بی اپنے دن گنو اب تو تم " مسکراتے ہوئے سر جھٹکا اور تیار ہونے چلی گئی۔۔۔

*****

" منابل لیکن بھائی تو تم سے محبت کرتے ہیں ان کی قدر تو کرلو کب تک موحد کے پیچھے بھاگتی رہو گی "

الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ جو اسکے کانوں میں انڈیلا گیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کسی گاڑی سے ٹکر مار دے کیونکہ جو ابھی سن کر آیا تھا وہ کسی بھی شخص کے لیے موت سے کم نہ تھا کہ اسکی بیوی کسی اور سے محبت کرتی تھی کسی اور کو دل میں بسائے ہوئے تھی وہ اتنا گرا ہوا شخص تھا کہ اسکی بیوی سمجھوتہ کر رہی تھی اس کے ساتھ ایک ان چاہا بندھن نبھارہی تھی ماضی میں کہے اس کے تمام لفظ دماغ میں گردش کر رہے تھے

" میں ایسا نہیں چاہتی "

" یہ سب مجبوری میں ہوا تھا "

" مجھے آزاد کردیں "

سامنے سے آتی گاڑی ٹکراتے ٹکراتے بچی اس نے بروقت اسٹیئر رنگ گھمایا دماغ بلکل سن ہوچکا تھا کار کو کونے میں روک کر اسٹیئرنگ پر سر رکھ دیا

" بہت غلط کیا ہے مناہل حیدر تم نے بہت غلط " اپنی انگارہ ہوتی آنکھوں کو سختی سے میچ کر زور سے مکاہ اسٹیئرنگ پر دے مارا نجانے کتنا وقت بیت چکا تھا سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے موبائل مسلسل بج رہا تھا مگر اسے پرواہ نہ تھی ساحل کے آگے گاڑی کھڑی کرے سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا آسمان پر سیاہی چھا چکی تھی موبائل چیک کیا تو راحم حنا اور اس دشمنِ جاں کی کالز آئی ہوئی تھیں دل میں پھر سے شعلے بھڑک اٹھے وہ سب کچھ بھول بیٹھا تھا کہ آج گھر میں اسکی بہن کی شادی کا فنکشن ہے بس ابھی وہاں سے بھاگنا چاہتا تھا اتنے میں راحم کی پھر کال آنے لگی مگر اس بار اس نے رسیو کر لی تھی

" تو کہاں ہے زیان یہاں سب پریشان ہورہے ہیں نو بج چکے ہیں تو خیریت سے تو ہے نا " راحم چھٹتے ہی فکرمندی سے بولا

" پہنچ رہا ہوں " بس اتنا کہہ کر فون کاٹا اور گاڑی میں بیٹھ گیا وہ اتنا بزدل نہ تھا کہ ایک لڑکی اسے زیر کردیتی

" مناہل حیدر پچھتاؤ گی تم بہت پچھتاؤ گی زیان حیدر کو دھوکہ دینے کی سزا کیا ہے میں بتاؤں گا تمہیں " تصور میں اس سے ہمکلام ہوتا گاڑی اسٹارٹ کر گیا۔۔۔

****

" کہہ رہا ہے آرہا ہوں " راحم نے فون کاٹ کر بتایا تو فائقہ بیگم اور وہ کچھ مطمئن ہوئیں مہمان آنا شروع ہوچکے تھے

" جاؤ ماہی ریڈی ہو تم بھی جلدی " حنا نے اسے بیٹھا دیکھ جلدی سے کہا تو وہ بھی خود کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی صبح سے ویسے ہی دل اداس ہورہا تھا اپنے کمرے میں آکر ڈریس نکالا اور چینج کرنے چلی گئی باتھ وہ دوپہر کو ہی لے

چکی تھی یلو فراک میں اس کا سراپا چھپ گیا تھا یہ ڈریس ماما کی پسند کا تھا وہ آہستہ سے دکھی دل سے مسکرا دی لائٹ سے میک اپ میں اس کا سوگوار چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا ہاتھوں میں گجرے پہنے لگی زیان کو اس کے ہاتھ بہت پسند تھے اس لیے اب وہ خاص طور پر ان کا خیال رکھنے لگی تھی ناخن اس نے ضد کرکے بڑھا لیے تھے ان پر سرخ نیل پینٹ غضب ڈھا رہا تھا زیان کمرے میں میں آیا تو اس نے ڈریسنگ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے نظرانداز کرتا الماری کی طرف بڑھ گیا تھا مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اتنا سارا تیار ہوئی اور وہ نظرانداز کر گیا

" کہاں تھے آپ " کان کی بالی کو ٹھیک کرتے ہوئے پوچھا مگر اس نے کوئی رسپونس نہ دیا مناہل کو غصہ آنے لگا وہ کہاں اس کی لاتعلقی کی عادی تھی

" میں آپ سے بات بات کر رہی ہوں " اس کے قریب جاکر کھڑی ہوگئی زیان نے ایک نظر اس کے جگمگاتے روپ پر ڈالی

" شٹ اپ دماغ خراب نہ کرو میرا اور جاؤ یہاں سے سمجھیں " انتہائی درشت لہجے میں کہہ کر اسے سائیڈ پر کرتا واشروم میں گھس گیا وہ حیران پریشان سی کھڑی اس کی پشت دیکھتی رہ گئی

" شاید تھک گئے ہوں میں نے خوامخوا پریشان کر دیا " خود ہی وجہ ڈھونڈتی لب کاٹتے ہوئے نیچے آگئی ماموں کی فیملی بھی آچکی تھی وہ انہیں کے پاس آگئی

" ماشاءاللہ بڑی پیاری ہوگئیں آپ تو " طوبا کے گلے مل کر اسے چھیڑا تو وہ جھینپ سی گئی وہ اور فہد دو دن پہلے ہی آئے تھے

" حسین تو تم ہو رہی ہو کیا بیوٹی کریمز لگانا شروع کردیں " طوبا نے رازداری سے پوچھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی وہ صبح کے مقابلے میں خود کو سنبھال چکی تھی

" جب بولنا فضول ہی بولنا " اسکی کمر پر ہاتھ مارا فہد طوبا کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا جو گرین کرتا پاجامے میں بہت پیاری لگ رہی تھی

" اور فہد بھائی کیسے ہیں آپ یہ زیادہ تنگ تو نہیں کرتی " فہد کو دیکھ کر اسے چھیڑا

" نہیں بھابھی ابھی تو ایسا کوئی خاص تنگ نہیں کیا ہاں مگر زیان نے بتایا تھا آپ نے اسے ستایا ہوا ہے " فہد نے اس پر اٹیک کیا تو طوبا اور باقی سب ہنس پڑے

" یہ جو آپ کے دوست ہیں نا ان سے کہیں ایک پیج پر ساری کمپلینز لکھ دیں " دانت پیستی وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گئی

" ماہی پوری کاپی دینی پڑے گی کیونکہ ایک دو مسئلے تو ہیں نہیں جو پیج پر آجائیں " ردا نے بھی اسے چھیڑا تو وہ اسے گھورنے لگی کافی دیر تک وہ لوگ باتوں میں مگن ہنسی مزاق کرتے رہے مگر زیان اس طرف ایک بار بھی نہ آیا تھا مناہل نے محسوس تو کیا مگر نظر انداز کرگئی تھی۔۔۔

****

" عبدال کیسا ہے " رامین اسٹیج پر بیٹھی تھی وہ اس کے پاس آئی تھی تمام رسمیں ہوچکی تھیں موحد فہد اور راحم کے ساتھ ساتھ تھا

" تمہیں کیا لگتا ہے کیسا ہوگا " اورنج فراک اور چوڑی دار پاجامے میں غضب ڈھاتی رامین کو دیکھا

" خیر مزے میں ہوگا اتنا شریف نہیں ہے وہ " رامین نے معنی خیزی سے کہا تو اس نے دانت پیس کر دیکھا

" تم بہت بڑی موقعہ پرست ہو اپنا کام نکلوا کر خود گنگا نہا کر بیٹھی ہو " رامین اس کے تپنے پر مسکرا اٹھی

" ڈونٹ وری سوئٹی تم بس زیان بھائی کو اپنے قریب کرو کیونکہ وہ اب صرف تمہارے ہیں " اس کے اتنے کونفیڈینس پر عشاء اسے دیکھ کر رہ گئی

" پاگل تو نہیں ہوگئیں کیا بول رہی ہو " اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا

" تمہیں بھائی سے شادی کرنی ہے یا نہیں " اسے گھور کر اپنا دوپٹہ سائیڈ پر کیا اسے کہاں عادت تھی ان سب چیزوں کی

" ہاں بٹ وہ تو اس مناہل کے آگے پیچھے پھرتا نظر آتا ہے ہر وقت " اس نے دور ردا اور حنا کے ساتھ بیٹھی مناہل کو نفرت سے دیکھا

" اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میں بھائی کو اس سے بدل کر چکی ہوں اب وہ ستیساوتری ان کی نظروں میں ایک بےوفا ڈائن سے زیادہ کچھ نہیں " کھلکھلاتے ہوئے اسے ساری تفصیل بتاتی عشاء پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری کر گئی

" رامین میری جان۔۔"یکدم پرجوش انداز میں اس سے لپٹ گئی

" ہاں مگر تم بھائی کے سامنے ایسا کچھ مت کہنا جس سے ان کو شک ہوجائے " اس نے تنبیہہ کی تو وہ بھی مسکرا کر سرہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی دل کی کیفیت یکدم ہی بدلی تھی اپنی منزل پھر سے آساں لگے لگی تھی۔زیان دور دور تک کہیں نہ تھا وہ خود ہی اس کو ڈھونڈتی پہنچ گئی وہ انتظامات دیکھ رہا تھا

" زیان کہاں غائب ہو تم،لگ ہی نہیں رہا تمہاری بہن کی مایوں ہے " اسکی بازو پر ہاتھ رکھ کر ناراضگی سے بولی

" بس یار بزی ہوں تھوڑا تم چلو میں آتا ہوں " اس نے زبردستی مسکرا کر کہا عشاء کو وہ کچھ تھکا تھکا سا لگا

" نو زی چلو ابھی "

" عشاء یار " وہ اسے اپنے ساتھ ڈانس فلور پر لے آئی تھی ایک ہنگامہ سا برپا تھا چاروں طرف میوزک کا شور اور اسپوٹ لائٹس جل رہی تھیں مناہل کی نگاہ ان دونوں پر اٹھی جو مکمل طور پر ایک دوسرے میں مگن تھے مگر وہ فوراً نگاہیں ہٹا گئی نجانے کیوں آج زیان کا رویہ بلکل مختلف لگا تھا اسے گھبراہٹ ہونے لگی وہاں سے اٹھ کر کونے میں آگئی دل چاہ رہا تھا عشاء کا حشر بگاڑ دے مٹھیاں بار بار کھول بند کر رہی تھی

" تم ہمیشہ کونے میں ہی کیوں پائی جاتی ہو " موحد نے پاس آکر اسے چھیڑا تو وہ مسکرا بھی نہ سکی صبح ہونے والے انکشاف نے رامین کی گھٹیا سوچ کو واضح کر دیا تھا اس لیے وہ اب اسے ایسا کوئی موقعہ نہیں دینا چاہتی تھی

" ہاں پانی پینے آئی تھی " زبردستی مسکرا کر اسے دیکھا موحد غور سے اسے دیکھنے لگا وہ کچھ الجھی ہوئی لگ رہی تھی

" کیا بات ہے سب ٹھیک ہے نا " اس کا پریشان چہرہ دیکھ کر پوچھا

" ہاں کیوں " مناہل نے چونک کر اسے دیکھا مگر وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا وہ اس روپ میں اور بھی دلکش لگ رہی تھی ماں بننے کی چمک اس کے چہرے کو اور حسین بنا رہی تھی وہ فوراً نظریں چرا گیا تھا

" یہ بتاؤ یہ طوبا بڑا چمک گئی کیا کوئی پولش یوز کری ہے اس نے " اس نے طوبا کی طرف اشارہ کرتے کہا تو ناچاہتے ہوئے بھی اسکے بات پر لبوں پر مسکراہٹ آگئی زیان جو اسے کب سے غائب دیکھ ڈھونڈتا ہوا یہاں پہنچا تھا موحد

کے ساتھ مسکراتا دیکھ خود کو انگاروں پر لوٹتا محسوس کیا اور اس بھیانک انکشاف کی تصدیق تو اسکے مسکراتے چہرے سے صاف نظر آرہی تھی۔۔۔

" مناہل " خود پر ضبط کے پہرے بیٹھاتے سخت لہجے میں بولا مناہل اور وہ بیک وقت مڑے تھے

" آپ تو غیروں کی طرح ملے ہم سے " موحد اس کے قریب آنے پر خوش مزاجی سے بولا

" بس بزی تھا اب تو ملاقاتیں ہوتی رہیں گی " مروتاًمسکرا کر سرخ آنکھوں سے اُسے دیکھا جو اسے نظرانداز کیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

" ہاں صحیح بات ہے " وہ سادگی سے مسکرا دیا

" چلیں میں ذرا ماما کو دیکھ لوں پانی پینے آیا تھا " مسکرا کر آگے بڑھ گیا جبکہ زیان مناہل کے قریب آگیا

" کیا کر رہی تھیں یہاں ہاں " سختی سے اس کی کلائی پکڑ کر دھیمے لہجے میں استفسار کیا مناہل سی کر کے رہ گئی

" چھوڑیں مجھے " اسکی سخت گرفت سے اپنی کلائی نکالنی چاہی خود کب سے عشاء میں لگا تھا اور اس کا خیال اب آرہا تھا

" یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے damn it" اسے جھٹکا دے کر قریب کیا تو مناہل اس کا سرد رویہ دیکھ کر حیران تھی تحیر سی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

" پا۔۔پانی۔۔۔پینے آئی تھی " حلق میں اٹکتا گولہ اندر اتار کر دھیرے سے بولی زیان نے جھٹکے سے دور کیا اور زہر خند نظروں سے اسے دیکھتا وہاں سے نکل گیا جبکہ مناہل چکراتے سر کے ساتھ وہیں چیئر پر بیٹھ گئی سمجھ نہیں آرہا

تھا آخر اس کے موڈ کو اچانک ہو کیا گیا۔سارا وقت وہ خاموش خاموش زیان کو عشاء کے ساتھ دیکھ کر کڑھتی رہی تھی۔۔۔۔

******

مناہل بی بی آپ نہیں چل رہیں " نعمت نے اسے اسٹڈی میں میگزین پڑھتے دیکھ تعجب سے پوچھا " زیان صاحب کے ساتھ آؤنگی " پیج پلٹتے عام سے لہجے میں بولی وہ ڈارک بلو شیفون کی ایمروائڈڈ فراک میں جانے کے لیے تیار بیٹھی تھی آج بارات تھی تمام افراد ہوٹل جا چکے تھے وہ زیان کے انتظار میں بیٹھی تھی کیونکہ وہ آج بھی لیٹ ہوگیا تھا اس لیے وہ اسٹڈی میں آگئی تھی " لیکن زیان بابا تو ابھی باہر نکلے ہیں عشاء بی بی لینے آئی تھیں " نعمت نے سادگی سے کہا مگر مناہل کو یقین نہ آیا " کیا کہہ رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے تم نے بتایا نہیں انہیں " وہ تیزی سے چیئر سے اٹھی " بی بی جی میں تو کچن میں تھی جی جب باہر گاڑی کا ہارن ہوا تو وہ بیٹھ کر جاچکے تھے " اس نے جلدی سے صفائی دی مناہل کو اپنی آنکھوں کے آگے دھند سی محسوس ہوئی اس شخص کی خود سے بیگانگی نے اسے بےیقین سا کردیا تھا دل چاہا ابھی دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کردے مگر خود کو سنبھالتی باہر نکل گئی " ماہی بی بی میں جاؤں یا رکوں باہر رشید انتظار کر رہا ہے " وہ بھی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی " نہیں تم جاؤ میں راحم بھائی یا بلال کو بلا لوں گی " اسے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی دل یکدم ہی ہر چیز سے بیزار ہوگیا اب اس کا جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔*******

" زیان بھائی ماہی کہاں ہے " حنا نے اسے عشاء کے ساتھ آتے دیکھا تھا مگر منال کہیں نہ تھی بارات بھی آچکی تھی " کیا مطلب مجھے کیا پتہ تم لوگوں کے ساتھ آئی ہوگی " اس نے حیرت سے اس کا پریشان چہرہ دیکھا " بھائی وہ تو ہمارے ساتھ نہیں آئیں کہہ رہیں تھی آپ کے ساتھ آئیں گی " دعا نے گھبرا کر کہا تو زیان نے پریشانی سے فون نکالا اور اسے کال کرنے لگا مگر فون اوف جارہا تھا " ایڈیٹ۔۔۔"فون کان سے ہٹا کر غصے سے بڑبڑایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے لگا " ہاں رشید کہاں ہو تم۔۔۔اچھا منال گھر پر کس کے ساتھ ہے " " صاحب جی بی بی جی تو اکیلی ہیں کہہ رہی تھیں راحم بابا یا بلال بابا کو بلا لیں گی " زیان کی فون پر گرفت یکدم ہی مضبوط ہوگئی کال کاٹتا باہر کی طرف بڑھنے لگا " کہاں جارہے ہو زیان " عشاء نے اسے اجلت میں جاتے دیا پوچھا مگر وہ نظر انداز کرتا نکلتا چلا گیا دل میں عجیب عجیب خیالات آرہے تھے وہ گھر پر اکیلی تھی اگر اسے کچھ ہوجاتا۔۔۔۔یہ سوچ ہی اس کی روح فنا کر گئی تھی وہ لڑکی جتنی بھی بےوفا اور دھوکے باز صحیح مگر اس کنڈیشن میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا جھٹکے سے پورچ میں گاڑی روکی اور بھاگتا ہوا لاؤنج میں آیا " منال۔۔۔منال " فکرمند آواز میں اسے پکارہ اور بھاگتا ہوا روم میں آیا وہ وہاں بھی نہیں تھی اس بار دل شدت سے دھڑکا تھا قدم بالکونی کی طرف بڑھا دیے مگر سامنے کا منظر دیکھ کر سکون کا سانس خارج کیا وہ آنکھیں موندے چیئر سے سر ٹکائے بیٹھی تھی " منال " اس کے قریب آکر غصے سے جھنجھوڑ دیا وہ ہڑبڑا اٹھی " کیا ڈرامہ ہے یہ کیا کر رہی ہو یہاں گئی کیوں نہیں تھیں سب کے ساتھ " اسکے کندھوں پر دباؤ ڈال کر سختی سے پوچھا اس نے روئی روئی

آنکھوں سے اسے دیکھا " چھوڑیں مجھے آپ تو عشاء کے ساتھ چلے گئے تھے نا تو کیوں آئے واپس " اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتی وہ بھی غصے سے بولی " تو تم سے کس نے کہا تھا کہ میرا انتظار کرتیں " ہتک آمیز لہجے میں کہتا اسکی آنکھیں نم کرگیا " صحیح کہہ رہے ہیں کیا ضرورت تھی آپ کا انتظار کرنے کی عشاء ہے تو آپ کے لیے کافی ہے " اسے دھکا دیتی کمرے میں آگئی اور غصے سے اپنی جیولری نوچ نوچ کر اتارنے لگی " پاگل ہوگئی ہو کیا کررہی ہو یہ " اس کے ہاتھ پکڑ کر روکا " نہیں جانا مجھے کہیں چلے جائیں آپ " اپنے ہاتھ چھوڑا کر آنسو رگڑے زیان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایسا ردِعمل کیوں دے رہی تھی " مناہل پانچ منٹ کا ٹائم ہے تمہارے پاس اپنا حلیہ درست کرو میں نیچے ویٹ کررہا ہوں " اسے وارن کرتا جانے لگا جبکہ مناہل تو سکتے کی سی کیفیت میں تھی کتنے دن بعد وہ شخص اسے " من " کے بجائے " مناہل " کہہ رہا تھا اس کا دل شدت سے رونے کو چاہا مگر اچانک ہی دماغ میں ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں " آہ۔۔۔"اپنا سر پکڑ کر کراہ اٹھی زیان اس کی آواز پر پلٹ کر تیزی سے قریب آیا " کیا ہوا " اسے بیڈ پر بیٹھا کر چہرہ تھاما " کچھ نہیں آپ جائیں آئی ایم فائن " وہ خود پر ترس نہیں کِھلوانا نہیں چاہتی تھی اس کے ہاتھ ہٹاتی اٹھ کر ڈریسنگ روم میں جانے لگی " کیا مطلب ہے تمہارا میں تمہیں اس حالت میں اکیلا چھوڑ کر جاؤں گا " دانت پیس کر اسے بازو سے پکڑ کر روکا " شاید آپ کو معلوم نہیں ہے میں پچھلے دو گھنٹے سے اسی کنڈیشن میں اکیلی تھی " آنسو رگڑ

کر طنزیہ لہجے میں کہتی اسے دیکھنے لگی " تم جانتی ہو میں لاعلم تھا " ضبط سے سرخ ہورہی تھیں " ہاں جب آپ عشاء کے ساتھ ہوتے ہیں تو باقی ساری دنیا بھول جاتے ہیں " تمسخرانہ لہجے میں کہتی ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوکر ٹشو سے اپنا مٹا مٹا میک اپ صاف کرنے لگی کیونکہ آج اُس کی بہن کی شادی تھی اور اپنی وجہ سے اسے نہیں روک سکتی تھی مڑی تو وہ اسے ہی گھور رہا تھا " تم نے کس کے لیے اپنی دنیا بھولا دی ذرا یہ بھی بتادو " سختی سے اس کے بازوں کو پکڑا وہ کراہ اٹھی " آہ۔۔۔درد ہورہا ہے مجھے " تڑپ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں چنگاریاں سی بھری ہوئی تھیں " جواب دو کس کے لیے کررہی ہو یہ کومپرمائز " اسے قریب کرتے سخت لہجے میں بولا " دماغ خراب ہوگیا ہے آپ کا کیسی باتیں کر رہے ہیں کونسا کومپرمائز " کسمسا کر آزاد ہونا چاہا اسکی باتیں سر پر سے گزر رہی تھیں زیان نے ایک تمسخرانہ نگاہ اس پر ڈالی اور خود سے دور کیا " نیچے آؤ دیر ہورہی ہے " تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا وہ بھی اس کے لفظوں میں الجھی نیچے چلی گئی۔۔۔*******

رامین کی شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس ایک ہفتے میں اس نے موحد کا رویہ نارمل پایا تھا وہ جہاں جانے کو کہتی لے چلتا اور اگر وہ خود بھی کہیں جاتی تو روک ٹوک کبھی نہ کی مگر وہ یہ بات بھی اچھی طرح سے جان گئی تھی کہ موحد کی فائزہ ملک میں جان بستی ہے اس لیے وہ بھی ان کے ساتھ خوش مزاجی سے ہی رہتی تھی کیونکہ وہ موحد کی نظروں میں کبھی بھی برا نہیں بن سکتی تھی۔"موحد آج کہیں باہر چلیں " وہ لیپ ٹاپ پر بزی تھا جب وہ پیچھے سے اسکے گلے میں باہیں ڈال کر بولی " رامین یار گھر میں کچھ بنالو آج بہت تھک

گیا ہوں " لیپ ٹاپ بند کرکے سیدھا لیٹ گیا " نہیں مجھے باہر جانا ہے " اس نے روٹھ کر کہا " پلیز یار میں تھک رہا ہوں آج ڈنر گھر پر ہی کرلیں گے " موحد نے مسکین سی شکل بنا کر اسے دیکھا " لیکن مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں آتا " برا سا منہ بنا کر بولی تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا " کچھ بھی نہیں آتا " وہ کچھ سوچ میں پڑ گیا " تو جاؤ مہرین صاحبہ کچن سے ریسیپی لے کر کچھ بناؤ " اس نے گھر کی میڈ کا نام لیتے اطمینان سے کہا " اونہہ۔۔۔اب میں نوکروں سے کھانا بنانا سیکھوں گی اگر تم نے کچھ کھانا ہی ہے تو اسی سے کہہ دو " اس نے نخوت سے سر جھٹکا " رامین !! وہ بہت پرانی ملازمہ ہیں ہماری اور ماما ان کے لیے کافی ٹچی بھی ہیں لہذا خیال رکھنا آئندہ " نرم لہجے میں اسے تنبیہہ کر گیا " تو اب مجھے مڈل کلاس لڑکیوں کی طرح تمہارے آگے کھانے سجانے ہونگے " اس کا کالر سیٹ کرتی دلربا انداز میں بولی " کیوں اپر کلاس خواتین اپنے شوہروں کو بھوکا مار دیتی ہیں " اس کو خود پر سے ہٹاتا دوبارہ لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا " اچھا کل ہم ماما کے گھر چلیں گے اوکے " بات بدل کر غصے سے بولی مگر موحد کی کی پیڈ پر انگلیاں یکدم ہی تھم سی گئی تھیں اسکی بات پر محض سر ہلا گیا رامین نے شدت سے اسکی خاموشی محسوس کی تھی اسے مناہل سے شدت نفرت محسوس ہوئی وہ کچھ بھی کر لیتی مناہل کو ہمیشہ ان کے درمیان ہی رہنا تھا وہ کتنی بھی کوششیں کر لیتی مگر موحد کے دل سے اس کی یادیں کیسے مٹاتی " اچھا بتاؤ تو کیا کھاؤگے " اس کا دیہان اپنی طرف کرنے کے لیے جلدی سے بولی " جو تمہیں ایزی لگے " موحد نے شرارت سے کہا تو اسکے بازو پر

پنچ مارتی اٹھ کھڑی ہوئی " انڈا بوائل کرکے لاؤں گی اب تو " اسے گھور کر کہتی کمرے سے نکل گئی اس نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا تھا " تمہاری یادوں سے پیچھا چھوڑانے کے لیے کس حد تک کامیاب ہوسکوں گا میں نہیں جانتا۔۔مگر میرا وعدہ ہے خود سے میں کبھی اس محبت کرنے والی لڑکی کے ساتھ ناانصافی نہیں کروں گا " تصور میں وہ اس سے ہمکلام تھا جو کبھی اسکی یادوں کا کل محور ہوا کرتی تھی۔۔۔۔*******

" یار ماہی ایک چکر تو لگا سکتی ہو تم یہاں کا میں زیان بھائی کو کہوں گی کہ تمہیں یہاں چھوڑ کر جائیں " ردا نے فون پر غصے سے کہا تو وہ پھیکی سی ہنسی ہنس دی " ماما بابا کا اب عمرے پر جانے کا ہورہا ہے تم خود بتاؤ کیسے آسکتی ہوں میں " اس نے عزر تراشہ اب وہ اسے کیا بتاتی جو شخص اس سے بات کرنا تک چھوڑ چکا ہے وہ کیا اس کی فکر کرے گا وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی کہ آخر اس سے ایسی کیا غلطی ہوگئی تھی جو وہ جان لٹانے والا شخص بلکل ہی بدل گیا تھا نہ اب اس کے کھانے کی پرواہ تھی نہ میڈیسن کی نہ نیند کی رات کو دیر سے گھر آتا اور بمشکل ایک دو جملوں سے زیادہ اس سے بات نہ کرتا تھا " پھر بھی یار ایک بار تو آجاؤ نا امی بھی کہہ رہی تھیں " ردا نے اسے قائل کرنا چاہا کیونکہ وہ اسے بہت مس کررہی تھی طوبا بھی شادی کے فوراً بعد فہد کے ساتھ واپس چلی گئی تھی " اچھا آجاؤں گی تم بھی چکر لگا لو یہ کیا صرف کسی ایونٹ پر ہی آؤگی " اس نے ڈانٹ کر کہا تو وہ کھلکھلا اٹھی " یہ تم اپنے بھائی سے پوچھا کرو کیونکہ وہ اپنی مرضی کے بغیر کہیں رکنے نہیں دیتے " ردا نے شرماکر کہا تو مناہل بھی مسکرا دی " علی کو تو بتاتی ہوں میں

فون دو ذرا اسے " مناہل نے تھوڑے روب سے کہا تو اسکی گود میں سر رکھے علی نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا " ہاں یہ لو بات کرو " اس کے کان سے فون لگا کر سر اپنی گود سے ہٹا دیا " ہاں بولو ٹنڈی کیسی ہو " اسے گھور کر واپس آنے کا اشارہ کیا " علی کے بچے اسے بھیجو یہاں میں مس کر رہی ہوں اسے " ڈانٹ کر بولی " یار ابھی کہاں آئے میرے بچے اور میں جو مس کروں گا اس کا کیا " ردا کی رنگت یکدم سرخ پڑھ گئی " چھچھورے ایک دو دن کے لیے کہہ رہی ہوں " مناہل بھی جھینپ گئی علی کا جاندار قہقہ اسپیکر پر گونجا تھا " ٹھیک ہے جو حکم آپ کا " مسکراتے ہوئے اپنی شرم سے لال پیلی ہوتی بیوی کو دیکھا مناہل نے بھی ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی تھی " شرم کریں کیسی باتیں کر رہے تھے " اس نے گھور کر کہا " تو غلط تو کچھ بھی نہیں کہا " اسے اپنے قریب کرنے لگا وہ فوراً اس سے دور ہوتی دروازے کی طرف بھاگی " ردا یار یہ چیٹنگ ہے " اس نے گھور کر واپس بلایا مگر وہ کھلکھلاتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

******

وہ آفس سے جلدی آگیا تھا فریش ہوکر نکلا تو نظریں بےچینی سے بار بار پہلو بدلتی مناہل پر بھی تھیں جو کب سے کچھ کہنے کی کوشش میں لگی تھی ڈھیلے ڈھلائے کپڑوں بھرے بھرے وجود کے ساتھ اس کی جھپ ہی نرالی لگ رہی تھی اسکی نظروں کے ارتکاز پر اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ فوراً رخ بدل گیا " وہ۔۔وہ آج ڈاکٹر سے اپوئنٹمینٹ تھی " بلاخر اس کے نزدیک آکر کہہ ہی دیا یہ ساتھ ماہ میں پہلی بار ہوا تھا کہ مناہل کو یاد دلانا پڑا تھا ورنہ ہر سیشن کی ڈیٹ

اسے پہلے ہی یاد رہتی تھی زیان نے ایک نظر اسےپھر ٹائم کو دیکھا " یہ بات صبح بھی یاد دلا سکتی تھیں مجھے،جاؤ چینج کر کے آؤ جلدی " سپاٹ لہجے میں کہہ کر کبڈ کی طرف بڑھ گیا " لیکن اس سے پہلے تو میں نے کبھی یاد نہیں دلایا آپ کو " لب کاٹتے ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ زباں پر آگیا " کیا مطلب ہے تمہارا ہاں !! زندگی بھر کاٹھ کا الوّبنا پھرتا رہوں گا تمہارے آگے پیچھے " شرٹ غصے سے بیڈ پر پھینکی وہ ڈر کر یکدم پیچھے ہوئی " جاؤ ریڈی ہو مجھے کہیں اور بھی جانا ہے " اسکی سہمی ہوئی شکل سے نظریں چرا کر بولا وہ بھی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی آنکھوں سے خود بخود آنسو گرنے لگے تھے وہ تو اس شخص کی محبت کی عادی ہوگئی تھی یہ کونسا روپ تھا اس کا۔۔۔"یار عشاء ایک مسئلہ ہوگیا ہے میں تھوڑا لیٹ ہوجاؤں گا تم پہنچ جانا ڈنر ساتھ ہی کریں گے " وہ اپنے بال بنا رہی تھی جب اسکی آواز کان میں گونجی کھڑکی کے پاس کھڑا فون پر مصروف تھا " چلو ٹھیک ہے سی یو " کال کاٹ کر مڑا تو وہ ڈریسنگ کے پاس سن سی کھڑی تھی " کتنی دیر کرنی ہے " کرخت لہجے میں کہتا اس کے پاس آیا مگر وہ برش ڈریسنگ پر پھینک کر بغیر جواب دیے بیڈ پر جاکر بیٹھ گئی " آپ کو جہاں جانا ہے چلے جائیں مجھے اگر جانا ہوا تو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی " بال فولڈ کر کے تکیہ درست کرتی لیٹنے لگی " کیا بکواس کر رہی ہو کھڑی ہو جلدی " اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا " چھوڑیں مجھے میں نہیں چاہتی کہ میری ذات آپ کے لیے مسئلہ بنے " بازو چھوڑا کر طنزیہ لہجے میں بولی زیان سمجھ گیا تھا وہ کال سن چکی ہے " تم تو ساری زندگی کا مسئلہ ہو کیا

کرو گی ہاں " اس کے تاثرات دیکھ کر تمسخرانہ لہجے میں بولا تو مناہل دنگ سی اسے دیکھتی رہ گئی " تو کیوں کی مجھ سے شادی کرلیتے اپنی لو اوف لائف عشاء سے شادی جس کے ساتھ ڈیٹ پر جاتے ہیں روز " آنکھوں کی نمی اندر اتارتے چیخ اٹھی " جسٹ شٹ اپ اوکے۔۔۔"آنکھوں میں چنگاریاں لیے دھاڑ اٹھا اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے " ویسے صحیح کہہ رہی ہو بہت جلد میرے پاس ہوگی میری لو اوف لائف تمہیں ویسے بھی مزید برداشت نہیں کرسکتا میں اب " اسکی دنیا تہہ و بالا کرتا اپنی کیز اٹھاکر باہر نکل گیا سمجھ نہیں آرہا تھا ایسی کونسی غلطی سرزد ہوگئی تھی اس سے جو یہ شخص اس قدر اجنبی ہوگیا تھا آنسو ایک توعتر سے بہہ رہے تھے کیا اسکی خوشیوں کی میعاد اتنی کم تھی !!! *******

جب سے مناہل نے عمر کی بےگناہی کی گواہی دی تھی تب سے ان پر ایک چپ طاری ہوگئی تھی آج وہ اس بات کا کھولے دل سے اعتراف کرہیں تھیں کہ ہاں وہ ایک کم ظرف عورت تھیں جنہوں نے عام اور جاہل سوتیلی ماؤں کی طرح اپنی سوتیلی اولاد سے ہمیشہ نفرت کی تھی صرف نفرت ہی نہیں بلکے انہوں نے ان کو سگے باپ کی شفقت سے بھی محروم کردیا تھا۔انہوں نے ابرار حیدر سے محبت کی تھی مگر انکی پہلی بیوی کی اولاد کو اولاد نہیں سمجھاتھا مگر آج نجانے کیوں ان کا دل چاہ رہا تھا وہ ان معصوم لڑکیوں کے پاس جائیں اور بچپن سے آج تک کی گئی زیادتیوں کی معافی مانگ لیں مگر وہ خود میں اتنی ہمت کہاں سے لاتیں؟"کیا بات ہے آج سونا نہیں ہے جو ایسے بیٹھی ہو " ابرار صاحب نے انہیں رکنگ چیئر پر خاموش بیٹھا دیکھ حیرت سے کہا اور اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گئے " سنیں۔۔۔"ان کی نم آواز پر انہوں نے پریشانی سے دیکھا " سب خیریت

ہے نا۔۔"وہ قریب آکر بیٹھیں تو انہوں نے استفسار کیا شاید ہی کبھی انہیں اتنا نڈھال دیکھا ہو " کیا۔۔۔میں اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگوں گی تو آپ مجھے معاف کر دیں گے؟"ان کے غمگین لہجے پر وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئے جب سے حقیقت معلوم ہوئی تھی وہ بلکل ہی بدل ہو چکے تھے ان سے صرف ان کی وجہ سے وہ اپنی بیٹیوں سے اتنے سال دور رہے تھے مگر صرف فاطمہ بیگم ہی تو قصوروار نہ تھیں وہ خود بھی برابر کے مجرم تھے کوئی کیسے اپنی اولاد سے اس قدر لاتعلق ہو سکتا تھا۔۔۔"فاطمہ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ میرے ساتھ نہیں میری بچیوں کے ساتھ کیا ہے اور مجھ سے کس بات کی معافی مانگ رہی ہو میں تو خود ان کا گناہگار ہوں اگر معافی مانگنی ہے تو ان سے مانگو جن کا دل دکھایا ہے انہوں نے تمہیں معاف کر دیا تو سمجھ لینا مجھے بھی تم سے کوئی گلہ نہیں " نم لہجے میں کہتے کروٹ بدل کر لیٹ گئے ان کا دل بھی ندامت کے بوجھ سے بھاری ہو گیا تھا۔فاطمہ بیگم اپنے آنسو پونچھتیں جگہ پر لیٹ کر آنکھیں موند گئیں کیونکہ وہ جانتی تھیں انکی بیٹیاں انہیں مایوس نہیں کریں گی۔

****

" مناہل بیٹا مجھے بات کرنی تھی تم سے " فاطمہ بیگم اس کے اور دعا کے کمرے میں آئیں تھی آج رات کی ان کی فلائٹ تھی " آئیں نا ماما " مسکرا کر بولی " کیسی طبیعت ہے تمہاری اب " اس کا صبح سے بی پی لو ہو رہا تھا فاطمہ بیگم نے محبت سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا مناہل کی آنکھیں خود بخود بھیگنے لگیں " جی ٹھیک ہوں " آہستہ سے کہہ کر سر جھکا گئی " مجھے بات کرنی تھی تم سے " وہ کچھ تزبزب کا شکار تھیں " جی کہیں نا۔۔"اس نے اپنائیت

بھرے لہجے میں کہا تو ان کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی " بیٹا۔۔۔"وہ ایک پل کے لیے رکی تھیں مگر آج وہ بہت ہمت مجتمع کرکے یہاں آئی تھیں " مجھے معاف۔۔۔کردینا بیٹا .... میں جانتی ہوں زندگی بھر جتنے دکھ تمہیں دیے ہیں اس کے آگے یہ چھوٹی سی معافی کچھ بھی نہیں ہے " نم لہجے میں کہتیں مناہل کو ساکت کرگئی تھیں " بیٹا ہوسکے تو مجھے معاف کردینا " روتے ہوئے اس کے ہاتھ تھام گئیں " یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہیں ماما آپ مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں پلیز ایسا مت کریں " انہیں اپنے گلے سے لگا لیا دعا جو ان دونوں کو بولانے آئی تھی اب خاموشی سے ان کے پیچھے آکر بیٹھ گئی " میں نے تم دونوں کے ساتھ ہمیشہ ناانصافی کری بیٹا میں بہت پشیماں ہوں میرا دل دکھ سے بھرا ہوا ہے میری بچی " مناہل کو وہ بہت غمگین و بے چین سی لگیں " پلیز ماما آپ ایسے بلکل اچھی نہیں لگ رہیں ہم نے کبھی ایسا نہ چاہا کہ آپ کبھی ہمارے آگے ہاتھ جوڑیں میں بھی تو آپ سے بدتمیزی کرتی تھی آپ مجھے معاف کردیں " ان کے ہاتھ تھام کر بولی " نہیں میری بیٹی تم دونوں تو بہت معصوم ہو " اس کے آنسو صاف کرتے بولیں تو دعا بھی ان کے کندھے سے لگ گئی " مجھے بھول گئیں آپ دونوں " اس نے روٹھ کر کہا تو دونوں ہنس پڑیں " ہاں میرا بیٹا ہے یہ تو " انہوں نے اسے لپٹا لیا مناہل کو اپنے دل میں ڈھیروں اطمینان اترتا محسوس ہوا تھا " ہاں میں آپ دونوں کو بلانے آئی تھی چچی جان بلا رہی ہیں " دعا نے یاد آنے پر جلدی سے بتایا " ماہی بیٹا میں نے تمہاری پسند کے کھانے بنائے ہیں آج آجاؤ جلدی " اس کا چہرہ تھپتھپاتی دعا کے ساتھ باہر نکل گئیں وہ بھی کپڑے الماری

میں رکھ کر آئینے میں اپنا جائزہ لینے لگی جب سے ان دونوں میں تلخ کلامی ہوئی تھی تب سے دونوں کے درمیان بات بلکل بند تھی۔یلو کرتے پر بڑا سا وائٹ دوپٹہ ڈالے اپنے سوگوار حسن لیے دل میں اتر جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی ڈھیلی ڈھالی چٹیا باندھے خود سے بلکل لاپرواہ محسوس ہوئی ردا اور رامین بھی آئی ہوئی تھیں سب کو سلام کرتی کونے میں جاکر بیٹھ گئی ویسے بھی صبح سے طبیعت ناساز تھی " سب کو سرو کرو چائے " صغراں نے چائے لاکر رکھی تو فائقہ بیگم نے اسے اوڈر دیا سب ہی لاؤنج میں بیٹھے تھے سوائے بزرگ افراد کے وہ جھجھکتی ہوئی اپنی اذیت چھپاتی اٹھ گئی زیان کو صبح سے اب نظر آئی تھی وہ چہرہ بلکل زرد پڑھ رہا تھا اس نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے " ماہی بیٹھ جاؤ طبیعت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے صبح سے تمہاری " حنا نے ڈانٹ کر کہا تو موحد نے بھی بس ایک نظر اسے دیکھا تھا مگر وہ ایک نگاہ زیان اور رامین سے پوشیدہ نہ رہ سکی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اسے سب کی نظروں سے اوجھل کردے۔۔۔"جاؤ ریسٹ کرو " زیان کے سخت لہجے پر مناہل کی اس سے نگاہیں ملیں مگر وہ خفگی سے اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ گئی " نہیں میں ٹھیک ہوں " اسے نظر انداز کر کے ردا سے باتوں میں لگ گئی اس کی خودسری پر زیان کو اپنا خون ابلتا ہوا محسوس ہوا یکدم ہی اٹھ کھڑا ہوا " کدھر " اسے اٹھتا دیکھ راحم نے پوچھا تو وہ کال کا اشارہ کرتا باہر نکل گیا کیونکہ اگر ایک لمحہ بھی اور وہاں رہتا تو ضرور کچھ کر بیٹھتا سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے اس لڑکی کو اس کے حال پر چھوڑ دے بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا وہ کیسے اپنی بیوی کی محبت کو اپنی نظروں کے سامنے برداشت کرسکتا تھا !!! صرف اسے اذیت دینے کے لیے عشاء کو اپنے قریب کررہا تھا جانتا تھا یہ سراسر خود غرضی ہے مگر صرف عشاء کے نام

سے اس کے چہرے پر رقم ہونے والی جلن کو دیکھ کر اسے بھی اس آگ میں دھکیلنا چاہتا تھا جس میں وہ پل پل سلگ رہا تھا۔۔۔*******

" آپ دونوں تھوڑا ویٹ نہیں کر سکتے تھے میں بھی ساتھ چلتی " مناہل باپ سے لگ کر بیٹھی تھی ان کی فلائٹ کا ٹائم ہونے والا تھا طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے وہ ان لوگوں کو گھر سے ہی رخصت کر رہی تھی جبکہ دعا اور عمر زیان کے ساتھ ائیرپورٹ جا رہے تھے " تو ہم دوبارہ چلے جائیں گے اپنے بچے کے ساتھ " اس کا سر تھپک کر محبت سے بولے تو سب ہی مسکرا دیے " بابا میں بہت مس کروں گی آپ دونوں کو " نجانے کیوں اسکی آنکھیں بھر آئیں فاطمہ بیگم نے قریب آکر محبت سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا زیان بھی فاطمہ بیگم کا بدلتا رویہ دیکھ چکا تھا مگر اب اسے اس لڑکی سے وابستہ کسی چیز میں دلچسپی نہ تھی۔۔"روتے نہیں ہیں بیٹا اور بس خیال رکھنا ہے اپنا بلکل بھی کمپلین نہ سنوں میں " ابرار صاحب نے پیار بھری ڈانٹ پلائی " میری بیٹی بہت سمجھدار ہے زیان کے ساتھ بہن بھائیوں کا بھی خیال رکھے گی " فاطمہ بیگم نے اس کے آنسو صاف کرکے محبت سے کہا مگر مناہل انہیں کیا بتاتی جس شخص کو وہ اپنا سائباں سمجھ رہی تھی وہ تو خود اسے کڑی دھوپ میں کھڑا کر چکا ہے۔۔"

چاچو لیٹ ہو رہے ہیں چلیں " زیان نے ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھ کر کہا " ہاں چلو بیٹا " ابرار صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے " بابا وہاں جاتے ہی فون اون کر لیجیے گا " مناہل چوتھی بار یاد دہانی کرائی تھی " یار آپی ایسا کرو بابا کی جیب میں پرچی ڈال دو " عمر چڑ کر بولا تو جہاں سب کا قہقہ لگا تھا وہیں مناہل نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا تھا " بہت پٹو گے مجھ سے " اسے گھورا تو وہ ہنستا ہوا دور

ہوگیا " زیان بھائی سنبھالیں انہیں ڈھائی کلو کا ہاتھ ہورہا ہے ان کا " عمر نے اس کی بھری بھری صحت پر چھیڑا تو وہ یکدم ہی سرخ پڑھ گئی زیان کی نظریں بھی اس کے وجود پر ٹھہر گئی تھیں ماں بننے کا انوکھا روپ اسے اور دلکش بنا رہا تھا اس کے دل میں درد پھر کروٹیں لینے لگا مگر وہ اب کسی صورت بھی اس جادوگرنی کے جال میں نہیں پھنسنا چاہتا تھا۔سب سے مل کر وہ لوگ نکل گئے تھے مناہل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی اڑ کر ان کے ساتھ چلی جائے مگر اس کے پیروں میں بیڑیاں تھیں جنہیں وہ چاہ کر بھی نہیں توڑ سکتی تھی۔۔۔

****

کیا بات ہے کیوں ایسے فارغ بیٹھی ہو شوہر کے گھر آنے کا وقت ہورہا ہے کچھ خیال ہے " فائقہ بیگم لاؤنج میں آئیں تو وہ نیم دراز تھی جیسے جیسے دن قریب آرہے تھے اذیتوں میں بھی اضافہ ہورہا تھا جب سے زیان نے اس سے نظریں پھیری تھیں تب سے وہ خود سے لاپرواہ ہوچکی تھی نہ چیک اپ کے لیے گئی تھی دوبارہ اور نہ ہی اپنی ڈائٹ کا خیال رکھ رہی تھی۔

" بھابھی بچی کو میں نے ہی آرام کا کہا ہے شکل دیکھیں پیلی ہورہی ہے " سومیہ بیگم اس کے لیے اورنج جوس بناکر لائیں تو فائقہ بیگم کو آگ ہی لگ گئی

" ارے تو یہ انوکھا کام کرنے جارہی ہے کیا جو اسکی نازبرداریاں اٹھائی جائیں گی " اس کی زرد پڑھتی شکل دیکھ کر طنز کیا تو وہ سیدھی ہوکر بیٹھ گئی

" مامی آپ کو اگر کوئی کام ہے تو مجھ سے کہہ دیں کیونکہ اسے تو میں کچن میں گھسنے بھی نہیں دونگی " حنا نے فائقہ بیگم سے کہہ کر مناہل کو گھورا کیونکہ حنا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ دوپہر کا کھانا بھی اسی نے بنایا تھا

" ہاں بھابھی کھانا بھی بچی نے بنادیا تھا،چلو جلدی سے ختم کرو شاباش " اپنی نگرانی میں اسے جوس پلوایا فائقہ بیگم وہیں بیٹھی کڑھ رہی تھیں

" ماہی چیک اپ کے لیے چلنا آج میرے ساتھ " حنا نے اسکی کنڈیشن دیکھ کر کہا کیونکہ وہ کافی دن سے زیان کی اس سے لاپرواہی دیکھ رہی تھی

" نہیں ٹھیک ہوں میں " فائقہ بیگم کی غصیلی نظروں کو خود پر بخوبی محسوس کرسکتی تھی

" آؤ لان میں چلتے ہیں بہت ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے " حنا کے کہنے پر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی شام کے چھے بج رہے تھے آج موسم صبح سے ہی خوشگوار ہورہا تھا وہ اور حنا بینچ پر آکر بیٹھ گئیں

" ماہی سچ بتاؤ تمہارے اور زیان بھائی کے درمیان کچھ ہوا ہے " اس کے اداس چہرے کو دیکھ کر پوچھا

" ایسی کوئی بات نہیں " اس کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گئی حنا کو وہ بہت بجھی بجھی لگ رہی تھی

" میرا سعدی کہاں ہے نظر نہیں آرہا " اس نے چونک کر پوچھا تو وہ مسکرا دی

" ماموں کے پاس سو رہا ہے " وہ جانتی تھی مناہل اور سعد کی آپس میں بہت بنتی تھی

" ماہی میری دعا ہے کہ تمہاری بیٹی ہو پھر میں اُسے اپنی بہو بناؤنگی " حنا نے خوشی سے چہک کر کہا تو مناہل سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی پھر یکدم کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی

" یا اللہ حنا کیا ہوگا تمہارا " ہنستے ہنستے آنکھوں میں آنسو جمع ہوگئے

" کیوں تمہیں میرا بیٹا پسند نہیں اپنی بیٹی کے لیے " اس نے گھورا تو مناہل اپنی ہنسی کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی

" اچھا بابا کر لینا بس بلکہ جاؤ شاپنگ کرلو جاکر ابھی سے شادی کی " لب کا کونہ دبا کر اسے چھیڑا تو وہ بھی کھلکھلا اٹھی تھی۔۔۔۔

****

وہ ایک غریب گھرانے کا لڑکا تھا بچپن میں والد کے انتقال کے بعد ماں نے ہی پرورش کری تھی مگر ابھی " ابراہیم انڈسٹریرز " میں جاب شروع ہی ہوئی تھی کہ ماں بھی چل بسی تب سے سدرہ بیگم اور ابراہیم صاحب نے ہی اسکی ضرورتوں کا خیال رکھا تھا وہ دن بدن ان کے قریب ہوتا جارہا تھا انہیں اپنے ماں باپ کا درجہ دے چکا تھا مگر عشاء ابراہیم کے معاملے میں اسکا دل کب بغاوت کر بیٹھا اسے خود معلوم نہیں تھا وہ نخریلی پھولوں جیسی لڑکی کب اسکے دل میں اتر گئی تھی اسے خود پتہ نہ چلا تھا وہ جو اسے ایک نظر دیکھنا گوارا نہ کرتی تھی کبھی ملازم سے زیادہ کی حیثیت نہ دی اسکو ایک نظر دیکھ کر سارا دن اطمینان سے گزار لیتا تھا مگر ! ٹھیک ہی تو کرتی تھی وہ تھا ہی کیا اس میں نارمل سی پرسنیلیٹی والا شخص جو اسکے باپ کا سیکیٹری تھا اسے اہمیت وہ کیوں کر دیتی؟کیوں اپنی سطح سے نیچے آتی؟...

" کن خیالوں میں گم ہیں مسٹر آپ سے پوچھ رہی ہوں میں " اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے جھنجھلا کر بولی جبکہ وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر ایک پل کے لیے گڑبڑا سا گیا

" میم آپ یہاں ! " وہ قدرے سنبھل کر بولا

" کیوں میرا آفس آنا منع ہے " وہ تپ ہی اٹھی

" نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا "

" اچھا لیو اٹ،بابا کہاں ہیں کب سے پوچھ رہی ہوں تم سے مگر نجانے کہاں دماغ ہے " سرخ ٹاپ کی طرح چہرہ بھی کچھ کچھ سرخ ہورہا تھا وہ فوراً نظریں چرا گیا

" میم وہ سائیڈ پر گئے ہیں ابھی واپسی میں ٹائم لگے گا " نظریں جھکا کر مودب انداز میں بولا

" تو تم کیوں نہیں گئے " انداز مخصوص مالکانا تھا

" مجھے میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے یہاں میری ضرورت تھی۔۔۔"اس کے ہر سوال پر جواب دیتا اسے مزید جھنجھلا گیا خوامخواہ کی ایک ترش نگاہ اس پر ڈال کر تن فن کرتی اسکے کیبن سے نکل گئی فاروق کی نگاہوں نے دور تک اس نخریلی لڑکی کا پیچھا کیا تھا اور تھکے تھکے انداز میں سر چیئر کی پشت سے ٹکا کر ایک بار پھر اپنی لاحاصل محبت کا درد خود میں اتارنے لگا جانتا تھا اس محبت میں اذیت کے سوا کچھ نہیں۔۔۔

****

باہر تیز بارش اپنی آب و تاب کے ساتھ برس رہی تھی ایک بجے کے قریب گھر میں داخل ہوا تو ہر سو خاموشی چھائی تھی بال جھٹک کر ٹائی کی نوڈ ڈھیلی کرتا کمرے میں آگیا وہ دشمنِ جاں جائے نماز پر ہی پڑی سو رہی تھی جب سے زیان نے اسکی پرواہ کرنی چھوڑی تھی وہ بھی خود سے لاپرواہ ہوگئی تھی

" اس لڑکی نے تنگ کردیا " بیگ غصے سے صوفے پر پھینک کر اسکی طرف بڑھا

" مناہل اٹھو یہاں سے " گھٹنو کے بل بیٹھ کر دوپٹہ اس کے چہرے سے ہٹایا تو وہ گہری نیند سو رہی تھی ناک اور لب بلکل سرخ ہو رہے تھے شاید وہ روتے روتے سوئی تھی عجب کھوئے کھوئے انداز میں اس کے چہرے پر جھکا معصوم نقوش کو اپنے دل میں اتارنے لگا نجانے کتنے دن بیت چکے تھے اس کا لمس محسوس کیے اس کے لبوں کو آہستہ سے انگلیوں سے چھونے لگا مناہل کو اپنے لبوں پر کچھ محسوس ہوا تو یکدم ہی پٹ سے آنکھیں کھولیں اسے خود پر جھکا دیکھ گڑبڑا کر اٹھنے لگی مگر وہ روک گیا

" یہ کونسی جگہ ہے سونے کی " اس کے بال کان کے پیچھے کرتے نرم لہجے میں بولا تو مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا آج نجانے کتنے دن بعد وہ اُس سے پہلے کی طرح مخاطب ہوا تھا خود کو ایسے تکتا پا کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر قریب کر کے جھکنے لگا مگر مناہل یکدم ہی ہوش میں آگئی اور فوراً چہرہ دور کیا

" آخر چاہتے کیا ہیں اب آپ دور رہیں مجھ سے " اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے لگی مگر اس کی آنکھوں میں یکدم ہی خون اتر آیا

" جاننا چاہتی ہو کیا چاہتا ہوں " گرفت سخت کرتے اس کے چہرے کو مزید قریب کیا

" دل چاہتا ہے کہیں بند کردوں تمہیں ایسی جگہ جہاں تمہارا رابطہ دنیا سے ختم ہوجائے بولو کیسے برداشت کروگی پھر وہاں صرف مجھے " جنونی انداز میں کہتا مناہل کے رونگٹے کھڑے کرگیا اس کی سانسیں اُس کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں

" کیسی۔۔کیسی باتیں کررہے ہیں آپ ہٹیں " اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے دھکا دیا اور دور ہوکر گہرے سانس لینے لگی

" کیوں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے یا دل کوئی چور ہے۔۔۔"عجیب سے انداز میں بولا تو اسکی آنکھیں خودبخود نم ہونے لگیں

" مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ جب نہیں مجھ میں انٹرسٹ محبت کسی اور سے کرتے ہیں تو کیوں کررہے ہیں یہ سب " روتے ہوئے چیخ اٹھی زیان نے گہری نظروں سے اسکا جائزہ لیا

" تمہیں تڑپا کر سکون ملتا ہے میرے لمس سے چڑتی ہونا " اس کے قریب آیا تو وہ سائیڈ سے نکل کر بیڈ کے پاس آگئی

" جب آپ مجھے اپنی زندگی سے نکال ہی دیں گے تو آپ کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے سمجھے آپ " اپنے گال رگڑتی بیڈ پر ٹک گئی

" اوہ تو پلاننگ کی جارہی ہے مجھ سے آزادی حاصل کرنے کی " اس کے برابر میں بیٹھ کر طنز کیا تو وہ اس سنگدل کو دیکھ کر رہ گئی

" میری اولاد تمہارے اندر سانس لے رہی تب تک تو برداشت کرنا پڑے گا تمہیں

" اسے خود سے قریب کرتے سنگدلی سے بولا

" وہ صرف میری اولاد ہے آپ کا کوئی حق نہیں " آنکھوں سے لڑیاں نکلنے لگیں

" وہ صرف میری ہوگی خیال رکھو اس کا اگر اسے کچھ ہوا تو تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑونگا میں آئی سمجھ " دوپٹہ گلے سے کھینچ کر اس کے آنسو رگڑ ڈالے جو ہچکیوں سے رو رہی تھی

" ایک سیکنڈ میں بند کرو اپنی آواز نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا " سخت لہجے میں وارن کیا تو وہ روتی ہوئی واشروم میں جا گھسی وہ بھی انگلیوں سے کنپٹیاں دباتا بیڈ پر گر گیا وہ کب اس لڑکی کو دکھ دینا چاہتا تھا مگر جب سے اس

کے دل کے راز پتا چلے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کو جان سے مار ڈالے۔دس منٹ بعد وہ باہر نکلی تو چھپکے مارنے سے آدھی سے زیادہ گیلی ہوچکی تھی زیان کی گہری نظریں خود پر محسوس ہوئیں تو سرخ پڑھتے ہوئے کبڈ کی طرف بڑھ گئی جلدی سے سوٹ نکال کر ڈریسنگ روم میں جانے لگی جب وہ پھر سامنے آگیا اس نے نفرت سے نگاہیں موڑ کر سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر وہ کچھ بھی کہنے کا موقعہ دیے بغیر باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا

" چھوڑیں مجھے آپ۔۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی " دھکا دے کر اسے پیچھے کیا جو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا تھا اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لگائے تو وہ سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

" پلیز۔۔۔چھوڑیں میری بیک میں پین ہورہا ہے " اس نے ڈر کر کہا تو زیان نے ہاتھ چھوڑدیے وہ فوراً بیٹھ کر پیچھے کھسکی

" ادھر آؤ " اس کی گھمبیر آواز پر اس نے سہم کر نفی میں سر ہلایا تو وہ خود ہی جارحانہ اندز میں اسکے قریب آگیا

" جانتی ہو تمہارا منع کرنا میرے اندر ایک ایسی آگ لگا دیتا ہے جس میں دل چاہتا ہے اپنے ساتھ تمہیں بھی خاکستر کردوں۔۔۔"اس کے بال پکڑ کر پیچھے جھٹکا دیا تو مناہل کی چیخ نکل گئی وہ اسے بے بس کرتا جارہا تھا جب ہی اس کا فون بج اٹھا مگر زیان نے توجہ نہ دی دوسری جانب بھی کوئی ڈھیٹ بیٹھا تھا زیان نے غصے سے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا وہ جو آنکھیں سختی سے میچے تھی جان بخشی پر پٹ سے آنکھیں کھولیں

" ہیلو یس زیان حیدر اسپیکنگ " اپنے گھمبیر لہجے میں بولا وہ لب کاٹتی اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں تھی

" واٹ۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔"یکدم ہی دھاڑتا ہوا اٹھ کر بیٹھا مناہل نے سہم کر اسے پتھریلے تاثرات دیکھے

" اوکے آئی ایم کمینگ رائٹ ناؤ۔۔۔"اجلت میں کھڑا ہوتا فون کاٹ گیا مناہل میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس سے وجہ پوچھتی شرٹ پہن کر کیز وغیرہ لے کر نکل رہا تھا جب ایک نظر سہمی بیٹھی مناہل کو دیکھا دل اس پل بہت زور سے دھڑکا تھا

" واپس آؤں تو جاگتی ہوئی نہ ملو سمجھیں " اسے وارننگ دیتا باہر نکل گیا جبکہ وہ اپنے رب سے سب خیر ہونے کی دعا کرنے لگی دل میں عجیب عجیب وہم آنا شروع ہوگئے تھے۔۔۔نم آنکھیں بند کرتی بیڈ کراؤن سے سر ٹکاگئی۔۔۔

****

صبح ساتھ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تو ردا اور حنا کو اپنے برابر میں بیٹھے پایا وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی

" کیا ہوا۔۔۔۔۔تم لوگ یہاں " فوراً سیدھی ہو بیٹھی

" پاگل لڑکی یہ صبح صبح یہاں آگئی اور کہنے لگی تمہارے ساتھ ناشتہ کرنا ہے

" حنا نے خود کو سنبھال کر بتایا تو وہ یکدم مسکرا اٹھی

" تو ٹھیک کیا نا آؤ ناشتہ کرتے ہیں " ردا کے گال پر ہاتھ رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی

" وہ گھر پر نہیں آئے کیا " مناہل نے واشروم خالی دیکھ کر پوچھا تو وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرا گئیں

" ماہی صغراں ناشتہ لا رہی ہے جلدی آؤ زیان بھائی نیچے ہیں " حنا کے کہنے پر اسے حیرت ہوئی کہ وہ اتنی جلدی کیسے اٹھ گیا منہ دھو کر باہر نکلی اور ناشتہ

کرنے بیٹھ گئی مگر جوس کے علاوہ اور کچھ نہ لیا جبکہ وہ دونوں لب سیے بیٹھی تھیں اچانک کسی کے رونے کی آواز آئی تو اس کا دل گھبرا گیا

" یہ۔۔۔یہ کون رو رہا ہے حنا اس وقت " دروازے کی طرف دیکھ کر ان دونوں کو دیکھا جو بہت خاموش تھیں مناہل کا دل گھبرانے لگا

" کیا بات ہے تم دونوں اتنی خاموش کیوں ہو " دروازہ کھولنے کے لیے اٹھی تو وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی آگئیں جیسے جیسے سیڑھیوں کے نزدیک آرہی تھی دل پوری شدت سے دھڑک رہا تھا نظریں لاؤنج کے بیچ و بیچ گئیں تو قدم خود بخود لڑکھڑا گئے دونوں نے جلدی سے اسے تھاما

" کککون ہے یہ " پیلی پڑھتی رنگت کے ساتھ لاؤنج کے بیچ و بیچ رکھے جنازے اور اردگرد جمع لوگوں کو دیکھ کر اسے اپنے اندر سناٹا سا اترتا محسوس ہوا ان دونوں کو دیکھا وہ بھی بے آواز آنسو بہا رہی تھیں اسے سہارا دیتیں نیچے لانے لگیں ....

مناہل میری بچی۔۔۔"چچی جان نے روتے ہوئے قریب آکر اسے گلے سے لگا لیا

" بیٹا اللہ کی امانت تھی اللہ نے لے لی۔۔۔بس تم اپنے ماں باپ کی مغفرت کی دعا کرو " چچی جان کے الفاظ تھے یا بم جو اس کے اعصاب پر گرے تھے یکدم ان سے الگ ہوئی یعنی یہ دونوں جنازے اسکے ماں باپ کے تھے ہوا میں آکسیجن جیسے بلکل ختم ہوگئی تھی کون رو رہا ہے کیا کہہ رہا ہے اسے کچھ سمجھ نہ آیا اسکا وجود بکل سن پڑھ چکا تھا

" لیکن یہ۔۔۔یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ۔۔۔وہ لوگ تو عمرے پر گئے ہیں " آہستہ سے خود کلامی کرتے انہیں دیکھا مامی بھی اس کے نزدیک آگئیں

" میری بچی صبر کرو " نم لہجے میں کہتیں جنازے کے پاس لے آئیں وہ سکتے کی کیفیت میں کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی جب دعا بھاگتی ہوئی اس کے گلے آ لگی

" آپی ماما بابا چلے گئے ہمیں چھوڑ کر آپی اب کیا ہوگا " وہ شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی مناہل نے اسے خود سے الگ کر کے آنسو پونچھے

" دعا پاگل ہو وہ دونوں عمرے پر گئے ہیں " اسے ڈانٹ کر بولی سب ہی وہاں موجود ان کے غم میں شریک تھے

" ماہی ماموں کا پلین کریش ہوا تھا کل " حنا نے رندھی ہوئی آواز میں گلے لگاتے بتایا مگر وہ بلکل گم صم ہوچکی تھی پھر نجانے کون کون اس کے قریب آکر دلاسہ دیتا رہا مگر وہ خاموشی سے بیٹھی رہی آنکھ سے ایک آنسو نہ گرا تھا طوبا اور فہد بھی آچکے تھے مگر اسے کسی کا ہوش نہ تھا بس جنازے سے لگ کر بیٹھی رہی لیکن اتنی ہمت نہ تھی کہ کفن ہٹا کر ان کے چہرے کا دیدار کرتی۔۔۔

" آپی " اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو نم آنکھیں لیے عمر کھڑا تھا

" کیا ہوا کیوں رو رہے ہو ایسے " اس نے عام سے لہجے میں پوچھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو زیان بھی وہیں آگیا تھا کیونکہ جنازہ اٹھنے کا وقت ہوچکا تھا وہ اسکے سینے سے لگ کر بلک بلک کر رونے لگا

" آپی ماما بابا چلے گئے دونوں " دعا بھی ان کے پاس آگئی تھی وہ دونوں بہن بھائی کو سینے سے لگائے خاموش بیٹھی تھی آنکھیں تھیں کہ برسنا ہی بھول گئی تھیں

" عمر کھڑے ہو شاباش چاچو اور آنی کو چھوڑنے چلو " اسے مناہل سے الگ کر کے محبت سے بولا مگر مناہل کی جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو

" کککہاں لے کر جارہے ہیں انہیں میں کہیں جانے نہیں دونگی " اس کی کیفیت دیکہ کر زیان نے یکدم ہی اسے اپنے حصار میں لے لیا

" من۔۔۔۔۔اللہ نے ان دونوں کو شہادت کی موت نصیب کی ہے بس دعا کرو ان کے لیے اب لے کرجانا ہے انہیں " اس نے بہت نرم لہجے میں اپنے ساتہ لگا کر سمجھایا مگر وہ بپھر اٹھی

" میں کہتی رہی کہ مجھے بھی جانے دیں مگر کسی نے جانے نہ دیا آج وہ لوگ اکیلے نہ ہوتے " اس کی آنکھوں سے خودبخود آنسو نکلنے لگے تھے مگر اس کی بات زیان کے دل کو چیر کر رکہ دیا تھا

" من۔۔۔سنبھالو خود کو " یکدم دھاڑ اٹھا حنا اور ردا بھی پاس آگئیں وہ شدت سے روتی اسکے سینے پر مکے مارنے لگی

" سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ کی وجہ سے میں نہ جاسکی اب میں کس کی گود میں سر رکھوں گی ابھی تو ماما کا لمس بھی محسوس نہ کیا تھا ابھی تو ہم نے ٹھیک سے ان کا پیار بھی نہ پایا تھا بابا کہاں چلے گئے آجائیں نا پلیز۔۔۔۔۔"

روتے روتے نڈھال سی اسکے سینے سے لگ گئی زیان نے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے سینے میں سمو لیا۔۔کیسا ستم تھا کیسی قیامت تھی ہر طرف سوگ تھا دو نگہانی موتوں پر ہر آنکہ نم تھی۔۔۔

" شش۔۔بس۔۔۔بس میری جان " دھیرے سے اسکے کان میں سر گوشی کی مگر وہ ہچکیوں سے روتے روتے بےہوش ہوگئی

" من۔۔۔منابل اٹھو۔۔۔ردا پانی لاؤ " اس کے ساکت وجود کو دیکہ چیخا تو ردا پانی لینے بھاگی تھی دور بیٹھی عشاء نے نخوت سے منہ پھیر کر رامین کو دیکھا جو خود بھی دکھی ماں کے پاس بیٹھی تھی

" چچی جان جوس بھیجیں روم میں " اسے گود میں اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا روم میں لاکر احتیاط سے اسے بیڈ پر لٹاکر چھینٹے مارے تو وہ نیم غنودگی میں بس ان دونوں کو پکار رہی تھی زیان کی آنکھیں غم کی شدت سے سرخ پڑھ چکی تھیں جب رات میں اسے کال آئی تو شاک سے پاگل ہوگیا تھا ہوسپیٹل والوں نے اسے شناخت کے لیے بلایا تھا پھر تمام انتظامات مکمل کرواکر وہ صبح ایمولینس کے ساتھ گھر لوٹا تھا۔آہستہ سے اسکا ماتھا چوم کر دور ہوگیا

" حنا اس کے پاس رہنا " ایک نظر اپنی دشمنِ جاں پر ڈال کر باہر نکل گیا۔۔۔

****

ابرار صاحب اور فاطمہ بیگم کو گزرے ایک ماہ ہوچکا تھا تمام افراد آہستہ آہستہ اپنے معمول پر لوٹ آئے تھے سومیہ بیگم کے زبردستی کرنے پر دعا اور عمر نے بھی کالج جانا شروع کردیا تھا ردا اور طوبا بھی دو بار چکر لگا کر جاچکی تھیں زیان بھی آج کل بزی تھا مگر آفس سے پھر بھی جلدی آنے کی کوشش کرتا تھا مناہل سے اس کا رویہ نارمل تھا مگر وہ بلکل خاموش ہوچکی تھی نہ اس سے بات کرتی تھی نہ ہی اس کے سامنے زیادہ آتی گھر میں اب بھی ایک سوگ کی فضاء چھائی ہوئی تھی مرتضیٰ صاحب کی طبیعت بھی بھائی کی موت کے بعد خراب رہنے لگی تھی۔

" پھوپھو یہ زیان کیوں نہیں آیا ابھی تک " عشاء ادھر آئی ہوئی تھی اسکا پلان آج زیان کے ساتھ اوٹنگ کا تھا

" کیا کرے گا جلدی گھر آکر منہوسیت جو پھیلائی ہوئی ہے ہر وقت کی " فائقہ بیگم نے لاؤنج سے گزرتی مناہل کو دیکھ کر طنز کیا

" پھوپھو پریشان نہ ہوں میں ہوں نا ساری منہوسیت کو آپ کی اور زیان کی زندگی سے بہت جلد دور کردونگی " انہیں اپنے ساتھ لگا کر بولی تو وہ اس پر

نہال ہوگئیں مناہل ان کی باتوں پر کان دھرے بغیر اپنے روم میں آگئی اسے ڈلیوری کی ڈیٹ دی جاچکی تھی اسے ان لوگوں کے ساتھ رہنے کا ایسا کوئی ارمان نہ تھا وہ جانتی تھی اسکے ماں باپ کی موت کی وجہ سے زیان آج کل اس پر ترس کھا رہا تھا لیکن وہ اتنی گئی گزری نہ تھی کہ کسی شخص کی زندگی میں ایک بوجھ کی طرح شامل رہتی اور اب جبکہ اس کا باپ بھی زندہ نہ تھا تو زیان حیدر خود بھی اپنی راہ میں کوئی مجبوری کا پتھر برداشت نہ کرتا۔

کمرے میں آکر لیٹ گئی تھی بی پی بھی کافی لو ہورہا تھا آنکھوں میں خود بخود نمی جمع ہونے لگی

" بابا یہ کیسا شخص میرے لیے منتخب کر گئے آپ جس نے زندگی کے سفر کے شروع میں ہی مجھے تنہا چھوڑ دیا یہ سفر میں کیسے کاٹنوں گی " دو آنسو نکل کر کنپٹیوں میں جزب ہوگئے

" یار بہت تھک رہا ہوں پھر کبھی کا پلان بنا لو " کندھے پر کوٹ ڈالا زیان عشاء کے ساتھ داخل ہوا تو وہ سیدھی ہوکر بیٹھ گئی زیان کی نظریں اس کے ستے ہوئے چہرے پر اٹھیں

" نہیں پلیز ابھی چلو اتنے دن ہوگئے نہ ہم نے آؤٹنگ کی اور نہ ہی شاپنگ تمہارا موڈ بھی فریش ہوجائے گا " اس کی ٹائی پر ہاتھ پھیرتے لگاؤ سے بولی مناہل نے بس ایک نظر انہیں دیکھا پھر اٹھ کر روم سے جانے لگی

" میرے کپڑے نکالو " زیان کی آواز پر ٹھہری اور بغیر ان کی جانب دیکھے کبڈ میں سے کپڑے نکال کر بیڈ پر ڈالے اور باہر نکل گئی زیان کو اسکی خاموشی اذیت میں مبتلا کرنے لگی تھی عشاء نے اس کو سوچ میں گم دیکھ کر ہلایا

" زیان کچھ کہہ رہی ہوں میں " روٹھ کر بولی تو وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا

" آئی ایم سوری عشاء ابھی میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے پھر کسی دن چلیں گے " اسے ٹالتا واشروم میں گھس گیا عشاء کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس میسنی کو جان سے مار ڈالے پیر پٹختی پورچ میں آئی تو مناہل لان میں بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی

" کیا ہوا شوہر روم میں ہے اور بیوی لان میں لڑائی ہوگئی کیا " انتہائی معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر اسے دیکھا مگر وہ خاموش رہی

" میں نے نہیں کہا تھا تم سے مناہل کہ تم بس ایک مجبوری ہو اس کے لیے میں زیان کی محبت ہوں اور بہت جلد تمہیں فارغ کر کے ہمارا شادی کا ارادہ ہے " اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھ کر تمسخرانہ لہجے میں بولتی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی،اس کے لیے یہ خبر نئی نہ تھی جو وہ اس سے لڑتی یا جھوٹا کہتی ان چند دنوں میں اس نے خود کو تیار کرلیا تھا آنے والے دنوں کے لیے۔۔

****

" رامین اگر تم گھر سے جاتی ہو تو بتا کر تو جایا کرو بیٹا " وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پر تھے جب فائزہ ملک نے اسے پیار سے کہا

" اب میں فرینڈز کے پاس بھی بتاکر جاؤں گی " اس نے چمچہ پلیٹ میں رکھتے ناگواری سے کہا

" نہیں بیٹا میں پریشان ہوگئی تھی تم کال بھی نہیں اٹھا رہی تھیں " اس سے سمجھانا چاہا

" آخر آپ کیوں کالز کر رہی تھیں میں کیا کہیں اور چلی جاتی " اس نے جھنجھلا کر کہا

" شٹ اپ یہ کس لہجے میں ماما سے بات کر رہی ہو " وہ کہاں اپنی ماں سے بدتمیزی برداشت کر سکتا تھا

" لیکن موحد۔۔۔" اس نے کہنا چاہا مگر وہ روک گیا

" آئندہ انفارم کر کے جانا اور آواز نیچی رکھ کر بات کرنا ماما سے " اسے وارن کرتا چیئر کھسکاتا کمرے میں چلا گیا رامین نے ایک نظر فائزہ بیگم کو دیکھا اور لب کاٹتی خود بھی اس کے پیچھے گئی تھی کیونکہ موحد کو ناراض کر کے اسکی بھوک پیاس جو اڑ جاتی تھی روم میں آئی تو وہ لیٹا ہوا موبائل یوز کر رہا تھا

" موحد " قریب آکر اسے پکارہ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اس کے برابر میں آکر بیٹھ گئی

" ناراض ہو " اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا

" تم آئندہ ماما سے اس طرح بات نہیں کرو گی " اس نے سخت لہجے میں کہا تو وہ نفی میں سر ہلایا

" کبھی بھی نہیں بلکے ابھی سوری کروں گی " اس کا کالر پکڑ کر ٹھیک کرنے لگی وہ کچھ نہ بولا کیونکہ وہ ایسی ہی تھی جو بات اسے ناگوار گزر جاتی دوبارہ نہیں کرتی تھی

" اب بھی ناراض ہو " اسکی آنکھوں میں دیکھ کر معصومیت سے بولی

" نہیں جاؤ کھانا لاؤ " اس کے ماتھے پر کس کی وہ جانتا تھا اس نے بھی نہیں کھایا ہوگا وہ یکدم ہی کھل اٹھی

" اوکے ابھی لائی " اس کا گال چوم کر کمرے سے نکل گئی موحد بھی گہری سانس لیتے واپس لیٹ گیا۔۔۔

******

" علی میں کیا کہہ رہی ہوں آپ سے آپ سن ہی نہیں رہے " غصے سے کہہ کر اٹھنے لگی وہ گھر جانے کا کہہ رہی تھی مگر ایسی باتوں پر علی فوراً کان بند کرلیتا تھا

" اچھا تم چیک اپ کروانے گئی تھیں طبیعت ٹھیک ہے " علی نے ہاتھ پکڑ کر فوراً اپنے پاس بیٹھا لیا

" مجھے نہیں پتا امی سے پوچھیں " سرخ پڑھتے ہاتھ چھوڑانے لگی

" کیوں کوئی سیریس بات ہے " فکرمندی سے اسکا چہرہ تھاما تو ردا شرما کر رخ موڑ گئی

" ردا اب تم مجھے ڈرا رہی ہو " اس کا رخ اپنی طرف کرکے غصے سے بولا مگر جب اس کے چہرے پر پھیلے رنگ دیکھے تو ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا ردا نے اٹھ کر سائڈ ڈرار میں سے رپورٹ نکالی اور اسکے آگے رکھ دی

" اوہ گاڈ۔۔۔تھینک یو سو مچ اللہ " رپورٹ پڑھ کر اسے اپنے قریب کیا

" بتا نہیں سکتی تھیں ڈرا دیا مجھے " اسکی ٹھوڑی پکڑ کر مصنوعی گھوری نواز کر پوچھا تو وہ شرما کر اس کے سینے سے لگ گئی

" ردا میں بہت خوش ہوں کہ اب تمہارے ساتھ ہمارے بچے بھی مجھے تنگ کریں گے " اسے خود میں سمو کر مسکراتے ہوئے بولا

" کیا ! میں تنگ کرتی ہوں آپ کو " جھٹکے سے الگ ہوکر گھورنے لگی

" ہاں بہت ہمیشہ دور بھاگتی رہتی ہو " اسے پھر سے قریب کرنے لگا

" دور ہٹیں مجھے گھر جانا ہے ماما اور مناہل سے ملنا ہے سعد بھی اتنا یاد آرہا ہے " مسکین سی شکل بنا کر کہا تو علی اسے گھورنے لگا

" یہ میرے اچھے موڈ کو قائم نہیں رکھ سکتیں کیا تم اور جو نیوز ابھی سنائی ہے آج تو بلکل بھی نہیں کال کرلو بس ابھی مناہل کو " اسے خود پر گراتے آسان سا حل دیا تو وہ منہ بناتی اسی کے موبائل سے کال کرنے لگی

*****

" ہیلو " زیان کی گھمبیر آواز آئی تو ردا ایکدم سیدھی ہوگئی

" ہیلو زیان بھائی ماہی کیسی ہے اس سے بات کرنے کے لیے فون کیا تھا " اس کے فون اٹھانے پر ردا نے وضاحت دی

" ہاں ابھی تو یہیں تھی شاید واشروم میں ہے " زیان نے بالکونی وغیرہ میں جھانک کر دیکھا جہاں وہ نہیں تھی وہ ابھی آفس سے واپس آیا تھا

" طبیعت کیسی ہے اسکی " ردا نے اسی سے پوچھ لیا

" آئی تھنک ٹھیک ہے اب " اس نے عام سے لہجے میں بتایا تو ردا نے ایک دو باتیں کرکے فون رکھ دیا وہ بیڈ پر لیٹا اس کا انتظار کرنے لگا یہ لڑکی اس سے اب ایسے دور بھاگ رہی تھی جیسے وہ اسے کھاجائے گا اس کا موبائل ہاتھ میں لیے گھوما رہا تھا پھر ان لاک کر کے اسکی ڈیکسٹوپ پر لگی دعا اسکی اور عمر کی تصویر کو دیکھنے لگا موبائل چیک کرتے کرتے میسجز میں چلا آیا جہاں کل رات موحد کا میسج اب تک ایسے ہی پڑا تھا

" تمہارا نمبر کیوں بند تھا؟میں کل بابا اور انکل آنٹی کی قبر پر گیا تھا۔۔۔"فون پر گرفت خودبخود سخت ہوگئی مطلب وہ اب بھی کانٹیکٹ میں ہیں اوپر تک پوری چیٹ چیک کی مگر ہائی ہیلو سے زیادہ کچھ نہ تھا۔دراصل موحد کے

کہنے پر مناہل نے اسے ان بلاک کیا تھا وہ اب خود بھی اپنی حدود جان چکا تھا اسلیے حال احوال سے زیادہ نہ پوچھتا تھا جبکہ طوبا سے وہ اکثر کال پر بھی بات کرلیتا تھا لیکن مناہل حیدر کی ذرا سی بے احتیاطی اسکے لیے عذاب بننے والی تھی۔

" بیوقوف سمجھا ہوا ہے مجھے " موبائل زور سے ٹیبل پر پھینکا تبھی وہ واشروم سے نہا کر نکلی تھی زیان نے ایک غصیلی نظر اس کے زرد پڑھتے چہرے پر ڈالی اور اسکی طرف بڑھ گیا

" کب سے چل رہا ہے یہ سب سچ سچ بتانا نہیں تو جان سے مار دونگا " اسکی ٹھوڑی پکڑ کر سختی سے پوچھا وہ حیران پریشان ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی

" چھوڑیں مجھے کیا چل رہا ہے کیا کہہ رہے ہیں " اپنی ٹھوڑی چھڑاتے بے بسی سے بولی

" کتنی اچھی ایکٹنگ کرتی ہو تم آج مان گیا میں بھی " زہر آلود لہجے میں پھنکارہ تو وہ ساکت سی اسے دیکھنے لگی

" مجھ پر الزام لگانے کا کوئی حق نہیں ہے سمجھے آپ " اسے دھکا دیتی دور ہوئی

" اچھا تو کیا ہے پھر یہ " اس کا موبائل اٹھا کر موحد کا میسج سامنے کیا

" کیوں کرتا ہے وہ تمہیں میسجز آخر تعلق کیا ہے تمہارا اس کے ساتھ ہاں بولو " اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کا ریشا ریشا الگ کردے

" مجھ سے بے وفائی کا سوچا بھی کیسے تم نے مناہل حیدر بولو " وہ گرجدار آواز میں دھاڑا تو اس کی آنکھوں سے آنسو خودبخود گرنے لگے

" می۔۔۔میں قسم کھاتی ہوں میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہم تو یونی ٹائم سے دوست ہیں بس " اس نے لرزتے ہوئے یقین دلانا چاہا مگر اس کے سر پر تو جیسے خون سوار تھا

" پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے بچہ ہوں جو تمہاری باتوں میں آجاؤں گا بولو " غصے سے اسے جھنجھوڑ ڈالا

" میں۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں آآپ کو آپ کو یقین نہیں آتا تو طوبا سے پوچھ لیں پلیز مگر ایسے الزام نہ لگائیں " اس نے سسکتے ہوئے اسکی آستین پکڑی جسے وہ فوراً چھڑا گیا

" اچھا چلو یہ الزام ہے تو جو رامین کی مایوں کے دن حقیقت کھلی تھی وہ کیا تھا

" اسے کٹہرے میں کھڑا کیے اسکا احتساب کررہا تھا

" کیا سنا تھا آپ نے " تحیر زدہ سی اسے دیکھنے لگی

" میں وہیں تھا جب رامین نے تمہاری حقیقت کھولی تھی۔۔۔تم جیسی دھوکے باز لڑکی سے شادی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی بن گئی ہے " اسے بیڈ پر دھکا دیتے چیخا وہ کراہ کر رہ گئی چہرے پر اذیت سی چھانے لگی تھی زیان کے بدلے ہوئے رویے کی وجہ آج معلوم ہوئی تو دل چاہا بتا دے کہ تمہاری بہن ہے اس سب کی قصور وار مگر وہ اس بے اعتبارے شخص کو اب کوئی وضاحت نہیں دینا چاہتی تھی

" آپ تو ویسے بھی مجھے چھوڑ رہے تھے اب تو ریزن بھی مل گیا آپ کو تو مسئلہ نہیں ہوناچاہیئے تھا " آنکھوں سے آنسو رگڑتے پر اذیت انداز میں مسکرائی تو زیان اس کے قریب آروکا

" مناہل حیدر تم نے مجھ سے زیان حیدر سے فراڈ کیا ہے تمہیں اتنی آسانی سے تو کبھی نہیں چھوڑوں گا " سرد لہجے میں پھنکارہ مگر مناہل نے ایک نفرت انگیز نگاہ اس پر ڈالی

" آپ اور کتنا گریں گے اور کتنی اذیت مجھے دیں گے میں خود ایک پل اب آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی " اسے دھکا دے کر آنسو رگڑتی الماری کی طرف بڑھنے لگی مگر اچانک ہی درد کی شدید لہر وجود میں دوڑ اٹھی

" آہ۔۔۔"پیٹ پکڑ کر بیٹھتی چلی گئی وہ جو اسکے جنونی انداز پر کاٹ دار نگاہوں سے گھور رہا تھا اسکے گنے پر سب کچھ بھولائے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا

" مناہل کیا ہوا تمہیں " اس کے زرد پڑھتے چہرے کو دیکھ کر ایک دم بے چین ہو اٹھا

" آہ۔۔۔ماما۔۔با۔۔با۔۔۔۔۔۔"اسے خود سے دور کرتی درد سے تڑپتی بے جان ہو چکی تھی

" من۔۔۔من بات کرو پلیز مجھ سے " اس کا گال تھپکتا پاگلوں کی طرح پکار رہا تھا مگر وہ بے سدھ پڑی تھی
نبض ٹٹولی جو بہت مدھم چل رہی تھی

" او۔۔گاڈ "..... اپنی باہوں میں اٹھاتا نیچے آیا تو سب وہیں تھے مناہل کی حالت دیکھ کر یکدم ہی پریشان ہوگئے

" کیا ہوا بیٹا مناہل کو " سومیہ بیگم اور راحم پیچھے آئے مگر زیان کو اس وقت صرف اپنی متاعِ جاں کی پرواہ تھی گاڑی میں لٹا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

" راحم میں من کو ہوسپٹل لے کر جارہا ہوں سب کو بتادینا " راحم کو دیکھ کر کہتا گاڑی اسٹارٹ کر کے لے گیا۔۔۔

****

ہوسپٹل کے کوریڈور میں مسلسل تین گھنٹوں سے بےبسی سے چکر کاٹتا پاگل ہورہا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرجائے

" زیان بیٹھ جا انشاءاللہ سب ٹھیک ہوجائے گا " راحم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا حنا بھی بس دعائیں کر رہی تھی

" تو بتا کیا کروں وہ کمینے ڈاکٹرز تین گھنٹے سے بند ہیں اور کوئی جواب نہیں دے رہے " راحم کے دلاسے پر وہ یکدم ہی پھٹ پڑا

" بیٹا وہ لوگ اپنا کام کر رہے ہیں تم بھی صبر کرو " مرتضیٰ صاحب نے حوصلہ دیا مگر اسے ایک پل چین نہ تھا اپنی بےبسی پر دل چاہ رہا تھا سب کو آگ لگا ڈالے بار بار آنکھوں کے سامنے اسکا زرد آنسوں سے بھرا چہرہ آنکھوں میں گھوم رہا سر دونوں ہاتھوں میں دیتا سختی سے آنکھیں میچ گیا

" زیان بیٹا دعا کرو بس " سومیہ بیگم بھی اس کے پاس کر محبت سے بولیں

" بہت صبر کر چکا ہوں اگر ان لوگوں نے من کا ایک بال بھی بیکا کیا تو اس ہوسپٹل کو آگ لگانے میں ایک پل نہیں لگاؤں گا " آئی سی یو کے دروازے کی طرف دیکھ کر جنونی انداز میں بولا تو مرتضیٰ صاحب نے راحم کو اسے باہر لے جانے کا اشارہ کیا

" چل زیان تو یہاں سے تھوڑی دیر " اس نے نرمی سے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلا فائقہ بیگم بےبسی سے بیٹھی بیٹے کی حالات دیکھ رہی تھیں جب

ہی آئی سی یو کا دروازہ کھولا تھا اور ایک نرس اور ڈاکٹر برآمد ہوئے زیان تیزی سے ان کے پاس آیا

" ڈاکٹر کیسی ہے مناہل اب " بےتابی سے ڈاکٹر سے پوچھا

" مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے آپ کے ہاں اور "... اسے اس وقت اپنی بیٹی سے زیادہ اپنے کل متاع کی فکر تھی

" اور مناہل کی جان تو خطرے سے باہر ہے نا " اس نے بےچینی سے پوچھا

" دیکھیں مسڑ زیان میں نے آپ کو پہلے بھی مسز مناہل کی بہت دیکھ بھال کا کہا تھا ان کی حالات کافی کریٹیکل ہے کومہ میں بھی جاسکتی ہیں بس آپ دعا کریں

" ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں بتایا مگر وہ تو جیسے پاگل ہوگیا

" کیا مطلب ہے آپ کا ہاں تم لوگ کرکیا رہے ہو اسے کچھ ہوا تو کسی کو نہیں چھوڑوں گا سمجھ آئی " ساری لحظ مروت بلائے طاق رکھ کر ڈاکٹر پر چڑھ دوڑا

" زیان۔۔۔"مرتضیٰ صاحب جلدی سے بیچ میں آئے اور غصے سے اسے خاموش کرایا

" آئی ایم سوری ڈاکٹر پلیز آپ لوگ اپنا کام کریں " ڈاکٹر سے معذرت کر کے اسے راحم کے ہاتھ باہر بھیج دیا۔۔

****

" اگر اسے میری وجہ سے کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا " جب سے ڈاکٹرز نے اگلے چوبیس گھنٹے کا وقت دیا تھا وہ اپنے رب کے آگے بیٹھا التجا کر رہا تھا وہ لڑکی اسکی اولاد کو دنیا میں لانے والی تھی مگر جب سے رامین سے حقیقت سنی تھی اسکی ذات سے بلکل لاتعلق ہوگیا تھا بس ہر پل

اذیتیں ہی تو دیں تھی اسے۔۔مگر اب بے بسی کی تصویر بنا ہوسپٹل کے پریئر روم میں بیٹھا اس کی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا نماز پڑھ کر باہر نکلا تو کوریڈور میں بیٹھی دعا عمر کے ساتھ بیٹھی سسک رہی تھی

" دعا بیٹا دعا کرو شاباش کچھ نہیں ہوگا اسے " اس کے برابر میں بیٹھ کر اپنے ساتھ لگا لیا

" زیان بھائی اللہ ایسا کیوں کر رہا ہے ہمارے ساتھ پہلے ماما بابا اور اب آپی کی طبیعت " اس نے تڑپ کر پوچھا تو زیان کو اپنی آنکھوں میں مرچیں بھرتی محسوس ہوئیں

" ششش نہیں دعا کچھ نہیں ہونے دونگا اسے میں " اسے دلاسہ دیتے اپنے ساتھ لگا لیا سب ہی رب سے اسکی زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے اسکے ماموں کو ابھی کوئی خبر نہیں دی گئی تھی اسی وقت ڈاکٹرز آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تو زیان فوراً ان کی طرف بڑھا

" ڈاکٹر کیسی ہے وہ اب " اسکی بےچینی پر ڈاکٹر مسکرا دی

" کونگریچولیشن مسٹر زیان شی از آؤٹ اوف ڈینجر " ڈاکٹر کے اس جملے نے جیسے اس کے جسم میں روح پھونک دی ہو

" تھینک یو سو مچ ڈاکٹر تھینک یو ویری مچ " تشکر سے بولا تو وہ بھی مسکرا دی

" صبح تک انہیں ہوش آجائے گا پھر ہم انہیں روم میں شفٹ کردیں گے " ڈاکٹر کے کہنے پر وہ آئی سی یو کے دروازے سے اپنی دشمنِ جاں کو دیکھنے لگا جو بلکل زرد پڑھ چکی تھی اس نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے

" مبارک ہو میرے یار " فہد نے آتے ہی اسے سینے سے لگایا تھا اسے ابھی کال کر کے راحم نے ہی خبر دی تھی زیان مسکرا کر الگ ہوا

" میری پرنسس کہاں ہے " اس نے بے بی کے بارے میں پوچھا تو زیان کو بھی اس کا خیال آیا کیونکہ کہ وہ مناہل کے چکر میں اسے بھول بھال گیا تھا

" انکیوبیٹر میں ہے ابھی ڈاکٹرز نے ملنے سے منع کیا ہے " راحم نے ڈیٹیل بتائی تو وہ خاموشی سے آئی سی یو میں بے ہوش پڑی مناہل کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرنے لگا کتنا تڑپا تھا اس لڑکی کے لیے وہ آج ... اگر اسے کچھ ہوجاتا تو کیا کرتا؟اپنے خیالوں میں گم تھا جب ہی عشاء کی کال نے اپنی جانب متوجہ کیا

" ہاں بولو " کوریڈور سے نکل کر فون ریسو کیا

" زیان کل سے فون کر رہی ہوں کوئی جواب ہی نہیں دے رہے تم " عشاء یکدم ہی پھٹ پڑی

" مناہل آئی سی یو میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی یار تمہیں ذرا احساس نہیں ہے " زیان نے تاسف سے کہا

" تو تمہاری بیٹی تو ٹھیک ہے نا پھر تمہیں اتنی فکر کیوں ہورہی ہے اس لڑکی کی " طنزیہ لہجے میں بولی تو زیان کو اپنا ضبط ٹوٹتا محسوس ہوا

" فضول ہے تم سے بات کرنا " اسے ملامت کرتا فون کاٹ گیا

" راحم تو سب کو گھر لے کر جا میں ہوں من کے پاس " موبائل جینز میں رکھتا بولا

" چل پھر میں نکلتا ہوں ان لوگوں کو لے کر " راحم نے کہا تو دعا اور عمر بھی وہیں آگے

" زیان بھائی بےبی کو تو دیکھا ہی نہیں ابھی تک میں نے وہ لوگ دیکھنے ہی نہیں دے رہے " دعا نے منہ بسور کر کہا تو وہ اور راحم دونوں مسکرادیے

" بیٹا صبح آؤگی تو دیکھنے بھی دیں گے اور ملنے بھی " زیان اسے بلکل چھوٹے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا

" لیکن یہ عمر کہہ رہا ہے میری گود میں نہیں دیں گے " دعا نے اسے گھور کر شکایت کی تو وہ یکدم ہی گڑبڑا گیا

" یہ مار کھائے گا مجھ سے اسکی باتوں پر دیہان نہ دو " اسے اپنے ساتھ لگاتا ان لوگوں کے ساتھ باہر کار تک آیا تھا حنا تھوڑی دیر پہلے ہی سعد کو لے کر گئی تھی

" اپنا خیال رکھنا میرے بچے " فائقہ بیگم اسکا ماتھا چوم کر کار میں بیٹھ گئیں انہیں مناہل سے زیادہ اس کی فکر تھی وہ بھی سر ہلاتا واپس ہوسپٹل کی طرف بڑھ گیا اسے اس وقت صرف ان دو جانوں کی پرواہ تھی جو اس سے وابستہ تھیں۔۔

****

ماہی شکر کرو اسے یاد تھا کہ تمہیں وائٹ روزز سے ایلرجی ہے ورنہ ابھی چھیکیں مار رہی ہوتیں " طوبا نے ہنستے ہوئے اس سے کہا مگر وہ مسکرا بھی نہ سکی صبح گیارہ بجے اسے ہوش آیا تو چچی جان اور حنا کو سامنے پایا تھا اس کے بعد وقفے وقفے سے سب ہی ملنے آرہے تھے مگر وہ شخص اب تک نظر نہیں آیا تھا وہ ایک بار پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگی تھی

" نہیں خیر یہ فریش لیلیز نظر آگیئں اسی لیے لے لیں ورنہ ہم وہ ہی لانے والے تھے " موحد نے مناہل کی اداس شکل دیکھ کر کہا جو ہلکہ سا مسکرائی تھی

جبکہ رامین ان تینوں کی دوستی کے قصوں پر حیرت زدہ سی لب بھینچے بیٹھی تھی

" رامین تم جانتی ہو تمہارے شوہر نے ہمیشہ ہمارے پیسوں کا کھایا ہے کبھی بل نہیں دیا کینٹین کا " طوبا نے رامین کو مخاطب کرکے موحد کو گھورا تو وہ ہنسنے لگا روم میں داخل ہوتے زیان کے قدم وہیں رک گئے تھے

" رامین کو کیا بتارہی ہو یہ تو ہمیشہ سے میرے بلوں پر جیتی آرہی ہے " موحد نے رامین کو چھیڑتے ہوئے کہا مگر وہ بس دانت پیس کر رہ گئی وہ صرف اپنے بھائی کی وجہ سے یہاں آئی تھی ورنہ اسے مناہل کا حال پوچھنے میں کوئی دلچسپی نہ تھی وہ جو سب کچھ بھول بھال کر اس سے ملنے آیا تھا اُس شخص کے کھلکھلاتے لہجے پر دروازے سے ہی واپس لوٹ گیا تھا۔۔

" چلو اب مجھے ماما سے بھی ملنا ہے " رامین نے اٹھتے ہوئے کہا تو موحد بھی کھڑا ہوگیا

" گیٹ ویل سون اینڈ کونگریچولیشن " مروتاً مناہل کو کہتی اس کے ساتھ باہر نکل گئی ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے سختی سے آنکھیں بند کرلیں وہ اس وقت خود پر کتنے ضبط کے پہرے بیٹھائے ہوئی تھی بس وہ ہی جانتی تھی

" ماہی چلو اٹھو سوپ پیو امی نے بنایا ہے " طوبا اس کے آگے باول لے کر بیٹھ گئی

" طوبا بلکل موڈ نہیں ہورہا میرا ابھی پلیز " اس نے منع کرنا چاہا

" نہیں اٹھو فوراً اردا تو اتنی بےچین ہورہی تھی آنے کے لیے مگر میں نے اور بھائی نے روکا وہ بتاتی ورنہ تمہیں " سوپ کا چمچہ اس کے منہ میں ڈال کر ڈپٹا تو وہ پھیکا سا مسکرا دی

" ماہی بےبی کو شام میں تمہارے روم میں شفٹ کریں گے اور کل تک ڈسچارج ہوجاؤ گی میری ڈاکٹر سے بات ہوگئی ہے " حنا نے کمرے میں آکر ڈیٹیل بتائی تو وہ سر ہلا کر رہ گئی

" یہ زیان بھائی کہاں رہ گئے بےبی کا بیگ تیار کیا تھا مامی نے وہ لانے کو کہا تھا " اس نے کال ملاتے ہوئے کہا تو مناہل نے یکدم سر اٹھا کر اسے دیکھا اس دشمنِ جاں کے ذکر پر ایکدم ہی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی حنا کال ملا رہی تھی مگر زیان فون نہیں اٹھا رہا تھا

" دو دن سے مجنوع بنے گھوم رہے تھے تمہارے ہوش میں آتے ہی نجانے کہاں چلے گئے " حنا نے ہنستے ہوئے بتایا تو اسکے لبوں پر ایک زہرخند ماکراہٹ آگئی کیسے بگول سکتی تھی بےہوش ہونے سے پہلے کی لڑائی۔۔۔

" بیچارے ڈاکٹرز اور نرسس کا وہ حال تھا پوچھو مت سب کو آگ لگانے کی دھمکی جو دے ڈالی تھی " حنا نے مزے سے بتایا تو طوبا بھی کھلکھلا اٹھی

" بات میری نہیں ان کی اولاد کی تھی " اس نے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھتے آہستگی سے بولی تو دونوں نے اس کی اداسی بخوبی دیکھی تھی

" پاگل لڑکی تمہیں کچھ نہیں معلوم " حنا نے گھور کر کہا تو وہ آنکھیں بند کرکے لیٹ گئی

" پلیز حنا مجھے سونا ہے " اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ بھی خاموش ہوگئی ان دونوں کے درمیان چلتی سرد جنگ سے وہ پہلے بھی آگاہ تھی۔۔

* * * * * * *

" تم نے تو مجھے آج تک نہیں بتایا کہ طوبا اور مناہل تمہاری یونی فرینڈز ہیں " ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے موحد کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا

" کیوں کیا تمہیں نہیں معلوم تھا طوبا یا مناہل نے کبھی ذکر نہیں کیا؟"اس نے حیرت سے رامین کو دیکھا

" تم بتادیتے تو شاید پتا چل جاتا مگر تمہیں چھپانے میں زیادہ انٹرسٹ تھا " اس نے طنزیہ لہجے میں کہا تو موحد نے جھٹکے سے کار روکی

" کیا مطلب ہے تمہارا میں کیوں چھپاؤں گا اگر چھپانا ہوتا تو اب بھی چھپا سکتا تھا آئی سمجھ " اس نے سخت لہجے میں کہا تو وہ یکدم چپ ہوگئی

" لیکن مناہل نے تو آج تک کسی لڑکے سے دوستی نہیں کی تو پھر تم سے کیسے کرلی " اس کے چبھتے ہوئے سوال پر موحد نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

" صحیح کہہ رہی ہو اس کا مجھ سے بھی دوستی کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ تو میری طوبا سے دوستی ہوئی تو مناہل سے بھی بات چیت ہوجاتی تھی۔۔۔اور کچھ پوچھنا ہے یا میں گاڑی اسٹارٹ کروں " اس نے ناگواری سے کہا تو وہ رخ موڑ کر گاڑی سے باہر دیکھنے لگی اسے کیسے بتاتی کہ وہ اس کے دل میں چھپی باتوں کو شروع دن سے جانتی ہے اس کے گاڑی اسٹارٹ کرنے پر بےبسی سے لب کاٹنے لگی مناہل کی زندگی اجاڑ کر وہ خود بھی چین سے نہ تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کرے تو کیا کرے۔۔۔

****

اسکی آنکھ کھلی تو اپنے برابر میں لیٹے ننھے وجود کو دیکھ کر فوراً چونک کر اٹھ گئی احتیاط سے اسے اٹھا کر گود میں لیٹا لیا اپنی بیٹی کا پہلا لمس محسوس کیا تو آنکھیں خودبخود نم ہونے لگیں

" یااللہ کیا یہ بھی میری طرح باپ کی شفقت سے محروم رہے گئی کیا یہ بھی میری جیسی زندگی گزارے گئی " اسے اپنے سینے سے لگائے سسک اٹھی تھی وہ شخص ایک بار بھی نہ آیا تھا اپنی اولاد سے ملنے بھی نہیں !

" میں کیسے تمہاری پرورش کروں گی میری جان کیا وہ میرا بدلہ تم سے لے گا؟

" اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کو چوم کر اس سے ہمکلام ہوتی اس کے نقوش دیکھنے لگی سیاہ آنکھیں سیاہ بال گلابی رنگت وہ کوئی ننھی سی گڑیا معلوم ہورہی تھی اس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے سینے میں جذب کرلیا۔۔

مرتضیٰ صاحب اور وہاب صاحب اس سے ملنے آئے ہوئے تھے دونوں نے بچی اور اس کا صدقہ دیا تھا وہ کافی دیر لگی ان سے لگ کر روتی رہی آج ماں باپ کی کمی شدت سے محسوس ہورہی تھی۔۔

" بس میرا بچہ کیا میں باپ نہیں ہوں تمہارا " مرتضیٰ صاحب نے محبت سے اس کے آنسو صاف کیے

" بڑے پاپا وہ کیوں چلے گے مجھے اکیلا چھوڑ کر؟"روتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح سوال کررہی تھی ان کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا

" نہیں میرا بیٹا آپ اکیلی کہاں ہو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں اور سب سے بڑھ کر زیان ہے تم کیوں اکیلی ہونے لگیں " انہوں نے پیار سے ڈپٹا وہ محض اپنے لب کاٹ کر رہ گئی

" یہ بتاؤ میری پوتی کا نام کیا سوچا " وہاب صاحب کے کہنے پر وہ ہلکہ سا مسکرادی

" جو آپ لوگ چاہیں " اس نے نرمی سے کہا تو مرتضیٰ صاحب نے اپنے ساتھ لگا لیا

" نہیں بیٹے یہ تمہارا اور زیان کا حق ہے " ان کے کہنے پر وہ خاموش ہوگئی کیا بتاتی کہ وہ اب تک ہوسپٹل ہی نہیں آیا تھا

" میرب کیسا ہے " اس نے پوچھا

" واہ بھئی ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے " دونوں نے تائید کی تو وہ بھی خوش ہوگئی مگر آنکھوں کے سامنے کچھ ماہ پہلے کی زیان اور اپنی لڑائی آگئی تھی

" دیکھیں اگر بیٹا ہوا تو اذان رکھوں گی میں " وہ کافی دیر سے اس سے بحث کررہی تھی

" لیکن میری میرب بھی ہوسکتی ہے " اسے اپنے برابر میں لٹاتے ہوئے بولا تو وہ چڑ گئی

" آپ سے زیادہ ضدی اور اکڑو میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھا " اسے گھورتی اٹھنے لگی تو زیان پکڑ گیا

" ناراض کیوں ہورہی ہو پہلے میرب آجائے گی پھر اذان پھر عشر پھر عالیان پھر کوئی اور " اسے خود سے قریب کرتے بولا تو مناہل کی آنکھیں پھٹ گئیں

" یہ اتنے سارے کہاں سے آئیں گے " اس نے حیرت سے آنکھیں جھپک کر اسے دیکھا تو وہ قہقہ لگا گیا

" ہم دونوں لائیں گے ٹینشن مت لو جانم " اس کی ناک پر کس کرتے ہوئے اطمینان سے بولا تو وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑھ گئی

" انتہائی بے شرم انسان ہیں آپ " دانت پیستی اس کے پاس سے اٹھنے لگی مگر وہ ناکام بناگیا۔۔۔

" بیٹا زیان کو فون کیا؟ہے کہاں یہ نظر نہیں آیا " مرتضیٰ صاحب نے اسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا تو وہ بری طرح چونکی تھی مگر پھر خاموشی سے نفی میں سر ہلا دیا

" اچھا چلو رات کو آئے گا تو بات ہوجائے گی " وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

" چلو حنا تو یہیں ہے اپنا اور میرب کا خیال رکھنا بس " اس کا سر تھپک کر

دونوں باہر نکل گئے مگر اسکی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوچکی تھیں۔۔۔

******

وہ کل صبح سے اپنے فارم ہاؤس آیا ہوا تھا جب بھی اس شخص کو مناہل کے آس پاس دیکھتا تھا ایک ان دیکھی آگ میں جھلسنے لگتا تھا اب بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ ہوسپٹل اس سے اور اپنی بیٹی سے ملنے آیا تھا مگر موحد کو اس کے ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھ خون کا گھونٹ پیتا واپس لوٹ گیا تھا۔

" کیا اتنا بزدل ہوں میں کہ اپنی بیوی کو ایک شخص سے دور نہیں رکھ سکتا

اسے روک نہیں سکتا جبکہ وہ میری اولاد کی ماں ہے " سگریٹ پیتا بے بسی سے سوچ رہا تھا

" اور وہ شخص میری بہن کے ساتھ ہوتے ہونے میری بیوی پر نظریں جمائے بیٹھا ہے ... "

" نہیں مناہل زیان حیدر تمہارے ساتھ میرا نام جڑ چکا ہے اور اب یہ میری موت ہی تم سے الگ کرسکتی ہے " سگریٹ کو بری طرح ایش ٹرے میں مسل کر سر

صوفے کی پشت سے ٹکا دیا آنکھیں دو راتوں سے جاگ جاگ کر سرخ ہورہی تھیں سر بری طرح سے دکھ رہا تھا ایسا لگتا تھا اس لڑکی کے بارے میں مزید سوچا تو دماغ کی شریانے پھٹ جائیں گی دو انگلیوں سے کنپٹیاں دباتے موبائل اٹھا کر دیکھا تو راحم اور گھر والوں کی کالز آئی ہوئی تھیں فون پاور اوف کر کے آنکھیں بند کرگیا۔۔۔

****

" مناہل مجھے سچ سچ بتاؤ ہوا کیا ہے اس طرح ہوسپٹل سے گھر کے بجائے یہاں آنے کا کیا مطلب ہے " حنا اس پر برس پڑی تھی کیونکہ وہ گھر آنے کے بجائے نبیلہ بیگم اور علی کے ساتھ میرب کو لے کر ان کے گھر آگئی تھی

" حنا میں اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی تم پلیز دعا اور عمر کا خیال رکھنا وہ دونوں ماما بابا کی ڈیتھ کے بعد بہت حساس ہوگئے ہیں " لب کاٹتی نم لہجے میں بولی

" ایسے کیوں کہہ رہی ہو وہ میرے بھی بہن بھائی ہیں مگر میں جاننا چاہتی ہوں ماہی اصل بات کیا ہے " حنا نے بےبسی سے پوچھا تو وہ خود پر سے ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

" میری بہن ایسے نہ روؤ " ردا بھی اس کے قریب ہوگئی

" وہ۔۔۔وہ مجھ پر۔۔۔مجھ پر شک کرتے ہیں کہ میں۔۔۔میرا کسی لڑکے کے ساتھ افیئر ہے " اس کا ضبط آج ٹوٹ گیا تھا حنا ردا اور طوبا سکتے کی کیفیت میں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھیں

" انہوں نے کہا تھا وہ مجھے چھوڑ دیں گے تو بتاؤ میں کیسے رہ سکتی تھی اب بھی وہاں ان کے ساتھ کیا اتنی گئی گزری ہوں میں بولو حنا " اس نے روتے ہوئے سر اٹھا کر ان لوگوں کو دیکھا وہ تینوں بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں وہ زیان حیدر سے تو کبھی یہ امیس نہیں کرسکتی تھیں۔۔

" مجھے زیان بھائی سے ایسی امید نہ تھی " حنا نے غصے سے کہا تو آنسو پوچھتی ردا کی نظریں دروازے پر اٹھ گئیں

" علی۔۔۔امی " اس کی پکار پر ان تینوں نے بھی مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا

" بہت بڑی ہوگئی ہو سب کچھ اکیلے ہی سہہ لیا ہم سے تو کوئی تعلق نہیں تمہارا " علی نے غصے سے اسے دیکھا تو وہ گھبرا کر نظریں چرا گئی

" ماہی کیا مجھے اپنا بھائی نہیں سمجھتی تھیں " اس کے برابر میں بیٹھ کر دکھ سے بولا تو اس نے تڑپ کر اسے دیکھا

" نہیں علی تم ہی تو ہو میرے بھائی میں اور کہاں جاؤں گی اگر تم نے ایسا کہا تو " اسکے کندھے سے سر ٹکا کر رونے لگی

" اچھا بس بہت رو چکیں اس شخص کے لیے اب ایک آنسو تمہاری آنکھ میں نہ آئے " اس کے آنسو صاف کر کے ڈانٹا تو وہ بھی چپ ہوگئی مزید ان لوگوں کو پریشان نہیں کرسکتی تھی

" بیٹا میں ماں ہوں تمہاری جب بھی دل میں کوئی بات ہو میرے پاس آنا " نبیلہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار سے سمجھایا تھا اور وہ ان اب کے خلوص او پیار پر جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتی کم تھا کہ کوئی تو تھا جو اسے خلوص دل سے چاہتا تھا۔۔

****

" حنا مناہل اور میرب کہاں ہیں تم اور راحم تو لینے گئے تھے انہیں " مرتضیٰ صاحب نے انہیں اکیلے واپس آتے دیکھ کر پریشانی سے پوچھا تمام افراد لاؤنج میں ہی جمع تھے عمر اور دعا وغیرہ نے مناہل کے ویلکم کی تیاریاں کی ہوئی تھیں

" بیٹا کیا بات ہے خاموش کیوں ہو " سومیہ بیگم نے اسے اور راحم کو خاموش دیکھ کر پوچھا حنا راستے میں راحم کو ساری بات بتاچکی تھی

" ماموں مناہل اپنے ماموں کے گھر ہے وہ اب ادھر نہیں آئے گی " حنا نے دکھ سے ان لوگوں کو بتایا تو سب حیرت سے اس کاچہرہ دیکھنے لگے

" کیا بول رہی ہو حنا کیوں نہیں آئے گی وہ یہاں " وہاب صاحب نے سخت لہجے میں پوچھا

" بابا ان سوالوں کا جواب آپ لوگوں کو زیان ہی دے گا کیونکہ مناہل اس کی وجہ سے ہی گھر چھوڑ کر گئی ہے " راحم نے بھی غصے سے کہا

" کیا مطلب ہے تمہارا زیان کیوں کرے گا ایسا بھلا اتنے مہینے سے ساتھ رکھا ہوا تھا اسے اب بھی اسی نے کوئی حرکت کی ہوگی " فائقہ بیگم نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا تو راحم کو ضبط کرنا مشکل ہوگیا

" تائی امی اگر آپ کی آنکھوں سے مناہل کے لیے نفرت کی پٹی اتر جائے تو زیان سے پوچھ لیجیئے گا کہ ایسا کیوں کیا مناہل نے " وہ غصے سے کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا کیونکہ مناہل اسے ردا کی طرح عزیز تھی وہ اسکی آنکھوں میں دکھ برداشت نہیں کرسکتا تھا۔

" یہ زیان نالائق ہے کہاں میری بیٹی اور پوتی اپنا گھر ہوتے ہوئے ایسے در در بھٹکیں گی کیا " مرتضیٰ صاحب صدمے سے صوفے پر گر سے گئے ابھی تو اپنی پوتی کو جی بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا انہوں نے

" بھائی صاحب ہم مناہل کو سمجھائیں گے وہ سمجھدار بچی ہے سمجھ جائے گی

" وہاب صاحب نے انہیں حوصلہ دیا تو وہ بس سر ہلا گئے جبکہ فائقہ بیگم کڑھ کر رہ گئی تھیں کیونکہ انہیں یہ بلکل گوارہ نہ تھا کہ کوئی بھی بات ان کے بیٹے پر آتی۔۔۔

****

عبدال پاکستان آچکا اور سب سے پہلے رامین سے ملنا چاہتا تھا ان گزرے دنوں میں اس نے صرف منصوبے بنائے تھے مسلسل چار ماہ سے انتقام کی آگ میں جھلستا بےبسی کی انتہاؤں پر تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زیان اور مناہل کو بیچ چوراہے پر کھڑا کرکے گولیوں سے بھون دے۔۔۔

" تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں " رامین کے کال رسیو کرتے ہی وہ پھٹ پڑا

" آخر مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کیوں فون کر رہے تھے مجھے " اس نے بھی غصے سے کہا کیونکہ اگر موحد فون رسیو کر لیتا تو مسئلہ ہوجاتا

" مجھے ملنا ہے تم سے کچھ بھی کر کے ملو " اس نے اب قدرے اطمینان سے کہا

" دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا میں کیسے مل سکتی ہوں تم سے اگر بھائی کو پتا چل گیا تو وہ مجھے جان سے مار دینگے " اس نے فوراً انکار کر دیا وہ اب کوئی مسئلہ نہیں چاہتی تھی

" یہ میرا مسئلہ نہیں ہے رامین صرف تمہاری وجہ سے اتنے دن جیل میں رہا ہوں تمہیں میری بات ماننی پڑے گی " اس کے دھمکی دینے پر رامین کو پتنگے ہی لگ گئے

" کیا ورنہ بولو " غصے سے چیخی مگر وہ کال کاٹ چکا تھا

" کس سے بات کر رہی ہو رامین " اپنے عقب اے آتی موحد کی آواز پر اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا

" کسی۔۔کسی سے بھی نہیں رانگ نمبر ہے " موبائل پاور اوف کرتے جلدی سے بولی وہ غور سے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا

" یہ پسینا کیوں آرہا ہے اتنا تمہیں " اس کے ماتھے سے پسینا صاف کرتے ہوئے بولا تو وہ گڑبڑا گئی

" نہیں تو۔۔۔ہاں وہ کچن سے آئی تھی فرائڈ رائس بنا رہی تھی تمہارے لیے شاید اسی لیے " اپنا ماتھا صاف کرتے بتانے لگی

" کیا بات ہے مطلب آج بھی جلا ہوا کھانا پڑے گا " موحد نے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ تپ گئی

" وہ جان کر نہیں کیا تھا میں نے " غصے سے گھور کر اسے دیکھا تو ہنس پڑا

" اچھا دیکھ لیں گے آج " اس کی لٹ کھینچتا واشروم میں گھس گیا وہ بھی اطمینان کا سانس خارج کرتی موبائل لے کر باہر نکل گئی۔۔۔

****

" ردا یار میری بلو شرٹ کہاں ہے نہیں مل رہی " وہ لاؤنج میں اسے پکارتا ہوا آیا تھا ردا اور مناہل میرب کی فیڈر میں لگی تھیں

" تم جاؤ نہیں تو وہ تمہیں اٹھا کر لے جائے گا اب " مناہل نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا کیونکہ وہ کسی نہ کسی بہانے سے اسے بلا رہا تھا وہ جھینپتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

" آخر مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ " کمرے میں آکر ردا نے غصے سے اسے دیکھا

" کیا کیا میں نے " حیرانگی سے کہتا اس کے پاس آرکا

" کیوں بلا رہے تھے بار بار " اسے پورا تیار دیکھ کر گھورا

" اپنی بیوی کو مس کر رہا تھا کل سے کہیں غائب ہے " اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے مسکرا کر بولا تو ردا حیرت سے اسے دیکھنے لگی

" میں تو یہیں ہوں کل سے " اس کے معصومیت سے کہنے پر علی نے جھک کر پیار بھری گستاخی کی تو وہ یکدم دور ہوئی

" اسی لیے کہہ رہا ہوں غائب تھیں " شرارت سے اسے دوبارہ قریب کرنے لگا تو وہ جھنجھلا کر الگ ہوئی

" کیا ہے بھئی میں مناہل کے ساتھ میرو کی فیڈر بنا رہی تھی " اپنا اہم کام چھوڑ کر آنے کا اسے دکھ ہو رہا تھا

" تم ٹینشن نہ لو جب بےبی ہوگا تو میں سکھا دونگا تمہیں فیڈر بنانا فلحال بےبی کے پاپا پر توجہ دو " اسے پچکارتے ہوئے قریب کر گیا وہ دھکا دے کر دور ہوئی

" آپ کو اس کے علاوہ اور کچھ کرنے کی فرصت کہاں ہے " اس کی بےباکیوں پر سرخ پڑھتی باہر نکل گئی علی بھی قہقہ لگاتا اس کے ساتھ ہی باہر آیا تھا

" جلدی سے ناشتہ کریں لیٹ ہو رہے ہیں " ناشتہ ٹیبل پر لگاتی اجلت میں بولی تو وہ بھی ٹائم دیکھتا بیٹھ گیا

" ماہی خود بھی کچھ کھالو اب " اسے میرب میں لگے دیکھ کر بولی

" تم لوگ کرو میں بعد میں کرلوں گی " میرب کے منہ میں فیڈر دیتی جھنجھلائی ہوئی لگی علی اور ردا کو اس کی حالت پر ہنسی آگئی

" کیوں میری پرنسس کو تنگ کر رہی ہو یار " علی نے اسے چھیڑا تو وہ تپ اٹھی

" میں نے کیا کیا یہ نالائق مجھے تنگ کررہی ہے " غصے سے گود سے اتار کر سائیڈ میں روٹھ کر بیٹھ گئی مگر میرب کو اپنی ماں کا یہ عمل بلکل پسند نہیں آیا تھا اور اپنی پوری طاقت لگا کر رو اٹھی علی فوراً قریب آیا اور اسے گود میں لے لیا

" اوے میلی میرو چپ ہوجاؤ گندی ہیں آپ کی ماما " میرب کو سینے سے لگا کر تھپکنے لگا

" میں نے کیا کیا " مناہل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اپنی ننھی سی توپ کو دیکھا جو سب کے کان پھاڑنے کے میشن سے رو رہی تھی

" کیا کیا میری بچی کے ساتھ تم نے لڑکی " نبیلہ بیگم بھی کچن سے چلی آئی تھیں وہ بھی جلدی سے قریب آئی

" کچھ بھی نہیں مامی بس گود سے اتارا ہے " اس نے پریشانی سے کہا اور آگے بڑھ کر علی سے لے لیا

" جھوٹ بول رہی ہے امی نالائق کہا تھا اس نے اب وہ لائق بن کر دیکھا رہی ہے

" علی نے ہنستے ہوکہا تو وہ گھورنے لگی

" ہاں جب تمہاری اولاد ہوگی نا تو پوچھوں گی " اسے گھورتی پیار سے میرب کو تھپکنے لگی ماں کی گود ملتے ہی وہ بھی منٹوں میں پرسکون ہوگئی تھی

" جاؤ گیٹ کھولو جاکر " نبیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے علی سے کہا جو ردا کو میٹھی نظروں سے دیکھ رہا تھا دروازے کی طرف بڑھ گیا

" آپ لوگ۔۔۔۔اسلام و علیکم " اتنی صبح صبح دروازے پر مرتضیٰ صاحب اور وہاب صاحب کو دیکھ وہ خوشدلی سے بولا

" خوش رہو " اس کے ساتھ ہی اندر آگئے ردا اور مناہل دونوں کو یقین نہ آیا ان کی آمد پر

" بابا۔۔۔بڑے بابا آپ لوگ " وہ قریب آکر فرحت و مسرت سے ان کے گلے لگی

وہ بھی قریب آکر گلے لگی تو مرتضیٰ صاحب نے محبت سے اس کو ماتھا چوم کر میرب کو گود میں لے لیا

" میری جان میری ٹھنڈک " میرب کا ننھا سا ماتھا چوم کر ان کی آنکھوں میں نمی آگئی اپنی اولاد کی اولاد کو گود میں اٹھاتے ایک سکون سا محسوس کیا تھا۔

" میری بچی ہم لینے آئے ہیں تمہیں گھر چلو " اپنے برابر میں بیٹھا کر بہت مان سے بولے تو خاموشی سے لب کاٹنے لگی علی بھی مناہل ہی کو دیکھ رہا تھا

" بیٹا وہ گھر تمہارا ہے اس طرح چھوڑ کر آنے کا کیا مطلب ہے " وہاب صاحب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا

" چاچو میں وہاں نہیں رہ سکتی اب " آنکھوں کی نمی روکتی آہستہ سے بولی

" ہم وہ ہی تو جاننا چاہتے ہیں کہ کیوں نہیں رہنا چاہتیں "

" انکل آپ لوگ مناہل کو لینے آئے ہیں لیکن میں اس کا بھائی ہونے کی حیثیت سے اسے جانے کی اجازت نہیں دونگا کیونکہ جب وہ زیان کی وجہ سے اس گھر سے نکلی ہے تو وہ ہی اسے لے کر جائے گا " علی نے بہت تحمل سے دھیمے مگر دوٹوک لہجے میں کہا تو وہاب صاحب اور مرتضیٰ صاحب بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

" ہاں بھائی صاحب اگر زیان میری بیٹی کو لینے آئے گا تو میں خوشی خوشی اس کے حوالے کردونگا " کب سے خاموش بیٹھے مسعود صاحب بھی بول پڑے تھے

" مجھے معاف کردیجیئے گا آپ لوگ " وہ روتے ہوئے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی ان کے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر یہ معاملہ کیسے سلجھے گا۔۔۔

****

آج وہ پورے ایک ہفتے بعد گھر لوٹا تھا ذہن میں اس وقت اپنی اولاد تھی جسے بس ایک نظر ہی دیکھا تھا رات کا وقت تھا تمام افراد سو چکے تھے وہ سیدھا اپنے کمرے پہنچا مگر اندھیرے اور خاموشی نے استقبال کیا ساری لائٹس اون کیں تو بیڈ بلکل خالی تھا نہ وہ تھی اور نہ ہی اسکی بیٹی واشروم میں دیکھا وہ بھی خالی تھا

" ڈرپوک لڑکی دعا کے کمرے میں سورہی ہوگی ضرور میرے پیچھے " نفی میں سر ہلاتا کبرڈ کی جانب بڑھ گیا مگر وہاں سے مناہل کے آدھے سے زیادہ کپڑے غائب دیکھ کر یکدم کھٹکا

" کیا کپڑوں سمیت اس کے کمرے میں شفٹ ہوگئی " پر سوچ انداز میں کبرڈ بند کرنے لگا جب نظر ایک بوکس پر پڑی اٹھا کر کھولا تو ایک برینڈڈ ٹائی دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ کلر اور برینڈ اسکی فیورٹ تھی واپس وہیں ڈال کر الماری

بند کرتا ڈریسنگ پر رسٹ واچ رکھنے لگا جب نظر ان لاکٹ پر پڑی جو کچھ ماہ پہلے بڑی چاہت سے اس دشمنِ جاں کو پہنایا تھا

" حد ہے لاپرواہی کی یا تمہاری نظر میں میرے دیے گئے گفٹ کی کوئی اہمیت ہی نہیں " مٹھی میں سختی سے بھینچ کر واپس ڈریسگ ٹیبل پر پھینکتے واشروم میں گھس گیا۔واپس آیا تو مرتضیٰ صاحب اور فائقہ بیگم کو اپنا منتظر پایا

" خیریت ! آپ لوگ اس وقت یہاں۔۔۔"حیرانگی سے کہتا وال کلک دیکھنے لگا جو دو بجا رہی تھی

" کہاں تھے پچھلے ایک ہفتے سے بولو " ان کے سخت لہجے میں استفسار کرنے پر زیان کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر دیا تھا

" ایک پروبلم ہوگئی تھی بس اسی میں الجھا تھا " مختصر سا جواب دے کر ماں کو دیکھنے لگا جو کچھ متفکر سی لگی تھیں

" کونسی پروبلم تھی ایسی جو تمہاری بیوی اور بیٹی سے بھی زیادہ اہم تھی جو سب چھوڑ چھاڑ کر بھاگے چلے گئے " قہر برساتی نگاہوں سے اسے دیکھتے برس پڑے زیان کی نظریں شرمندگی سے جھکتی چلی گئیں

" بس کریں آتو گیا ہے اب وہ " فائقہ بیگم نے بیٹے کی طرفداری کرنی چاہی مگر اپنے شوہر کی نظریں دیکھ کر خاموش بھی ہوگئیں

" آئی ایم سوری بابا واقعی میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے مجھے اپنی بیٹی کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا " اس نے ندامت سے اپنی غلطی تسلیم کی تو مرتضیٰ صاحب اسے دیکھ کر رہ گئے

" اور بیوی اس کے بارے میں کیا خیال ہے زندہ ہے یا مرگئی " ان کے استہزائیہ کہنے پر اس نے تڑپ کر باپ کو دیکھا

" بابا۔۔۔"وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا

" کیا کہا تھا ایسا زیان تم نے اس معصوم سے جو وہ پلٹ کر اپنے باپ کے گھر واپس نہ آئی اور اپنے ماموں کے گھر رہنے کو ترجیح دی جواب دو مجھے " وہ غم سے نڈھال سے ہوگئے تھے مگر زیان شاکڈ انداز میں اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا یعنی وہ اسے چھوڑ کر جاچکی تھی

" زیان میں جانتی ہوں وہ خود اپنی مرضی سے گئی ہے تمہارے بابا اور وہاب اسے لینے گئے تھے مگر وہ ضدی لڑکی تب بھی واپس نہ آئی " فائقہ بیگم نے ساکت کھڑے بیٹے کو دیکھ کر حمایت کی

" احمق عورت اپنی اولاد سے بھی تو پوچھ لو کہ ایسا کیا کہا ہے اس نے جو وہ بچی اپنا ہی گھر چھوڑ بیٹھی ہے میں کیا منہ دکھاؤنگا ابرار کو " فائقہ بیگم کو ڈانٹتے غمگین لہجے میں بولے

" میں نے کچھ غلط نہیں کہا اسے " سپاٹ لہجے میں کہتا باہر نکل گیا فائقہ بیگم نے جتاتی نظروں سے مرتضیٰ صاحب کو دیکھا تو وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

****

زیان اب تو وہ بھی جاچکی تم کب تک مجھے ٹالتے رہو گے۔۔۔"عشاء نے معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھا جو اب دوسری سگریٹ جلا رہا تھا وہ لوگ اس وقت پرل میں بیٹھے لنچ کررہے تھے بابا سے بحث ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا

تھا اور اس پورے ہفتے میں وہ گھر پر کم اور کلبز اور ہوٹل وغیرہ میں زیادہ رہا تھا

" کیوں بیٹھی ہو میرے انتظار میں یہ تمہاری غلطی ہے " اسے مروت نبھانی تو شروع سے نہیں آتی تھی اب بھی دو ٹوک بول گیا

" کیا مطلب ہے تمہارا جب تم مناہل کو چھوڑ چکے ہو تو مجھ سے کیوں بھاگ رہے ہو زیان " اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر خفگی سے بولی زیان نے ایک نظر اسکے ہاتھ کو پھر اسے دیکھا

" ابھی بیوی ہے وہ میری عشاء " اس کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالتے سپاٹ لہجے میں بولا عشاء کو سمجھ نہ آیا آخر وہ ایسا کیوں کر رہا ہے اس کے ساتھ

" تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا ... بولو۔۔"وہ دبی دبی آواز میں چیخی تو وہ لب بھینچ گیا

" دیکھو عشاء۔۔۔"

" ہیلو۔۔"دونوں نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو فہد ان کی ٹیبل کے پاس ہی کھڑا تھا

" میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا آپ دونوں کو " دونوں پر ایک نظر ڈالتا چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا

" نہیں۔۔۔ جوائن کرو ہمیں " زیان اسکی نظریں سمجھ گیا تھا مگر نظرانداز کر گیا عشاء بھی مروتاً مسکرا دی ورنہ اس وقت اسکی موجودگی سخت زہر لگی تھی

" اور کیسی ہیں عشاء آپ " فہد نے مسکراتے ہوئے بات کا آغاز کیا

" فائین ہاؤ آر یو " اس نے اخلاق نبھایا

" میں بلکل فٹ۔۔۔"

" تو یہاں کیسے " مسلسل سگریٹ پیتے زیان نے اس سے پوچھا

" یار بس آفس کی میٹنگ کے سلسلے میں آیا تھا ابھی ختم ہوئی ہے۔۔۔تو بتا گھر سے بھی غائب ہے آج کل تو " ایک نظر عشاء کو دیکھ کر اس سے پوچھا

" بس کچھ مصروفیت ہے " اس نے ٹالنا چاہا

" زیان میں چلتی ہوں مجھے موم کے ساتھ جانا تھا " اپنا موبائل اٹھاتی اٹھ کھڑی ہوئی زیان نے محض سر ہلا دیا

" آئی ایم سوری میری وجہ سے آپ کو جانا پڑھ رہا ہے " فہد نے اٹھتے ہوئے کہا مگر وہ اٹس اوکے کرتی نکل گئی تھی

" تو کر کیا رہا ہے یہ سب " اس کے جانے کے بعد فہد نے اسے گھورا

" کیا کر رہا ہوں میں " اس نے بھی سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے بے تاثر نظروں سے اسے دیکھا

" بھابھی سے کیوں لڑ کر بیٹھا ہے کہ گھر میں دل نہیں لگ رہا اب " اس کے طنز پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

" اس کی وجہ سے کیوں گھر چھوڑونگا جب دل کرے گا چلا جاؤں گا " سپاٹ لہجے میں کہتا ٹیبل پر پیسے ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا

" تم دونوں کی لڑائی میں میرب کا کیا قصور ہے کبھی سوچا ہے " فہد نے اس بار کافی غصے سے کہا تھا مگر اپنی بیٹی کے ذکر پر یکدم ہی ٹھہر گیا تو اس نے وہی نام رکھا تھا جو وہ چاہتا تھا۔۔۔

" دونوں میری ہیں جب دل چاہے گا مل لوں گا " گاڑی کی طرف قدم بڑھاتا عام سے لہجے میں بولا مگر اس وقت ان دونوں کو دیکھنے کا شدت سے دل چاہا تھا فہد بھی جھنجھلاتا ہوا اسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا تو اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

" میری کار سروس ہونے گئی ہے شرافت سے گھر چھوڑ مجھے " اس کے تیور نظر انداز کرتا سیٹ بیلٹ باندھنے لگا زیان نے بھی سر نفی میں سر ہلاتے کار اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

****

" اندر چل کیونکہ وہاں تو نے صرف سگریٹیں پھونکی ہیں کھانا میرے گھر کا کھا " گھر پہنچ کر فہد نے اسے روک لیا

" نہیں تیری بکواس سن چکا کافی ہے اندر بیٹھی اس کی بہن سے جوتے نہیں کھانے " زیان نے اسے گھور کر کہا تو قہقہ لگا گیا

" نہیں وہ بہت کم بولتی ہے تھوڑا بہت سنائے گی اب باہر نکل " گاڑی کی چابی لے کر کار سے نکلا تو زیان کو بھی اترنا پڑا دونوں ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے یہ فہد کا خوبصورت سا بنگلہ تھا لاؤنج میں داخل ہوئے فرشی سلام کیا تو طوبا چھوٹی سی بچی سے باتوں میں مگن تھی

" ہیں طوبا میری پرنسس کو کہاں سے لے آئیں تم یہاں " فہد چہکتا ہوا اس کی طرف بڑھا جبکہ طوبا نے حیرانگی سے زیان کو دیکھا تھا

" دیکھ زیان تیری بیٹی تیرے انتظار میں بیٹھی تھی یہاں " اسے گود میں اٹھا کر زیان کو دیکھا جو سن سا کھڑا تھا وہ اسی کے پاس آگیا زیان نے بےتابی سے اس ننھے وجود کو اپنی باہوں میں لے لیا آج پورے بیس دن بعد اپنی بیٹی کو دیکھا تھا

دل کی عجیب سی کیفیت ہونے لگی تھی اس کے چہرے پر جابجا چومتا چلاگیا وہ اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے باپ کو ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی

" مائی لو " اس کا گال چومتا وہیں بیٹھ گیا تو بیٹی بھی شاید باپ کے لمس کو پہچان گئی تھی اس کے چہرے پر اپنے ننھے ننھے ہاتھ مار کر قلقاریاں بھرنے لگی طوبا نے دونوں باپ بیٹی کو مگن دیکھ کر حیرت سے فہد کو دیکھا تو وہ مسکراتا ہوا کندھے اچکاگیا

" طوبا میں نے علی کو کال کر دی ہے وہ لینے آجائے۔۔۔۔"اپنے دیہان میں دھانی رنگ کے قمیض شلوار میں جوڑا بنائے اپنی تمام پر سادگی لیے میرب کی فیڈر لیے کچن سے نکلی تھی مگر سامنے کا منظر دیکھ کر یکدم ہی ساکت ہوگئی

ساکت تو زیان حیدر کی نظریں بھی ہوگئیں تھی اس دشمنِ جاں کو دیکھ کر وہ خوبصورت تھی مگر اس وقت دنیا کی سب سے حسین لڑکی معلوم ہوئی تھی یہ ماں بننے کا روپ تھا یہ کچھ اور وہ سمجھ نہ سکا مگر آج اسے یہ ظالم لڑکی دل کے مزید قریب لگی تھی۔۔۔

" ماہی علی بھائی سے میں کہہ دونگی کہ تم ڈنر یہیں کرو گی " طوبا اسکو دیکھ کر فوراً قریب آئی تھی مگر وہ رخ موڑ کر گیسٹ روم میں چلی گئی طوبا بھی اس کے پیچھے آگئی

" تم میرب کو لے کر آؤ ان سے ابھی " اس نے کمرے آتے ہی بےتابی سے کہا

" کیا ہوگیا ہے ماہی باپ ہیں وہ ابھی تو انہوں نے صحیح طرح اسے دیکھا بھی نہیں " طوبا نے سمجھانا چاہا

" کیا مطلب ہے تمہارا میں یہاں بیٹھی انتظار کرتی رہوں اور وہ شخص میری بیٹی کو مجھ سے چھین کر لے جائے " آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیل کر چیخ پڑی

" ماہی کچھ نہیں ہوگا وہ کیوں لے کر جائیں گے تم بس حوصلہ رکھو میں خود اسے تمہارے پاس لاؤں گی " اس نے اطمینان دلانا چاہا مگر اسے کہاں چین پڑھ رہا تھا بس یہ خوف بیٹھ گیا تھا کہ وہ شخص اس سے اس کی بیٹی بھی چھین لے گا

" تم نہیں جانتیں اس شخص۔۔۔"وہ کہتے کہتے یکدم رک گئی کیونکہ وہ دروازے پر ہی کھڑا تھا طوبا نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا کیا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی مناہل بھی اس کے ساتھ اٹھی تھی

" آپ لوگ بات کریں میں کچن کو دیکھ لوں " مناہل کو اشارہ کرتی باہر نکلنے لگی مگر وہ اس کا ہاتھ تھام گئی

" نہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی میں بھی چل رہی ہوں " زیان کی نظریں خود پر محسوس کرتی طوبا کے ساتھ باہر نکلنے لگی مگر زیان اس کی کلائی پکڑ کر روک گیا تھا

" طوبا تم جاؤ مجھے بات کرنی ہے کچھ " طوبا ایک نظر مناہل کو دیکھ کر سرہلاتی اپنا چھڑا کر چلی گئی تھی

" چھوڑیں مجھے نہیں کرنی آپ سے کوئی بات " اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی چیخ پڑی زیان نے غصے سے اسے لیجا کر بیڈ پر پھینکا اور دروازہ لاک کر دیا وہ سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

" میرو جان آپ یہاں بیٹھیں ذرا آپ کی ماما کی کلاس لے لوں " اس کا ماتھا چوم کر بیڈ پر لٹاتا اسکی طرف پلٹا تو وہ نفرت سے رخ موڑ گئی

" کیا کہہ رہیں تھی بولو اب " اس کے برابر میں بیٹھا تو وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی زیان نے تنقیدی نظروں سے اسے دیکھا

" میرا اب آپ سے کوئی لینا دینا نہیں نہ ہی کوئی بات کرنا چاہتی ہوں میں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت خوش ہوں " میرب کے پاس جاتی بظاہر اطمینان سے بولی

" ہماری بیٹی سمجھ آئی۔۔۔اگر ڈھیل دے رہا ہوں تو اس کامطلب یہ نہیں کہ تمہاری ہر بکواس سنتا چلا جاؤں گا " چبا کر کہتے اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچا اور اپنے ساتھ لگا گیا مناہل نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا پھر تڑپ کر اس سے دور ہونا چاہا

" چھوڑیں مجھے میرا اب آپ سے کوئی تعلق نہیں بہت جلد ڈائیورس پیپر آپ تک پہنچ جائیں گے " اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دور ہوتی چیخ کر بولی زیان کی آنکھوں میں اچانک ہی خون اترا تھا

" کیا۔۔۔کیا بکواس کی پھر سے کہنا ذرا " اس نے دھاڑ کر سختی سے اسکی ٹھوڑی پکڑی وہ کراہ اٹھی

" کیا بکواس کری ذرا دوبارہ کہنا " اس کا سہما ہوا چہرہ اونچا کر کے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھورا

" چھوڑ۔۔چھوڑیں مجھے آپ نے ہی کہا تھا آخر بار " بمشکل کہتی اس کے ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے ہٹانے لگی آنکھوں سے زاروقطار آنسو نکلنا شروع ہوچکے تھے

" مناہل زیان حیدر اگر یہ ورڈ تمہاری زبان پر آیا تو اپنی اور تمہاری جان ایک کر دونگا آئی سمجھ۔۔۔میرب کی پرچھائی تک تم سے چھین لونگا اگر ایسا کبھی

سوچا بھی تو " زور سے جھٹکا دے بیڈ پر پھینکا وہ صدمے سے اسے دیکھنے لگی

" آآپ۔۔۔آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے " اٹھ کر اس کا گریبان پکڑتی چیخ اٹھی

" میں ایسا ہی کرونگا اور تم جانتی ہو اگر میں ضد پر آگیا تو کیا کچھ کرسکتا ہوں

" اس کے گرد حصار باندھکر جنونی انداز میں بولا

" کیوں۔۔۔کیوں کررہے ہیں یہ سب آپ نے خود کہا تھا کہ آپ مجھے جیسی لڑکی کے ساتھ نہیں رہ سکتے میں تو غلطی تھی آپ کی زندگی " وہ پھٹ پڑی تھی زیان نے بہت غور سے اس کا جنونی انداز دیکھا جو بیٹی کے لیے لڑنے مرنے کو تیار تھی

" میں صرف اپنی میرب کے لیے کررہا ہوں آئی سمجھ " اس کے بال پکڑ کر پیچھے کو جھٹکا دیا تو وہ یکدم ہی چیخ اٹھی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت گر رہے تھے نجانے اسے کیا ہوا جھک کر اسکے آنسو اپنے لبوں سے چن لیے مناہل نے تڑپ کر اسے دور کیا

" نفرت ہے مجھے آپ سے شدید نفرت سمجھے آپ " نفرت سے اسے دیکھتی بیڈ سے اتری

" حلیہ درست کر کے باہر آؤ گھر چل رہے ہیں ہم ابھی " اسکی بات پر مناہل کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا

" میں۔۔میں خود آجاؤں گی " میرب کو گود میں اٹھا کر بہت ہمت سے بولی تو وہ چلتا ہوا اس کے پاس آرکا

" جو کہا ہے وہ کرو آئی سمجھ " اس سے میرب کو لیتا کمرے سے نکل گیا وہ بے بسی سے اسے جاتا دیکھ ایک بار پھر رو پڑی،کچھ دیر بعد باہر آئی تو وہ فہد اور طوبا کے ساتھ بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا اس کے آتے ہی اٹھ کھڑا ہوا

" یار کھانا تو کھا کر جاتا " فہد نے غصے سے بولا

" نہیں اب گھر جاکر بیوی کے ہاتھ کا کھاؤں گا " مسکرا کر کہتا اسے دیکھنے لگا جبکہ طوبا اور فہد نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا

" طوبا علی سے کہنا مجھ سے فون پر بات کر لے " اس کے قریب آکر آہستہ سے کہا تو طوبا نے اسکی روئی روئی آنکھیں دیکھ کر سر ہلا دیا اس وقت کچھ بھی پوچھنا ٹھیک نہ تھا پھر وہ اسے خداحافظ کرتی زیان کے ساتھ باہر نکل گئی تھی۔۔۔

****

وہ زیان کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو سب ہی حیران رہ گئے تھے کسی کو بھی امید نہ تھی کہ وہ اپنی انا کو پسِ پشت ڈال کر اسے لے آئے گا گھر میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی تمام افراد اس وقت لاؤنج میں جمع میرب کو گھیرے بیٹھے تھے جو اپنے دادا کی گود میں بیٹھی سب کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی

" ماہی میں بہت خوش ہوں کہ بھائی تمہیں لے آئے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگیا " حنا نے پرسکون انداز میں مسکراتے اسکا ہاتھ تھاما تو وہ بھی پھیکا سا مسکرا دی بتاتی بھی کیا کہ یہ شخص صرف اسے اذیتیں دینے کے لیے یہاں لایا ہے

" بیٹا میرب کو اوپر لے جاؤ بچی جھنجھلا گئی میں اس کی فیڈر بنوا کر بھیج رہی ہوں " چچی جان نے میرب کو اسکی گود میں دیتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلاتی

اسے روم میں لے آئی آج پورے بیس دن بعد وہ اس کمرے میں آئی تھی ذہن کے پردے پر پھر وہ ہی رات آگئی جب اسکی اور زیان کی آخری لڑائی ہوئی تھی آنکھوں کے گوشے پھر سے بھیگنے لگے تھے

" کاش زیان حیدر مجھے کبھی تم سے محبت نہ ہوئی ہوتی تاکہ تمہارے بدل

جانے پر بھی مجھے کوئی رنج نہ ہوتا " آج زندگی میں پہلی بار اس نے خود سے اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا وہ بھی اس وقت جب وہ شخص اسے خود سے بہت دور نظر آیا تھا

" یہاں کیوں مراقبے میں کھڑی ہو " روم میں داخل ہوا تو وہ کمرے کے بیچ و بیچ کسی سوچ میں گم نظر آئی تھی اس سے میرب کو لے کر طنزیہ لہجے میں کہتا بیڈ پر چلا گیا مناہل اسے نظر انداز کرتی میرب کے کپڑے نکالنے لگی یہ شاپنگ میرب کی پیدائش سے پہلے ہی کر لی گئی تھی اسی لیے اسے زیادہ مسئلہ نہ ہوا تھا

" مائی سویٹ ہارٹ آپ کی ظالم ماں نے مجھے اتنے دن آپ سے دور رکھا "

اسے اپنے سینے پر لیٹا کر مناہل کی پشت کو دیکھا وہ اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے سینے پر ہاتھ مار رہی تھی

" دیں چینج کرانا ہے اسے " فاصلے پر کھڑے ہوکر بولی تو زیان نے بس ایک نظر اسے دیکھا

" اپنی طرح سب کو جنوں کی اولاد سمجھا ہوا ہے جو ہاتھ لمبا کر کے دے

دونگا۔۔۔قریب آؤ " ڈانٹ کر بولا تو وہ دانت پیستی بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر

میرب کو اس کے اوپر سے اٹھا کر چینج کرانے لگی وہ بھی ایک ہاتھ سر کے نیچے ٹکا کر اسکا جائزہ لینے لگا آج کتنے دن بعد اس کا کمرہ پھر سے آباد ہوا تھا ورنہ کل تک یہ ہی کمرا کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا خود پر جمی نظریں محسوس کر کے جھنجھلا اٹھی تھی اور تیزی سے اٹھ کر جانے لگی

" فیڈر لاؤ میرو کی اور بہت احتیاط سے میں اپنی بیٹی کے معاملے میں کوتاہی بلکل برداشت نہیں کروں گا " اپنی پشت پر اسکی گرجدار آواز سنائی دی تو پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

****

" ماہی کیوں گئیں تم اس شخص کے ساتھ " علی کی غصیلی آواز اسپیکر میں گونجی تو وہ بےبسی سے لب کاٹنے لگی

" علی میں کیا کرتی جب وہ خود مجھے لے کر جارہے تھے اور اگر میں نہ جاتی وہ میرب کو لے جاتے " اس نے سمجھانا چاہا

" تو تم اس سے ڈر کر گئی ہو " اس کا تو پارہ مزید چڑھ گیا

" نہیں علی میرے بھائی میں بس میرب کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اور وہ بھی یہی چاہتے ہیں پلیز تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو " مناہل نے اسے قائل کرنا چاہا مگر وہ غصے میں فون کاٹ گیا

" آپ ماہی سے کیوں ناراض ہورہے ہیں وہ بیچاری زیان بھائی کے سامنے بلکل بےبس ہے " ردا اسی کے برابر میں بیٹھی تھی علی نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

" جانتا ہوں میں ماہی کو بھی اور تمہارے اس بھائی کو بھی نجانے کیا سمجھتا ہے خود کو پوری فیملی ہی پاگل ہے " غصے سے کہتا اٹھا تو ردا نے دنگ نظروں سے اس کے بدلتے انداز دیکھے

" آپ ساری فیملی کو کیسے کہہ سکتے ہیں سب محبت کرتے ہیں مناہل سے " اس نے وضاحت دینی چاہی کیونکہ اپنی فیملی کی برائی تو ہرگز نہیں سن سکتی تھی

" یہ کیسی محبت تھی کہ بچپن سے بڑے ہونے تک ان بہنوں نے صرف اذیتیں جھیلیں اور اب رہی سہی کسر وہ شخص پوری کر رہا ہے " علی کی صاف گوئی پر وہ بےقصور ہوتے ہوئے بھی شرمندہ سی ہوگئی

" اللہ گواہ ہے میں نے اسے ہمیشہ اپنی سگی بہن سمجھا ہے " آنکھوں کی نمی روکتے دھیرے سے بولی

" چلی جاؤ ابھی یہاں سے میرا دماغ خراب مت کرو " اسے جھڑک کر لیپ ٹاپ اون کر کے بیٹھ گیا آج شادی کے کتنے ماہ بعد علی نے پہلی بار اس سے اس طرح گفتگو کی تھی آنکھوں سے آنسو خود بخود آ نکلے تھے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتی کمرے سے نکل گئی علی نے اسے جاتے دیکھا تو غصے سے لیپ ٹاپ ٹیبل پر پٹخ دیا وہ اسے روتا ہوا دیکھ چکا تھا۔۔۔

****

" رامین مجھ سے کل ملو ورنہ میں تمہارے گھر پہنچ جاؤں گا " عبدال کا میسج پڑھ کر وہ چکرا کر رہ گئی تھی

" آخر کرنا کیا چاہ رہا ہے یہ اب " سر تھامتی وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی

" ایک بار مل کر کلیر بول دونگی کہ میں کچھ نہیں کر سکتی " لب کاٹتی خود سے الجھی تھی جب موحد کمرے میں آگیا

" کیا بات ہے رامین میں کافی دن سے تمہیں کچھ ڈسٹرب دیکھ رہا ہوں۔۔از ایوری تھنگ اوکے " اس نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا تو اس نے گڑبڑا کر ماتھے کا پسینہ صاف کیا

" نہیں تو بس کچھ سر میں درد ہورہا ہے " اس نے مسکرا کر یقین دلانا چاہا

" آر یو شور " اس کا گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو رامین اسے غور سے دیکھنے لگی

" اگر عبدال نے موحد کو سب کچھ بتادیا تو میں کیسے زندہ رہوں گی " یہی خوف اسے الجھائے ہوئے تھا

" کیا بات ہے رامین " اسے سوچوں میں گم دیکھ کر موحد کو تشویش سی ہونے لگی

" کچھ نہیں بابا آئی ایم فائن تم فریش ہوجاؤ میں چائے لاتی ہوں " مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی مگر موحد کو الجھن میں ڈال گئی تھی۔۔۔

******

جب سے وہ یہاں واپس آئی تھی تب سے وہ کم کم اسکا سامنا کرتی دونوں میں بات نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی زیان نے ساتھ والے کمرے کو میرب کے لیے نرسری کی شکل دے دی تھی ہر چیز پنک اور وائٹ تھی جب مناہل نے دو دن کے اندر اسے مکمل دیکھا تو بلکل حیران رہ گئی تھی کیونکہ وہ بنائی ہی اتنی خوبصورت گئی تھی کسی پرنسس کا روم معلوم ہورہی تھی ایک انتہائی خوبصورت ٹو سیٹر صوفہ میرب کی کاٹ کھلونے الماری اسکی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی ایک دروازہ اپنے روم میں کھلوایا تھا اتنے عرصے وہ دعا کے روم میں قیام پزیر رہی تھی کبھی کبھی زیان کی میرب سے محبت کو سوچتی تو آنکھیں رب کے آگے تشکر سے بھیگنے لگتیں کہ اسکی بیٹی باپ کی شفقت سے محروم نہیں ہے اسے رب نے ایسا باپ دیا تھا جو کتنا بھی تھکا ہوا کیوں نہ آتا میرب کو گھنٹوں گود میں لیے رکھتا اسے حیرانی ہونے لگتی کہ یہ وہی دیو ہے جو اس پر اپنا غصہ نکالنے میں ایک پل نہیں لگاتا مگر بیٹی کے سامنے نجانے اسکا کونسا روپ ہوتا کہ وہ اسکی نئی شرٹس بھی خراب کرتی تو اسے شاباشی دیتا اور بیٹی صاحبہ الٹی سیدھی حرکتیں کر کے خوب قلقاریاں بھرتیں۔۔۔

" لائیں اسے مجھے دیں سونے کا ٹائم ہوگیا اس کا " وہ اسے گود میں لیے لیپ ٹاپ پر کام کررہا تھا جب وہ بلو کاٹن کے سوٹ میں ڈھیلا سا جوڑا باندھے اسکے پاس آئی

" نہیں وہ جاگ رہی ہے ابھی " ایک نظر اسکے دلکش روپ کو دیکھ کر میرب کو دیکھا جو باپ کے کندھے سے لگی اسکے پروجیکٹ کی ڈیٹیل دیکھ رہی تھی

" میرا دماغ خراب نہیں ہے جو تین بجے تک اس کے لیے جاگوں ماہ رانی کو نیند نہیں آتی اور کھاتی بھی اپنے موڈ سے ہیں " اسے تو تپ ہی چڑھ گئی میرب کو گھورتے ہوئے بولی

" تو کسی اور وجہ سے کب جاگتی ہو تم اچھا ہے میری بیٹی سبق سکھائے تمہیں

" زیان کی ذومعنی بات پر وہ یکدم سرخ پڑھ گئی

" ٹھیک پھر آپ ہی اسے سولائیے گا میں جارہی ہوں سونے یہ رہی فیڈر اسکی " دونوں کو گھورتی دانت پیستے ہوئے بیڈ کے کنارے پر جاکر لیٹ گئی کیونکہ صوفے پر باپ بیٹی نے قبضہ کیا ہوا تھا۔زیان نے ایک نظر اسکی پشت کو دیکھا اور غصے سے اٹھ کھڑا ہوا

" آج سوکر دکھاؤ تم مجھے " میرب کو لیے فیڈر اٹھاتا بیڈ پر آگیا

" پرنسس آپ کی ماما بلکل آپ پر نہیں گئیں ایکدم ڈس اوبیڈیئنٹ " اسکے منہ سے فیڈر لگاتا آہستہ سے بولا مگر وہ منہ بنا کر رخ موڑ گئی جیسے اسے باپ کی بات سے اتفاق نہ تھا

" میرے بےبی کو کیا چاہیے " اسے فیڈر دور کرتا دیکھ پریشانی سے بولا کیونکہ وہ برے برے منہ بنارہی تھی

" لو اٹھو تمہاری سڑی ہوئی شکل کو ڈھونڈ رہی ہے " لب دباتے مسکراتے ہوئے کہا مگر وہ تپی ہوئی ویسے ہی لیٹی رہی زیان نے میرب کو اسکے چہرے کے قریب بیٹھا کر خود بھی وہیں بیٹھ گیا مناہل کو اپنے چہرے پر ننھے ننھے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تو آنکھیں کھول کر اپنی بیٹی کو گھورنے لگی جو باپ کے آگے اسے بلکل گھاس نہیں ڈالتی تھی اٹھ کر اسے گود میں لٹایا اور فیڈر منہ سے لگا کر ہلکے ہلکے تھپکنے لگی جبکہ زیان کو بلکل نظر انداز کردیا تھا زیان نے ایک نظر اسکی پیٹھ کو دیکھا اور سگریٹ کا پیکٹ اٹھاکر غصے سے سلیپرز پہنتا بالکونی میں نکل گیا اس نے کن اکھیوں سے اس کے تیور کا جائزہ لیا اور بے بسی سے لب کاٹتی میرب کو اسکے روم میں لے کر چلی گئی۔۔۔۔

****

" بیٹا کچھ کھا کیوں نہیں رہیں " نبیلہ بیگم نے اسے پلیٹ میں چمچہ ہلاتے دیکھ پوچھا تو وہ یکدم ہی گڑبڑا گئی

" بس امی بھوک نہیں ابھی " مسکرا کر کہتی اٹھ گئی تھی علی نے بھی اسے دیکھا جو کافی زرد پڑھ رہی تھی

" بیٹا دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تم نے " انہوں نے فکر سے کہا تو علی کو بھی فکر لاحق ہوگئی

" کیا بات ہے طبیعت ٹھیک نہیں کیا ڈاکٹر کے پاس چلیں " اس نے ردا سے کہا مگر اس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا

" نہیں ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہوجاؤں گی " انہیں کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

" علی کوئی بات ہوئی ہے کیا ! تم دونوں کے بیچ " وہ کافی دن سے دونوں کو چپ چپ سا دیکھ رہی تھیں

" نہیں امی ایسی بات نہیں بس میرے دیر سے آفس سے آنے سے ناراض ہوگئی ہیں میڈم " اس نے بروقت معاملہ سنبھال لیا تھا

" تو بیٹا صحیح ناراض ہے وہ تم واقعی کافی لیٹ آنے لگے ہو " انہوں نے گھورتے ہوئے کہا تو وہ مسکراکر اٹھ کھڑا ہوا

" ڈونٹ وری مائی سویٹ موم میں منا لونگا آپ کی چہیتی کو " ان کے گلے میں باہیں ڈال کر سر چومتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔کمرے میں آیا تو وہ کہیں نہ تھی وہ بیڈ پر آکر لیٹ گیا جانتا تھا وہ اس سے سخت ناراض ہے وہ اپنی حرکت پر پشیمان بھی تھا اس نے کافی بار بات بھی کرنی چاہی مگر ردا نے آگے سے کوئی جواب نہ دیا تھا اپنی سوچوں میں گم تھا جب وہ واشروم سے منہ دھو کر نکلی تھی

" ردا " اسے نظر انداز کر کے جائے نماز بچھارہی تھی جب وہ پکار اٹھا اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا

" یہاں آؤ " اٹھ کر بیٹھتے اپنے پاس بلایا وہ لب کاٹتی ہوئی کچھ فاصلے پر آکر بیٹھ گئی

" ناراض ہو " اس کا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ تھاما مگر وہ سر جھکائے خاموش بیٹھی رہی

" آئی ایم سوری مائی لو " لبوں سے اسکے ہاتھ چھوتے پشیماں لہجے میں بولا مگر وہ ہچکیوں سے رو دی

" ردا یار پلیز ایسے مت رو مجھے نجانے کیا ہوگیا تھا پلیز مجھے معاف کر دو " اسے اپنی باہوں میں جذب کرتے محبت سے بولا

" پلیز مجھے آئندہ ایسے مت کہیئے گا جانے کے لیے " اس کے سینے سے لگی درخواست کرتی علی کو مزید شرمندہ کرگئی

" کبھی بھی نہیں کہونگا " دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں موٹے موٹے آنسو بھرے ہوئے تھے اس نے اپنے لبوں سے چن لیے ردا کے دل میں اطمینان اترتا چلاگیا تھا۔۔۔

*****

کیوں بلایا ہے مجھے " اس نے غصے سے پوچھا تو وہ کمینگی سے مسکرادیا

" کیا اتنی جلدی بھول گئیں کہ کیوں یاد کیا ہے میں نے تمہیں " ٹیبل پر ذرا سا جھک کر اسے دیکھا،اس نے رامین کو ریسٹورینٹ بلایا تھا

" وہ معاملہ ختم ہوگیا تھا تو اب کیا چاہتے ہو تم " اس نے جھنجھلا کر اسے دیکھا جو خواہ مخواہ اس کے لیے عذاب بن گیا تھا

" ختم نہیں یہ معاملہ تو اب شروع ہوا ہے صرف تمہارے کہنے پر میں نے مناہل کی پکس بنوائیں اور پھنسا صرف میں کیسے بھول جاؤں چار ماہ جیل میں رہا ہوں " ٹیبل پر مکاہ مار کر سخت آواز میں بولا تو رامین نے خوف سے اسے دیکھا

" صرف میرا نہیں یہ عشاء کا بھی پلان تھا سمجھے اور اب چاہتے کیا ہو تم آخر بھائی تمہیں جان سے مار دیں گے " اس نے سنبھل کر اسے وارن کیا

" تمہارے بھائی کا تو وہ حال کروں گا کہ ساری اسکی اکڑ نکل جائے گی " زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا

" اگر میرے بھائی کو کچھ کرنے کا سوچا بھی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لونگی عبدال " دھیمے مگر غصیلے لہجے میں بولی تو عبدال زور سے ہنس پڑا

" گڈ آئ لائک اٹ پہلے مناہل کی زندگی برباد کری پھر بھائی کی اب میرے سامنے ڈرامے کر رہی ہو " اس کے زہر میں ڈوبے طنز پر رامین چوٹی سی ہوگئی

" بھولو مت تم بھی برابر کے شریک تھے " اس نے کمزور سا دفاع کرنا چاہا

" ہاں تھا اور سزا صرف مجھے ملی اس لیے اگر تم اپنی خیریت چاہتی ہو تو کچھ بھی کرکے مناہل کو مجھ تک پہنچاؤ " اس کی بات پر رامین کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا

" دماغ تو نہیں خراب ہوگیا تمہارا کیا کہہ رہے ہو یہ " غصے سے یکدم اٹھ کر جانے لگی

" سوچ لو رامین ورنہ میں سب کو تمہاری حقیقت بتادونگا " اس کی دھمکی پر پلٹ کر اسے دیکھا جو اطمینان سے بیٹھا تھا اسے اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

" مجھ۔۔مجھے کچھ وقت چاہئیے سوچنے کے لیے " اس کا دماغ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا اس وقت

" ٹھیک ہے مگر صرف دو دن " تحمل سے کہتا پاستا پر سوس ڈالنے لگا اس نے دانت پیس کر اس بے غیرت شخص کو دیکھا اور تیزی سے وہاں سے نکل گئی جبکہ کونے کی ٹیبل پر سر جھکائے بیٹھا شخص اب تک بے یقینی کے عالم میں سن سا رہ گیا تھا۔۔۔

*****

" آج چلی جاؤ گی تم " مناہل نے چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا

" کیا کروں دو دن سے زیادہ رکنے کی بلکل اجازت نہیں ملی " سینڈوچ کھاتی ردا نے منہ بناکر کہا تو حنا بھی مسکرا دی

" ردا علی مجھ سے ابھی تک ناراض ہے نا " اس نے دکھ سے کہا تو ردا نے ہاتھ تھام لیا

" ماہی چھوٹی بہن ہو تم ان کی آخر کب تک ناراض رہیں گے اپنی ٹنڈی سے " اسکی بات پر وہ پھیکا سا مسکرا دی

" ماہی۔۔جاؤ بیٹا میرب رو رہی ہے شاید بھوکی ہے " سومیہ بیگم نے لاؤنج میں آکر اسے بتایا

" وہ تو بڑے پاپا کے پاس سو رہی تھی " اجلت میں اٹھتے ہوئے بولی

" ہاں بیٹا میں بھی وہیں تھی ابھی اٹھی ہے مگر ادھم مچادی ہے لڑکی نے،زیان نے بلکل بگاڑ دیا ہے اسے " سومیہ بیگم نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو ردا اور حنا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ وہ بغیر کوئی تاثر دیے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی

" تمہیں ذرا بھی خیال ہے میری بچی کا ' کب سے رو رہی ہے " میرب کو لیے وہ غصے سے نیچے آئیں تو وہ تیزی سے آگے بڑھی

" میں آرہی تھی تائی امی " ان کی گود سے بلکتی ہوئی میرب کو لے کر سینے سے لگایا

" ماں بن گئی ہو بی بی اب یہ لاپرواہیاں چھوڑ دو " اسے گھورتے ہوئے وہیں لاؤنج میں آگئیں وہ ایک گہری سانس بھرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اگر ان کے سامنے رہتی تو کسی نا کسی بات پر اس کے پیچھے پڑی رہتیں۔سومیہ بیگم افسوس سے انہیں دیکھ کر رہ گئی تھیں۔

" اسلام و علیکم " زیان نے لاؤنج میں داخل ہوتے سلام کیا

" وعلیکم سلام بیٹا جلدی آگئے آج " فائقہ بیگم نے گھڑی کی طرف دیکھا جو چھ بجا رہی تھی ورنہ وہ نو بجے تک آتا تھا

" جی ماما ایک پارٹی اٹینڈ کرنی ہے آج " ان کے برابر میں بیٹھتے ادھر ادھر نظریں دوڑا کر بولا

" چلو ٹھیک ہے تم فریش ہو لو میں چائے بھیجواتی ہوں " ان کے کہنے پر سر ہلاتا کمرے کی جانب بڑھ گیا دل تو اس وقت دشمنِ جاں کے ساتھ ڈھیر سارا وقت گزارنے کا کر رہا تھا مگر اس نے اب دل کی سننا چھوڑ دی تھی _ روم میں آیا تو دونوں ماں بیٹی غائب تھیں وہ بیٹی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا دونوں صوفے پر بیٹھی راز و نیاز میں مصروف تھیں وہ بھی مسکراہٹ روکتا وہیں آکر بیٹھ گیا

" کیا میری بیٹی کے کان بھرتی رہتی ہو " اسکی لٹ کھینچ کر میرب کے ماتھے پر کس کی وہ سی کر کے رہ گئی

" مجھے کیا ضرورت ہے ایسی حرکتوں کی " دانت پیستی اس سے دور ہوئی

" اچھا تو کیسی حرکتوں کی ضرورت ہے " یکدم ہی قریب ہوتے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ سٹپٹا سی گئی

" دور رہا کریں مجھ سے " اس کی قربت پر وہ ناگواری سے بولتی اٹھ کر میرب کو کاٹ میں لیٹانے لگی زیان نے ایک درشت نظر اس پر ڈالی اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا

" کپڑے نکالو جانا ہے مجھے " سخت لہجے میں کہتا نکل گیا جبکہ وہ بس لب کاٹ کر رہ گئی

" ہاں آرہی ہو تم۔۔۔ٹھیک ہے میں پک کر لونگا ڈونٹ وری " تولیے سے بال رگڑتا شاید نہیں یقیناً عشاء سے بات کر رہا تھا وہ دل ہی دل میں کڑھتی اسکی میچنگ کی ٹائی نکالنے لگی

" یہ والی نہیں جو تمہارے ڈریسز کے ساتھ رکھی ہے وہ اس شرٹ کے ساتھ میچ کرے گی " اسے وائٹ شرٹ کے ساتھ گرے ٹائی نکالتا دیکھ قریب آکر بولا تو اسے اپنی دھڑکن سست پڑھتی محسوس ہوئی

" تو کیا وہ جانتا تھا ٹائی کے بارے میں؟"یہ سوچ ہی اسے زمین میں گاڑھ گئی تھی

" کو۔۔کونسی ٹائی " بوکھلاہٹ میں مڑتی زور سے اسکے سینے سے ٹکرائی وہ بلکل پیچھے ہی کھڑا تھا

" اوچ۔۔۔اندھے ہیں آپ نظر نہیں آتا آپ کو ہر وقت ٹورچر کرنے میں لگے رہتے ہیں " اپنا سر سہلاتی وہاں سے نکلنے لگی جب زیان نے اسے اپنی جانب کھینچا

" یہ احسان پوچھ سکتا ہوں کیوں کیا تھا مجھ پر " قریب جھک کر دھیمے لہجے میں بولتا اس کا دم نکال گیا

" میں نے نہیں وہ۔۔۔ردا نے لی تھی اسے۔۔۔پسند آئی تھی علی کے لیے " اس نے ادھر اُدھر دیکھ کر کہا تو زیان نے زور سے اسے الماری سے لگا کر چہرہ دبوچ لیا

" کیا اب بھی یہ ہی کہو گی " سرخ پڑھتی آنکھوں سے اسے دیکھا جو شاک میں کھڑی تھی

" جواب دو you coward girl" اس کی دھاڑ پر مناہل نے یکدم آنکھیں میچ لیں

" چھچھوڑیں مجھے میں۔۔میں کیوں جواب دوں اب کوئی غرض نہیں ہونی

چاہیے آپ کو " پوری طاقت سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی چیخ پڑی

" تمہیں کیا لگتا ہے مجھ سے رہائی حاصل کرلوگی " چہرہ ہلکا سا ٹیڑھا کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھا مناہل کو اس وقت وہ کوئی سنکی لگا

" پاگل ہوچکے ہیں آپ۔۔۔آپ کو خود نہیں معلوم کہ مجھے چھوڑنا چاہتے ہیں یا

اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں " اس کے تمسخرانہ لہجے پر اسے تو آگ ہی لگ گئی بال مٹھی میں جکڑ کر اپنے مقابل کیا

" پھر میرا پاگل پن دیکھنے کے لیے تیار رہو " جنونی لہجے میں کہتا اس پر جھک گیا درد کی شدت سے مناہل کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے تو زیان نے جھٹکے سے اسے دور کیا اور ایک نظر اس پر ڈال کر لب سے خون صاف کرتا باہر نکل گیا وہ وہیں الماری سے لگی بیٹھتی چلی گئی

" میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپ کو زیان حیدر کبھی بھی نہیں " لبوں سے

رستا خون صاف کرتی سسک اٹھی تھی۔۔

******

گھر پہنچی تو فائزہ ملک لاؤنج میں ہی بیٹھی تھیں انہیں سلام کرتی سیدھا کمرے کی طرف بڑھ گئی سوچ سوچ کر سر درد سے پھٹنے لگا تھا عبدال اسکے لیے گلے کی ہڈی بن چکا تھا پرس بیڈ پر پھینکتے سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر اس شخص کا کرے بھی تو کیا۔۔۔

" کہاں سے آرہی ہو " موحد کے کی سرد آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا صوفے پر بیٹھا اسی کا جائزہ لے رہا تھا وہ گڑبڑا سی گئی

" دوست۔۔دوست کے گھر گئی تھی " حواس قابو میں کرکے نارمل انداز میں بولی تو وہ یکدم ہی قدم بڑھاتا اسکے قریب آگیا

" یہ کونسی دوست ہے جو ریسٹورینٹ میں رہتی ہے " طنزیہ لہجے میں بولتا اسے ساکت کرگیا رامین نے اس کا چہرہ جہاں ایک تناؤ سا تھا

" تم شک کر رہے ہو مجھ پر " وہ بھی دوبدو بولی تو موحد کا دل چاہا اسکا منہ تھپڑوں سے لال کردے

" تم کیا سمجھتی ہو میں نہیں جانتا کیا کھیل کھیلا ہے تم نے " اس کی دھاڑ پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی

" ککونسا۔۔۔۔کھیل " اس نے بےیقینی سے اسے دیکھا دل خوف سے بند ہونے کو تھا

" کتنا گر گئیں تم رامین میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا " موحد نے تاسف سے اسے دیکھا

" کیا کہہ رہے ہیں کیا کیا میں نے " چیخ کر نظریں چراتی دور ہوئی

" کیا آج تم اپنے کزن عبدال سے مل کر نہیں آرہیں جس نے مجھے میسج کرکے ریسٹورینٹ بلایا تھا " فون نکال کر عبدال کا میسج اسکے سامنے کیا جبکہ وہ عبدال ابراہیم کے اس دھوکے پر ششدر سی رہ گئی تھی

" میں تمہارے اور عبدال کے درمیان ہونے والی ایک ایک بات جان چکا ہوں رامین مرتضیٰ"اس کی سرد آواز رامین کو لٹھے کی طرح سفید کرگئی

" کیا بگاڑا تھا اس معصوم لڑکی نے تمہارا بولو " قریب آکر اسے جھنجھوڑ ڈالا

" بولو جواب دو۔۔۔"نفرت انگیز نگاہوں سے دیکھتا ایک بار پھر دھاڑ اٹھا

" میں۔۔۔میں نے کچھ۔۔۔کچھ نہیں کیا " اپنے بازو سے اسکے ہاتھ ہٹاتے گھبرا کر بولی

" شٹ اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔ایک لفظ نہیں سچ سچ بتاؤ کیوں۔۔۔۔کیا۔۔۔ایسا تم نے مناہل کے ساتھ " انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کرتا رامین کا دل چیر گیا تھا آنکھوں سے خودبخود آنسو گرنے لگے

" تم تم اب بھی اس سے محبت کرتے ہو " جنونی انداز میں بولتی اس کا گریبان پکڑ گئی موحد نے حیرت سے اسے دیکھا

" کیا بکواس کر رہی ہو " گریبان چھڑاتے زور سے بیڈ پر پھینکا وہ منہ کے بل گری

" تم یونی ٹائم سے اب تک اس سے محبت کر رہے ہو تمہارے دل میں اب تک وہ ہے میں۔۔۔۔میں۔۔۔رامین موحد ملک ہو کر بھی تمہاری نہیں اور وہ آج تک تمہارے ذہن و دل میں تمہاری یادوں میں قید ہے کیوں موحد کیوں " پلٹ کر اسے دیکھتے پھٹ پڑی موحد کو یقین نہیں آرہا تھا یہ وہ ہی رامین ہے جسے وہ جقنتا تھا مگر صرف اس کے لیے اتنا گر گئی

" اس لیے تم نے مناہل کے کردار پر داغ لگوادیا " بے تاثر نگاہوں سے سسکتی ہوئی رامین سے پوچھا

" ہاں کیا میں نے ایسا وہ کیسے اس شخص سے محبت کرسکتی تھی جسے میں نے چاہا جس کو پہلی نظر دیکھ کر ہی پانے کی آرزو کی تو کیسے وہ تمہیں مجھ سے چھین سکتی تھی بولو " اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر عجیب جنونی انداز میں بولی موحد نے رنجیدگی سے اسے دیکھا

" تمہیں کیا لگتا ہے وہ ان تصویروں کی وجہ سے مجھے چھوڑ کر گئی ہے " اپنا ہاتھ چھڑاتا اسے جھٹک کر بولا

" نہیں رامین مناہل حیدر کبھی تھی ہی نہیں میری۔۔۔۔اس نے کبھی میرا ہاتھ تھامنے کی چاہ نہیں کی کبھی میری محبت کو اپنے دل میں جگہ نہ دی اور تم نے اس معصوم کی زندگی برباد کری " اداسی سے کہتا سن وجود اور بےیقین نگاہوں سے دیکھتی رامین کو دیکھنے لگا

" میں نے مناہل کو چاہا تھا اسکی آرزو کی تھی مگر جب تمہاری محبت دیکھی تو میں ہار گیا تھا مناہل سے محبت بھول گیا تھا تمہارے عشق سے محبت ہونے لگی تھی مجھے۔۔۔مگر تم نے سب ختم کردیا رامین سب کچھ " اسے بلکل ساکت بیٹھا دیکھ الماری کی طرف بڑھ گیا رامین کے سن پڑھتے وجود میں یکدم ہی حرکت ہوئی تھی

" کیا کر رہے ہیں آپ کہاں جارہے ہیں " اسے پاسپورٹ اور ضروری سامان نکالتا دیکھ دوڑتی ہوئی اس کے پاس آئی فائزہ ملک جو شور کی آواز سے ادھر آئی تھیں دروازے کی اوٹ سے ساری باتیں سن چکی تھیں

" موحد کہاں جارہے ہو بیٹا " فائزہ ملک نے کمرے میں داخل ہوکر پریشانی سے اس سے پوچھا جو اپنا سوٹ کیس نکال رہا تھا

" موحد میں۔۔میں سب ٹھیک کردوں گی پلیز ایسا مت کرو " اس کا بازو پکڑتی پھوٹ پھوٹ کر رودی

" تم صرف زندگیاں برباد کرسکتی ہو ایک ناگن کی طرح " خود سے دور کرتا نفرت سے بولا رامین کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا

" موحد یہ کوئی حل نہیں ہے مسئلے کا بیٹا " فائزہ ملک نے اسے سمجھانا چاہا وہ اپنے اکلوتے بیٹے کا یہ حال نہیں دیکھ سکتی تھیں

" ماما ابھی مت روکیں مجھے پلیز ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا " التجائیہ نظروں سے ماں کو دیکھا

" اس سے کہہ دیں جب میں واپس آؤں تو یہ یہاں نظر نہ آئے ورنہ میں کبھی واپس نہیں آؤں گا " ایک نفرت بھری نگاہ سسکتی ہوئی رامین پر ڈالتا باہر نکل گیا فائزہ ملک بیٹے کے پیچھے گئی تھیں جبکہ وہ وہیں الماری سے لگئی بیٹھتی چلی گئی آج وہ بلکل تہی دماں ہوگئی تھی جس شخص کے لیے اس نے مناہل کی زندگی تباہ کی تھی وہ ہی اسے ساری زندگی کے لیے غم سونپ کر جاچکا تھا۔۔۔

****

" عشاء مجھے بات۔۔۔۔"عبدال کمرے میں اس سے بات کرنے آیا تھا مگر کمرے کا اجڑا حال اور بیڈ پر اسے سسکتے دیکھ باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے

" کیاہوا ایسے کیوں رو رہی ہو عشو " وہ تیزی سے اس کے قریب آیا تو وہ اس کے کندھے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

" اس نے ریجیکٹ کردیا مجھے عبدال میں کیا کروں۔۔۔ایک۔۔۔ایک بار پھر مجھے انکار کر دیا۔۔"ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی تو عبدال نے پریشانی سے اسے دیکھا

" کیا بول رہی ہو کھل کر بتاؤ عشاء " اس کا چہرہ تھام کر پیار سے بولا

" زیان۔۔۔عبدال زیان نے کہہ دیا وہ میرا نہیں ہوسکتا میں کسی اور سے شادی کر لوں " اس کے گلے سے لگ کر بلکتی ہوئی بولی عبدال کی آنکھوں میں یکدم ہی خون اتر آیا

" ششش۔۔۔بس اب نہیں عشاء اور نہیں رو گی تم۔۔۔ان لوگوں سے چن چن کر بدلے لوں گا بس صبر کرو تھوڑا " اسکے آنسو صاف کرتے جنونی انداز میں بولا تو عشاء نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا

" وعدہ۔۔۔وعدہ کرو مجھ سے " عبدال نے ایک نظر بہن کی بکھری حالت پر ڈالی اور فوراً ہاتھ تھام لیا

" میرا وعدہ ہے تم سے ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا " اسے پیار سے تسلی دیتا باہر نکل گیا جبکہ عشاء کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر وہ منظر آیا تو آنسو پھر سے رواں ہوگئے۔۔۔

" زیان تم اسے کب ڈائیورس دو گے آخر اگر اسے بےبی چاہیے تو دے دو " جوس کا سپ لیتی عشاء نے جھنجھلا کر کہا

" کیا بکواس کر رہی ہو میں کیوں اپنی بیٹی کو چھوڑوں گا " زیان کی آنکھوں کا رنگ یکدم بدلا تھا

" میرا۔۔کہنے کا مطلب ہے تم مناہل سے بات کرو " اس نے گڑبڑا کر کہا تو وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا

" عشاء میں میرب کی زندگی برباد نہیں کرسکتا " آسمان کی تاریکیوں میں دیکھتے بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا

" کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔کہنا کیا چاہتے ہو " عشاء کو اس کے انداز پر عجیب سا محسوس ہوا

" دیکھو عشاء میری ایک بیٹی ہے بیوی ہے جس کی ذمہ داری مجھے چاچو نے سونپی تھی میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں اسے " ایک نظر اس کے سفید پڑھتے چہرے کو دیکھا اور نظر چرا گیا

" تم سراب کے پیچھے نہ بھاگو میں تو خود ایک صحرا بن چکا ہوں نہیں جانتا کہ یہ زندگی کیسے گزرے گی مگر تم اپنے لیے کسی اچھے شخص کا انتخاب کرلو " اس کے اتنے واضح الفاظ پر عشاء کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی

" یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو زیان تم۔۔۔تمہیں اگگر اسے نہیں چھوڑنا مت چھوڑو مگر۔۔۔مگر مجھے خود سے دور مت کرو " اس کے دونوں ہاتھ تھام کر نم لہجے میں بولی زیان نے اپنے ہاتھ چھوڑا کر اسے بینچ پر بیٹھایا اس وقت وہ بیچ پر تھے

" عشاء میری بات سمجھنے کی کوشش کرو یہ ممکن نہیں تمہیں بھولنا ہوگا مجھے اور میں بھی کوئی اپنی من پسند زندگی نہیں گزار رہا " اسے روتا دیکھ سخت لہجے میں بولا

" جھوٹ۔۔۔جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔جھوٹے ہو تم۔۔۔تمہاری آنکھوں میں اس کا عکس صاف نظر آتا ہے تم محبت کرتے ہو اس سے اس لیے مجھے نہیں اپنا رہے " اس کا گریبان پکڑتی چیخ اٹھی

" کیا بکواس کر رہی ہو میں صرف اپنی بیٹی کی وجہ سے اس کے ساتھ ہوں سمجھی تم " جھٹکے سے اسے دور کرتا ناگواری سے بولا

" تو۔۔۔تو کرلو مجھ سے شادی ککیوں نہیں کرتے " روتی ہوئی التجائیہ انداز میں بولی مگر وہ نظر چرا گیا

" ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔مگر میری دعا ہے عشاء تمہیں کوئی محبت کرنے والا شخص ملے جو تمہاری قدر کرے جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے " اسے ساکت کھڑا ایک نظر دیکھ کر اپنی کار کی جانب بڑھ گیا

" زیان۔۔۔۔۔زیان ایسے مت جاؤ زیان پلیز۔۔۔۔۔۔"اسکی گاڑی کو دور جاتا دیکھ یکدم اسکے وجود میں حرکت ہوئی تھی مگر وہ جا چکا تھا پھر کبھی نہ آنے کے لیے۔۔۔۔۔

****

رات کے دو بجے کے قریب اسکی آنکھ کھلی تو وہ کہیں نظر نہ آئی اس نے سائیڈ لیمپ اون کیا اور سلیپرز پہن کر میرب کے کمرے کی جانب بڑھ گیا وہ پریشان سی اسے گود میں لیے ٹہل رہی تھی

" کیا ہوا " اس نے قریب آکر پوچھا تو مناہل نے بس ایک نظر اسے دیکھا

" میرو کا بخار نہیں اتر رہا شام میں ہلکہ سا تھا تو میں نے سیرپ دے دیا تھا مگر اب تیز ہوگیا ہے " اس نے آہستہ سے بتایا تو زیان کو خون کھول اٹھا

" دماغ خراب ہے تمہارا اتنی چھوٹی سی بچی کو بغیر ڈاکٹر کی پرسکرپشن کے دوائی دے دی " اس پر دھاڑتے ہوئے میرب کو اسکی گود سے لیا تو وہ بخار میں تپ رہی تھی مناہل شرمندگی سے سر جھکا گئی

" کیا حال کر دیا ہے تم نے میری بیٹی کا " اسکو گھورتے ہوئے کمرے سے نکلا

" مجھے نہیں پتا تھا میں سمجھی ٹھیک ہوجائے گی " لب کاٹتی اس کے پیچھے آئی

" شٹ اپ مجھے مزید کوئی بکواس نہیں سنّی تمہاری۔۔۔زندگی عذاب کر دی ہے " اسے جھڑکتا کیز لے کر باہر نکل گیا وہ بھی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتی اس کے پیچھے نکلی تھی اسے اس شخص سے کوئی غرض نہ تھی اس وقت صرف بیٹی کی پرواہ تھی سفر میں سارا وقت میرب میں روتی رہی تھی جبکہ ان کے درمیان کوئی گفتگو نہ ہوئی تھی۔

" میں نے پروپر چیک اپ کرلیا ہے یو ڈونٹ وری اکثر کلائمیٹک چینجز کی وجہ سے بچے بیمار ہوجاتے ہیں آپ بس احتیاط کیجیے گا " ڈاکٹر نے مسکرا کر مناہل کی پریشان شکل دیکھ کر کہا

" مسڑ زیان آپ یہ میڈسن لے لیں انجیکشن تو میں دے چکی ہوں انشاءاللہ بہت جلد ٹھیک ہوجائے گی میرب " نسخہ اس کو دیتے بولیں تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے

" تھینک یو سو مچ ڈاکٹر " دونوں مسکرا کر کہتے ڈاکٹر کے روم سے باہر نکل گئے میرب مناہل کی گود میں سو رہی تھی

" میں میڈیسن لارہا ہوں گاڑی میں جاکر بیٹھو " اسے کیز تھماتا آگے بڑھ گیا وہ خاموشی سے پارکنگ میں آکر کار میں بیٹھ گئی دل اس وقت بہت بوجھل سا ہورہا تھا اپنی تزہیک ایک بار پھر سے یاد آئی تو آنکھوں سے خودبخود آنسو نکلنے لگے۔۔۔

" کاش رامین تم اپنی زندگی سنوارنے کے لیے میری زندگی برباد نہ کرتیں " تصور میں اس سے شکوہ کنا ہوتی باہر دیکھنے لگی جہاں سے زیان آرہا تھا اس نے فوراً آنسو صاف کیے اور رخ موڑ لیا زیان نے بس ایک نظر اس پر ڈالی تھی

اور خاموشی سے کار اسٹارٹ کردی جانتا تھا وہ رخ موڑے کیا کر رہی ہے لب بھینچ کر نگاہیں ونڈ اسکرین پر جما دیں۔۔۔

*****

کیا بات ہے جب سے تم یہاں آئی ہو کافی چپ چپ سی لگ رہی ہو " فائقہ بیگم نے فکرمندی سے اپنی جان سے پیاری بیٹی کو دیکھا۔وہ ایک ہفتے سے یہاں رکنے آئی ہوئی تھی جس دن سے موحد گیا تھا وہ بلکل خاموش ہوچکی تھی کیونکہ ایک بار بھی اس نے نہ ماں سے کوئی رابطہ کیا تھا نہ اس سے وہ کتنے ہی کالز اور میسجز کرچکی تھی مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا تھا وہ اندر ہی اندر اسکے ہجر میں گھلتی چلی جارہی تھی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور زرد پڑھتی رنگت اسکی اندرونی توڑ پھوڑ کی غمازی کررہے تھے،گھر پر اس نے موحد کے آؤٹ اوف کنٹری ٹور کا بتایا تھا

" کچھ نہیں ماما بس ایسے ہی کچھ بخار سا فیل ہورہا ہے بس " اس نے مسکرا کر ٹالتے ہوئے کہا تو انہوں نے غور سے اسے دیکھا

" موحد یاد آرہا ہے " انہوں نے مسکرا کر کہا تو رامین نے نمی چھپاتے سرہلا دیا

" میری پیاری بیٹی " اس کا ماتھا چوم کر مطمئن ہوگئی تھیں

" چلو اٹھو نیچے چلو کچھ کھالو بلکل اچھی نہیں لگ رہیں ایسی ڈل ڈل سی " اسکی پزمردہ سی شکل دیکھ کر بولیں

" ماما آپ چلیں میں فریش ہوکر آتی ہوں " اس کے کہنے پر وہ سرہلاتیں باہر نکل گئی تھیں

" میں کیسے سامنا کروں گی بھائی آپ کا۔۔۔۔اور مناہل کا " اس سوچ نے ہی اسکی آنکھیں پھر سے نم کردی تھیں منہ دھو کر نیچے آئی تو سب کھانا کھاچکے تھے زیان ابھی آفس سے آیا تھا وہ اب اکثر ہی لیٹ آتا تھا

" رامین یار آجاؤ ساتھ ہی کھانا کھائیں گے " اس کے پکارنے پر وہ مسکراتی ہوئی ٹیبل پر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

" کیا غائب رہتی ہو لگ ہی نہیں رہا گھر آئی ہوئی ہو " اس کے بال تھپکتا پیار سے بولا تو وہ مزید خود کو زمین میں دھنستا محسوس کرنے لگی

" آپ بھی تو اتنا لیٹ آتے ہیں بھائی کیسے پتا چلے گا " اس نے شکایتی لہجے میں کہا تو وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا اسی وقت مناہل ان دونوں کا کھانا لے کر ٹیبل پر آئی تھی اور خاموشی سے سب لوازمات رکھ کر واپس جانے لگی رامین نے ان دونوں کے بیچ خاموشی بہت شدت سے محسوس کی تھی

" میرب کو کس سے پوچھ کر تم نے اپنے چہیتے بھائی کے گھر بھیجا تھا " اس کی سخت آواز پر وہ جاتے جاتے رک گئی

" عمر جارہا تھا تو ردا نے کہا تھوڑی دیر کے لیے بھیج دوں " آہستہ سے بول کر ایک نظر رامین کو دیکھتی جانے لگی جو بظاہر کھانے میں مگن تھی

" آئندہ اگر میری بیٹی کو مجھ سے پوچھے بغیر کہیں بھیجا تو نتائج کے لیے تیار رہنا " چمچہ زور سے پلیٹ میں پھینکا تو دونوں نے بیک وقت زیان کے سرخ پڑھتے چہرے کو دیکھا

" بھائی۔۔۔"رامین نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے ٹھنڈا کرنا چاہا ' وہ بغیر کچھ کہے تیزی سے نکل گئی تھی

" سوری یار تم کھانا کھاؤ میرا موڈ نہیں " اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا لاؤنج سے باہر نکل گیا

" یا اللہ یہ میں کیا کر بیٹھی ہوں " ان دونوں کے بیچ اتنی تلخیاں دیکھ کر خود کو ندامت کی اتہا گہرائیوں میں گراتا محسوس کرتی سسک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

****

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ اتنا تلخ کیوں ہوتا جا رہا ہے نجانے کیوں وہ اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا شاید جس آگ میں وہ جل رہا تھا اس میں اسے بھی گھسیٹنا چاہتا تھا یا شاید اسکی دوری نے اسے ایسا کردیا تھا جو اسکی موجودگی میں کمرے تک سے غائب ہوجاتی تھی اسکی شکل تک دیکھنا گوارہ نہ کرتی تھی۔۔۔عجیب جھنجھلائی ہوئی بیزار سی طبیعت ہورہی تھی کب سے لان میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا تھک ہار کر اٹھتا کمرے کی طرف بڑھ گیا کمرا میں آیا تو وہ حسبِ توقع خالی تھا میرب کے روم میں آیا تو وہ کاٹ میں لیٹی اپنے پاؤں ہلا رہی تھی جبکہ وہ یہاں بھی نہ تھی اسے اٹھاتا باہر نکل گیا " کہاں گئی یہ لڑکی " اسے لے کر بالکونی میں آیا تو وہ چیئر پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی اس نے آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا تو وہ خاموشی سے اسی کا جائزہ لے رہا تھا اٹھ کر تیزی سے اندر جانے لگی مگر وہ کلائی تھام کر روک گیا

" ان آنسوؤں کی وجہ جان سکتا ہوں " اسکی نم آنکھوں کو دیکھ کر سرد لہجے میں بولا تو مناہل نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا

" آپ کو اب ایسا کوئی حق حاصل نہیں اور نہ ہی یہ آنسو آپ کے لیے ہیں " اپنے گال رگڑتی اسے آگ لگا گئی جھٹکے سے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر قریب کیا تو وہ یکدم چیخ اٹھی

" یہ کس نے کہا میرا حق نہیں وہ الگ بات ہے کہ اب مجھے تم جیسی بےوفا لڑکی کی ضرورت نہیں " پھنکارتے ہوئے بولا تو مناہل نے زہرخند نگاہوں سے اسے دیکھا

" پھر کیوں اتنی آگ لگ رہی ہے اگر میں کسی کے لیے بھی آنسو بہا رہی ہوں تو

" اپنے بالوں کو اسکی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے طنزیہ بولی زیان
کی آنکھوں میں خون اتر آیا ایک اور جھٹکا دے کر قریب کیا تو میرب جو
اندھیرے میں ماں کو نہ دیکھ سکی تھی فوراً اسکی طرف ہمکنے لگی

" تمہارے ان آنسوؤں پر بھی میرا حق ہے اگر یہ کسی اور کے لیے گرے تو میں

خود اپنے ہاتھوں سے جان لوں گا " جنونی لہجے میں اپنی گرم سانسیں اس پر
چھوڑتا ایک بار پھر اسکی آنکھوں کی زمین نم کر گیا کیسے برداشت کر سکتا تھا
اسے کسی اور کے لیے روتا دیکھ

" آہ۔۔۔چھوڑیں مجھے " روتے ہوئے چیخی تو میرب بھی رونے لگی زیان نے
ایک نظر بیٹی کو پھر اسے دیکھا

" میری بیٹی سے غفلت بلکل برداشت نہیں کرونگا پکڑو اسے " اسے چھوڑتا
میرب کو دینے لگا جو شاید بھوک سے رو رہی تھی

" کیوں اس پر تو آپ کا حق ہے بس سنبھالیں خود ہی " طنزیہ کہتی ایک نظر
روتی ہوئی بیٹی کو دیکھ کر کمرے کی جانب بڑھ گئی اس کی بات پر سختی سے
لب بھینچتا میرب کو لے کر چیئر پر بیٹھ گیا

" جان بہت ضدی ہیں آپ کی ماما " اسے تھپکتا چپ کرانے لگا مگر وہ ان دونوں
سے بڑی ضدی ثابت ہوئی تھی یکدم ہی گلا پھاڑ کر رونے لگی زیان بھی بوکھلا
گیا کافی دیر تو ٹہل ٹہل کر چپ کراتا رہا مگر پھر جھنجھلاتا ہوا کمرے کی طرف
بڑھ گیا

" سنبھالو اسے بلکل اپنی طرح ضدی بنادیا ہے " جھنجھلا کر صوفے پر لیٹی
مناہل پر میرب کو لٹا دیا جو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کے گلے سے لگ

گئی اس نے بھی اپنی جان سے پیاری بیٹی کو اپنے اندر جذب کیا تو وہ فوراً خاموش ہوگئی زیان نے دانت پیس کر دونوں کو دیکھا۔۔

" ہاں بس ایک میں ہی پاگل ہوں " چیختا ہوا کمرے سے نکل گیا مناہل نے دکھ سے اسے جاتا دیکھا اور سر صوفے کی پشت سے ٹکا گئی۔۔۔۔

****

" مناہل۔۔۔"رامین اس کے کمرے میں آئی تو وہ جائے نماز تہہ کر رہی تھی اس کو دیکھ کر چہرے پر ناگوار تاثرات آگئے جنہیں اس نے بخوبی دیکھا تھا

" مجھے۔۔۔مجھے بات کرنی ہے تم سے " نظریں جھکا کر دھیرے سے بولی

" میرے پاس بات کرنے کے لیے ایسا کچھ نہیں جس کے لیے تمہیں میرے کمرے میں آنا پڑے چلی جاؤ یہاں سے " بے تاثر لہجے میں کہتی میرب کے کمرے میں جانے لگی رامین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور قریب آگئی

" پلیز۔۔۔ایک بار مناہل پلیز " خود بخود اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے مناہل نے حیرانگی سے اسے دیکھا

" اب کونسا الزام لگانے آئی ہو " اسکے آنسو کو دیکھ کر بولی

" صحیح کہہ رہی ہو میں۔۔۔میں نے ہمیشہ تمہاری زندگی میں زہر گھولا ہے بس اسی کی سزا کاٹ رہی ہوں " اسے دیکھتی ندامت سے بولتی آنکھ کا کنارہ صاف کرنے لگی

" کیا کہہ رہی ہو کیسی سزا " اسے اسکی ابتر حالت کی وجہ اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی

" مناہل میں نے اپنی خودغرضی میں ایک شخص کو پانے کے لیے تمہاری اور بھائی کی زندگی برباد کردی۔۔۔تمہیں دکھ دیا دیکھو آج میں بھی خالی ہاتھ رہ گئی " یکدم ہی اسکے قدموں میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی مناہل نے گھبرا اسے بیڈ پر بیٹھایا

" دیکھو رامین۔۔۔یہاں بیٹھو اور بتاؤ صحیح طرح سے کیا ہوا ہے " اپنا غم بھول بھال کر اسکی اجڑی ہوئی حالت پر بے چین ہوگئی

" ماہی موحد نے مجھے سب بتادیا کہ میں کتنی غلط تھی تمہیں تو اس میں کبھی دلچسپی نہ تھی اور میں نے کیا کیا تمہارے ساتھ ایک بار بھی تمہاری بات نہ سنی اور عشاء اور عبدال کے ساتھ مل کر۔۔۔"اسکے سامنے مجرم بنی بیٹھی سسک اٹھی تھی سارا غرور سارا طنطنہ خاک ہوگیا تھا

" ماہی مجھے معاف کردو۔۔۔۔پلیز ماہی مجھے معاف کردو میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔میں۔۔۔میں مرجاؤں گی مناہل " اس کے دونوں ہاتھ تھامے گڑگڑا رہی تھی جبکہ وہ سکتے کی سی کیفیت میں بیٹھی تھی

" موحد چلا گیا مجھے چھوڑ کر ماہی وہ کہتا ہے تم جیسی گھٹیا لڑکی کے ساتھ میں نہیں رہ سکتا۔۔۔دیکھو مناہل تمہیں دکھی کر کے میں بھی خوش نہیں ہوں " اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی تو مناہل یکدم ہوش میں آئی تھی

" میرا رب گواہ ہے رامین میں نے کبھی تمہیں بددعا نہیں دی " اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی تو وہ اور شدت سے رونے لگی

" کیوں مناہل کیوں کیا اتنا صبر کیوں نہ بتائی میری حقیقت سب کو شاید میں گناہوں کے دلدل سے نکل جاتی " ندامت سی بولی تو مناہل کی آنکھیں بھی نم ہوگئیں

" بس رامین اللہ سے دعا کرو دل بدلنے والا تو وہ ہے نا وہ ہی موحد کو تمہارے پاس واپس لائے گا میری بہن مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں یہ سب میری قسمت میں لکھا تھا۔۔"محبت سے اس کا چہرہ تھام کر نم لہجے میں بولی تو وہ اس عظیم لڑکی کو تکتی چلی گئی کتنا چھوٹا محسوس کررہی تھی وہ آج خود کو اور دکھ اور ندامت کچھ اور بڑھی تھی جس کی صورت اس کی آنکھوں کے آگے اچانک اندھیرہ آیا تھا اور اپنے حواص کھوتی بیڈ پر گرتی چلی گئی مناہل نے پریشانی سے اسے پکارا

" رامین۔۔۔رامین کیا ہوا ہوش میں آؤ پلیز " اس کے گال تھپک کر ہوش میں لانا چاہا مگر وہ بےسدھ پڑی تھی وہ بھگاتی ہوئی کمرے سے باہر آئی

" تائی امی۔۔۔بڑے پاپا جلدی آئیں " اس کی پریشان آواز پر سب دوڑتے ہوئے اس کے کمرے میں آئے تو رامین کو بےہوش دیکھ کر فکر مندی سے آگے بڑھے

" کیا ہوا رامین کو۔۔۔کیا کیا ہے تم " فائقہ بیگم بیٹی کو سینے سے لگا کر اس پر چیخیں جو پہلے ہی پھوٹ پھوٹ کر رورہی تھی زیان گھر پر نہ تھا راحم اور مرتضیٰ صاحب آناًفاناًاسے لے کر ہوسپٹل بھاگے تھے۔۔۔

*****

زیان کو جیسے ہی اس کے بارے میں پتہ چلا تھا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر سیدھا ہوسپٹل آیا تھا

" کیا ہوا رامین کو۔۔۔کیسی طبیعت ہے اب اس کی " پریشانی کے عالم میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا راحم کے پاس پہنچا جو آئی سی یو کے باہر ٹہل رہا تھا

" یار ڈاکٹرز نے دعا کے لیے کہا ہے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اسے " اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پریشانی سے تفصیل بتائی تو زیان کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا اسکی پھول جیسی بہن کو اچانک کیا ہوگیا تھا تائی امی اور مرتضیٰ صاحب بھی وہیں غمزدہ بیٹھے دعائیں مانگ رہے تھے جبکہ وہ اکیلی کونے میں خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی

" میں یہ انجیکشنز لے کر آتا ہوں تو تائی امی کے پاس بیٹھ " اس کا کندھا تھپک کر نکل گیا تھا وہ بھی شاک کی کیفیت میں ماں کے پاس آگیا

" یہ کیسے ہوگیا ماما صبح تک تو بلکل ٹھیک تھی وہ " پریشانی سے اپنے بالوں کو جکڑتا ہوا بولا تو وہ رونا شروع ہوگئیں

" اس کی وجہ سے ہوا ہے میری بچی کا یہ حال " فائقہ بیگم نے چیخ کر نفرت سے مناہل کی طرف اشارہ کیا تو زیان نے حیرانی سے ماں کو پھر اسے دیکھا جو کچھ سہمی ہوئی لگی

" وہ میرب کے پاس گئی تھی مگر اس نے نجانے کیا کیا کہ میری بچی آئی سی یو میں پہنچ گئی " فائقہ بیگم کی بات پر زیان نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پر ڈالی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے پاس آیا تو وہ گھبرا کر یکدم اٹھ کھڑی ہوئی

" میں۔۔۔میں سچ کہہ رہی میرا یقین کریں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا " گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹک رہا تھا مگر اس نے قریب آکر سختی سے اس کا بازو پکڑا

" کیا کہا تھا تم نے اسے ایسا کہ وہ اس حال کو پہنچ گئی۔۔۔"دھیمے مگر سرد لہجے میں بولا تو مناہل کی آنکھوں سے خود بخود آنسو گرنے لگے

" میں اللہ کی قسم کھاکر کہتی ہوں میں نے۔۔۔"اس نے صفائی دینی چاہی جب زیان نے زور سے چیئر پر پھینکا

" اپنے ناپاک ارادوں میں رب کو بیچ میں مت لاؤ " انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کی تو مناہل نے حیرانی سے اسے دیکھا

" یاد رکھنا مناہل اگر میری بہن کو کچھ بھی ہوا تو تمہیں تمہارے عاشق کے ساتھ قبر میں اتاروں گا " ذرا سا جھک کر نفرت انگیز انداز میں پھنکارتا بغیر اسکی کوئی بات سنے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ ساکت سی بیٹھی اس کے لفظوں کا زہر خود میں اترتا محسوس کررہی تھی پورے وجود میں ایک سناٹا سا چھا گیا تھا۔۔

" کیا اس کی نظر میں اتنی گری ہوئی لڑکی تھی وہ؟"اندر سے ایک آواز آئی تھی دل چاہا خوب چیخ چیخ کر رونا شروع کردے اور زیان حیدر کا گریبان پکڑ لے کہ کب تم نے مجھے کسی غیر شخص کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا ہے جواب دو۔۔۔

" یا اللہ اس شخص کو موقع دینے سے پہلے ہی تو میری جان لے لے " دل کی گہرائیوں سے اپنے لیے بدعا کی تھی آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی سختی سے اپنے لب بھینچ گئی

" بیٹا پریشان نہ ہو ٹھیک ہوجائے گی وہ انشاءاللہ " مرتضیٰ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا تو وہ اپنے آنسو روکتی سر ہلا گئی وہ بھی پریئر روم کی جانب بڑھ گئے اس نے ورد کرتی فائقہ بیگم کو ایک نظر دیکھا اور اپنے گال رگڑتی تیزی سے کوریڈور سے نکل گئی کیونکہ مزید اب ایک پل بھی یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

****

رات گیارہ بجے کے قریب آئی سی یو کا دروازہ کھلا تو سبھی ڈاکٹر کے پاس دوڑے چلے آئے تھے

" کیسی ہے ڈاکٹر میری بیٹی اب " مرتضیٰ صاحب نے نحیف سی آواز میں پوچھا

" الحمداللہ شی از اوٹ اوف ڈینجر تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آجائے گا آپ لوگ مل لیجیئے گا " ڈاکٹر تسلی آمیز مسکراہٹ سے کہتا آگے بڑھ گیا سب کے چہرے یکدم ہی خوشی سے کھل اٹھے تھے ردا اور علی بھی شام سے یہیں موجود تھے

" اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے میری بیٹی کی جان بچا لی " فائقہ بیگم نم لہجے میں بولیں تو زیان نے محبت سے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا

" ماما گھر جائیں اب آپ تھک گئی ہونگی " اس نے ان کی تھکی ہوئی شکل دیکھی جو دوپہر سے بس رو رہی تھیں

" مامی آپ اور ماہی گھر چلی جائیں کچھ دیر کے لیے کیونکہ میرب بھی ماہی کے لیے رو رہی تھی۔۔۔نیچے راحم ویٹ کر رہے ہیں " حنا ابھی ہوسپٹل آئی تھی گھر پر وہ ہی میرب اور سعد کی دیکھ بھال کر رہی تھی

" لیکن وہ تو دوپہر میں ہی چلی گئی تھی " فائقہ بیگم نے منہ بناکر کہا تو حنا نے حیرت سے انہیں دیکھا

" لیکن مامی وہ تو گھر نہیں آئی میں صبح سے گھر پر ہی تھی " اس نے پریشانی سے بتایا تو علی اور ردا بھی وہیں آگئے جبکہ زیان کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی

" کیا کہہ رہی ہو حنا گھر فون کرو ایک بار " مرتضیٰ صاحب نے بھی پریشانی سے کہا تو زیان نے فوراً گھر کال ملائی

" عمر مناہل گھر پر آئی ہے؟...پورا گھر چیک کر وہ گھر پر ہے یا نہیں " دل کی بےترتیب ہوتی دھڑکنوں کو نظرانداز کرتا مسلسل پریشانی سے ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا

" نہیں بھائی آپی گھر پر نہیں ہیں وہ تو آپ لوگوں کے ساتھ تھیں " تھوڑی دیر بعد اس کی ہانپتی ہوئی آواز آئی تو زیان حیدر کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

" گھر پر نہیں ہے وہ " کال کاٹتا غصے میں پلٹا تھا سب ہی کے چہرے پر تشویش پھیل گئی تھی

" کیا مطلب ہے زیان کہاں چلی گئی وہ " علی نے متفکر انداز میں اس سے استفسار کیا مگر وہ تیزی سے کوریڈور سے نکل گیا علی بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا اسکا رخ پریئر روم کی جانب تھا ذہن میں دوپہر میں کی گئی باتیں اور اسکا زرد پڑھتا چہرہ گھوم رہا تھا کیا کچھ نہ کہا تھا اسے۔۔۔کینٹین،وی ٹنگ ایریا،پریئر روم دونوں نے ہوسپٹل کا چپا چپا چھان مارا تھا مگر وہ کہیں نہ تھی

" مناہل۔۔۔۔۔۔۔"ہوسپٹل کی پارکنگ میں اسکی گرجدار آواز گونج اٹھی تھی۔۔۔ہر جگہ دیکھ لیا تھا مگر وہ کہیں نہ تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہاں ڈھونڈے علی نے اس کی دیوانوں جیسی حالت دیکھ کر دلاسہ دینا چاہا مگر وہ اس وقت ہوش و حواس میں نہ تھا

" ڈیم اٹ فون اٹھاؤ میرا " بار بار اس کے نمبر پر کال کررہا تھا جسے وہ اٹھا نہیں رہی تھی

" کیا ہوا کچھ پتا چلا " حنا کے بتانے پر راحم بھی دوڑا چلا آیا تھا زیان نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور آگے بڑھ گیا

" کہاں جارہا ہے زیان پولیس میں انفارم کرتے ہیں چل " اسے ہوسپٹل کے اندر بڑھتے دیکھ راحم بول اٹھا

" کر چکا ہوں ان سب کو الرٹ " ہوسپٹل کے سی سی ٹی وی روم کی جانب بڑھا تو دونوں بھی اس کے ساتھ ہولیے تھے

" سر کدھر آرہے ہیں یہاں آنا الاؤ نہیں ہے " گارڈ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر روکنا چاہا مگر زیان نے اسے گریبان سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا

" اگر خیرت چاہتا ہے تو سائیڈ پر ہوجا نہیں تو اسی ہوسپٹل میں اپنا علاج کروا رہا ہوگا " سرد لہجے میں بولا تو گارڈ نے گھبرا کر علی اور راحم کو دیکھا وہ بھاگتے ہوئے آرہے تھے

" کیا کر رہا ہے پاگل ہوگیا کیا " گارڈ کا گریبان چھڑا کر زیان کو دور کیا

" ہاں ہوگیا ہوں پاگل وہ غائب ہوگئی ہے اور مجھے اسکا کچھ آتا پتہ نہیں کہ کس حال میں ہوگی وہ " دھاڑ کر اس نے راحم کو زور سے دھکا دیا وہ دونوں اچھی طرح سے اس کی کیفیت سمجھ رہے تھے اتنے میں پولیس بھی آگئی تھی پورے دن کی ہوسپٹل کی ویڈیوز نکلوائیں تو دوپہر تک وہ وہیں ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھی تھی

" سر ساری ویڈیوز دیکھ لیں کچھ نہیں مل رہا " کانسٹیبل کی بات پر زیان نے غصے سے اسے دیکھا تو آفیسر بھی بول پڑا

" ہوسپٹل کے باہر کی فوٹیج نکالو ' زیان صاحب آپ فکر نہ کریں ہم اپنی پوری جان لگادیں گے آپ کی مسز کو ڈھونڈنے میں " اس کے تسلی دینے پر بھی اسے فرق نہ پڑا اسکی نگاہیں تو اسکرین پر ٹھہر گئی تھیں جہاں سے وہ اکیلی باہر نکل رہی تھی

" من۔۔۔"اس کی پکار پر راحم اور علی نے بھی فوٹیج کو دیکھا وہ ہوسپٹل سے پیدل کہیں جارہی تھی جب ایک ہائیرف اس کے آگے رکی وہ تیزی سے قدم بڑھا کر آگے بڑھنے لگی جبھی دو نقاب پوش گاڑی سے نکلے تھے اور پیچھے سے اسے پکڑ کر رومال سونگھاتے تڑپتی ہوئی مناہل کو گاڑی میں ڈال کر لے گئے تھے۔۔۔

" آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"بے بسی سے دھاڑتے ہوئے اپنا ہاتھ ٹیبل پر دے مارا

" زیان میرے بھائی کچھ نہیں ہوگا ماہی کو تو صبر سے کام لے " اس کے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ سے بولا

" سر ہم گاڑی کا نمبر نکلواتے ہیں اسی ایریا میں ہی ہونگے یہ لوگ " آفیسر ان لوگوں سے کہتا باہر نکلا تو علی بھی اسکے پیچھے گیا تھا جبکہ وہ سر پکڑے بیٹھا اپنی زندگی کو دور جاتا محسوس کر رہا تھا اپنے ہاتھ سے بہتے خون کی اسے کوئی پرواہ نہ تھی۔۔۔۔

******

جب سے اسے ہوش آیا تھا سب ہی اس کے پاس تھے مگر اس کی آنکھیں اس شخص کو ڈھونڈ رہی تھیں جو اسکی حالت سے بے خبر ساتھ سمندر پار بیٹھا تھا یہ سوچ اسے پھر سے اذیت میں دھکیلنے لگتی

" پلیز موحد بس ایک موقعہ دے دو " تصور میں اس دلربا سے مخاطب ہوئی تو دو آنسو خاموشی سے نکل کر کنپٹیوں میں جذب ہوگئے

" رامین اٹھو سوپ پی لو " ردا اور حنا اسی کے پاس تھیں وہ خاموشی سے اٹھ کر بیٹھ گئی

" حنا بھائی اور مناہل ملنے نہیں آئے اب تک " اس نے حنا کی اداس شکل دیکھ کر پوچھا کیونکہ وہ صبح سے ان انتظار کر رہی تھی اسکی بات پر وہ دونوں ہی نظریں چرا گئیں

" کیا بات ہے تم دونوں اتنی چپ کیوں ہو " ان کی غیر معمولی خاموشی اسے کھٹکنے لگی تھی

" کچھ نہیں ہوا پاگل لڑکی تم اپنی طبیعت کی فکر کرو صبح ڈسچارج ہوجاؤ گی تو دیکھ لینا خود گھر جاکر " حنا نے سنبھل کر بروقت بات بنائی تو وہ غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگی

" ہاں صحیح کہہ رہی ہے حنا " ردا بھی مسکرا کر بولی جب ہی عشاء کمرے میں داخل ہوئی تھی

" ہیلو کیا حال ہیں " مسکراتی ہوئی رامین کے قریب آئی تو وہ محض سر ہلا گئی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا اسے دھکے دے کر نکال باہر کرے

" میں نے جب سنا تمہارے بارے میں میں تو حیران ہی رہ گئی کہ بھلا تمہیں ایسی کونسی پریشانی لاحق ہوگئی جس کے لیے ہوسپٹل ہی پہنچ گئیں " اس کے تمسخرانہ لہجے پر رامین کے چہرے پر ایک تاریک سا سایہ لہرایا حنا اور ردا نے ناگواری سے اسے دیکھا

" ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر نے کہا ہے ہوجاتا ہے اکثر ویکنیس کی وجہ سے " حنا نے ناگواری سے کہا تو رامین کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی جسے وہ اپنے بچپن کی دوست سمجھتی تھی آج اسکی ذات پر کھلے عام تبصرہ کر رہی تھی

" موحد تمہاری اتنی خراب حالت کا سن کر بھی نہیں آیا حیرت ہے " اس نے مصنوعی تعجب سے کہا حنا کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا حشر بگاڑ دے

" یہ میاں بیوی کا پرسنل میٹر ہے عشاء تم کیوں سب کی میرڈ لائف میں گھسنے میں لگی رہتی ہو " ردا کے طنز پر عشاء نے ناگواری سے اسے دیکھا

" کیوں یہ میری کزن نہیں ذرا اسے مناہل کا بھی تو بتاؤ کہاں بھاگی پھر رہی ہے

" ایک نظر رامین کے زرد پڑھتے چہرے پر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی رامین نے حیرت سے اسے دیکھا

" کیا مطلب " اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا

" کیا تمہیں نہیں معلوم۔۔۔"عشاء نے مصنوعی حیرانگی سے کہا تو حنا اور ردا بھی اٹھ کھڑی ہوئیں

" تمہاری بکواس اگر ختم ہوچکی ہو تو دفع ہوجاؤ یہاں سے " اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی حنا نے بات کاٹتے ہوئے اسے جھڑک دیا وہ زہریلی نظروں سے دیکھتی رامین کے پاس آئی

" چلو جلدی سے ٹھیک ہوجاؤ اس طرح ڈپریسڈ پڑی اچھی نہیں لگ رہیں " اس کا گال تھپک کر مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی کیونکہ جو کام وہ کرنے آئی تھی وہ ہوچکا تھا

" سچ سچ بتاؤ حنا کیا ہوا ہے مناہل کو " اس نے روتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامے تو حنا نے بےبسی سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا

" کچھ نہیں ہوا رامین اسے انشاءاللہ وہ جلد مل جائے گی " اس نے غمگین لہجے میں کہا تو رامین کو لگا ہوا میں یکدم ہی آکسیجن کم ہوگئی ہو

" یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہو حنا کہاں گئی وہ بہ۔۔بھائی کہاں ہیں " اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا تو ردا بھی اس کے پاس ہی آگئی

" تم فکر مت کرو رامین سب زیان بھائی کے ساتھ مل کر اسے ڈھونڈ رہے ہیں وہ انشاءاللہ بہت جلد مل جائے گی " اسے تسلی دیتے ہوئے بولی تو وہ یکدم بیڈ سے اٹھنے لگی

" مجھ۔۔۔مجھے گھر جانا ہے مجھے بھائی سے بات کرنی ہے " نقاہت کی وجہ سے بمشکل اٹھتے بولی تو ان دونوں نے اسے تھام لیا مناہل کے لیے اسکی بے چینی ان کے لیے کافی حیران کن بھی تھی

" پلیز رامین اپنی حالت تو دیکھو ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے کل تو ویسے بھی گھر جانا ہے تمہیں " ردا نے سمجھانا چاہا مگر وہ شدت سے رو پڑی

" نہیں پلیز مجھے بھائی سے ملنا ہے ابھی بس " اس کی حالت کو دیکھ کر دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا

" اچھا تم خود کو سنبھالو میں راحم کو بلاتی ہوں ہم ابھی گھر چل رہے ہیں " حنا نے اسکے آنسو پوچھتے دلاسہ دے کے خود سے لگا لیا شاید زندگی میں پہلی بار انہوں نے رامین کو کسی کے لیے اس طرح روتے دیکھا تھا۔۔۔

******

"عبدال۔۔۔۔۔عبدال" وہ دھاڑتا ہوا کسی درندے کی طرح "ابراہیم مینشن" میں داخل ہوا تھا جسے آج کسی کا لحاظ نہ تھا نہ رشتوں کا اور نہ ہی کسی دوستی کا۔۔۔تمام نوکر لاؤنج میں ہی جمع ہو گئے تھے ابراہیم صاحب اور سدرہ بیگم بھی اسکی گرجدار آواز پر نیچے آ گئے

"کیا حرکت ہے یہ کیوں شور مچانے آ گئے اب" اسے لاؤنج میں کھڑا دیکھ کر ناگواری سے بولے جب ہی پولیس کانسٹیبلز بھی لاؤنج میں داخل ہوئے تھے

"کہاں چھپا رکھا ہے اپنے لاڈلے کو نکالیں باہر" سرد آواز میں بولتا قریب آیا تو انہوں نے غصے سے اسے پھر پولیس آفیسر کو دیکھا

"آفیسر یہ کیا بکواس کر رہا ہے اور آپ لوگ بغیر اجازت کیسے اندر داخل ہوئے" ناگواری سے جنونی کیفیت میں کھڑے زیان کو دیکھ کر بولے

"مسٹر ابراہیم جو سوال آپ سے پوچھا جا رہا ہے اسکا جواب دیں عبدال ابراہیم کہاں ہے" آفیسر کے کہنے پر زیان نے سرخ پڑھتی آنکھوں سے ان کے زرد چہروں کو دیکھا

"کیا کیا ہے اس نے" سدرہ بیگم حواس باختہ سی ہو گئی تھیں

"آپ کا وہ سانپ میری بیوی مناہل کو اغواء کر کے بھاگا ہوا ہے" زیان نے سرخ پڑھتی آنکھوں سے دھاڑتے ہوئے کہا تو دونوں میاں بیوی کو جیسے سانپ سونگھ گیا جبکہ اوپر کھڑی عشاء مزے سے یہ لائو شو دیکھ رہی تھی

"کیا بکواس کر رہے ہو میرا بیٹا ایسا کیسے کر سکتا ہے جب وہ دو ہفتے پہلے ہی واپس دبئی جا چکا ہے" زیان کو دیکھ کر مضبوط لہجے میں بولے تو وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتا ان کے پاس آرکا

"اگر آپ اس کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں تو نہ کریں کیونکہ جتنا وقت وہ مناہل کو مجھ سے دور رکھے گا اتنی زیادہ اذیت ناک موت میں اسے دونگا" اسکے ٹھہرے ہوئے اٹل لہجے پر ابراہیم صاحب کو اسکی آنکھوں میں نظر آتے انتقام سے ایک پل کے لیے خوف محسوس ہوا

"یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہا ہے آفیسر آپ کے سامنے دھمکی دے رہا ہے مجھے۔۔۔اگر میری بات کا یقین نہیں کرتے تو ثبوت ہے میرے پاس"

"جاؤ سدرہ اسکے ٹکٹس کی ڈیٹیل لے کر آؤ" بیوی کو کہتے زہر خندہ انداز میں اسے دیکھنے لگے سدرہ بیگم جلدی سے تمام تفصیلات لے کر آئیں اور آفیسر کو تھما دیں

"سوری سر مگر یہ ہماری ڈیوٹی کا حصہ تھا" تفصیلات دیکھنے کے بعد اسکی معذرت پر زیان نے غصے سے اسے دیکھا

"اسد کیا بول رہا ہے یہ تو ان کی باتوں کا یقین کریں گے اب ہم!" ناگواری سے آفیسر کو دیکھتا بپھر اٹھا تھا

"میری بات سن زیان ہم کوئی ایکشن نہیں لے سکتے ابھی" آفیسر اسد نے اسے قائل کرنا چاہا تو زیان نے ایک نفرت بھری نگاہ ابراہیم صاحب پر ڈالی جو غصیلی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

"میں قسم کھاتا ہوں اگر عبدال اس میں ملوث ہوا تو اس کی لاش ہی اب اس گھر میں داخل ہو گی" انہیں وارن کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا اوپر کھڑی عشاء کو آج مناہل حیدر کی قسمت سے شدید حسد محسوس ہوئی تھی

"مناہل تم پر موت واجب ہو گئی ہے اب۔۔۔" آنکھوں سے آنسو صاف کر کے پھنکارتی ہوئی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

****

اسکی آنکھ کھلی تو خود کو اندھیرے کمرے میں پایا سر درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا ارد گرد دیکھ کر ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کرنے لگی جس وقت وہ ہوسپٹل سے نکل تھی اس وقت اس کا ذہن بلکل خالی تھا وہ بس پیدل ہی نکل گئی تھی مگر جو عذاب اس پر آیا تھا اسکا بلکل اندازہ نہ تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ لوگ اسے کیوں یہاں لائے تھے کیا مقصد تھا وہ کل سے یہاں بھوکی پیاسی بندھی پڑی تھی آنکھوں کے سامنے بار بار بس زیان اور میرب آ رہے تھے

"یا اللہ یہ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ میرا کیا قصور ہے ایسا جو اتنی بڑی آزمائشیں لے رہا ہے میرے رب میں مر جاؤں گی میری مدد کر" اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"یا اللہ انہیں بھیج دے میرے پاس" اس پل اسے زیان شدت سے یاد آیا تھا "نجانے اس شخص کو اسکی غیر موجودگی کی پرواہ ہو گی بھی یا نہیں" یہ خیال آتے ہی اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا

"ہاں میں تو پہلے ہی مجبوری تھی ان کے لیے "اپنی بدقسمت پر فرش پر پڑی ایک بار پھر سسک اٹھی تھی جب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا تھا اس نے آنکھیں چندھیا کر دیکھنا چاہا مگر وہ اس کے قریب ہی آکر بیٹھا تو وہ زمین سے کہنیوں کے بل اٹھی

"ہیلو مائی ڈیئر کیسی ہو "اسکی آواز پر مناہل نے چونک کر اسے غور سے دیکھا ہلکی سے روشنی میں اسکا چہرہ نظر آیا تو مناہل کے پیروں سے زمین کھسک گئی

"عبدال۔۔۔۔"اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی

"ارے واہ میں یاد ہوں تمہیں "ہنستے ہوئے اس کے برابر میں ہی ٹک گیا وہ یکدم کھسک کر دور ہوئی

"تم۔۔۔۔تم نے کیا ہے یہ سب "بے یقینی سے آنکھوں سے موٹے موٹے گرنے لگے عبدال نے سر نیچے کر کے اسے قریب سے دیکھا

"نا۔۔۔نا!اس لیے تھوڑی لایا ہوں تمہیں سوئٹ ہارٹ "اس کے آنسو پوچھنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو مناہل بدک کر دور ہوئی

"دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان "چیختی ہوئی دیوار سے لگ گئی عبدال نے غصے اسکے بال جکڑے

"آہ۔۔۔۔"وہ کراہ اٹھی

"کمینی تیرا وہ حال کروں گا زندگی بھر تیرا وہ سو کولڈ شوہر دیوانوں کی طرح تجھے پکارتا پھرے گا "زور سے جھٹکا دے کر پھنکارا وہ تڑپ اٹھی تھی

"پلیز عبدال مجھے جانے دو۔۔۔میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا "سسکتے ہوئے اس سے التجاء کی تو عبدال نے زوردار تھپڑ اسکے منہ پر مارا

"جانتی ہے کمینی تیری وجہ سے جیل گیا میں وہاں کی ماریں برداشت کیں تب ہی میں نے ڈیسائڈ کر لیا تھا تجھے درد دے کر تیرے اس مجنوع کو تڑپاؤں گا" سختی سے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر بولا جہاں سے اب خون بہنے لگا تھا

"نہیں۔۔۔ نہیں نہیں لیکن مزا تو تب آئے نا جب وہ تجھے ڈھونڈے وہ تو سمجھ رہا ہے تو اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی" قہقہہ لگا کر اس کا گال تھپکتا اٹھا کھڑا ہوا مگر مناہل کو اپنا وجود سن پڑھتا محسوس ہوا بے یقینی سی بے یقینی تھی کیا اسے میری پرواہ تک نہیں؟ اسے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہ کی؟ عبدال نے اسکی بدلتی رنگت پر ایک تمسخرانہ نگاہ ڈالی مطلب تیر نشانے پر لگا تھا

"تم۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو دیکھ۔۔۔۔ دیکھ لینا وہ زور آئیں گئے" آنکھوں سے آنسو لڑھک کر گال پر گرے تھے لہجہ کوشش کے باوجود بھی مضبوط نہ رکھ سکی تھی

"بے بی اسے آنا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا" اس کے آنسو صاف کرنے قریب آیا تو وہ ایک بار پھر پیچھے ہوئی اس درندے سے وہ کسی بھی حرکت کی امید رکھ سکتی تھی

"ابھی تو مجھے ایک کام سے جانا ہے پھر آکر تفصیل سے ملاقات ہو گی" گہری نظروں سے اسکے بغیر دوپٹے کے وجود کا جائزہ لیتا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

"یا اللہ میری مدد کر" سر گھٹنوں میں دیتی پھر سسکنے لگی تھی۔۔۔۔

******

رامین گھر آچکی تھی اور جلد از جلد زیان سے ملنا چاہتی تھی مگر وہ مناہل کی گمشدگی کی خبر سن کر اب تک گھر نہ لوٹا تھا راحم اور علی بھی مسلسل اس کے ساتھ تھے پولیس کے ساتھ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہے تھے اغواء کاروں کی طرف سے ابھی کوئی کال نہ آئی تھی ان کا پورا شک عبدال پر ہی تھا۔ وہ ابھی راحم کے ساتھ گھر آیا تھا لاؤنج میں داخل ہوئے تو سومیہ بیگم اور حنا بیٹھی تھیں

"کچھ پتا چلا میری بچی کے بارے میں" انہوں نے فکر مندی سے کھڑے ہوتے پوچھا راحم نے ایک نظر زیان کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور نفی میں سر ہلا گیا

"انو یسٹیگیشن ہو رہی ہے دعا کریں" نڈھال سی ہوتی ماں کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے بولا اتنے میں روتی ہوئی دعا چلی آئی

"بھائی۔۔۔۔بھائی آپی کہاں ہیں" زیان کی آستین پکڑ کر بولی رو رو کر اس کی حالت بھی ابتر ہو چکی تھی

"دعا سنبھالو خود کو اور دعا کرو میری جان" زیان کے ساکت وجود کو دیکھ کر حنا نے قریب آ کر اسے تھاما

"حنا آپی میری آپی کیسی ہو نگی انہیں کچھ ہو گیا تو۔۔" اس نے سسکتے ہوئے حنا سے کہا تو زیان کو لگا کسی نے اسکے دل پر آری چلا دی ہو

"دعا۔۔۔۔" زیان نے سرد لہجے میں اسے پکارا

"تو بتائیں کہاں گئیں وہ ملی کیوں نہیں اب تک آپ کو" وہ بھی روتے ہوئے اس سے لڑنے لگی اپنی جان سے عزیز بہن کی جدائی نے اسے پاگل کر دیا تھا وہ سختی سے اپنے لب بھینچ گیا

"میرا وعدہ ہے خود سے دعا مر جاؤں گا مگر اسے واپس زور لاؤنگا" اٹل لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اس نے آر یا پار کرنے کا اٹل فیصلہ کر لیا تھا کمرے میں آیا تو رامین میرب کو گود میں لیے بیٹھی رو رہی تھی

"رامین۔۔۔۔" اپنی بہن کو صحیح سلامت دیکھ کر اسکا دل کچھ پر سکون ہوا تھا وہ مناہل کے چکر میں جیسے پوری دنیا سے ہی غافل ہو بیٹھا تھا. رامین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو تڑپ کر اس کے سینے سے آ لگی

"بھائی۔۔۔ مجھ۔۔۔مجھے معاف کر دیں بھائی پلیز۔۔سب میری وجہ سے ہوا ہے بھائی" اسکے سینے سے لگی تڑپ رہی تھی زیان نے پیار سے اسے الگ کیا

"نہیں بیٹا اس میں تمہاری کیا غلطی۔۔۔یہ تو قسمت میں لکھا تھا" اس کے آنسو پونچھ کر دلاسہ دیا مگر وہ خود اندر سے بکھرتا جا رہا تھا رامین نے بے بسی سے لب کاٹ کر اسے دیکھا

"بھائی۔۔۔مجھ۔۔۔مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو۔۔۔" نظریں نیچی کر کے دھیرے سے بولی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

"تم ریسٹ کرو ابھی رامین ٹینشن نہ لو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا" اس کا گال تھپک کر سمجھانا چاہا مگر وہ شدت سے رو پڑی

"بھائی مناہل کے ساتھ یہ سب۔۔۔سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے" اس نے روتے ہوئے کہا تو زیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب تمہارا کیا لینا دینا اس بات سے" اسے بیڈ پر بیٹھایا کیونکہ وہ ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی

"بھائی۔۔۔۔مناہل کو اس۔۔اس نے اغواء کیا ہے" اس کا ہاتھ پکڑ کر سہمے ہوئے انداز میں بولی تو زیان کی آنکھوں کا رنگ اچانک ہی بدلا تھا

"کس نے؟" یکدم ہی دھاڑا اٹھا وہ خوف سے کھڑی ہو گئی

"عب۔۔۔عبدال نے وہ مجھ مجھے بلیک میل کر رہا تھا کہ اگ۔۔اگر میں نے اسکی مدد نہ کی تو می۔۔میری حقیقت سب کو بتا دے گا" اس نے ڈرتے ڈرتے بتانا شروع کر دیا زیان کو سمجھ نہ آیا

"یہ کیا کہہ رہی ہو رامین کیسی حقیقت وہ کیوں بلیک میل کر رہا تھا تمہیں" سرد لہجے میں استفسار کرتا اسکے حواس سلب کر گیا

"میں۔۔۔میں نے ہی عبدال اور عش۔۔عشاء کے ساتھ مل کر اسکی پکس بنوائی تھیں بھائی" نم آنکھیں اٹھا کر بھائی کو دیکھا جس کا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا

"میں سمجھتی تھی وہ مو۔۔موحد کو پسند کرتی ہے می۔۔میری یہ غلط فہمی مجھ۔۔مجھ سے غلطیاں کرواتی چلی گئی میری مایوں والے دن میں۔۔۔میں آپ کو دیکھ چکی تھی دروازے پر بس اسے آآپ کی نظروں میں برا بنانے کے لیے وہ سب کہا تھا"اس کے قریب آکر اس کے ہاتھ تھامے جو بلکل ساکت ہو چکا تھا اسے لگا اس پل موت بھی آجاتی تو اتنا غم نہ ہوتا لیکن اسکی بہن نے آج اسے زندہ زمین میں اتار دیا تھا

"مو۔۔موحد کو جب پتا چلا تو اس نے ساری حقیقت مجھے بتائی کہ وہ محض اچھی دوست تھی اسکی جس کا سب کچھ تباہ کر دیا میں نے اپنے ہاتھوں سے بھائی وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے کہ میں تم جیسی گھٹ۔۔۔گھٹیا لڑکی کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔۔"روتے ہوئے تمام حقیقت آشکار کرتی چلی گئی زیان نے اسکا ہاتھ جھٹک کر زوردار تماچا اس کے منہ پر دے مارا تمام خواتین جو زیان کی دھاڑ پر اوپر آئیں تھی وہ بھی دروازے پر بے یقین سی کھڑی تھیں ردا اور حنا تیزی سے قریب آئیں

" صحیح کہا اس نے تم جیسی گھٹیا لڑکی کو تو جینے کا بھی حق نہیں کیوں برباد کی اسکی اور میری زندگی جواب دو"اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا اس نے بھی کیا کچھ نہ کیا تھا اس معصوم کو اذیت دینے کے لیے

"مجھے معاف کر دیں بھائی میں۔۔میں موحد کی محبت میں اندھی ہو گئی تھی صحیح غلط کا فرق تک بھول گئی تھی پلیز مجھے معاف کر دیں"پشیماں سی نظریں جھکا کر بولی جانتی تھی اس کا بھائی اب کبھی اسکی شکل دیکھنا بھی گوارہ نا کرے گا،اسے نفرت سے دیکھتا الماری کی طرف بڑھا تھا اور لاکر سے گن نکال کر کمرے سے نکلنے لگا جہاں سومیہ بیگم اور فائقہ بیگم صدمے میں کھڑی تھیں رامین نے خوف سے بھائی کو دیکھا

"بھائی کہاں۔۔۔کہاں جا رہے ہیں"اس کے ہاتھ میں گن دیکھ کر سب ہی خوف میں آگئے تھے

"دعا کرنا مناہل صحیح سلامت ہو ورنہ زیان حیدر کی بھی لاش ہی گھر لوٹے گی"سرخ پڑتی آنکھوں سے جنونی لہجے میں کہتا کسی کی بھی سنے بغیر باہر نکل گیا فائقہ بیگم بے بسی سے چیختی رہ گئی تھیں مگر وہ جا چکا تھا

"یہ کیا کر دیا رامین تو نے۔۔۔بیڑا غرق ہو تیرا۔۔۔"نڈھال سی وہیں سیڑھیوں پر بیٹھتی چلی گئیں جبکہ وہ کونے میں ندامت سے کھڑی سسک رہی تھی سب ہی اس کے جرم پر ساکت سے ہو گئے تھے کسی کے پاس اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ اسے دو بول دلاسے کے دے دیتا۔۔۔

"بھابھی نہ آپ نے اسے اپنا سمجھا نہ کبھی رامین نے۔۔آخر اس معصوم کا قصور کیا تھا جو اسے اتنی بڑی سزا دی اس پر زندگی ہی تنگ کر دی آپ لوگوں نے"سومیہ بیگم بھی پھٹ پڑی تھیں آج...دعا اور عمر سکتے کی کیفیت میں وہیں کھڑے تھے،فائقہ بیگم کی آنکھیں بھی پشیمانی سے نم ہو گئی تھیں کتنی سنگدل تھیں وہ اس معصوم کو کس نہج پر لے آئیں تھی وہ اور ان کی بیٹی

"اللہ تو میرے بچوں کو خیریت سے لوٹا دے میں ہاتھ جوڑ کر خود اپنی بیٹی سے معافی مانگوں گی"انہوں نے جھولی اٹھا کر اپنے رب سے بھیک مانگی تو مرتضیٰ صاحب بھی صدمے سے چور کمرے کی طرف بڑھ گئے آج ان کی اولاد نے انہیں کہیں کا مہ چھوڑا تھا

"دعا مجھے معاف کر دو پلیز معاف کر دو۔۔۔عمر میں۔۔۔میں مر جاؤں گی ورنہ"رامین سسکتی ہوئی ان کے پاس آئی مگر وہ نفرت سے منہ موڑ گئے وہ کیسے ایسی لڑکی کو معاف کر سکتے تھے جس کی وجہ سے آج ان کی بہن اتنی اذیتوں میں تھی۔لاؤنج اسکی سسکیوں سے گونج رہا تھا مگر اسے معاف کرنے والا کوئی نہ تھا۔۔۔

****

"تمہیں تمہارے عاشق کے ساتھ قبر میں اتاروں گا"

"شٹ اپ مجھے مزید کوئی بکواس نہیں سنّی تمہاری۔۔۔زندگی عذاب کر دی ہے"

"تم تو ساری زندگی کا مسئلہ ہو کیا کرو گی ہاں"

"میں قسم کھاتی ہوں میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں ہم یونی ٹائم سے دوست ہیں بس"

کار جھٹکے سے سڑک کے کنارے روکی تھی اپنے کہے زہریلے الفاظ ذہن میں گھوم رہے تھے دل و دماغ درد سے پھٹنے کو تھا.....

"یااللہ اس کی حفاظت کریو وہ بہت معصوم ہے" اسٹیر رنگ پر سر رکھ کر اپنے رب سے فریاد کر رہا تھا

"من۔۔۔۔ایک بار واپس آجاؤ تمہیں ہمیشہ کے لیے ہر غم سے دور کر دوں گا جانم۔۔۔۔" آنکھوں کے آگے اسکا معصوم سا روتا بے بس ہوا چہرہ آگیا کتنی اذیتیں دی تھیں اس نازک سی لڑکی کو کیا کبھی معاف کرے گی اسے وہ؟

"نہیں زیان حیدر عودت ہر چیز بھول جاتی ہے مگر اپنے کردار پر الزام کبھی نہیں بھولتی۔۔۔"

"میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کر دونگا من بس تم ایک بار واپس میرے پاس آجاؤ" تصور میں اس دشمنِ جاں کو سوچتے اپنا موبائل نکال کر کال ملائی تھی

"ہیلو۔۔۔۔کیسی ہو" اسکی آواز سن کر دوسری طرف بیٹھی وہ جیسے کھل اٹھی

"زیان۔۔۔۔۔ککیسے ہو" آج نجانے کتنے دن بعد اس نے خود کانٹیکٹ کیا تھا

"عشو۔۔۔۔بہت ڈسٹرب ہوں میں۔۔۔ماموں نے سچ کہا تھا عبدال پاکستان میں نہیں ہے میں نے معلوم کرالیا۔۔"

"وہ وہ چلی گئی مجھے اور اپنی بیٹی کو چھوڑ کر اپنی فیملی کو چھوڑ کر" اسکی بے چینی پر وہ بھی پریشان ہونے لگی

"پلیز زیان تم۔۔۔تم کیوں اس خود غرض لڑکی کے لیے پریشان ہو رہے ہو... میں تو شروع سے اسکی حقیقت جانتی تھی مگر صرف تمہاری وجہ سے چپ رہی" اس کے لہجے کی نفرت پر زیان کی فون پر گرفت مضبوط ہو گئی

" صحیح کہہ رہی ہو تم اس بے وفا لڑکی کے لیے میں اپنی زندگی ختم نہیں کر سکتا" زہریلے انداز میں کہتا اس پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری کر گیا

"ککیا۔۔۔کیا ہم آج مل سکتے ہیں زیان "خود کو سنبھالتی ہوئی بولی

"ہمم اوکے۔۔۔"فون کاٹتا کار اسٹارٹ کر گیا اسکا رخ پولیس اسٹیشن کی جانب تھا۔۔۔

*****

"ہیلو۔۔۔۔مائی سویٹ ہارٹ کیسی ہو "کمرے میں داخل ہوتے پیار سے اسے پکارہ جیسے کوئی محبوب بہت چاہ سے آیا ہو مناہل کو اپنی بے بسی پر ایک بار پھر رونا آنے لگا

"مجھے پتہ تھا تم بھوکی ہو بس اسی لیے دوڑا چلا آیا"اس کے آگے ٹرے رکھ کر بیٹھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں کوئی پیپرز تھے اس نے ناگواری سے منہ موڑ لیا

"چلو شاباش کھانا کھاؤ پھر ہم کو بہت اہم بات کرنی ہے "چمچہ اسکے آگے کیا تو وہ پیچھے کھسکی

"تمہارے ہاتھ سے کھانے سے بہتر ہے میں زہر کھالوں "نفرت سے اسے دیکھا عبدال زور سے ہنس پڑا

"نہیں جانم ابھی مرنا تھوڑی ہے۔۔۔۔پوری زندگی میری خدمت کرنی ہے "اسکے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا وہ پھر پیچھے ہوئی

"عبدال مجھے معاف کر دو پلیز مجھے جانے دو میں مر جاؤں گی میرب کے بغیر "روتے ہوئے اس سے التجاء کرنے لگی

"پلیز تم ایسے مت رو مناہل تمہاری یہ حسین آنکھیں رونے کے لیے نہیں ہیں اور مزید اٹریکیٹ کر رہی ہو "قریب آکر اس کے آنسو صاف کیے مناہل اور شدت سے رونے لگی کیونکہ مزید پیچھے ہونے کی جگہ ختم ہو گئی تھی

"دور ہو مجھ سے "چیخ کر چہرہ دوسری جانب کیا

"اب ہی تو قربت کے دن آئے ہیں تم فاصلوں کی بات کرتی ہو "اس کا چہرہ پکڑ کر چاول اس کے منہ میں ڈالنے لگا

"دیکھو کتنا خیال ہے مجھے تمہارا" زبردستی چاول اسکے منہ میں ٹھونسے تو اسے پھندا لگ گیا زور زور سے کھانستے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے وہ پرسکون انداز میں بیٹھا اس کے کھلے ہوئے بالوں کو دیکھ رہا تھا کھانسی رکی تو نڈھال سی ہو کر سر دیوار سے ٹکا دیا عبدال اس کے ہاتھوں کی رسی کھولنے لگا تو مناہل نے حیرت سے اسے دیکھا

"ایسے نہ دیکھو دل کے ساتھ ساتھ ایمان بھی ہار بیٹھوں گا" آنکھ مار کر بولا تو مناہل کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا

"چلو شاباش سائن کرو ان پیپرز پر جلدی" پیپرز اور پین اس کے آگے رکھ کر بولا تو مناہل ناسمجھی سے اسے اور پھر پیپرز کو دیکھنے لگی

"کیسے پیپرز ہیں یہ" لرزتے ہاتھوں سے پیپرز اٹھا کر دیکھنے لگی

"اس خبیث سے آزادی کا پروانہ ہے شاباش جلدی کرو سائن" پین اسکے سن پڑتے ہاتھوں میں تھما کر بولا تو مناہل نے دونوں چیزیں اسکے منہ پر دے ماریں

"تم میری جان بھی لے لو تب بھی ایسا نہیں کروں گی سمجھے" چیخ کر کہتی اسے پاگل کر گئی

"تیرا تو وہ حال کرونگا کہ تیرے فرشتوں کو بھی سائن کرنا پڑے گا" سختی سے اس کے بالوں کو جھٹکا دے کر دھاڑا

"آہ۔۔۔تو میرے فرشتوں سے ہی کرا لو جا کر" تکلیف سے تڑپتے ہوئے مسکرا کر کہتی اسے آگ لگا گئی

"سالی کمینی دیکھتا ہوں کیسے نہیں کرتی" جنونی انداز میں اس پر تھپڑوں اور لاتوں کی بارش کر گیا پورے کمرے میں اسکی چیخیں گونج رہی تھیں کچھ ہی لمحوں میں ٹھوکروں کی اذیت سہتا اسکا وجود ساکت ہو گیا اس نے ہانپتے ہوئے ایک آخری ٹھوکر اسے ماری اور غصیلی نظر ڈالتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

****

کدھر تھے۔۔۔۔۔کب سے ویٹ کر رہی ہوں" ناراضی سے اسے دیکھ کر بولی

"بس یار بس آفس سے سیدھا یہیں آیا ہوں "خود کو نارمل رکھتا اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا، اس وقت وہ لوگ بیچ ریسٹورینٹ میں موجود تھے

"کچھ پتا چلا اس کا" اس نے کھوجتے لہجے میں پوچھا تو زیان لب بھینچ گیا

"اسکی بات کرنے کے لیے ملے ہیں ہم یہاں۔۔۔" ناگواری سے بولا تو عشاء نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا

"آئی ایم سوری زی اگر تم ہرٹ ہوئے تو وہ لڑکی اس لائق بھی نہیں کہ ہم اس کا ذکر کریں" مسکرا کر بولی تو زیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ بھی اسکے ہاتھ پر رکھ گیا، اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ شخص اب صرف اسکا ہے

"کچھ کھا لیتے ہیں پہلے" اسے خود کو تکتا پا کر زیان نے مسکراتے ہوئے ویٹر کو بلایا اس وقت ریسٹورینٹ میں چند ایک کپل ہی موجود تھے وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی زیان نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالا تو اچانک جوس چھلک کر اس کے کپڑوں پر گر پڑا

"اوہ۔۔۔ آئی ایم سوری یار" اسے کھڑا ہوتے دیکھ کر بولا

"اٹس اوکے زیان میں واش کر کے آتی ہوں" ٹشو سے ڈریس صاف کرتی مسکراتی ہوئی چلی گئی اس نے ایک نظر جاتی عشاء کو دیکھا پھر ٹیبل پر پڑے اسکے موبائل کو اور کچھ سوچ کر اٹھایا مگر اس پر پاسورڈ لگا تھا

"شٹ!!!!!" زور سے ٹیبل پر مکا دے مارا ایک دو دفعہ کوشش کے بعد بلآخر اپنے نام پر کھل گیا تھا وٹس ایپ چیٹ میں عبدال کہیں نہ تھا کانٹیکس میں جا کر عبدال کی چیٹ میں گیا تو پوری چیٹ ریمو تھی اس کی فون پر گرفت یکدم ہی مضبوط ہو گئی لیکن ابھی ہوش سے کام لینا بہت ضروری تھا ایک ان نون نمبر سے ایک گھنٹے پہلے اسکی بات ہوئی تھی جس میں بس دوسری طرف سے "نہیں" کا میسج آیا ہوا تھا اور کوئی میسج موجود نہ تھا وہ کسی بھی وقت لوٹ

سکتی تھی اس نے ایک نظر انٹرینس پر ڈالی پھر اپنے موبائل میں وہ نمبر سیو کر کے ہوا میں تیر چلاتے اس نمبر پر ٹیکسٹ سینڈ کر دیا

"مجھے ملنا ہے تم سے" جسے فوراً ہی رسیو کر لیا گیا تھا

"پاگل ہو گئی ہو کتے کی طرح سونگتا پھر رہا ہے تمہارا محبوب مجھے مرواؤ گی کیا" جواب آنے پر زیان کو اپنی رگوں میں آگ بھرتی محسوس ہوئی دور سے آتی عشاء نظر آئی تو فون واپس جگہ پر رکھ دیا...بس نہیں چل رہا تھا اس ڈائن کا چہرہ بگاڑ دے مگر مناہل کی زندگی کے لیے ضبط لازم تھا

"تم نے کھانا شروع نہیں کیا اب تک" اسے خاموش بیٹھا دیکھ حیرت سے بولی

"تمہارا ویٹ کر رہا تھا" موبائل پر کسی کو میسج سینڈ کرتے مسکرا کر بولا تو وہ یکدم ہی کھل اٹھی تھی

"زیان اب میں بلکل انتظار نہیں کرونگی تم فوراً شادی کی بات کرو پھوپھو سے" خفگی سے بولی تو وہ بھی سر اثبات میں ہلا گیا

"اوکے" وہ صبر سے بیٹھا اپنا ضبط آزما رہا تھا کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اس کا موبائل بج اٹھا

"ہوں بولو۔۔۔۔اوکے میں آرہا ہوں میں" کال رسیو کر کے جھٹکے سے کھڑا ہوا تو عشاء نے پریشانی سے اسے دیکھا

"کیا ہوا۔۔۔" وہ بھی کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی جب ہی زیان نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھا وہ جھٹکے سے چیئر پر گری ابھی سنبھلی بھی نہ تھی جب دوسرا تھپڑ پڑا تھا ساکت سی اسے دیکھنے لگی سمجھ نہیں آیا تھا اچانک آخر ہوا کیا تھا

"کھیل ختم عشاء ابراہیم گیم از اوور ناؤ اٹس مائے ٹرن" سرخ پڑتی آنکھوں سے اسے دیکھ کر اس کا موبائل اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا تاکہ وہ مزید کوئی گیم نہ کھیل سکے

"ابھی تو میں جارہا ہوں اپنی بیوی کو بچانے مگر یاد رکھنا عبدال کا ساتھ دینے کی بہت بڑی سزا ملے گی تمہیں" اسکے کانوں میں سیسہ انڈیلتا تیزی سے نکل گیا تھا جبکہ وہ ساکت سی وہیں کھڑی رہ گئی تھی دل و دماغ اب تک ماننے کو تیار نہ تھا جو کچھ وہ شخص کر کے جاچکا تھا آنسوں نے خاموشی سے آنکھوں کا بند توڑا تھا عجیب وحشت سی سوار ہونے لگی اچانک ہی پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کر رونے لگی

"نہیں زیان۔۔۔۔۔ تم تم صرف میرے ہو زیان۔۔۔۔۔ میں مر جاؤں گی زی واپس آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کے اس طرح چیخنے پر ویٹرز بھی رک کر اسے دیکھنے لگے مگر چند ہی لمحوں میں دیوانوں کی طرح چیختی عشاء ابراہیم اچانک ہی کھڑے قد سے گری تھی منہ سے ایک خون کا دھارا نکلا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔

****

کمرے میں آیا تو وہ نیم غنودگی میں سر دیوار سے ٹکائے بیٹھی تھی اتنی مار کھا کر بھی اسکی اکڑ ختم نہ ہوئی تھی پیچ و تاپ کھاتا اسکے پاس آیا

"آخری بار پوچھ رہا ہوں سائن کر رہی ہے یا نہیں" اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا تو وہ کراہ اٹھی

"مر کر بھی نہیں" لبوں پر پُر اذیت مسکراہٹ لیے اسے دیکھا درد سے آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے

"ٹھیک ہے پھر تیرا قصہ ہی ختم کر دیتا ہوں آج" پینٹ کی پاکٹ سے گن نکال کر اسکے ماتھے پر ٹکاتا استہزائیہ لہجے میں بولا مناہل کی آنکھوں میں بس ایک پل کے لیے خوف آیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اپنی آنکھیں بند کر گئی

"مار دو عبدال مجھے۔۔۔ یہ ایک احسان کر دو مجھ پر" التجائیہ لہجے میں اس سے بولی کیونکہ اب زندگی میں بچا ہی کیا تھا کس کے لیے اپنی زندگی کی بھیک مانگتی وہ شخص تو پہلے ہی اسے بدکرداری کا تمغہ دے چکا تھا اب دو دن سے غائب لڑکی کا کیا یقین کرتا

"بس احسان ہی تو نہیں کرنا چاہتا میں تجھ پر۔۔۔"اسکی ٹھوڑی پکڑ کر بغیر تی سے اس پر جھکنے لگا وہ بدک کر یکدم دور ہوئی

"تو پیپرز سائن نہیں کرے گی نا"اس نے ایک بار پھر پوچھا تو مناہل نے نفی میں سر ہلا دیا

"ٹھیک ہے پھر ہم ایسے ہی گولڈن نائٹ منائیں گے "خباثت سے آنکھ مارتا اسکے پاس آیا جو بلکل زرد پڑ چکی تھی

"تم ایسا۔۔۔ایسا کچھ نہیں کرو گے عبدال پل۔۔پلیز "ہتھیلوں کے بل پیچھے ہونا چاہا مگر وہ اپنے شکنجے میں لے چکا تھا۔۔۔۔

****

"سر یہی جگہ ہے "وہ لوگ پولیس فورس کے ساتھ اسکے فارم ہاؤس کے باہر کھڑے تھے زیان کے ماتھے کی رگیں یکدم تن سی گئی تھیں

"رشید تم باقی بندوں کو لے کر فارم ہاؤس کی چاروں طرف پھیل جاؤ" آفیسر نے ہدایت دی اور باقی کانسٹیبلز زیان کے ساتھ تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئے جہاں مین گیٹ پر اس کے بندے کھڑے تھے

"اے۔۔۔کہاں چلے آرہے ہو فائر کرو ان پر "ایک آدمی نے انہیں دیکھتے ہی فائر کی کھول دی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے دونوں جانب سے فائرنگ شروع ہو چکی پیچھے سے ایک آدمی نے زیان پر راڈ دے ماری

"آہ۔۔"وہ یکدم دور ہوا اور گھوم کر اپنی کہنی اسکے گلے پر دے ماری وہ شخص تڑپ اٹھا تھا۔۔

"زیان ہم سنبھال لیں گے انہیں تم آفیسر کے ساتھ مناہل کے پاس جاؤ"اسے اس شخص کو آدھ مواء کرتے دیکھ راحم اجلت میں اس کے پاس آیا تو وہ آخر پنچ کر اسے دور پھینکتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

******

"عبدال چھوڑو مجھے میں جان لے لونگی تمھاری" اس کے شکنجے میں تڑپتی اسکا منہ نوچ گئی تھی وہ یکدم دور ہوا اور زوردار تماچا اس کے منہ پر مارا

"سالی دیکھ اب تو میں کیا کرتا ہوں" شرٹ اتار کر جنونی انداز میں اس کی جانب لپکا

"یا اللہ میری مدد کر۔۔۔" سسکتے ہوئے رب کو پکارہ اور دیوار کے کونے سے جا لگی نیچے سے شور کی آوازیں تو آرہی تھیں مگر کچھ واضح نہ ہو سکا تھا کیونکہ دروازہ لاک تھا اور کمرے میں روشندان کے علاوہ اور کوئی کھڑی موجود نہیں تھی نہ ہی اس میں اتنی طاقت تھی کہ کھڑی ہو کر بھاگ سکے۔۔۔۔۔۔ قریب آکر اس کی ہی جھٹکے میں اسکی آستین پھاڑی تو ایک دل خراش چیخ مناہل کے لبوں سے نکلی تھی۔۔

زیان جو اس وقت اس کے غنڈوں سے گتھم گتھا تھا اسکی آواز پر یکدم ٹھہر سا گیا تھا

"من۔۔۔" لبوں سے اس کا نام نکلا جب ہی ایک غنڈے نے زوردار پنچ اسکے منہ پر مارا تھا وہ یکدم لڑکھڑا تا دو قدم پیچھے ہوا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ وہی عمل دہراتا زیان حیدر اپنی جنونی کیفیت میں آچکا تھا ایک ہاتھ سے اسلے مکے کو اپنی مٹھی میں جکڑ تا پے در پے وار کرتا چلا گیا اسکے ادھ موئے وجود کو دھکا دیتا اس کمرے کی جانب بڑھا جہاں سے اس دشمنِ جاں کی تڑپتی ہوئی آواز آئی تھی مگر وہ کمرا لاک تھا اس نے دھکا مارنا چاہا مگر وہ نہ کھلا

"عبدال میں تیری جان لے لوں گا اگر تو من کے قریب گیا" دروازے پر پے در پے ٹھوکریں مارتا دھاڑا تھا۔۔

"پلیز بچالیں مجھے۔۔۔" مناہل کی گڑگڑاتی آواز پر زیان کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی اپنی پوری جان لگا کر ایک اور زوردار دھکا مارا تو دروازہ کھلتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے پورے وجود میں شعلے بھڑک اٹھے تھے عبدال اسکی دوسری آستین پھاڑ کر اس پر جھک رہا تھا مگر زیان کی آمد پر اس نے نفرت سے اسے پھر مناہل کو دیکھا

"زیان۔۔۔۔۔۔۔" مناہل کے لبوں سے درد بھری آواز نکلی تھی آنکھوں سے کئی آنسو نکلتے چلے گئے

"کیمنے۔۔۔" دھاڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا وہیں عبدال بھی اپنا پلان فیل ہونے پر جیسے پاگل ہوا اٹھا تھا عبدال نے اسکے منہ پر مکا مارنا چاہا مگر وہ یکدم پیچھے ہوا اور اس کے پیٹ پر مکے مارتا دیوار تک لے گیا عبدال نے اپنی کہنی اسکی کمر پر ماری تو زیان تکلیف سے دور ہو مگر مضبوطی سے مکا بناتا اسکے منہ پر مارتا چلا گیا عبدال بھی اس سے گھتم گھتا ہو چکا تھا وہ خوف سے کونے میں بیٹھی سسک رہی تھی دونوں جانوروں کی طرح لڑ رہے تھے

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو اغواء کرنے کی۔۔۔" گرجتے ہوئے ایک بار پھر پوری قوت سے مکا اسکے پیٹ پر مارا تو وہ تڑپ کر یکدم گھٹنوں کے بل گرا تھا مگر زیان زیان پھر بھی نہ رکا تھا وہ کسی وحشی درندے کی طرح اسے مار رہا تھا جیسے آج اسکی بوٹی بوٹی نوچ لے گا مناہل کے چہرے پر خون اور نیل کے نشانوں نے ہر چیز بھلا دی تھی آج اسے۔۔۔۔

"بول کیوں کیا۔۔۔بول جواب دے" دھاڑتے ہوئے اسکے منہ لات ماری تو مناہل کے منہ چیخ نکل گئی وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا بے ہوش ہو چکا تھا

"جواب دے مجھے اٹھ جواب دے" اسکے بے ہوش وجود کو اٹھاتا منہ پر مکے مارنے لگا مگر وہ بے سدھ ہو چکا تھا.....

"زی۔۔۔زیان۔۔۔۔" مناہل نے بہت مشکلوں سے پکارا تو زیان نے پلٹ کر اسے دیکھا جو بہت اذیت میں بیٹھی تھی

"من۔۔۔۔۔۔" اسے چھوڑتا دوڑتا ہوا اسکے پاس آیا اور اپنی بانہوں میں سمو گیا

"میری جان مجھے معاف کر دو۔۔۔۔میری زندگی۔۔۔۔بہت ظلم کیا میں نے تم پر" اسکے نیلے پڑتے چہرے کو تھام کر جابجا اپنی محبت کا لمس چھوڑتا ہوا بولا تو مناہل کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے

"من میری جان میں نے بہت غم دیے۔۔۔۔۔" اس نے بولنا چاہا مگر وہ اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ گئی

"آآپ نے۔۔۔۔۔۔۔بچالیا مجھے۔۔۔۔" بمشکل مسکراتے اسکے لبوں سے بس اتنا ہی نکلا تھا زیان کی آنکھیں بھی نم ہونے لگیں ایک بار پھر اسے خود میں جذب کر لیا مناہل کی نگاہ سامنے اٹھی تو عبدال گن تانے کھڑا تھا مناہل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

"زیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے زور سے چیختے رخ موڑا تھا تب ہی زوردار فائر کی آواز پورے فارم فاؤس میں گونجی تھی زیان نے سامنے کھڑے عبدال اور مناہل کے جسم سے نکلتے خون کو دیکھا جبھی عبدال نے دوسری فائر کی تھی

"آہ۔۔۔۔" مناہل کی درد بھری سسکی نکلی تو زیان نے وحشت کے عالم میں اپنا ریوالور اندھا دھند عبدال پر چلا دیا راحم اور آفیسر بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے تھے تب ہی وہ جھٹکے سے منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔۔۔

"من۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو من۔۔۔۔" ریوالور پھینک کر چیختے ہوئے اسکے بے جان وجود کو جھنجھوڑا مگر اسکی گردن ایک جانب لڑھک چکی تھی راحم سکتے کی کیفیت میں زمین پر بیٹھتا چلا گیا

"من۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکے ساکت وجود کو سختی سے خود میں جذب کیے حلق کے بل چیخ اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

******

"کیسی ہے ڈاکٹر صاحب میری بیٹی پلیز بتائیں" آئی سی یو سے نکلتے ڈاکٹر کے پاس بھاگتے ہوئے آئے تو اس نے بس ایک نظر انہیں دیکھا تھا

"مسٹر ابراہیم ہم آپ کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتے آپ کی بیٹی کو کوئی گہرہ صدمہ پہنچا ہے جس کی وجہ سے وہ کومہ میں جا چکی ہیں دعا کریں وہ ہوش میں آجائیں ورنہ ہم کچھ نہیں کر سکتے" افسوس سے کہتے آگے بڑھ گیا جبکہ وہ دونوں میاں بیوی وہیں بینچ پر ڈھے گئے تھے ان کی ہنستی مسکراتی بچی کو اچانک کیا ہوا تھا۔انہیں ہوٹل مینجمینٹ نے عشاء کو ہوسپٹل پہنچا کر فون کیا تو وہ دوڑے چلے آئے تھے مگر بیٹی کی حالت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا

"ابراہیم صاحب یہ کیا ہوا ہماری پھول سی بیٹی کو" سدرہ بیگم سسکتے ہوئے شوہر کے کندھے سے لگ گئیں جو خود نڈھال سے بیٹھے تھے مگر انہیں نہیں معلوم تھا کہ ایک اور الم ناک خبر ان کی منتظر تھی۔

"سر ایک اہم بات کرنی ہے آپ سے" فاروق کافی گھبرایا ہوا ان کے پاس آیا تھا وہ شام سے ہی یہیں موجود تھا جب اسے پولیس نے کال کر کے بلایا تھا

"فاروق ابھی کوئی بات نہیں کرنی مجھے جاؤ یہاں سے۔۔۔" نڈھال سے بولے

"سر بہت اہم بات ہے پلیز" اس نے بے بسی سے گزارش کی تو اس بار انہوں نے پریشانی سے اسے دیکھا

"کیا بات ہے۔۔۔" کمزور سی آواز میں بولے تو اس نے ایک دکھ بھری نظر سے اپنے ماں باپ جیسی شخصیات کو دیکھا

"سر عبدال سر پولیس انکاؤنٹر میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔۔۔" سر جھکا کر آہستہ سے بولا تو وہ دونوں تیزی سے کھڑے ہوئے تھے

"کیا بکواس کر رہے ہو ہوش میں تو ہو' وہ تو دبئی میں ہے" اس کا گریبان پکڑ کر دھاڑ اٹھے

"نہیں سر۔۔۔ وہ پاکستان میں ہی تھے انہوں نے زیان حیدر کی وائف کو یرغمال بنایا ہوا تھا دو دن سے... مناہل حیدر کو بھی گولی لگی ہے وہ اسی ہوسپٹل میں انتہائی نگہداشت میں ہیں" ابراہیم صاحب کے ہاتھ تھام کر دکھ سے بتایا تو انہیں لگا ساتوں آسمان ان پر گر گئے ہوں

"عبدال۔۔۔۔۔" سدرہ بیگم کی دل خراش چیخ گونجی تھی اور وہ فرش پر بیٹھتی چلی گئیں

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ جھوٹ ہے میرا عبدال ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" روتے ہوئے دیوانوں کی طرح چیخنے لگیں

"پلیز میم سنبھالیں خود کو" صدمے میں کھڑے ابراہیم صاحب کو بینچ پر بیٹھا کر ان کے پاس آیا جن کی حالت بلکل دیوانوں سی ہونے لگی تھی

"یہ کیا کیا تو نے عبدال۔۔۔۔۔" بینچ سے سر ٹکائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔۔۔وہ لٹ چکے تھے ان کی ایک اولاد مردہ ہو چکی تھی جبکہ دوسری بستر مرگ پر پڑی اپنی آخری سانسیں گن رہی تھی ان دونوں کی ضد اور خود سری نے آج ان کا آشیانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُجاڑ دیا تھا۔۔۔

*****

"بیٹا آخر کب تک تم ایسے روٹھے رہو گے" فائزہ ملک دکھ سے رو پڑی تھیں ان کی اکلوتی اولاد ناراض ہو کر سات سمندر پار بیٹھی تھی اس دوری نے انہیں نڈھال سا کر دیا تھا

"ماما پلیز آپ روئیں مت" وہ یکدم ہی بے چین ہو گیا اپنی جان سے پیاری ماں کو کیسے رو تا برداشت کر سکتا تھا

"کیوں نہ روؤں تم روٹھ کر چلے گئے نہ ماں کی کوئی پرواہ ہے نہ بیوی کا کوئی خیال۔۔" وہ پھٹ پڑیں تھی کیونکہ وہ رامین کے نروس بریک ڈاؤن کا بھی اسے بتا چکی تھیں مگر وہ تب بھی نہ آیا تھا۔ماں کی بات پر اسکے چہرے پر تمسخر سا پھیل گیا

"بیوی! آپ اس گھٹیا لڑکی کا ذکر میرے سامنے نہ ہی کریں تو بہتر ہے" لہجے میں اسکے لیے صرف نفرت تھی جسے انہوں نے بخوبی محسوس کیا تھا

"موحد وہ بہت پشیماں ہے بیٹا تمہارے غم نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے۔۔اسے ایک موقع تو دے سکتے ہو۔۔" وہ رامین کی حالت سے آگاہ تھیں اور اسکی معافیوں نے ان کا دل بھی پگھلا دیا تھا

"میرا بس چلے تو ابھی اسکی جان لے لوں آپ موقعے کی بات کر رہی ہیں۔۔۔بتا دیجیے گا اسے بہت جلد ڈائیورس دینے والا ہوں اسے" زہر خند لہجے میں کہتا ان کو ساکت کر گیا تھا

"یہ۔۔۔یہ کیا کہہ رہے ہو میرے بیٹے اتنی بڑی سزا مت دینا اسے" فائزہ ملک گھبرا کر بولیں مگر وہ کال کاٹ گیا تھا اس ٹاپک پر وہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جو دھوکا اسے رامین نے دیا تھا دل میں کہرام برپا کر گیا تھا

"رامین مجھے تم سے محبت صرف تمہاری معصومیت اور محبت کی وجہ ہوئی مگر تم نے سب ختم کر دیا...سب کچھ۔۔۔"آنکھیں سختی سے میچ گیا وہ جیسے چارہ گر سمجھا تھا وہ ہی اسکی قاتل نکلی تھی، جس کی محبت کے آگے اس نے مناہل حیدر کو بھلا دیا تھا وہ ہی اس کی زندگی اجاڑ گئی تھی۔۔۔۔

******

ہوسپٹل کے کوریڈور میں ایک گھنٹے سے بے چین سا ڈھیل رہا تھا وہ ICU میں پڑی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا اس پل وہ خود سے بہت دور محسوس ہوئی تھی

"میرے رب!تو نے ایک محبت کرنے والی پاک لڑکی کو میرے لیے اتارا تھا اسے مجھ سے دور مت کریو۔۔۔میں بکھر جاؤں گا میرے رب میری من کی حفاظت کریو" پلر سے سر ٹکائے اپنے رب سے دعا گو تھا دو آنسو ٹوٹ کر گرے تھے دل میں طوفان سا برپا تھا

"کیسی ہے بیٹا میری بچی.."فائقہ بیگم نے روتے پوچھا وہ ابھی رامین کے ساتھ ہوسپٹل آئیں تھی زیان نے خاموشی سے انہیں اور روتی ہوئی رامین کو دیکھا

"خوش ہو جائیں موت کی دہلیز پر ہے وہ۔۔۔"کرب سے بولتا ان کے دلوں کو چیر گیا

"بھائی۔۔۔۔خدارا ایسا مت کہیں"رامین نے سسکتے ہوئے کہا تو زیان کی آنکھوں میں خون اتر آیا

"نہیں ہوں میں تمہارا بھائی۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے"دھاڑتے ہوئے بولا تو راحم اور حنا تیزی سے اس کے قریب آئے

"زیان میرے بھائی صبر کر یہ لوگ بھی دکھی ہیں"راحم نے محبت سے سمجھانا چاہا مگر زیان نے ایک تمسخرانہ نگاہ ماں اور بہن پر ڈالی

"ان کو لے جا راحم یہاں سے ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا" بہت ضبط سے بولا تھا حنا رامین اور فائقہ بیگم کو کونے میں لے آئی

"پلیز حنا مجھے بس یہ بتا دو کہ مناہل کی کنڈیشن کیسی ہے اور یہ ہوا کیسے" اس کے ہاتھ تھامتی التجائیہ بولی تو حنا کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے

"ایک گولی بازو پر اور دوسری دل کے قریب لگی ہے دعا کرو اللہ سے کہ وہ بچ جائے" روتے ہوئے اسے بتایا

"راحم بتا رہے ہیں مناہل نے زیان بھائی کی گولی خود پر لے لی" اسکی بات پر فائقہ بیگم خود کو زمین میں دھنستا محسوس کر رہی تھیں

"یا اللہ میری بچی کو بچا لے...." روتی ہوئی وہیں کرسی پر ڈھیر ہو گئیں رامین کی حالت بھی ان سے مختلف نہ تھی سب ہی اس کی زندگی کی دعائیں مانگ رہے تھے جو لگتا تھا زندگی سے بلکل ہی روٹھ گئی تھی۔

"مسٹر زیان" ڈاکٹر نے آپریشن تھیٹر سے نکل کر اسے پکارہ تو سب دوڑتے ہوئے آئے

"ڈاکٹر کیسی ہے من۔۔اسے کچھ ہوا تو نہیں نا" بے تابی سے پوچھا تو ڈاکٹر نے دکھ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"مسٹر زیان ہم نے پوری کوشش کی مگر۔۔۔" زیان کو لگا اسکا دل بند ہو گیا ہو

"مگر کیا!!!!" دھاڑتا ہوا بولا تو ساکت کھڑے راحم نے اسکا کندھا پکڑ لیا

"مگر ان کی بلیڈنگ بہت ہو چکی تھی ہم بچا نہ سکے آئی ایم سوری" ڈاکٹر کے الفاظ تھے یا بم جو سب کے آثاب پر گرے تھے ایک کہرام سا مچ اٹھا تھا مگر وہ ساکت کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا نہ کسی کی چیخوں کی آواز آ رہی تھی اور نہ ہی کسی کے رونے کی دل تھا کہ جیسے دھڑکنا بھول چکا ہو۔۔۔۔

"من۔۔۔"لبوں سے صرف ایک لفظ نکلا تھا اور قدم خود بخود آئی سی یو کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ دشمنِ جاں زرد رنگت اور زخموں کو لیے بے جان پڑی تھی آنکھوں کے سامنے اسکا کھلتا ہوا معصوم باحیا چہرہ آیا تو دل میں ٹیسیں سی اٹھنے لگیں

"من۔۔۔اٹھو آنکھیں کھولو تم جانتی ہو نا مجھے تمہاری ضدیں بلکل پسند نہیں ہیں اٹھو فوراً" قریب آکر اسکے ساکت وجود پر جھکا

"من میں کیا کہہ رہا ہوں سنائی نہیں دے رہا تمہیں۔۔۔"اسے جھنجھوڑتا ہوا دھاڑا تھا مگر اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی تھی دعا عمر اور راحم بھی روتے ہوئے اندر آئے تو اسکے جنونی انداز پر اور شدت سے رو پڑے

"من آئی ایم سوری یار اتنی بڑی سزا نہ دو۔۔۔میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر ہماری میرب اکیلی رہ جائے گی من کچھ تو سوچو اس کے بارے میں۔۔۔۔بس آنکھیں کھول لو ایک بار اسکے بعد جو چاہے سزا دینا۔۔۔۔۔پلیز من۔۔۔۔"اس کے چہرے پر جھکا منت کرتا رو رہا تھا اسکے آنسو اس کے چہرے کو نم کر رہے تھے

"بھائی۔۔۔۔۔۔۔"دعا نے ایک چیخ نما آواز میں اسے پکارہ تھا مگر زیان حیدر بھی ساکت سا رہ گیا تھا۔۔۔

******

"تین سال بعد"

"چاچی عدی گندہ عدی نے مالا"چھوٹے سے شورٹس اور ٹی شرٹ میں میرب منہ بسورتی ہوئی پاس آئی تو اس نے اپنے سینے میں اسے جذب کر لیا

"آئی میری پرنسس اس سعدی کو آپ کی چاچی نہیں چھوڑیں گی اب"اسے گود میں اٹھاتے چار سالا سعد کے روم کی جانب بڑھ گئی

"ریان کوبی مالا میں نے بش اذی کا فیڈر رہتا یا تا"حنا کے دونوں گال پکڑتی بولی تو وہ اپنے لب کا کونہ دبا گئی

"کیوں بھئی سعدی کیوں مارا میری پرنسس کو" اپنے غصے میں بیٹھے بیٹے کو دیکھا جو ریان اور میرب کی پھیلائی ہوئی چیزیں سمیٹ رہا تھا

"ماما شی از لائینگ اس نے اور ریان نے بھی مجھے مارا اور میرا روم خراب کر دیا" ماں کی گود میں چڑھی اس چھوٹی چڑیل کو دیکھا جو اسکی چیزوں کی دشمن بنی رہتی تھی

"نو چاچی نو ریان تو اننا چھوتا اے عدی لائینگ" زور زور سے نفی میں سر ہلاتی بولی تو سعد دانت پیس کر رہ گیا جبکہ حنا کھکھلا اٹھی

"میں پھپو سے شکایت کرونگا اسکی" غصے سے کہتا باہر نکلا تو اسکی گود سے اتر کر سعد کی پشت کو زبان دکھا دی

"ریان گڈ بوائے اذی اینڈ عدی آر بیڈ" فیصلہ سناتی منہ بنا کر بولی تو حنا مسکراتی ہوئی اسے اور ریان کو نیچے لے آئی

ان تین سالوں میں زندگی بہت بدل گئی تھی۔

"یہ دعا ابھی تک نہیں آئی لڑکی بلکل پاگل ہو گئی ہے ڈاکٹر بن کر" فائقہ بیگم نے وال کلک کی طرف دیکھتے فکر مندی سے کہا جو چھ بجا رہی تھی۔ دعا کے MBBS کا دوسرا چل رہا تھا اسلیے اکثر ہوسپٹل جانے کی وجہ سے لیٹ ہی آتی تھی جبکہ عمر ہائیر اسٹڈیز کے لیے ایک سال پہلے انگلینڈ جا چکا تھا۔

"میں نے کی تھی کال کہہ رہی تھی زیان بھائی کے ساتھ ہی آؤں گی اب" حنا کے کہنے پر وہ سر ہلا گئیں

"دادو میلی بڈے تب آئے دی" ان کی گود میں چڑھتے ہوئے بولی تو انہوں نے معصوم سی جان کو اپنے سینے سے لگا لیا جو بلکل مناہل کی پرچھائی تھی

"میری جان بس چند دن میں" خود سے لگا کر کر بولیں تو وہ پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی

"بٹ یہ کونشے ڈیز ہیں؟ کب آئیں دے؟" دونوں ہاتھ اپنے گال پر رکھ کر پریشانی سے بولی برابر میں بیٹھی سومیہ بیگم مسکرا دیں جبکہ فائقہ بیگم پریشانی سے اپنی پوتی جو دیکھنے لگیں جس کے سوال جب شروع ہوتے تو ختم ہونے

کانام نہ لیتے تھے ایک اسکا باپ ہی تھا جس کے پاس اسکے ہر سوال کا جواب ہوتا تھا حنا اور زیان نے اسکو پلکوں پر بیٹھایا ہوا تھا جس میں کچھ ہاتھ اسکے دادا دادی کا بھی تھا اور سعد کو اس کی ضدوں نے تنگ کر رکھا تھا جو آئے دن اسکی کوئی نہ کوئی فیوریٹ چیز توڑ دیتی تھی مگر اسکے پاس صرف دو آپشنز تھے یا تو "صبر کر لے" یا "حق کی بولنے پر اپنی ماں سے کھری کھری سن لے"...

****

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں" وہ ہوسپٹل سے نکلی تو زیان کی جگہ بلال کو پارکنگ میں کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئی وائٹ شرٹ پر بلیک ٹائی اور بلیک ڈریس پینٹ میں ہوا سے بے ترتیب ہونے والے بالوں کو پیچھے کرتا بہت خوبرو لگ رہا تھا شاید آفس سے سیدھا یہیں آیا تھا۔

"انہیں کام تھا تم بیٹھو" کار کا ڈور کھولتا اجلت میں بولا

"کیا کام تھا انہیں" وہ متجسس ہوئی تو وہ چڑ گیا

"تمہیں کیا کوئی بھی کام ہو چپ کر کے بیٹھو" اسنے جھنجھلا کر کہا تو وہ گھورنے لگی

"ڈانٹ کیوں رہے ہیں میں نے کہا تھا کیا لینے آئیں" خفگی سے کہتی باہر دیکھنے لگی بلال نے ایک نظر اسے دیکھا یلو فراک میں پونی ٹیل بنائے سیدھا دل میں اتر رہی تھی

"اچھا منہ پھولا کر مت بیٹھ جانا اب" اس کے روٹھے چہرے کو دیکھ کر ہنس دیا

"گھر چلیں میں نے لنچ بھی نہیں کیا آج" اسے گھور کر دوبارہ باہر دیکھنے لگی

"ڈونٹ وری میں ڈنر کرا دونگا" سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے بات شروع کرے

"مجھے بات کرنی تھی تم سے" اس نے کچھ توقف سے کہا تو دعا نے رخ موڑ کر دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"کیا بولیں" نا سمجھی سے اسے دیکھا جس کی نگاہیں اسی پر ٹکی تھیں

"بولیں بھی اب۔۔۔۔"اسکے خاموشی سے تکنے پر جھنجھلا گئی تھی

"جانتی ہو۔۔۔۔"لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

"تمہاری معصوم اداوں کا دیوانہ ہو گیا ہوں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے"اسکا نازک ہاتھ تھام کر گھمبیر لہجے میں بولا تو دعا ساکت سی اسے دیکھنے لگی لگ رہا تھا ابھی چکرا کر گر جائے گی

"یہ۔۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بلال بھا۔۔۔"

"شٹ اپ یہ بکواس مت کرنا سمجھیں"اس کے بولنے سے پہلے ہی غصیلے انداز میں جھاڑ گیا تھا وہ کہاں اپنا حالِ دل سنانے آیا تھا اور اس لڑکی نے پورے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا تھا

"آپ نے پھر ڈانٹا مجھے"ہاتھ چھڑاتی پھر بچوں کی طرح روٹھ کر بیٹھ گئی

"تو بات ہی ایسی کر رہی ہو پیار تو کرنے سے رہا"پھر غصے سے بولا تو دعا یکدم سرخ پڑھ گئی بلال نے اسکی بدلتی رنگت دیکھی تو اپنی بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ دبا گیا

"دعا!"اس نے شدتِ جذبات سے پکار کر اسکے ہاتھ تھامے تو دعا کی پلکیں لرز اٹھیں دل کی رفتار خود بخود تیز ہو گئی تھی

"میں ماما کو بھیج رہا ہوں تمہارے رشتے کے لیے تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے"اس کے سرخ پڑھتے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تو دعا کی بس ایک پل کے لیے نظریں اسکی محبت سے تکتی نظروں سے ملیں اور مسکرا کر فوراً جھکا گئی بلال اس رضامندی پر جی جان سے قربان ہوا تھا

"تھینک یو مائی لو"اسکا ہاتھ چوم کر تشکر سے بولتا رنگ پہنانے لگا

"یہ۔۔۔یہ کیا رہے ہیں پلیز ابھی نہ پہنائیں"اس نے گھبرا کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر وہ گرفت مضبوط کر گیا

"تم اگر زیان بھائی کی وجہ سے کہہ رہی ہو تو ان کی رضامندی میں پہلے ہی لے چکا ہوں" اطمینان سے کہہ کر رنگ پہناتا اسے شاکڈ کر گیا

"کیا!! آآپ نے زیان بھائی سے ڈسکس کیا تھا یہ سب" اس نے کنگ انداز میں پوچھا تو اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی

"یہ آئیڈیا ان ہی کا تھا ورنہ تم تو مجھے کنوارہ ہی مار دیتیں مگر میری فیلنگز نہ سمجھتیں" ہنستے ہوئے چھیڑا تو اس نے جھینپ کر اپنے ہاتھ چھڑا لیے اور رخ موڑ کر باہر دیکھنے لگی لبوں پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی جو بلال دیکھ چکا تھا خود بھی مطمئن انداز میں مسکراتا کار اسٹارٹ کر گیا تھا۔۔

******

"تم آرہی ہو باہر یا اٹھا کر سمندر میں پھینکوں تمہیں" وہ جھنجھلاتا ہوا ایاٹ کے اندر آیا تو وہ ریڈ فراک میں اپنے آبشار کھولے بیڈ کے کونے پر چپکی بیٹھی تھی

"میں نہیں آرہی آپ۔۔۔۔ آپ ہمیشہ مجھے ایسے ہی دھوکہ دے کر لے آتے ہیں" غصے سے بولتی بیڈ کے سرہانے سے چپک گئی

"ٹھیک ہے اب اپنے طریقے سے اٹھانا پڑے گا تمہیں" جارحانہ انداز میں قریب آیا تو وہ چیخ مار کر بیڈ کی دوسری سائیڈ سے اتری اور واشروم کی طرف بھاگنے لگی مگر وہ بیچ میں ہی پکڑ گیا تھا

"میری ویڈنگ اینیورسری خراب کرنے کی اجازت میں تمہیں بھی نہیں دونگا من!" دھیرے سے کان میں سرگوشی کرتا اسکے لاکھ احتجاج کے باوجود بازو کے حلقے میں لیے باہر لے آیا پوری یاٹ سرخ گلابوں سے خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کی گئی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہوا اور سمندر کی لہروں کا شور ماحول کو الگ ہی سرور بخش رہا تھا مگر مناہل بی بی کے سمندر سے خوف نے زیان حیدر کا اچھا خاصا ضبط آزما لیا تھا۔

"ہم اپنی ویڈنگ اینیورسری کہیں اور بھی تو منا سکتے ہیں میرب اور اذان کے ساتھ" اسکے ساتھ لگی خفگی سے بولی

"میں آج کے دن تمہارے ساتھ کسی کی شراکت برداشت نہیں کر سکتا چاہے ہماری اولاد ہی کیوں نہ ہو"

"لیکن آپ کی کال پر میں اذان کو حنا بچاری پر چھوڑ کر آئی ہوں میرب کم ہے کیا اسے تنگ کرنے کے لیے" اسکے گلے میں باہیں ڈالتی ناراضی سے بولی مگر وہ اسکے خوبصورت نقوش کو تک رہا تھا ان تین سالوں میں وہ اسکی محبتوں سے مزید حسین ہو گئی تھی

"یہ حسن تمہارے پاس پہلے سے تھا یا میری محبت پا کر ہوئی ہو" اسکی بات سرے سے نظر انداز کرتا بولا تو مناہل کے لب مسکرا دیے وہ واقعی اسکی محبتیں پا کر نکھ تھی، خاموشی کا دورانیہ طویل ہوا تو مناہل نے اپنے ناخن اسکی پشت پر گاڑھ دیے وہ یکدم دور ہوا

"من اب بچو تم مجھ سے ہر چیز بدل سکتی ہے مگر تم کبھی نہیں" اس کے بھاگنے پر وہ بھی اسکے پیچھے بھاگا اور دو قدموں میں ہی اسے جا لیا وہ ہرنی جیسی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"اب کہاں جاؤ گی" اسے بیڈ پر گراتا چیلنجنگ انداز میں بولا تو کھسکتی ہوئی پیچھے ہوئی

"ہم گھر چلتے ہیں اب میرب اور اذان بھی ویٹ کر رہے ہونگے" اسکے انداز دیکھ کر جلدی سے بہانا ڈھونڈا

"وہ میری اولاد ہیں اور تمہاری طرح بیوقوف بلکل نہیں ہیں۔۔۔" اسنے تمسخرانہ انداز میں کہا تو مناہل نے زور سے اسکے بازو پر پنچ مارا

"وہ میرے بھی کچھ ہیں" گھور کر بولی

""نہیں میں ہوں بس تمہارا۔۔۔" شدتِ جذبات سے اسکی آواز بوجھل ہو گئی تھی مناہل نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں وہ تھی اور اسکے لیے موجود محبت۔۔۔۔

"تم جانتی ہو جب راحم کی بارات والے دن تمہاری آنکھیں اس خبیث کے خوف سے نم ہوئی تھیں اور تم نے بے بسی سے مجھے پکارہ تھا اس رات مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ اس لڑکی کو شاید کبھی خود سے دور نہ کر سکوں گا پھر بھی اپنے جذبات کو اگنور کرتا گیا مگر چاچو کے خدشات پر میں نے سوچ لیا تھا کہ تمہیں اپنے نام کرانا ہے چاہے تمہارا جو بھی ری ایکشن ہو اور دیکھو تم میری ہو آج۔۔" مسکرا کر اپنے معرکے کے بارے میں بتاتے اسکے دنگ چہرے کو دیکھا

"اور کبھی بتایا بھی نہیں مجھے میں یہی سمجھتی رہی کہ بابا نے کرائی تھی زبردستی ہماری شادی۔۔۔" غصے سے اپنے قریب پڑا تکیہ اسے مارنا شروع کر دیا زیان کا زبردست قہقہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔ مطلب کتنی بیوقوف تھی وہ۔۔

"ہاں اگر اس وقت بتا دیتا تو تم نے تو ساتویں آسمان پر ہی چڑھ جانا تھا" اسے مزید سلگایا وہ منہ بناتی رخ موڑ گئی

"من۔۔۔۔" اسکا چہرہ تھام کر گھمبیر لہجے میں اسے پکارا

"کبھی مجھ سے دور مت ہونا ورنہ یہ زیان حیدر مر جائے گا" اس بار لہجے میں اتنا درد تھا کہ مناہل نے تڑپ کر اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا

"اللہ نہ کرے آپ کبھی ہم سے دور ہوں۔۔۔ ورنہ میں بھی نہیں جی سکوں گی" اسکے ہاتھ چومتی سینے سے لگ گئی وہ اسکا سائباں تھا اسکی محبت تھا اس سے دور جاتی تو مر نا جاتی زیان نے بھی اپنی کُل متاع کو اپنے سینے میں جذب کر لیا۔۔۔۔

******

"تین سال پہلے"

"بھائی۔۔۔۔۔۔۔" دعا نے ایک چیخ نما آواز میں اسے پکارہ تھا مگر زیان حیدر بھی ساکت سا رہ گیا تھا۔۔۔

"دیکھیں بھائی آپی کی ہارٹ بیٹ پھر سے چل پڑی ہے" دعانے زیان کو سامنے لگی ہارٹ مشین کی جانب متوجہ کیا جبکہ اسکی نظریں مناہل کی لرزتی پلکوں پر تھیں

"من۔۔۔جانم۔۔۔" بے تابی سے جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھ گیا

"راحم ڈاکٹر کو بلا جلدی۔۔۔۔۔۔۔" اس نے نم آنکھوں سے چیختے ہوئے کہا تو راحم بھی جلدی سے باہر کی جانب دوڑا،ڈاکٹرز آتے ہی اس کا مکمل چیک اپ کرنے لگے زیان مسلسل اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا

"مبارک ہو مسٹر زیان اٹس آمیریکل شی از آلاؤ" حیرت انگیز انداز میں مسکرا کر بولے تو زیان کو لگا کسی نے اس کے بے جان وجود میں روح پھونک دی ہو مناہل کا ہاتھ چھوڑ تا وہیں روم کے فرش پر اپنے رب کے آگئے سجدہ ریز ہو گیا اللہ نے آج اسے دوسری زندگی بخش دی تھی۔سب کے چہروں پر ایک بار پھر سے زندگی لوٹ آئی تھی۔۔

"پلیز آپ لوگ ابھی باہر جائیں صبح تک ہم مسسز زیان کو روم میں شفٹ کر دیں گے "ڈاکٹرز کے کہنے پر سب ہی باہر نکل گئے مگر وہ اسی کے پاس بیٹھا اپنی آنکھیں خیرہ کرتا رہا۔۔۔کیا وہ جا سکتا تھا اسے چھوڑ کر؟

"زیان چل یار اپنا بھی کچھ خیال کر لے ورنہ بھابھی کہیں گی مجھ سے زیادہ بیمار تو یہ ہو گیا" فہد نے پیار سے کہتے اسے اٹھانا چاہا

"نہیں تم لوگ جاؤ میں یہیں ہوں اسکے پاس" اپنی زندگی کو دیکھتا صاف انکار کر گیا وہ لوگ بھی خاموشی سے باہر نکل گئے۔۔۔

******

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب اسے ہوش آیا تھا آنکھیں کھول کر ارد گرد کا ماحول سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ذہن بلکل خالی خالی سا لگ رہا تھا مگر اپنا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں محسوس ہوا تو ہلکہ سر ٹیڑھا کر کے دیکھا تو وہ چیئر پر بیٹھا اس کا ہاتھ تھام کر سو رہا تھا خود بخود ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر کنپٹیوں میں جذب ہونے لگے کتنا رحیم تھا اسکا

رب جس نے اسکے اپنوں کے لیے اسکی زندگی بخش دی تھی۔آنکھوں کے سامنے عبدال کے گولی چلانے والا منظر آیا تو زیان کے ہاتھ پر اسکی گرفت مضبوط ہو گئی وہ بھی یکدم جاگ اٹھا تھا

"من۔۔۔۔۔"اسے ہوش میں دیکھ تڑپ کر اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھوں کو چوم لیا

"میں۔۔۔میں۔۔۔"اس نے آکسیجن ماسک ہٹا کر کچھ کہنا چاہا مگر زیان خاموش کرا گیا

"نہیں من کچھ نہ بولو میں سب جان گیا ہوں رامین مجھے سب بتا چکی ہے"زیان پشیمانی سے بولا تو مناہل نے درد سے آنکھیں بند کر لیں

"میری جان بس تم ٹھیک ہو جاؤ پھر میری ہر غلطی کی سزا دینا"

تو وہ بھی آہستہ اس کے گرد حصار باندھ گئی تھی کیونکہ اس وقت اگر وہ پشیماں تھا تو اسے بھی سب بھول کر آگے بڑھنا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہو جاؤ جلدی سے میرو بھی مس کر رہی ہے ہمیں"اسکی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا

"جب سے تم دور گئی تھیں میں پوری دنیا سے غافل ہو گیا"لبوں پر ایک درد بھری مسکراہٹ تھی مناہل کو اپنا دل کٹتا محسوس ہوا

"چلو ریسٹ کرو بس اب"اسکا ماتھا چوم کر خود بھی چیئر پر بیٹھ گیا اس نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں کیونکہ درد سے پورا وجود دکھ رہا تھا مگر اب اسکا ہمسفر اسکے ساتھ تو اسے ہر درد بے معنی ہو گیا تھا۔۔۔

******

"حال"

"میرب بہت پٹو گی اب بابا کو کال کی تو"دیڑھ سالہ اذان کے کپڑے چینج کرتے اس نے اپنی تین سال دو ماہ کی شیطان بیٹی کو ڈانٹا جسے زیان اور دعا نے مل کر واٹس ایپ پر کال کرنی سکھائی تھی اب وہ باپ کے نکلتے ہی جو کالز کرنا

شروع کرتی تو اسکے آنے کے ٹائم ہی ختم ہوتی تھیں اور نجانے کونسی باتیں تھیں ان باپ بیٹی کی جو ختم نہیں ہوتی تھیں اسی لیے مناہل نے اب اپنا فون اس کی پہنچ سے دور رکھنا شروع کر دیا تھا مگر ابھی ردا سے بات کر کے فون وہیں ٹیبل پر چھوڑ دیا تھا.

"ماما آئی ٹاک بابا، ہی سیڈ ماما تی نیں چھنو" کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی تو وہ حیرت سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی جو نجانے ضد میں کس پر چلی گئی تھی مگر اسکے باپ کا خیال ذہن میں آیا تو نفی میں سر ہلا کر رہ گئی

"میرب کم ہیئر بابا بزی ہونگے فون دو جلدی" بہن کی پڑھتی ڈانٹ پر تالیاں پیٹتے اذان کو بیڈ پر بیٹھا کر پچکارتے ہوئے بولی

"نو ماما پلیز۔۔۔" معصوم سی شکل بناتی دروازے کی طرف بھاگی مگر کمرے میں آتی رامین نے پکڑ لیا

"اپھو کی پرنسس کہاں جا رہی ہے" اسکا گال چومتے ہوئے بولی تو مناہل نے قریب آکر موبائل چھینا

"جینا حرام کر دیا ہے اپنے بابا کو کال کر کر کے" گھور کر اسے دیکھا جو رامین کے سینے سے لگی تھی

"اپھو بابا از رائٹ' ماما تنگ کتیں بابا تو بی میرو تو بی" اپنے ہاتھوں سے اسکا چہرہ پکڑ کر ماں کو گھورتی بولی تو رامین کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ وہ اپنی چھوٹی چڑیل کو دیکھتی سرخ پڑھتے چہرے کے ساتھ منہ کھولے کھڑی تھی

"میرو جان میں نے نوڈلز بنائے ہیں جاؤ جلدی ورنہ سعدی سارے فنش کر دے گا" اس کے کہنے پر ڈرتے ڈرتے خود کو گھورتی ماں کو دیکھا اور ایڑھیاں اونچی کرتی اسکے پیچھے سے نکل کر نیچے بھاگ گئی

"اس لڑکی نے تنگ کیا ہوا ہے مجھے" کمرے میں واپس آکر چیزیں سمیٹتی جھنجھلا کر بولی نیوی بلو لونگ شرٹ اور چوڑی دار پاجامے پر جوڑا باندھے بہت دلکش لگ رہی تھی

"تو تم بات کرنے دیا کرو نا اسے بھائی سے" وہ ہنستے ہوئے اذان کے برابر میں بیٹھ گئی

"وہ پھر اس سے نہیں مجھ سے بات کرنا شروع ہو جاتے ہیں گھنٹوں کے لیے" وہ بھی مسکراتے ہوئے اسکے برابر میں ہی بیٹھ گئی

"اچھا مجھے ایک بات بتانی تھی تمہیں" اسکے پر جوش انداز میں کہنے پر مناہل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"کالج میں ایز آ لیکچرر اپوئنٹ ہو گئی ہوں میں" اس نے جوش سے بتایا تو مناہل اسکی خوشی دیکھ گلے سے لگ گئی گزرے تین سالوں میں یہ پہلی بات تھی جس پر وہ دل سے مسکرائی تھی

"زبردست مبارک ہو۔۔۔میری دعا ہے اللہ تمہاری ساری دعائیں اسی طرح قبول کر لے" اس سے الگ ہوتے دعا دی تو رامین کی آنکھیں خود بخود نم ہو گئیں جسے چھپاتی اٹھنے لگی مگر وہ روک گئی۔۔۔

"مناہل" نم آنکھوں سے اسے دیکھا

"اب اللہ میری کوئی دعا نہیں سنتا" لب کاٹتے بے بسی سے بولی تو مناہل کے دل میں پھانس سی چبھی تھی

"نہیں رامین ایسا مت کہو اللہ انشاء اللہ ضرور سنے گا تمہاری۔۔" اسکے آنسو صاف کرتی نم لہجے میں بولی

"کب ماہی۔۔۔۔کب سنے گا تین سال سے بھائی اور ماما کی نفرت اور اس شخص کی جدائی برداشت کر رہی ہوں آخر کب کبھی تو دل چاہتا ہے خود کو ہی ختم کر لوں ایک بوجھ بن گئی ہوں سب کے لیے.." ہچکیوں سے روتی اسکے گلے سے لگ گئی

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔" زیان کی گرجدار آواز کمرے میں گونجی تو دونوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو دروازے کے بیچ و بیچ کھڑا ناگواری سے انہیں دیکھ رہا تھا رامین جھٹ آنسو پونچھتی کھڑی ہوئی

"بات کرنے آئی تھی مجھ سے کیوں گناہ ہو گیا کیا" مناہل نے طنزیہ کہا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا جبکہ رامین نے گھبرا کر اسے دیکھا اور تقریباً دوڑتی ہوئی روم سے نکل گئی اس کے جاتے ہی وہ دروازے لاک کر کے اسکے پاس آیا

"کیوں رو رہی ہو ہاں" اسکے آنسو دیکھ کر غصے سے بولا

"آپ کو بتانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ آپ جیسے پتھر دل کو کوئی اثر نہیں ہونے والا" آنسو رگڑتی کمرے سے نکلنے لگی مگر وہ کلائی پکڑ کر روک گیا

"کیا بکواس کر رہی ہو کیا کیا ہے میں نے" اس کا رخ اپنی جانب موڑتا دھاڑا اٹھا

"کیوں! نہیں معلوم آپ کو اس معصوم کو مسلسل تین سال سے اذیت میں رکھا ہوا ہے پھر بھی پوچھ رہے ہیں کیا کیا؟ کمال ہے" دوبدو بولی تو زیان نے سختی سے اسکے کندھے پکڑ لیے

"شاید تم بھول رہی ہو وہ کیا کچھ کر چکی ہے ہمارے ساتھ موت کی دہلیز سے واپس گئی ہو، تم بھول سکتی ہو مگر میں کبھی نہیں سمجھیں" سرد لہجے میں کہتا اسکی آنکھیں پھر سے نم کر گیا

"اتنی معافیاں مانگ کر بھی جو سلوک اسکے ساتھ کیا جا رہا ہے تو پھر مجھے بھی جینے کا کوئی حق نہ تھا مجھے بھی دوبارہ زندگی نہیں ملنی چاہیے تھی کیونکہ وہ بدنصیب بھی تو جیتے جی مر گئی ہے" اسے دھکا دیتی روتے ہوئے کمرے سے نکل گئی جبکہ وہ سن کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا اتنی بڑی بات کتنے آرام سے کہہ گئی تھی وہ۔۔۔۔

*****

گھر میں ایک چہل پہل سی مچی تھی شگفتہ بیگم آج باقاعدہ دعا کو انگھوٹی پہنانے آ رہی تھیں جب سب کو بلال کی دعا کے لیے پسندیدگی کا پتا چلا تھا تو ہر کسی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا وہ الگ سب سے چھپتی پھر رہی تھی۔ ردا بھی اپنے تین سالہ بیٹے سبحان اور چھ ماہ کی ارم کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔

"یہ رامین کہاں ہے نظر نہیں آ رہی" ایسے خوشی موقعوں پر وہ اکثر کمرے میں بند رہتی تھی مناہل لب بھینچ کر رہ گئی

"تم جانتی تو ہو وہ اپنی سزا کاٹ رہی ہے" وہ دکھ سے بولی تو ردا اور حنا بھی خاموش ہو گئیں ان کا دل بھی اسکے ساتھ کیے جانے والے سلوک پر دکھتا تھا اب

"اچھا بتاؤ طوبا کب آرہی ہے" اس نے ماحول بدلنا چاہا

"ہاں نیکسٹ منتھ تک آنے کا کہہ رہی ہے دیکھو اب" ردا کے تفصیل بتانے پر اذان کو اسکی گود سے لیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ طوبا کا ایک بیٹا دانیال تھا اور ان دنوں فہد کے ساتھ ساؤتھ افریقہ میں ہی مقیم تھی

"چلو میں دعا کو دیکھ لوں پتا نہیں تیار بھی ہوئی ہے یا نہیں" اذان کو لے کر اسکے کمرے کی جانب بڑھ گئی زیان کے آنے کا بھی وقت ہو رہا اس کی دو دن سے اس سے بلکل بات بند تھی اور غصہ اس بات پر آرہا تھا کہ اس نے منانے کی کوشش بھی نہ کی تھی اسی لیے آج تھوڑا اہتمام سے تیار ہوئی تھی دھانی شیفون کی گھیر دار فراک پر میرون لپ اسٹک لگائے ڈھیلا سا جوڑا باندھے بہت دلکش نظر آرہی تھی۔۔

"کب تک تیار ہونے کے ارادے ہیں" دعا کو پریشان سا بیڈ پر کپڑے پھیلائے دیکھ کر بولی

"آپی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا پہنوں" سر جھکا کر دھیرے سے بولی تو مناہل کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

"میری جان کچھ بھی پہن لو بلال کو ہر چیز تم پر اچھی لگتی ہے" اس نے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ یکدم سرخ پڑ گئی

"آپی۔۔۔ کیا ہے بھئی" گھبرا کر جلدی سے اٹھ گئی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اچانک دل کو ہوا کیا تھا جو اسکے نام پر اب تیزی سے دھڑک اٹھتا تھا

"اچھا یہ والا دیکھو" مہرون کلر کی ہلکے پھلکے کام والی لونگ شرٹ آئینے کے سامنے کھڑا کر کے لگائی تو اسے بھی پسند آئی تھی

"اچھی ہے نا جاؤ جلدی چینج کر کے آؤ پھر ریڈی بھی ہونا ہے" اس کے شرمائے گھبرائے چہرے کو چوم کر پیار سے بولی تو وہ بھی شرماتی ہوئی بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔

******

"کیابات ہے یہاں کیوں کھڑی ہو" اسکی گھمبیر آواز پر رامین نے مڑ کر دیکھا اور فوراً آنسو صاف کر لیے اس وقت وہ گھر کے لان میں کھڑی تھی اندر دعا اور بلال کی منگنی کی رسم چل رہی تھی ایک شور سا مچا تھا مگر اسکا ان خوشیوں پر اب کوئی حق نہ تھا۔۔۔

"میں روم میں ہی جا رہی تھی بھائی بس" وضاحت دیتی اندر کی جانب بڑھنے لگی مگر زیان کی پکار پر رک گئی

"یہاں آؤ" اسے پاس بلایا تو وہ حیرت و پریشانی سے اسے دیکھنے لگی پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی اس کے پاس آ رکی زیان نے غور سے اپنی شہزادیوں جیسی بہن کو دیکھا جو ان گزرے برسوں میں خود کو دکھوں سے ختم کر چکی تھی دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی بغیر کچھ کہے اسے اپنے سینے سے لگا لیا رامین پہلے تو حیرت و بے یقینی سے چند پل ساکن سی رہ گئی کہ یہ ہوا کیا تھا اچانک؟ پھر آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک جھڑی نکلی تھی جو اسکے گالوں کو بھگوتی چلی گئی۔۔۔

"بھائی مجھے۔۔۔مجھے معاف کر دیں بھائی۔۔۔۔" ہچکیوں سے روتی ایک بار پھر گڑگڑانے لگی

"بس بیٹا بس مجھے کوئی شکایت نہیں تم سے" اسکی پیٹھ تھپکتا پیار سے بولا اس دن بھی وہ اسکی اور مناہل کی گفتگو سن چکا تھا اور اسی دن اسکے دل سے رامین کے لیے غصہ ختم ہو چکا تھا...

"چلو چپ ہو بس شاباش روتی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگتی میری پیاری گڑیا" خود سے الگ کر کے اسکے آنسو صاف کیے تو وہ اتنے سال بعد بھائی کے محبت بھرے لمس پر پھر سے رونے لگی

"بس بیٹا چلو سب ویٹ کر رہے ہیں اندر" اسے چپ کرا کر اپنے ساتھ لگاتا اندر لے آیا جہاں سب خوش گپیوں میں مصروف تھے ان دونوں کو ساتھ آتے دیکھ ہر کوئی حیرت و خوشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ماشاءاللہ یہ بلال تو بڑا مبارک ثابت ہوا ہے ہمارے لیے" راحم نے بہن بھائی کے مسکراتے چہرے دیکھ کر چھیڑا تو بلال جھینپ سا گیا

"ماما..."رامین نم آنکھیں لیے فائقہ بیگم کے پاس آئی تو انہوں نے بھی اسے اپنے سینے سے لگالیا وہ ماں تھیں آخر کب تک ناراض رہتیں جب مناہل اور زیان بھی اسے معاف کر چکے تھے تو وہ کیوں اس سے ناراض رہتیں؟ مرتضیٰ صاحب نے بھی بیٹی کو گلے لگالیا تھا۔فائقہ بیگم نے تشکر بھری نظروں سے مناہل کو دیکھا تو وہ بھی نم آنکھوں سے مسکرادی تھی

"چلیں منہ میٹھا کریں سب.."اس نے سب کا منہ میٹھا کرایا دعا بھی شرمائی شرمائی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"ماما میرو توبی۔۔۔"زیان کی گود میں چڑھی میرب نے پکارہ تو مناہل نے ایک نظر اپنے روٹھے شوہر پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نہیں بلکے گھور رہا تھا وہ بھی مسکراتی ہوئی وہیں آگئی

"یہ لیں میٹھا کھائیں غصہ کم ہوتا ہے"لب کا کونہ دباتی چھیڑتے ہوئے بولی اور چھوٹا سا ٹکڑا میرب کے منہ میں دے دیا

"شٹ اپ اگر خیریت چاہتی ہو تو ابھی اسی وقت میری نظروں سے دور ہو جاؤ"اسکے کھلتے چہرے کو دیکھتے تپ کر بولا

"بابا آئش ریڈ ہو ریں؟؟؟وائے بابا"اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تو مناہل نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی

"جان بابا کو نیند آرہی ہے اسی لیے ریڈ ہو رہی ہیں۔۔"اسکے گال چومتا بولا تو اس نے شکی نظروں سے باپ کو دیکھا

"But you're not yawning baba..."اسکی تقتش پر مناہل کھکھلا کر ہنستی حنا اور ردا کی جانب بڑھ گئی زیان نے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا جو بلکل اسکی کاپی تھی

"اچھا میری ماں تو خود ہی بتادو کیوں ہو رہی ہیں ریڈ"اسکی گول گول آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالیں تو پہلے تو وہ دیکھتی رہی

"یو آر اینگی بابا"فیصلہ کرتی ہوئی بولی

"ہاں تو آپ کی ماما کیوں کرتی ہیں بابا کو اینگری" اس نے شکایتی انداز میں کہا تو بیٹی دکھ سے نفی میں سر ہلا گئی

"ماما میرو تو بی اینگی کتیں" اپنی چھوٹی سے ناک چڑھا کر بولی تو زیان کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ مناہل اور اپنی بیٹی کو ہمیشہ کسی نہ کسی بات پر لڑتے ہی دیکھا تھا۔

"اسلام و علیکم...." سلام کی آواز پر چونکتے سب ہی نے انٹرینس کی طرف دیکھا تھا مگر وہاں کھڑی شخصیات کو دیکھ کر تمام افراد ہی حیرت و استجاب میں مبتلا ہو گئے تھے

"کیا کر رہے ہیں آپ لوگ یہاں" میرب کو گود سے اتار کر زیان دھاڑتا ہوا آگے بڑھا مگر تب ہی مناہل اس کا ہاتھ تھام گئی تھی مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا جو التجائیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی حنا نے فوراً ملازمہ کو بلا کر تمام بچوں کو روم میں بھجوا دیا تھا

"بیٹا ہمیں بات کرنی ہے ایسا مت کہو" ابراہیم صاحب نے التجائیہ کہا مگر برابر میں کھڑی کمزور سی عشاء کو دیکھ کر اسکی رگوں میں آگ دوڑ گئی تھی

"آخر کیوں آئے ہیں یہاں آپ لوگ۔۔۔۔اب کیا چاہتے ہیں" فائقہ بیگم نے نفرت سے کہا تو عشاء کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے آج اسکی اور عبدال کی وجہ سے اسکے ماں باپ کو کتنی ذلت اُٹھانی پڑ رہی تھی

"میں۔۔۔میں معافی مانگنا چاہتی تھی ایک بار مناہل سے اور آپ سب سے" اس نے روتے ہوئے کہا تو زیان نے تمسخرانہ نگاہ اس پر ڈالی

"اب کونسا نیا کھیل کھیلنے آئے ہیں آپ لوگ" کاٹ دار لہجے میں کہتا ان تینوں کو مزید شرمندہ کر گیا

"مناہل میں۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میں صرف معافی مانگنے آئی ہوں۔۔۔" سسکتے ہوئے اسکے قریب آئی مگر وہ بیچ میں ہی روک گیا

"میری بیوی کے قریب آنے کی کوشش بھی مت کرنا سمجھ آئی" نفرت سے تنبیہہ کی توعشاء نے دکھ و بے بسی سے اس شخص کو دیکھا جو" کبھی "دل کا مکین ہوا کرتا تھا۔۔۔

"چلے جائیں آپ لوگ یہاں سے ورنہ مجھے دھکے دے کر نکالنا پڑے گا" اسکی گرجدار آواز پر مناہل یکدم ہوش میں آئی تھی

"پلیز بات تو کرنے دیں اسے۔۔۔" اسکی اجڑی حالت دیکھ وہ صدا کی نرم لڑکی چپ نہ رہ سکی تھی زیان نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا جسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو بھرے تھے

"کیا مطلب ہے تمہارا ہاں دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔" اس کی نرم دلی پر دھاڑ اٹھا

"زیان پلیز مجھے معافی مانگنے کا ایک موقع تو دے سکتے ہو نا" اسکی التجاء پر زیان نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا

"نہیں دے سکتا اب کوئی موقع...کاش عبدال کے ساتھ تم بھی مر جاتیں" نفرت سے پھنکارتا اسے سن کر گیا تھا

مناہل نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا جو غصے کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا

"میری بھی یہ ہی دعا تھی کہ۔۔۔اللہ مجھے کبھی کومہ سے نہ نکالتا مگر شاید میرے میرے رب نے مناہل اور تم سے آخر بار معافی کا ایک موقعہ دینا تھا۔" لب کاٹتے اپنی سسکی ضبط کر کے آہستہ سے بولی تھی۔ گزرے تین سال وہ ہوش و حواص سے بیگانہ رہی تھی مگر ایک ماہ پہلے جب وہ واپس زندگی کی طرف لوٹی تو بلکل ٹوٹ چکی تھی کیونکہ اسکے ماں باپ کو بھائی کی موت اور اور اسکی حالت نے بلکل نڈھال اور غمزدہ کر دیا تھا،وہ خود میں اتنی ہمت مجتمع نہیں کر پا رہی تھی کہ کیسے مناہل سے معافی مانگے گی مگر وہ لمحہ بھی آن پہنچا تھا۔۔۔

مناہل اس کے قریب آ گئی جان گئی تھی کہ وہ واقعی پشیماں تھی۔۔۔

"مناہل میں جانتی ہوں میرا گناہ معافی کے قابل نہیں مگر تم تو بہت اعلیٰ ظرف ہو یہ زندگی مجھ پر آسان کر دو میرا دم گھٹنے لگا ہے میں پل پل مر رہی ہوں پلیز مجھے اللہ کے لیے معاف کر دو۔۔۔"روتے ہوئے اسکے پاؤں میں بیٹھنے لگی مگر مناہل نے اسے اپنے گلے سے لگالیا

"اللہ جانتا ہے عشاء میں تو تمہیں اسی وقت معاف کر چکی تھی جب میں نے تمہارے کومہ میں جانے کی خبر سنی تھی میں کون ہوتی ہوں تم کو سزا دینے والی بولو"الگ ہوتے اسکے آنسو پونچھے تو وہ اس عظیم لڑکی کو تکتی چلی گئی، کتنا گر گئی تھی وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسکے سامنے کھڑے یہ احساس اسے اور ندامت میں مبتلا کر گیا

"آپ سب بھی ہمیں معاف کر دیجئے گا کیونکہ ہم نے آپ سب کا دل دکھایا ہے"سدرہ بیگم نم لہجے میں بولیں تو فائقہ بیگم نے قریب آکر انہیں گلے لگالیا تین سال سے ان کے بھائی بھابھی غم میں تھے اور جب ان کی بہو نے معاف کر دیا تھا تو وہ بھی اپنا دل صاف کر چکی تھیں مناہل نے ایک نظر زیان کو دیکھا جو غصے و ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا

"پلیز آپ بھی معاف کر دیں میرے لیے"مناہل نے عشاء کو اپنے ساتھ لگا کر کہا تو زیان نے ایک نظر اسکے حسین چہرے اور آنکھوں میں التجاء کو دیکھا تو لب بھینچ کر برابر میں کھڑی عشاء کو دیکھا جو سادہ سے شلوار قمیض پر چٹیا باندھی تین سال پہلے والی بلکل بھی نہ لگی تھی

"پلیز زیان۔۔۔"نم لہجے میں جیسے گزارش کی تھی وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا

"جب یہ لڑکی سب کچھ کر ہی چکی ہے تو میں کون ہوتا ہوں کچھ کہنے والا"ایک گھوری مناہل کو نوازتا عشاء کو دیکھ کر مسکرا دیا تھا

"تھینک یو سو مچ مناہل۔۔"تشکر بھری نظروں سے زیان کو دیکھ کر مناہل کے گلے لگ گئی تھی

"مجھ سے نہیں ملو گی"رامین قریب آکر بولی تو عشاء اسے دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"مجھے معاف کر دو رامین۔۔۔" اسکے گلے لگ کر معافی مانگنے لگی زیان اور مناہل ان دونوں دوستوں کا ملن دیکھ کر مسکرا دیے تھے

"ہاں چلو بس بھی کرو میری کُرتی گیلی کر دی تم نے آنسوؤں سے" الگ ہوتے ہنستے ہوئے بولی تو وہ بھی جھینپ سی گئی۔۔۔

"موحد کہاں ہے میں اس سے بھی معافی مانگنا چاہتی ہوں ایک بار" اس نے پورے لاؤنج میں نظر دوڑاتے اس سے پوچھا مگر رامین کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرا گیا زیان اور مناہل کے لب بھی یکدم سکڑ گئے تھے

"جس دن وہ مجھے معاف کر دیں گے سمجھ لو تمہیں بھی معاف کر دیا" سادگی سے مسکرا کر بولتی عشاء کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی اسے بس موحد کے باہر ملک جانے کی خبر ہوئی تھی مگر یہ نہ پتا تھا کہ وہ آج تک نہ لوٹا تھا

"رامین۔۔۔" نم لہجے میں پکارتی اس کا ہاتھ تھام گئی

"اسے بھی احساس ہو گا رامین ایک وقت اور وہ ضرور لوٹے گا" مناہل نے اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا تو وہ نم آنکھوں سے مسکراتی سر اثبات میں ہلا گئی

"چلیں کھانا کھالیں سب رو رو کر پیٹ خالی ہو گیا ہو گا" ردا نے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ لوگ بھی مسکراتے ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

****

"بابا میں ان سے شادی کے لیے تیار ہوں..... آپ جب چاہیں مجھے ان کے ساتھ رخصت کر سکتے ہیں" حیدر پیلس سے واپسی پر اسنے مسکرا کر ماں باپ کو کہا تو وہ دونوں کھل اٹھے تھے

"میرا بیٹا اللہ تمہیں ہمیشہ آباد رکھے فاروق تم سے محبت کرتا ہے تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا" ماں نے اسے اپنے ساتھ لگاتے دعا دی تو وہ بھی مطمئن ہو کر آنکھیں موند گئی اس شخص کو اسکے ماں باپ نے اسکے لیے منتخب کیا تھا وہ کیسے غلط ہو سکتا تھا۔۔۔

****

وہ کمرے میں داخل ہوا تو لیمپ کی روشنی میں سر جھکائے بیڈ پر شادی کی ایلبم کھولے بیٹھی سسک رہی تھی، خاموشی سے اسکے پیچھے آکر بیٹھ گیا آج تین سال بعد اسے دیکھ رہا تھا کتنا بدل گئی تھی وہ۔۔۔

"میں ریسیپشن میں زیادہ اچھا لگا تھا وہ پکچرز دیکھو" اسے بارات کی تصویریں دیکھتے ہلکے سے کان میں سرگوشی کی تو رامین نے جھٹکے سے رخ بدلا تھا برابر میں بیٹھا شخص اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"مو۔۔۔حد" بے یقینی سے آنکھیں چند پل کے لیے اس کے وجیہ چہرے پر ٹھہر گئی تھی کتنی ہی دیر تک خاموشی سے اسکو تکتی چلی گئی پھر آنکھیں یکدم ہی نمکین پانیوں سے بھری تھیں بہت آہستہ اسکے چہرے کو چھو کر دیکھا کہیں وہ اسکا گمان تو نہ تھا!!

"میں لوٹ آیا ہوں رامین۔۔۔" اپنے گال سے اسکا ہاتھ ہٹا تا لبوں سے لگا گیا اس کے پر تپش لمس پر وہ یکدم کرنٹ کھا کر دور ہوئی

"آآ۔۔۔آپ۔۔۔

"آآپ کیوں آگئے میری سزا اتنی۔۔۔اتنی آسانی سے کیسے ختم ہو سکتی ہے ابھی تو مجھے سسک سسک کر مرنا تھا" روتے ہوئے چیخی تو موحد تڑپ کر اسکے قریب آیا

"نہیں رامین ایسا مت کہو میں اب ایک لمحہ بھی تم سے دور نہیں رہ سکتا" اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما تو وہ کنگ انداز میں اسے دیکھنے لگی

"تین سال موحد۔۔۔تین سال آپ کا انتظار کیا تین سال تڑپی ہوں میں موحد یہ تین سال نہیں تین صدیاں تھیں جو میں نے کاٹی ہیں۔۔۔روز سوچتی شاید آپ ایک کال یا میسج کر دیں مگر آپ نہ آئے"اسکے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی موحد کو اپنی آنکھیں نم ہوتی محسوس ہوئیں تھی

"اگر تم یہاں تڑپی ہو رامین تو میں بھی وہاں سکون میں نہ تھا"اسے شدت سے خود میں جذب کرتے نم لہجے میں بولا تو رامین نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔"ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑ کر خفگی سے بولی تو موحد اسے بیڈ پر لے آیا

"تم جانتی ہو جب ماما نے لندن آکر مجھے یہاں کے حالات بتائے اور گھر والوں کا تم سے سلوک بتایا تو میں اسی وقت آجاتا مگر"وہ ایک پل کو رکا تو اس نے بے چینی سے اسے دیکھا

"مگر میں خود کو اور تمہیں وقت دینا چاہتا دیکھنا چاہتا تھا میں تمہارے دل میں کس مقام پر ہوں دو سال تک تمہارا ایک ایک میسج دس دس بار پڑھتا تھا مگر نجانے کیا ہوا تمہیں تم نے میسجز کرنا چھوڑ دیے"موحد نے شکوہ کناہ نگاہوں سے اسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی

"آپ کسی میسج کا جواب ہی نہیں دیتے تھے پھر میں بھی تھک گئی"اداسی سے بتاتی بہت پیاری لگی تھی

"جانتی ہو بس اسی دن سے تم نے اپنی بے چینی مجھ میں منتقل کر دی۔۔۔ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتی تھیں ایک تو تمہارے غم میں پڑ گیا تھا اوپر سے ماما کے دن رات کے طعنے"ہنستے ہوئے بولا تو اسکے لبوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی

"ایک ہفتے سے آیا ہوا ہوں مگر تم سے ملنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی"اپنی بے بسی پر ہنس پڑا رامین نے ایک نظر اسے دیکھا اور فوراً نظریں جھکا گئی ڈر تھا کہ کہیں پھر سب کچھ خواب کی صورت ختم نہ ہو جائے۔۔۔

"تم تو بدل گئیں بہت لگ ہی نہیں رہا تین سال پہلے والی دیوانی ہو جو میرا کالر پکڑ کر ضد کرتی تھی" اسکے فاصلے پر بیٹھنے اور نظریں جھکانے پر اسے رہا نہ گیا تھا

"میں ویسی بننا بھی نہیں چاہتی اب" نم آنکھوں سے مسکرائی تو موحد ٹھہر سا گیا تھا دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھاما تو رامین نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"مجھے ضد کرتی لڑتی جھگڑتی میری فرمائشیں پوری کرتی رامین ہی واپس چاہیئے سمجھ آئی سب کچھ بھلا چکا ہوں میں تم بھی بھول جاؤ جانم" گھمبیر لہجے میں کہہ کر اس پر جھکتا اسکی دھڑکنیں منتشر کر گیا

"میں۔۔۔میں سب کو بتا کر آتی ہوں آپ آ گئے" اس سے گھبرا کر دور ہوتی جلدی سے بولی

"زیان اور مناہل کو پتا ہے کہ میں اس وقت اپنی بیوی کے کمرے میں ہوں بلکہ وہ ہی یہاں تک چھوڑ کر گئے ہیں باقی لوگوں کو کل بتا دینا" اسکی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو کر کہا تو وہ دنگ رہ گئی

"کیا!!!" اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف جاتی موحد اسے اپنے سینے میں جذب کر گیا تھا۔۔۔

****

اذان اور میرب کو سلا کر روم میں آئی تو وہ کہیں نظر نہ آیا سمجھ گئی تھی وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہو گا بالکونی میں آئی تو وہ اپنے مشغلے میں مگن تھا مگر پچھلے تین سالوں میں مناہل نے اسکی عادت بلکل ختم کرا دی تھی

"یہ پینا آپ نے پھر شروع کر دی" قریب آ کر سگریٹ اسکے منہ سے نکال کر سائیڈ پر پھینکی تو زیان کے چہرے پر یکدم ناگوار تاثرات پھیل گئے

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری ہاں" سختی سے اسکا بازو پکڑ کر دھاڑا تو وہ سہم سی گئی

"آ آپ نے وعدہ کیا تھا آپ نہیں پیئں گے اب" لبوں پر زبان پھیرتی ہمت سے بولی تو زیان نے جھٹکے سے اسے چھوڑا

"اچھا میرے وعدے یاد ہیں اور اپنے وعدوں کے بارے میں کیا خیال ہے "طنزیہ انداز میں اسے دیکھا تو مناہل کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

"ککیا کیا ہے میں نے "نمی اندر اتارتے بہت ضبط سے بولی زیان نے تمسخرانہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور سر جھٹک دیا

"دماغ خراب نہ کرو جاؤ یہاں سے "ناگواری سے کہتا دوسری سگریٹ سلگانے لگا

"نہیں جواب دیں مجھے "دوبارہ سگریٹ اسکے منہ سے نکال کر دور پھینکتی غصے سے بولی اس نے حیرانگی سے اسکے انداز دیکھے

"تمہیں بتاتا ہوں ابھی "اسے گھسٹتا ہوا کمرے میں لایا اور پوری قوت سے بیڈ پر پھینک دیا مناہل نے رخ موڑ کر خوف سے اسے دیکھا

"کیا بکواس کی تھی دو دن پہلے بولو.. "اسکی گرجدار آواز پر وہ سہم کر دور ہوئی

"کیوں؟ کیا آپ برداشت کر سکتے تھے رامین کو اتنے غموں میں دیکھ کر "وہ بھی دوبدو ہوئی

"نہیں کر سکتا تھا دل پر پتھر رکھ کر اس سے دور تھا مگر جو بات تم نے کی مجھ سے کسی بھی قسم کی نرمی کی توقع مت کرنا "انگلی اٹھا کر وارن کرتا باتھ روم کی جانب بڑھ گیا وہ بھی اپنی بیوقوفیوں پر آنسو بہاتی سر پکڑ کر بیٹھ گئی

"مجھے کیا ضرورت تھی بھلا اتنا فضول بولنے کی "سوں سوں کرتی اسے منانے کی ترکیبیں سوچنے لگی اتنے میں وہ بال رگڑتا واشروم سے نکلا تو آنسو بہاتی زوجہ کو نظر انداز کرتا لائٹ اوف کر کے اپنی جگہ پر کروٹ بدل کر لیٹ گیا جبکہ وہ رونا بھول کر منہ کھولے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

"اب دیکھو کیسے لائن پر آؤ گی تم جانم "مسکراتا ہوا منہ پر ہاتھ رکھ گیا جب ہی اس نے زور سے جھنجھوڑ ڈالا

"کیسے سوسکتے ہیں آپ مجھے اس طرح پریشان کر کے۔۔۔۔"زور زور سے مکے برسانے لگی مگر وہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے لیٹا رہا

"سو کر دیکھائیں آج آپ"اپنا تکیہ اٹھا کر زور زور سے اسکے مارنے لگی پورا تکیہ کھل چکا تھا مگر اس نے رخ بدل کر ایک نظر اسے نہ دیکھا مناہل کو اب اور رونا آنے لگا اور یکدم ہی رخ موڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی زیان یکدم ہوش میں آیا اور پلٹ کر اسے دیکھا جو بلکل بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہی تھی

"بس کر دو میرب سے بھی چھوٹی لگ رہی ہو"لب کا کونہ دبا کر بولا تو اپنے آنسو رگڑتے گھور کر اسے دیکھا

"یو ڈونٹ لو می"غصے سے کہتی تکیہ اسکے منہ پر مار گئی زیان کے بھی ضبط کی انتہاء ہو چکی تھی جھٹکے سے اسے کھینچا اور خود پر گرا لیا

"میری اتنی سی اگنورینس پر اتنا بڑا ڈرامہ اور جو دو دن پہلے بکواس کی وہ کچھ نہیں"گھور کر بولا تو اسنے بھی اسکی آنکھوں میں گھور کر دیکھا

"میں نے جان کر نہیں کہا تھا میرے منہ سے نکل گیا بس" نظریں جھکاتی روٹھ کر بولی زیان نے اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ چیخ اٹھی

"غلطی سے بھی ایسا منہ سے نہ نکلے آئندہ سمجھ آئی" سختی سے بولا تو آنکھیں میچے سر ہلا گئی

"جاؤ سو اب جا کر"اسے چھوڑتا ہوا بولا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا

"مطلب اب بھی لڑائی ختم نہیں ہوئی تھی"اس کا رخ اپنی جانب کرتے غصے سے بولی تو زیان کو اپنا قہقہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا

"تو کیا کروں اب گود میں بیٹھالوں"ایک آئی برو اٹھ کر پوچھا تو وہ سرخ پڑتی جھنجھلاتی ہوئی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھنے لگی مگر وہ قہقہ لگا تا روک گیا تھا

"حد ہے مطلب تمہیں منانا بھی نہیں آیا اتنے سالوں میں" تو اس نے گھور کر اسے دیکھا

"ہاں نہیں آتا منانا اور آپ کو روٹھنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھے آپ" اس کے گلے میں باہیں ڈال کر دھونس سے بولی تو وہ فدا ہو گیا

"جو حکم جانم ہم تو ساری زندگی آپ پر وار سکتے ہیں"

تو وہ بھی کھل اٹھی تھی۔ دل یکدم ہی پُر سکون ہو گیا اسے اپنے رب سے کوئی شکوہ نہ تھا کیونکہ اس نے ایک محبت کرنے والا شخص اس کے لیے چنا تھا جس نے ہمیشہ کے لیے اسکی زندگی کو سنوار دیا تھا۔ اس نے ہر مشکل میں صبر کیا تھا اور اسکے رب نے اسے صبر کا اجر عطا کر دیا تھا۔۔

* *

ختم شد

Urdu Novels Ghar